...الٰہ الا اللہ محمد رسول...

...	... قرآن	اس کتاب ...	...
...	... سنو	سب کو سمجھاؤ	...

پیغام محمدؐ

حقیقت ...

احمد ... علی

...	... طاق ...	ہی اگر اللہ کا ...
...	... مولانا محمد فخر الدین ... و محمد ...	کو ...

مطبع ...

بسم

گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی مالک [illegible]

نہیں وہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ [illegible]

شادی اور گواہی دیتا ہوں میں کہ [illegible]

والی ہیں اللہ کی الداو نیپر ورد [illegible]

سی جبریل فرشتی کو بھیجا [illegible]

اسکا پیغام پہو [illegible] جو پیغام

فی ہمکو سنائی [illegible] جو پیغام محمد [illegible] پہنچایا

[illegible] حج و زکات اور نماز [illegible] سکھلایا

اب جاننا چاہیے کہ حضرت محمدؐ اللہ اونپر درود بھیجی اونپر جو اللہ نے اپنا کلام اوتارا
اوسی سے ہمنے اللہ کو پہچانا اور جو پیغمبر اللہ نے حضرت محمدؐ سے پہلے بھیجے حضرت
یسیٰؑ اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت ابراہیمؑ اور حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ
ران کے سوا اور بھی بہت سے پیغمبر اللہ نے بھیجے اور اونپر کتابین اوتارین
یل پاک حضرت عیسیٰؑ پر اور توراۃ شریف حضرت موسیٰؑ پر اور زبور شریف
ضرت داؤدؑ پر اور صحیفے حضرت ابراہیم پر اور بہت کتابین اور پیغمبرون پر
للہ ہمارے نبی آد راون سب پر درود بھیجی اون پیغمبرون کو اور اون کتابونکو
بھی ہمنے حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت اور قران کی بدولت خوب
پہچانا اور ... ہی سے پہچانا ... ت محمدؐ پر اللہ نے اوتارا اتبک باقی
ہی ہے مگر ... سے قران پڑھنے والے اب دیکھنے مین آتے ہین جو نہین جانتے کہ
اسمین ... لکھا ہے بلکہ یہہ بھی نہین جانتے کہ یہہ کلام کسکا ہے اور کسپر اوترا
ہے ... ون سے پوچھو کہ قران کس پر اوترا ہے تو کہتے ہین مولویون پر اور
پڑھنا ... ولت پر اوترا ہے اسکا باعث بھی خوب دیکھہ لیا کہ بہت سے پڑھے
لونکو اس بات کی خبر نہین دیتے اگر اون سے کہو کہ اپنے ساتھہ کے
مردون اور عورتون اور لڑکون اور لڑکیون کو اس بات کی خبر کیون
نی کہ قران حضرت محمدؐ پر اوترا ہے اللہ اونپر درود بھیجی جب یہہ کہو
حیران ہوکر غصہ مین آکر کہتے ہین کہ یہہ بات تو ایسی مشہور ہے کیا اسکو
مسلمان نہین جانتے ہین اسکی بتلانے کی کچھہ حاجت نہین جب نادانون سے کہو
سے مسلمان ہو کہ یہہ بات تمکو معلوم نہین تو کہتے ہین ہمکو کسی نے یہہ بات

بتلائی نہین پہلا ان بتلائی ہم کیونکر جانتی یہہ مصیبت لکھنؤ ایسی بڑی شہر مین
اور بعضی بعضی شہرون مین بہت کثرت سی دیکھنی مین آئی اس زمانہ کی
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی پہلی سی خبر دی ہی اور فرمایا ہی کہ ایک وقت
آویگا کہ اسلام کا فقط نام رہجاویگا اور قرآن کی فقط حرف رہجائینگی مسجدین
آباد ہون گی اور راہ بتانی سی ویران ہونگی جتنی لوگ آسمان کی نیچی ہین اون
سب سی بدتر اون کے علم والی ہونگے اونہین کی پاس سی فتنہ نکلیگا اور اونہین
مین پلٹ جائیگا سو اس وقت کی بہت علم والی لوگ وہ باتین [illegible] مین بتلاتی
جو ایمان کی جڑ ہین سارا قران پڑہا دیتی ہین مگر یہہ نہین بتلاتے کہ قران اللہ کا
کلام ہی اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس بہیجا ہی ایک اور فرقہ
نئی ایمان پڑہے لکہونکا پیدا ہوا ہے وہ لوگ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اور
سب پیغمبرون کے منکر ہین خصوصا حضرت عیسیٰ کی نام سی اور انجیل کی
نام سی بہت جلتی ہین یا اللہ ہم تیری سب پیغمبرون پر اور تیری سب [illegible] پر
ایمان لائی یا اللہ یہی ایمان جو تونی ہمکو قران مین بتلایا ہے اسی [illegible]
رکہو آمین ایک اور فرقہ نئی ایمان پڑہے لکہونکا پیدا ہوا ہے وہ فرشتو
مین سے کہتے ہین آدمی مین جو اچھی خصلتین ہین انہین اچھی خصلتون کا نام
ہی کہتی ہین اور کوئی فرشتہ نہین نہ آسمان مین نہ زمین مین بہشت او[illegible]
کی بہی وہ لوگ منکر ہین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کی بہی منکر
ہین کہ آپ کا دہیان اللہ کے عرش تلک پہونچا خود آپ نہین پہونچی یا اللہ ہم
سب فرشتون پر ایمان لائی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج پر بہی ہم ایمان [illegible]

اور قیامت پر بہی ہم ایمان لائی تو سب کو زندہ کر کے حساب لیگا ایمان والون
کو بہشت مین اور بے ایمانون کو آگ مین رکہیگا یا اللہ ایسی محمدی ایمان پر ہمکو
قایم رکہیو آمین ای ایمان والو اب یہہ کتاب اِس بیان مین لکہی جاتی ہی کہ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قران اِسطرح اوترا اور حضرت جبریل اون کی پاس
اس طرح آیا کرتی تہی اور اللہ کی پیغام لایا کرتی تہی اور آپ نی اللہ کی پیغام لوگون
کو یون پہونچائی اور ایمان کی باتین یون سکہلائین اور اللہ کی فرشتون اور
پیغمبرون کا اور اللہ کی سب کتابون کا برحق ہونا سب پر روشن کر دیا اور تعظیم اور
ادب اللہ کی کتابون کا اور اللہ کی پیغمبرون کا اور اللہ کی فرشتون کا سبکو سکہایا
اور نور ایمان کا ساری جہان مین پہیلایا نام اس کتاب کا پیغام محمدی رکہا
ہی اسمین اول سی آخر تک یہی حال لکہا ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ
نی قران اس طرح اوتارا اور معراج مین اسطرح آپ کو ساتون آسمانون کی اوپر
اپنی عرش تک بلایا اور آپ سی خود باتین کین اور پانچون وقت کی نماز کا حکم فرمایا
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اللہ کی پیغام اس طرح آئی اور آپ نی اللہ
کی پیغام اس طرح پہونچائی جہان جہان مجمع لوگون کا دیکہا وہان جاکر اللہ کا حکم
پہونچایا اور قران سنایا اور کہین اپنی طرف سے اور لوگون کو بہیجا کہ اللہ کی
حکم لوگون کو پہونچائین اور ایمان کو پہیلاوین اور بڑی بڑی بادشاہون کو لکہہ
بہیجا کہ مین اللہ کا بندہ اور اوس کا پیغام پہونچانی والا ہون ایمان لاؤ اور اللہ
کا حکم مانو یا اللہ اوس رسول پاک پر لاکہون درودین اور رحمتین بہیج آمین یا اللہ
اس کتاب کو قبول کر اور محمدی نور بندہ والون کی دلون مین بہر دی بی ایمانون

کو ایمان وار کردی یہہ فتنہ اور فساد جو فسادی پڑہے لکہون مین پہیلا ہی اونہین
مین جلد پلٹ جاوسے اور محمدی امت کا ایمان بچ جاوی آمین ای امت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کتاب کو جہان تک ہوسکی مردون اور عورتون کو
سناؤ اور نور ایمان کا دلونمین پہیلاؤ — کسطرح اوترا محمد پر قران — اس کتاب
پاک مین یہہ ہی بیان — صدق دل سی مومنو اسکو سنو — سبکو [illegible]
اور پڑہو — اسکو مت رکہہ چہوڑ تو تم طاق پر — ہی اگر اللہ کا [illegible]

ذکر اس بات کا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ پاک
کا پیغام کس طرح آتا تہا اور پہلی پہل سورہ اقرا کی آخر
پر یا یہا المدثر کی آیتین اللہ نی اتارین اور آپ
نے چپکی چپکی لوگون کو اللہ کا حکم پہونچایا اور حضرت
خدیجہ اور حضرت علی اور حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان
اور بہت لوگ ایمان لائی اللہ اون سب سی راضی
رہے — امام مالک موطا مین روایت کرتی ہین ہشام کی زبانی
جو عروہ کی بیٹے ہین وہ اپنی باپ سی وہ حضرت عائشہ سی جو حضرت نبی کی بی بی
ہین اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجی کہ حارث جو ہشام کی بیٹی تہی اونہون
نی حضرت نبی سے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے پوچہا کہ آپ پر اللہ کا پیغام
کیونکر آتا ہی تب اللہ کی رسول نی اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجی یون فرمایا
کہ کسی وقت آتا ہے میری پاس گہنٹے کی سی آواز مین اور وہ سمین مجہپر بہت
زور پڑتا ہے پہر وہ موقوف ہوتا ہی اوس وقت مجہی یاد ہوتا ہی جو کچہہ اوسنی کہا

اور کسیوقت مرد کی شکل بنکر فرشتہ میری پاس آتا ہے پہر مجھسے باتین کرتا ہی
پہر مین یاد رکہتا ہون جو کچھہ وہ کہتا ہی حضرت عائیشہ نی فرمایا کہ مین نی بیشک
آپ کو دیکہا ہے کہ آپ پر اللہ کا پیغام اوترتا تہا شدت کی جاڑی کی دات مین
اور آپ کی پیشانی میے پسینا بہتا تہا - امام بخاری صحیح بخاری مین
فرماتی ہین کہ ہمسی کہا یحیی نی جو بکیر کے بیٹی ہین کہا کہ ہمکو خبر دی لیث نی
اونہون نی روایت کی عقیل کی زبانی اونہون نی ابن شہاب سی اونہون
نی عروہ سی جو زبیر کے بیٹی ہین اونہون نے حضرت عائیشہ سی جو ان
مین ایمان والون کی ماہین اونہون نی فرمایا کہ پہلی جو اللہ کی رسول کو اللہ کا پیغام شروع
ہوا اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے تو سوتی مین اچہا خواب شروع ہوا تو
آپ جو خواب دیکہتی تہی اوس کا ایسا ظہور ہوتا تہا جیسے صبح کی روشنی پہر اکیلی
بیٹہنے کی محبت آپ کی دل مین ڈال دی گئی اور آپ حرا کی غار مین اکیلی بیٹہتی
تہی اور اوسمین گنتی کی کئی راتون تک اللہ کی بندگی کیا کرتی تہی اس سی پہلے
کہ اپنی گہر کی لوگون پاس پلٹ کر آوین اور اس واسطے توشہ لیجاتی تہی
پہر حضرت خدیجہ کی پاس پلٹ کر آتی تہی پہر اوتنی راتون کی واسطی
توشہ لیجاتی تہی یہان تک کہ سچا کلام اونکے پاس آیا اور وہ حرا کی غار
مین تہے سو اون کی پاس فرشتہ آیا اور اوسنی کہا پڑہ آپ فرماتی ہین
کہ مین نی کہا مین پڑہنی والا نہین پہر اوسنی مجہکو پکڑا پہر مجہکو بہیچا یہان تک کہ
زور کو مجہپر پورا کیا پہر مجہکو چہوڑ دیا پہر کہا پڑہ پہر مین نی کہا مین پڑہنی والا نہین پہر
مجہکو پکڑا پہر مجہکو دوسری بار بہیچا یہان تک کہ زور کو مجہپر پورا کیا پہر مجہکو چہوڑ دیا

پہر کہا پڑہ پہر مین نی کہا مین پڑہنی والا نہین پہر مجہکو پکڑا پہر مجہکو تیسری بار
بہینچا پہر مجہکو چہوڑ دیا پہر کہا اقرأ باسم ربك الذي خلق خلق الانسان
من علق اقرأ وربك الاكرم یعنی پڑہ اپنی رب کی نام سی جس
نی بنایا بنایا انسان کو جمے خون سی پڑہ اور تیرا رب بڑا عزت والا ہی پہر
اسد کی رسول بلیٹی اسد اونپر درود اور سلامتی بہیجی اوس وقت آپ کا دل
دہڑکتا تہا پہر حضرت خدیجہ جو خویلد کی بیٹی تہین اون کی پاس داخل
ہوئی اور فرمایا مجہکو اوڑہادو مجہکو اوڑہادو پہر اونہون نی آپ کو اوڑہادیا یہانتک
کہ دہشت اون پرسی جاتی رہی پہر آپ نی خدیجہ سی وہ خبر کہی اور اون
سی فرمایا کہ مجہکو اپنی جان پر خوف آیا خدیجہ بولین کوئی نہین قسم اللہ کی
اسد آپ کو کبہی شرمندہ نہین کریگا آپ تو رشتہ جوڑتی ہین اور بوجہہ اوٹہا
لیتی ہین اور ان ہوئی چیز تلاش کر دیتی ہین اور مہمان کو کہانا دیتی ہین اور
حق والی معاملون پر مدد کرتی ہین پہر خدیجہ آپ کو لی چلین یہان تک
کہ ورقہ جو نوفل کی بیٹے تہی اور نوفل اسد کی بیٹے تہی اور ورقہ حضرت
خدیجہ کی چچا کے بیٹے تہی اون کی پاس آپ کو لائین اور وہ ایسے شخص تہے
کہ جہالت کی زمانی مین یعنی جس زمانے مین عرب کی ملک مین بت پرستی اور
جہالت پہیلی ہوئی تہی اوس زمانی مین اونہون نی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کا دین اختیار کیا تہا اور وہ عبرانی خط لکہتے تہی پہر انجیل مین سی عبرانی مین جسقدر
اللہ نی چاہا کہ وہ لکہین اوسقدر وہ لکہتی تہی اور وہ بہت بوڑہی تہی اندہی ہوگئے
تہی حضرت خدیجہ نی اون سی کہا اے میری چچا کی بیٹے سُن اپنی بہائی کی

پٹہی سی تب ورقہ نی آپ سی کہا ای میری بہائی کی بیٹی تم کیا دیکہتی ہو تب اللہ کی رسولؐ نی اللہ اوناپر درود اور سلامتی بہیجی جو کچہ دیکہا تہا اوسکی خبر اونکو سنائی تب ورقہ نی آپ سی کہا یہہ وہ ناموس ہی یعنی وہ کلام ہی جو اوتارا تہا اللہ نی حضرت موسی علیہ السلام پر ای کاشکی مین اوسوقت نوجوان ہوتا ای کاشکی مین اوس وقت تک زندہ رہتا جس وقت آپ کی قوم کی لوگ آپکو یہان سی نکال دینگی تب اللہ کی رسولؐ نی اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجی فرمایا کیا وہ مجہکو نکال دینی والی ہین ورقہ نی کہا ہان جب کبہی کوئی مرد اس طرح کی بات لایا ہی جیسی آپ لائی ہین تب اوس سی دشمنی کی گئی ہی اور اگر آپکی وقت کا دن مجہی پاویگا تو مین آپکی بڑی پکی مدد کرونگا پہر تہوڑی دنون مین ورقہ مرگئی اور اللہ کی پیغام کا آنا کچہہ دنون سو قوف رہا کہا ابن شہاب نی اور خبر دی مجہکو ابوسلمہ نی جو عبدالرحمن کی بیٹی ہین کہ جابر عبداللہ کی بیٹی جابر انصاری نی فرمایا اوس وقت وہ پیغام کی موقوف رہنی کی دنون کا حال بیان کرتی تہی اونہون نی اپنی بیان مین فرمایا یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اسی بیچ کہ مین چلا جاتا تہا یکایک مین نی ایک آواز آسمان سی سنی تو مین نی اپنی نگاہ اوٹہائی اور یکایک دیکہا کہ وہی فرشتہ جو میری پاس حرا مین آیا تہا وہ آسمان اور زمین کی بیچ مین ایک کرسی پر بیٹہا ہے سو مین اوس سے دہشت مین آگیا پہر مین پلٹا پہر مین نی کہا مجہکو اوڑہا دو مجہکو اوڑہا دو پہر اوتارا اللہ تعالی نی یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطہر والرجز فاہجر یعنی لحاف مین لپٹنی والی اوٹہہ کہڑا ہو پہر ڈرسنا اور اپنی مالک کی بڑائی کر اور اپنی

کپڑون کو پاک رکہ اور پلیدی کو چہوڑدی پہر گرم ہوا پیغام کا آنا اور لگاتار آنی لگا امام بخاری اس حدیث کو کتاب کی سری پر لائی ہین پہر اسی حدیث کو وہان لائی ہین جہان قرآن شریف کی آیتون کا مطلب حدیثون سی کہولا ہے وہان سورۂ اقرأ کی ذکر مین اس حدیث کو لائی ہین وہان اتنا لفظ زیادہ ہی اقرأ وربک الاکرم یہان تک کہ علم الانسان مالم یعلم اس روایت سی ثابت ہوا کہ پہلی پہل یہہ پانچ آیتین اوترین الله فرماتا ہی اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم یعنی پڑہ اور تیرا مالک بڑا عزت والا ہے جسنی علم سکہایا قلم سیسے سکہایا انسان کو جو وہ نہ جانتا تہا اور اس روایت مین یہہ ہی کہ ابو سلمہ نی کہا کہ الله نی جو فرمایا کہ پلیدی کو چہوڑدی اسکا مطلب یہہ ہے کہ جہالت کی لوگ جو بتون کو پوجا کرتی تہی اونہین چہوڑدی فائدہ قرآن کی اوترنی مین اور حضرت جبرئیل کے آنی سی پہلی ہی آپ کا دل بتون سی بیزار تہا بتون کو آپ ناپاک سمجہتے تہی اور بہت اون سی نفرت رکہتی تہی الله کو اکیلا جانتی تہی حدیثون مین جابجا اس کا ذکر ہے اب الله نی اور زیادہ تاکید کردی کہ بت ناپاک ہین ان کو چہوڑدی یعنی اون کے پاس ہرگز مت جائیو اون سی ایسا دور رہنا جیسا اور ناپاک چیزون سی دور رہتے ہین امام بخاری نے دوسری جگہ پر ابن شہاب تک دو سندین پہونچائین پہلی کہا کہ ہمین کہا بیان کیا عبداللہ بن یوسف نے اونہون نے کہا ہمسی کہا لیث نی اونہون نی نقل کی عقیل سی اونہون نی ابن شہاب سی پہر بخاری دوسری سند

لکہتی ہین کہ مجہسی کہا سعید نی جو مروان کی بیٹے ہین بغداد کی رہنی والی اونہون
نی کہا کہ مجہسے کہا محمد نی جو عبد العزیز کے بیٹے ہین وہ ابو رزمہ کی بیٹی
اونہون نی کہا کہ ہمکو خبر دی ابو صالح سلموید نی اونہون نی کہا کہ مجہسی کہا
عبد اللہ نی اونہون نی نقل کی یونس سی جو یزید کی بیٹی ہین کہا کہ مجہکو
خبر دی ابن شہاب نی کہ زہیر کی بیٹی عروہ نی اون کو خبر دی کہ حضرت
عایشہ نی یون فرمایا آگی وہی حدیث ہے پہر اسی حدیث کو امام بخاری
نی کتاب کی اخیر مین خواب کی تعبیر کے بیان مین لکہا ہی وہان یون سند
پہونچائی کہ ہمسی کہا یحیی نی جو بکیر کی بیٹے ہین کہا کہ ہمسی کہا لیث نی
اونہون نی روایت کیے عقیل سی اونہون نی ابن شہاب سی پہر دوسری
سند یون پہونچائی کہ مجہسی کہا عبد اللہ نی جو محمد کے بیٹے ہین اونہون
نی کہا کہ ہمسی کہا عبد الرزاق نی کہا ہمکو خبر دی معمر نے کہ کہا زہری
نی کہ پہر مجہکو خبر دی عروہ نی اونہون نی روایت کی حضرت عایشہ سی الہی

اون لوگون پر اپنی رحمت کا مینہہ برسا جو تیری رسول پاک کی ایک ایک
بات کو کتنی کتنی سندون سی پکی پکی معتبر لوگون سی تحقیق کر کر کے لکہہ گئی
امام بخاری کی دوسری اور تیسری روایت مین یہہ لفظ ہین کہ ورقہ
لکہا کرتے تہی عربی خط سو لکہا کرتی تہی عربی مین انجیل مین سی جتنا اللہ نی
چاہا کہ وہ لکہین اور پہلی روایت مین یہہ لفظ تہا کہ عبرانی خط لکہا کرتی تہی حدیث
کی تحقیق کرنے والی لکہتے ہین کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ عبرانی اور عربی دونون خط
لکہا کرتی تہی انجیل شریف کو عبرانی سی عربی مین ترجمہ کیا کرتی تہی اور

اس تیسری روایت میں اتنی بات زیادہ ہے کہ پیغام کا آنا کچھ دنوں موقوف رہا تو ایک
ہمکو خبر پہونچی ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا غم ہوا کہ کئی مرتبہ
چلے گئے کہ اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے گر پڑیں تو جسوقت آپ
کسی پہاڑ کی چوٹی پر پہونچتے تھے اس لیے کہ اپنی تئیں اوس پر سے گرا دیوین
جبرئیل اون کے سامنے ظاہر ہو جاتے تھے اور کہتے تھے ای محمد بیشک تم برحق
اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہو تب آپ کا جی ٹھہر جاتا تھا اور جی کو قرار آجاتا تھا
اور پلٹ آتے تھے پھر جب مقام تواتر کے بہت دن گذر جاتے تھے آپ اوس
اوسی ارادہ سے جاتے تھے پھر جب کسی پہاڑ کی چوٹی پر پہونچتے تھے جبرئیل
آپ کے سامنے ظاہر ہو جاتے تھے اور ویسا ہی کہتے تھے اوسی طرح فرماتے تھے

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ہمسے فرمایا زہیر نے جو حرب کے بیٹے ہیں کہا کہ
ہمسے فرمایا ولید نے جو مسلم کے بیٹے ہیں کہا کہ ہمسے فرمایا اوزاعی نے
کہا میں نے سنا یحیی سے وہ ابو سلمہ سے وہ حضرت جابر سے جو عبداللہ
کے بیٹے اونہوں نے کہا کہ بتایا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
میں مہینا بھر حرا میں بیٹھا رہا پھر جب میں نے اپنے رہنے کی مدت تمام کی نیچے
اوترا اور میں نالے کی بیچ میں آیا تو مجھکو آواز دی گئی پھر میں نے دیکھا
اپنے آگے اور اپنے پیچھے اور اپنے داہنے اور اپنے بائیں سو میں نے کسیکو نہ دیکھا
پھر مجھکو آواز دی گئی پھر میں نے دیکھا تو کسیکو نہ دیکھا پھر مجھکو کسی نے پکارا
تو میں نے اپنا سر اوٹھایا تو ایکا ایک وہ یعنی جبرئیل علیہ السلام تخت
کے اوپر تھے ہوا میں سو مجھکو اون سے شدت کا لرزہ آیا پھر میں خدیجہ

پاس آیا اور مین نے کہا مجھکو اوڑہا دو پہر اونہون نے مجھکو اوڑہا دیا پہر اونہون
نے مجھپر پانی چہڑکا پہر اللہ نے اوتارا یا ایہا المدثر قم فانذر و
ربک فکبر وثیابک فطہر [illegible] اور حدیث مین یون ہی
کہ وہ بیٹہے تہی ایک تخت پر آسمان اور زمین کے بیچ مین صحیح مسلم مین ہی
کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گیا کہ پیر کی دن روزہ رکہنا کیسا آپ
نی فرمایا یہہ وہ دن ہے جسمین مین پیدا ہوا ہون اور اسی دن مین میری
اوپر پیغام اوتارا گیا ہے اس حدیث سی معلوم ہوا کہ پہلے پہل جبدن اللہ
کا پیغام آپ پر اوترا وہ دن پیر کا تہا اور آپ کی پیدا ہونی کا بہی یہی دن
ہے پیر کی دن اللہ کی واسطی روزہ رکہنا بہت بہتر ہے اس نیت سی کہ اللہ
نے اس دن مین ہمکو ایسی نعمت دی کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا
کیا اور اون پر اپنا کلام اوتارا اچہا ہو کہ امام مالک اور امام بخاری
اور امام مسلم نے بڑی بڑی پکی معتبر لوگون سی جو باتین چلی آتی ہین وہ لکہی
ہین ان تینون کتابون کا بہت بڑا اعتبار ہے ان کی سب سندین پکی ہین
جب معلوم ہوا کہ یہہ حدیث امام مالک کی موطا مین یا صحیح بخاری یا صحیح مسلم
مین ہے پس اوسکی سند بہت مضبوط ہی بعد اون کی اور بہی بعض کتابین ہین
جن کی سب سندین پکی ہین جیسے ابن حبان اور حاکم کی مستدرک اور ضیاء
مقدسی کے مختارہ اور صحیح ابن خزیمہ اور صحیح ابی عوانہ اور صحیح ابن السکن
اور ابن الجارود کے منتقی مولانا جلال الدین سیوطی جمع الجوامع مین لکہتی
ہین کہ جو حدیثین ان کتابون مین ہین سب کی سندین پکی ہین مگر حاکم کے مستدرک

مین کہین کہین لوگون نے گفتگو کی ہے یعنی اونمین بعض بعض سندین کچی
ہین اور جو حدیثین اور کتابون مین ہین اونمین بہت سی ایسی ہین کہ بڑی بڑی
معتبر لوگون سی چلی آتی ہین اور بعضی باتین ایسی ہی ہین کہ جن لوگون کا اعتبار
کم تہا یا اون کی یاد مین خلل تہا بات کو بہول جایا کرتے تہی ایسی لوگون سی جو
باتین سنین وہ ہی لکہ لین پہر اگر وہ بات ایسی ہی کہ اکیلی شخص نے اوسکی
گواہی دی ہی اور وہ شخص معتبر نہین ہے یا یاد مین کچا ہے تو وہ سند کچی ہے
اوس بات مین شبہ ہے کہ شاید یون ہی ہو یا کچہ اور ہو اور اگر اور لوگون سی
بہی گواہی پہونچی شبہ نکل گیا حدیث کی تحقیق کرنے والون نے ہر ہر حدیث کا
حال تحقیق کر دیا ہے اور جن لوگون کی زبانی حدیثین چلی آتی ہین اون کے احوال
مین بڑی بڑی کتابین لکہی ہین امام ترمذی نی خود اپنی کتاب مین ہر حدیث
کی سند کا حال لکہ دیا ہے کہ پکی سند ہی یا کچی سند ہے اور امام نسائی
کی چہوٹی کتاب کی سب سندین پکی ہین اور امام ابو داؤد نی یہہ قاعدہ باندہا
ہے کہ جو سند بہت کچی ہے اوس کا حال لکہہ دیا ہے اور جہان کچہہ نہین لکہا ہے وہ
سند اگر پکی نہ ہو تو بہت کچی ہی نہین اب سنو کہ محمد جو اسحق کے بیٹے ہین وہ
امام مالک کے وقت مین تہے اونہون نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے احوال مین کتاب لکہی ہے اوس کتاب مین اونہون نے غار کا احوال یون
لکہا ہے کہ اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے یون فرمایا ہی
کہ مین سوتا تہا کہ ایک کپڑا ریشم کا ایک کتاب مین میرے پاس لائے پہر کہا پڑہ
مین نے کہا کہ مین کیا پڑہون پہر مجہے بہینچا یہان تک کہ مین نی خیال کیا کہ یہہ موت

سے ہے پہر مجہکو چہوڑدیا کہا پڑہ مین نی کہا کیا پڑہون پہر مجہکو بہینچا یہانتک کہ مین نے خیال کیا کہ یہہ موت ہے پہر کہا پڑہ مین نی کہا کیا پڑہون کہا اقرا باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرا و ربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم پہر مین نے اسکو پڑہا پہر میرے پاس سے چلی گئی پہر گویا کہ مین نے اپنے دل مین ایک کتاب لکہہ لی پہر مین نکلا یہان تک کہ جب مین پہاڑ کے بیچ مین پہونچا مین نے ایک آواز آسمان سے سُنی کہ کہتا ہے ای محمد تم پیغام پہونچانے والی ہو اللہ کے اور مین جبرئیل ہون پہر مین نے اپنا سر اوٹہایا آسمان کی طرف دیکہنے لگا تو ایکا ایک جبرئیل ایک مرد کی صورت مین اپنی دونون قدمون کو برابر رکہے ہوئی ہین آسمان کے کنارے مین کہتے ہین اے محمد تم اللہ کی پیغام پہونچانے والے ہو اور مین جبرئیل ہون اور مین نے اون کی طرف سے آسمان کی کنارون مین اپنا منہہ پہیرنا شروع کیا پہر مین جس طرف نظر کرتا تہا اونکو اوسی طرح دیکہتا تہا پہر مین وہین کہڑا رہا نہ آگے بڑہتا تہا اور نہ پیچہے ہٹتا تہا یہان تک کہ خدیجہ نی میرے ڈہونڈنے کے لئے لوگ بہیجی وہ مکہ تک پہونچے اور اوس کے پاس لوٹ گئے اور مین اپنی جگہ پر کہڑا رہا پہر وہ میرے پاس سی چلے گئی اور مین پلٹ کر اپنی لوگون پاس چلا آیا ابن سید الناس فرماتے ہین کہ اس روایت مین یون ہے کہ جبرئیل خواب مین آئے کیا عجب ہے کہ پہلے خواب مین آئی ہون پہر جاگتے مین آئی کیونکہ جو خواب آپ دیکہتے ہتے بعینہ اوسکا ظہور ہوتا تہا ابن اسحق نے کہا کہ مجہسے کہا اسمعیل نے جو حکیم کے بیٹے ہے کہ اون سے بیان کیا گیا حضرت خدیجہ

کی زبانی کہ اونہون نے اللہ کے رسول سی کہا اللہ اون پر درود اور سلامتی
بھیجے کہ اسے میری چچا کے بیٹے بہلا تمسی ہو سکتا ہے کہ مجھکو خبر دو اپنی رفیق
کی جو تمہارے پاس آتی ہین جسوقت وہ آوین فرمایا ہان پہر بولین جب
وہ میرے پاس آوین تو مجھکو خبر کرنا پہر آپ کی پاس حضرت جبریل آئی
جسطرح آیا کرتے تہے تب اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجی
حضرت خدیجہ سی کہا یہہ جبریل میرے پاس آئی وہ بولین آپ اوٹہکے
میرے بائین ران پر بیٹہیے تب اللہ کے رسول اللہ اون پر درود اور سلامتی
بھیجے اوٹہکر اون کے اوپر بیٹہہ گئے اونہون نے کہا آپ اون کو دیکہتے ہین
فرمایا ہان کہا جگہ بدلو میرے داہنی ران پر بیٹہو پہر بولین آپ اون کو دیکہہ رہی
ہین فرمایا ہان کہا جگہ بدلو میری گود مین بیٹہو آپ اون کی گود مین بیٹہے وہ
بولین آپ اونکو دیکہتے ہین فرمایا ہان تب اونہون نے اپنی اوڑہنی اوتار
ڈالی اور اللہ کے رسول اللہ اونپر درود اور سلامتی بھیجے اون کی گود مین
بیٹہے رہی پہر وہ بولین بہلا آپ اون کو دیکہہ رہی ہین فرمایا نہین وہ بولین اے
میرے چچا کے بیٹے مضبوط رہو اور خوش رہو قسم اللہ کی وہ فرشتہ ہی وہ شیطان
نہین ہے جاننا چاہئے کہ ابن اسحٰق نے پہلی روایت مین یہہ نہین لکہا کہ مین
نے یہہ حدیث کس سی سنی اور دوسری روایت مین معلوم ہوا کہ اسمٰعیل
نے کس سے سنا وہ کون شخص ہے جسنی اسمٰعیل سی بیان کیا مگر معتبر
لوگون کی زبانی جو روایت پہونچی ظاہر ہی ہی کہ اونہون نے سچی لوگون سے
سنا ہے تب تو بیان فرمایا ہے مگر جس سند مین ہر شخص کا صاف نام

بتا دیا اون پاس سے تاکہ لیتا امام عبد الباقی زرقانی نے مواہب لدنیہ
کی شرح مین لکہتی ہین کہ سلیمان تیمی اور عقبہ کے بیٹی موسی کی کتاب
مین ہے کہ ورقہ پاس لیجانے سی پہلے حضرت خدیجہ عداس
کے پاس گئین جو شیبہ کے بیٹی عتبہ کا غلام تہا اور نصرانی تہا نینوی
کے لوگون مین سی تہا حضرت خدیجہ نے اوس سی کہا کہ مین تجہکو اللہ
کی یاد دلاتی ہون کہ تو مجہکو خبر دے کہ تم لوگون کو کچہہ جبریل کا حال معلوم
ہے عداس بولا اللہ بڑا پاک ہے بڑا پاک ہے ای قریش کی عورتون
کے سردار جبریل کا کیا کام ہے جو اس زمین مین اون کا ذکر کیا جاوی
جہان کے لوگ بت پرست ہین حضرت خدیجہ نے فرمایا کہ تو مجہکو خبر دی
جو تجہکو اون کا حال معلوم ہو وہ بولا کہ وہ امانت دار ہین اللہ کے اور اوس کی بیچ
مین اور اوس کی نبیون کے بیچ مین اور وہی ساتہہ رہتے تہی موسی اور
عیسی کی پہر حضرت خدیجہ اوس کے پاس سی لوٹین امام زرقانی
لکہتی ہین کہ سلیمان تیمی طرخان کے بیٹی ہین بصرہ کے رہنی والی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے مدینہ مین تشریف لانے سے ایک سو تینتالیس برس گذری تہی
جب اون کو اللہ نے دنیا سی اوٹہا لیا اور اون کی ستانوی برس کی عمر ہوئی
اور وہ ثقہ تہے اللہ کے بندگی مین بہت مشغول رہتی تہی موسی جو عقبہ
کے بیٹے ہین امام مالک کے اوستاد ہین اونہون نے جو کتاب لڑائیون
کے حال مین لکہی ہے اوس کتاب کے حق مین امام مالک فرمایا کرتے تہی کہ
یہہ کتاب لڑائیون کی سب کتابون سی زیادہ معتبر ہے مولانا جلال الدین

سیوطی نی اتقان مین لکھا ہے کہ بیہقی نے دلایل مین اور واحدی نی
روایت کی ہے یونس تک سند پہونچائی ہے جو بکیر کے بیٹے ہین اونہون
نے روایت کی یونس سی جو عمرو کی بیٹے ہین اونہون نے نقل کی ہے
اپنی باپ سی اونہون نے ابو میسرہ عمرو سی جو شرحبیل کے بیٹے ہین کہ الله
کے رسول نے الله اون پر درود اور سلامتی بہیجے خدیجہ سی فرمایا کہ
مین جب اکیلا ہوتا ہون ایک آواز سنتا ہون سو قسم الله کی مجہکو خوف آیا
کہ یہہ کوئی امر نہو وہ بولین الله کی پناہ الله کبہی آپ سی ایسا معاملہ نہ کریگا قسم
الله کی آپ تو امانت ادا کرتے ہین اور رشتہ جوڑتے ہین اور سچی بات بولتی
ہین پہر جب ابو بکر آئے خدیجہ نے اس بات کا اون سی ذکر کیا اور کہا
محمد کے ساتہہ ورقہ پاس جاؤ وہ دونو چلے اور احوال اون سی کہا آپ
بولے کہ جب مین اکیلا ہوتا ہون اپنی پیچہے سی آواز سنتا ہون یا محمد یا
محمد پہر مین بہاگ چلتا ہون زمین مین اونہون نے کہا یہہ نکرو جب تمہاری
پاس آوے تو ٹہرے رہو یہان تک کہ سنو وہ کیا کہتا ہے پہر میرے
پاس آؤ اور مجہے خبر دو پہر جب آپ اکیلی ہوئے آپ کو پکارا یا محمد کہہ بسم الله
الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین یہان تک کہ ولا الضالین تلک پہونچی
معنی اس کے یہہ ہین کہ شروع الله کے نام سی جو بڑا مہربان بہت رحم والا
سب خوبی الله کو ہے جو مالک ساری جہان کا ہے بڑا مہربان بہت رحم
والا مالک انصاف کے دن کا تجہی کو پوجتے ہین ہم اور تجہی سی مدد مانگتی ہین ہم
کو تو ہمکو راہ سیدہی راہ اون لوگون کی کہ احسان کیا تو نی اون پر نہ اون

سے کہ غصہ ہوا او پیغمبر اور نہ بہکنے والوں کی مولانا لکھتے ہین کہ ابو ملیسرہ نے
یہہ نہ کہا کہ مین نے کسو سے سنا اور بیان کرنے والی مرد اسکی سب معتبر ہین
اور ابن ابی شیبہ نے مصنف مین لکھا ہے کہ ہمسے کہا عبید اللہ نے کہا کہ
ہمکو خبر دی اسرائیل نے اونہون نے روایت کی ابو اسحق سے اونہون نے
ابو ملیسرہ سے یہی قصہ جو ہوچکا پہر اوس مین یون ہے کہ پہر آپ ورقہ
پاس گئے اور اون سے اسکا ذکر کیا ورقہ نے آپ سے کہا خوش ہو جئے پہر خوش ہو
پہر خوش ہو جئے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ آپ وہی پیغمبر ہین جن کے عیسی نے خوشی
سنائی کہ ایک پیغمبر میرے بعد آوینگے اون کا نام احمد ہے سو مین گواہی دیتا ہون
کہ آپ ہی احمد ہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ آپ محمد ہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ آپ
اللہ کے پیغام پہونچانے والی ہین اور نزدیک ہے وہ وقت کہ آپ کو لڑائی کا
حکم ہوگا اور اگر آپ کو لڑائی کا حکم ہوگا اور مین زندہ ہونگا البتہ آپ کے ساتہہ ہوکر
لڑونگا پہر ورقہ مر گئے سو فرمایا اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی
بہیجے کہ مین نے دیکہا اوس عالم کو جنت مین اوسکی اوپر سبز کپڑے تہی اور مولانا
جلال الدین سیوطی نے بہی روایت تفسیر درمنثور مین ابن ابی شیبہ
کی مصنف سے اور ابو نعیم اور بیہقی اور واحدی اور ثعلبی سے نقل کی
ہے اوسکی آخر مین یون ہے کہ پہر آپ ورقہ پاس آئے اون سے اسکا
ذکر کیا ورقہ نے کہا خوش ہو جئے پہر خوش ہو جئے کہ مین گواہی دیتا ہون
کہ آپ وہی ہین جن کی خوشی سنائی مریم کے بیٹے نے اور آپ اوس طرح کی
ناموس پر ہین جیسا موسی کو ملا تہا اور آپ نبی ہین بہیجے ہوئی جانا چاہیے کہ ناموس

اگلی کتابون مین الله کے کلام کا اور اوسکی شریعت کا نام ہے اشعیا نبی علیہ السلام کے صحیفہ مین ہے کہ اونہون نے نبی ہونیوالے کی نسبت کہا کہ اوسکی شریعت کو بدل ڈالا سو ورقہ نے اوسی بولی کے موافق فرمایا کہ آپ اوس طرح کی شریعت پر ہین جیسے حضرت موسی کی شریعت تہی ورقہ کو اسگلے کتابون سے ثابت ہو چکا تہا کہ آخری پیغمبر کو ویسی شریعت ملیگی جیسی شریعت حضرت موسی کی ہے حضرت موسی کو توراۃ مین جہاد کا حکم ہوا تہا اور بڑی بڑے گناہ کرنیوالون کے لئے اوس شریعت مین سزائین مقرر تہین زنا کرنیوالی کو پتہراؤ کر کے مار ڈالنا اور زخمون کا بدلا اونہین لینے جو شخص کسی کو مار ڈالے اوس کو مار ڈالنا جو کسیکی آنکہہ پہوڑے اوسکی آنکہہ پہوڑ ڈالنا اور جو کسی کا دانت توڑے اوسکا دانت توڑنا اسیطرح گناہون کی سزائین مقرر تہین حضرت عیسی کی انجیل مین سزائین موقوف ہوگئین اوس وقت مین عالم فاضل قاضی مفتی بہت بگڑے تہے خود چپکے چپکے گناہ کرتے اور گنہگارون پر سزا کا فتوے دیتے حق تعالی نے گنہگارون کو بغیر سزا کے فقط توبہ سے بخشدیا اور حکم ہوا کہ جو کوئی تمسے بدی کرے اوس سے نیکی کرو بدی کا بدلا نہ لو توراۃ مین اور سب کتابون مین خبر دی تہی کہ آخری پیغمبر مانند موسی کے جہاد کرینگے اور گنہگارون کو سزا دینگے اوسی کی موافق ورقہ نے فرمایا کہ آپ کو ان حکم جہاد کا ہوگا ورقہ چونکہ الله کی کتابین پڑہی ہوئی تہی اس کلام کو سنکر پہچان گئے کہ الله کا کلام ہے یہ الله کی حکمت تہی کہ حضرت محمد کو الله اون پر درود اور سلامتی بہیجے چالیس برس کی عمر تک ان پڑہ رکہا آپ نے

نہ کبہی کوئی کتاب پڑہی نہ کوئی کتاب لکہی نہ کبہی پڑہی لکہو نسی کتابوں کی باتین
سُنین الله نے اِنکا ایک اپنا کلام جبریل کے ہاتہہ بہیجا جو احوال گذرا تہا آپ نے
بیان کیا پڑہے لکہے کو ہاتہہ دی کہ یہہ کلام الله کا ہے جب آپ نے پہچانا کہ بیشک
جبریل ہین الله کا کلام لاے ہین الله نے آپ کا شوق بڑہایا کتنی مدت پیغام کا بہیجا
موقوف رکہا ابن سید الناس نے عیون الاثر مین لکہا ہے کہ ابن اسحاق
نے کچہہ مدت مقرر نہین لکہی کہ کتنے دنون تک پیغام کا آنا موقوف رہا ابو القاسم
سہیلی نے کہا ہے کہ بعض حدیثین جنکی سند برابر پہونچی ہے اون مین یہہ
ہے کہ اڑہائی برس تک پیغام موقوف رہا آپ کو بڑا قلق رہا پہر الله نے یا ایہا الـ
کے پانچ آیتین بہیجین اور حکم کیا کہ اوٹہہ کہڑا ہو اور کافرون کو الله کے عذاب
سی ڈر اب آپ کو یہہ حکم ہوا کہ کافرون کو الله کا ڈر سناؤ اور اوس کے عذاب
سی ڈراؤ پہلے آپ نے چپکے چپکے لوگون کو سمجہایا پہلی حضرت خدیجہ ایمان
لائین پہر حضرت علی جو آپ کے چچا ابوطالب کی بیٹے تہی پہر حضرت ابوبکر اور
حضرات بلال اور حضرت زید جو حضرت صلی الله علیہ وسلم کے
آزاد کئے ہوئے غلام تہی اور ام ایمن جنہون نے آپ کو لڑکپن مین گود مین کہلا
تہا اور کہلایا تہا حاکم نے عبد الرحمن بن اسود تک سند پہونچائی اونہون
نے محمد سی جو عبید الله کے بیٹے ہین وہ ابو رافع کے بیٹے ہین اونہون نے اپنی
باپ یعنی عبید الله سی اونہون نے ابو رافع سی کہ الله کے رسول پہ
الله اون پر درود اور سلامتی بہیجے پیر کے دن نماز پڑہی اور آپ کی ساتہہ
حضرت خدیجہ نے نماز پڑہی اور منگل کے دن آپ نے حضرت علی کو

نماز کا حکم دیا وہ ایمان لائے اور بولی کہ ٹہر جائے کہین ابو طالب سی نماز کا حکم لے اون تب اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے فرمایا کہ وہ تو امانت ہے یعنی چہپانے کی بات ہے تب حضرت علیؓ بولی کہ پہر تو مین نماز پڑہونگا پہر اونہون نے نکل گئے دن اللہ کے رسول کے ساتہہ نماز پڑہی حاکم نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے ابن اسحاق لکہتی ہین کہ مجہسی کہا عبد اللہ نے جو ابو نجیح کے بیٹی ہین اونہون نے روایت کی مجاہد سی اونہون نے کہا کہ اللہ نے جو جو احسان حضرت علی پر کئے اور جو جو اون کے حق مین بہلائیان چاہین اون مین سے ایک یہہ بات ہے کہ قریشیون پر بڑی تنگی پڑی اور ابو طالب پر بہت لوگون کا خرچ تہا تو اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے حضرت علیؓ کو اون کے گہر سی لی لیا سو حضرت علیؓ اللہ کے رسول کے ساتہہ رہی یہان تک کہ اللہ نے آپ کو نبی کرکے بہیجا سو حضرت علی آپ کی تابع ہوئے اور آپ پر ایمان لائی اور آپ کو سچا جانا ابن اسحاق نی کہا کہ بعضے علم والون نے ذکر کیا ہے کہ جب وقت نماز کا آتا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکی کی گہاٹیون کی طرف نکل جاتی تہے اپنی چچا ابو طالب سی اور سب چچاؤن سی اور سب قوم سے چہپ کر اور حضرت علیؓ آپ کے ساتہہ نکلتے تہی اور دونون وہان نماز پڑہتی تہے پہر جب شام ہو جاتی تہی لوٹ آتے تہی جب تک اللہ کو منظور تہا اسی طرح گذری پہر ابو طالب نی ایک دن دونو کو نماز پڑہتے

دیکھہ لیا تب اللہ کے رسولؐ نے اللہ اون پر درود بھیجے اور سلامت رکھی
کہا کہ یہہ کیا دین ہے جسپر تمکو عمل کرتے دیکھتا ہون آپ نی فرمایا اے چچا یہہ
دین ہے اللہ کا اور دین اوس کے فرشتون کا اور اوس کے پیغمبرون کا اور
دین ہمارے باپ حضرات ابراہیم کا یا جسطرح آپ نی فرمایا ہو مجھکو
بھیجا اللہ نے اس دین کے ساتھہ کہ پیغام پہونچاؤن بندون کو اور تم اے چچا
سب سے زیادہ اس بات کی حق دار ہو کہ مین تمہاری خیرخواہی کرون اور ہدایت
کی طرف بلاؤن اور سب سی زیادہ اس بات کے حق دار ہو کہ اس دین کو مجھسی
قبول کرو اور اوسپر میری مدد کرو یا جس طرح آپ نے فرمایا ہو ابوطالب نے
کہا اے میری بھائی کے بیٹے مین نہین جدا ہوسکتا ہون دین اپنی باپ دادون
کا لیکن قسم اللہ کی جب تک مین زندہ رہون گا تمکو کچھہ ایذا نہین پہنچنے پاویگی
اور ذکر کیا ہے لوگون نے کہ ابوطالب نی حضرات علی سی کہا یہہ کیا
دین ہے جسپر تم ہو فرمایا اے باپ مین اللہ کے رسول پر ایمان لایا اللہ ان پر
درود بھیجے اور سلامت رکھی اور اون کو سچا جانا اور جو کچھہ وہ لائے اوسکو سچا
جانا اور اون کی ساتھہ مین نے اللہ کی واسطے نماز پڑہی اور مین انکا تابع ہوا لوگ کہتی
ہین کہ ابوطالب نی کہا کہ اونہون نے تمکو اچھی بات کی طرف بلایا ہے تم اون
کے ساتھہ رہو محب طبری ذخایر العقبی مین لکھتی ہین کہ امام
احمد نے عفیف کندی تک سند پہونچائی ہے اونہون نی کہا کہ مین سوداگر
تھا سو مین حج کو آیا اور عباسؓ جو عبد المطلب کی بیٹے ہین اون پاس
آیا کہ اون سی کچھہ خریدون کہ وہ مرد سوداگر تھی سو قسم اللہ کی مین اون کے

پاس تھا ایکا ایک ایک مرد خیمے سی نکلی اور آسمان کی طرف دیکھا
اور نماز پڑہنے کہڑے ہوئی پہر ایک عورت اوسی خیمی سے نکلی اون کی پیچھی
کہڑی ہوئی اور نماز پڑہی پہر ایک لڑکا نکلا کہ جوانی کے قریب تہا وہ اون کے
ساتھہ کہڑا ہوکر نماز پڑہنے لگا مین نے عباس سے کہا یہہ کون ہین کہا یہہ محمد
ہین عبد اللہ کے بیٹی وہ عبد المطلب کی بیٹے یہہ میرے بہتیجی ہین کہا یہہ عورت
کون ہے کہا اون کی بیبی خدیجہ خویلد کی بیٹی کہا یہہ جوان کون ہے کہا یہ اون کے
چچا کی بیٹے علی ہین ابو طالب کی بیٹی مین نے کہا یہہ کیا کرتی ہین کہا نماز
پڑہتے ہین اور وہ کہتے ہین کہ مین نبی ہون اور اون کی راہ پر کوئی نہین سوا ہی مگر
اون کی بیبی اور اون کے چچا کا بیٹا یہہ جوان اور وہ کہتی ہین کہ اب مجہکو فتح ہوگی
خزانے فارس کے بادشاہ کی اور روم کی بادشاہ کی سو عفیف بیٹی قیس کے
عبد اوس کے ایمان لائی اور اچہی مسلمان ہوئی وہ کہتے ہین کہ اگر اللہ مجہکو
اوس دن ایمان دیتا تو مین دوسرا ہوتا علی کی ساتہہ جو ابو طالب کی بیٹی ہین
امام مسلم صحیح مسلم مین فرماتی ہین کہ مجہسی کہا احمد نی جو جعفر کے بیٹی ہین
اونہون نے کہا کہ ہمسی کہا نضر نے جو محمد کے بیٹی ہین کہا کہ ہمسی کہا عکرمہ
نے جو عمار کے بیٹی ہین کہا کہ ہمسی کہا شداد نی جو عبد اللہ کے بیٹی ہین اور یحیی
نے جو ابو کثیر کے بیٹی ہین اونہون نے روایت کی ابو امامہ سی کہا عکرمہ نے
کہ شداد ملے ہین ابو امامہ سی اور واثلہ سی اور ساتھہ رہی ہین حضرت
انس کے ملک شام تک اور اون کی بزرگی اور بہلائی کی تعریف فرمائی اونہون
نی روایت کی ابو امامہ سی اونہون نی کہا کہ کہا عمرو نی جو عبسہ کی بیٹی ہین

کہ مین جب جہالت مین تہا جب بہی خیال رکہتا تہا کہ یہہ لوگ بہوت پوجتی ہین
گمراہ ہین اور اون کا دین کچہہ نہین پہر مین نی سنا کہ مکہ مین ایک مرد ہین کہ خبرین
سناتے ہین سو مین اپنی اونٹنی پر بیٹہا اور اون کے پاس آیا سو کیا دیکہتا ہون
کہ اللہ کی پیغام پہونچانی والے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے چہپی ہوئی
ہین اون کی قوم کا اون پر غلبہ ہے سو مین چپکی چہپ کر گیا یہان تک کہ مکہ مین آپ
کے پاس داخل ہوا مین نی کہا کہ آپ کون ہین فرمایا مین نبی ہون مین نی کہا
نبی کس کو کہتے ہین فرمایا مجہکو اللہ نی بہیجا ہی مین نی کہا آپ کو کس چیز کے ساتہہ
بہیجا ہے فرمایا مجہکو بہیجا ہی رشتون کی جوڑنی کے لئی اور بتون کے توڑنی کی
لئے اور اس لئی کہ اللہ اکیلا جانا جاوی اوس کی ساتہہ کوئی چیز شریک نہ کی
جاوی مین نی کہا کہ آپ کی ساتہہ اس بات پر کون ہے فرمایا ایک آزاد اور
ایک غلام اور آپ کی ساتہہ اون دنون مین ابوبکر اور بلال تہے اون
لوگون مین سی جو آپ پر ایمان لائی تہی مین نی کہا مین آپ کی ساتہہ رہونگا آپ
نے فرمایا ان دنون مین تجہسے نہو سکیگا تو نہین دیکہتا میرا حال اور لوگون کا حال لیکن تو
اپنی لوگون کی طرف پلٹ جا پہر جب تو سنی کہ مین نی غلبہ پایا تب تو میری پاس
آئیو عمرو کہتی ہین کہ پہر مین اپنی لوگون کی طرف چلا گیا اور اللہ کی رسول اللہ اون پر
درود اور سلامتی بہیجے مدینہ مین تشریف لائی اور مین اپنی لوگون مین تہا لوگون سی
خبرین پوچہا کرتا تہا یہان تک کہ مدینہ کی کچہہ لوگ میری پاس آئی مین نی اون سی
پوچہا کہ یہہ مرد جو مدینہ مین آئی ہین اون کا کیا حال ہے وہ لوگ بولی کہ لوگ
جلدی جلدی اون کی طرف دوڑتی آتی ہین اور اون کی قوم نی اون کی [illegible]

کرنے کا ارادہ کیا تھا سو اون سی کچھ نہ ہو سکا تب مین مدینہ مین آیا اور
آپ کی پاس حاضر ہوا اور مین سے نے کہا ای پیغام پہونچانے والی الله
کے آپ مجھکو پہچانتے ہین فرمایا ہان تو وہی ہے جو مجھسے مکہ مین ملا تھا مین سے نے
کہا ہان ابن اسحاق لکھتے ہین کہ جب مسلمان ہوئے ابوبکر ایمان لائے
اونہون سے نے اپنے ایمان کو ظاہر کیا اور لوگون کو الله کی طرف اور اوس کے
رسول کی طرف بلایا اور ابوبکر ایسے شخص تھے کہ نرم دل تھی اون کی قوم
کے لوگ اون سے الفت اور محبت رکھتے تھی سو حضرت ابوبکر کے پاس اون
کی قوم مین کے جو جو لوگ آیا کرتے تھے اور اون کی پاس بیٹھا کرتی تھی
اون مین جن لوگون پر اون کو بھروسا تھا اون کو اسلام کی طرف بلانا شروع
کیا سو اون کی بلانے سی ایمان لائے جیسے کہ تھا خبر دی گئی ہے عثمان جو
عفان کے بیٹے تھے اور زبیر جو عوام کے بیٹے تھے اور عبد الرحمن جو عوف کے
بیٹے اور سعد جو ابو وقاص کے بیٹے ہین اور طلحہ جو عبید الله کے بیٹے ہین سو جس
وقت اونہون نی اونکا کہنا مان لیا اور ایمان لائے اونکو ساتھ لیکر حضرت
ابوبکر اون سب کو الله کے رسول کی پاس لی آئی الله اون پر درود اور
سلامتی بھیجے اور ابن عبد البر نی استیعاب مین روایت کیا ہے کہ خالد
جو سعید کے بیٹے تھے وہ یون ایمان لائی کہ اونہون نی خواب مین دیکھا
کہ وہ کھڑے ہوئے ہین دوزخ کے کنارے پر اور اونہون نی اوس کی
کشادگی اسقدر بیان کی کہ الله ہی جانے کہ وہ کتنا کشادہ تھا اور گویا اونکا
باپ اون کو اوس مین ڈہکیلے دیتا ہے اور دیکھا کہ الله کی رسول الله

اون پر درود اور سلامتی بھیجے اون کی کمر کو دونون طرف سے پکڑی ہوئی
ہین کہ اوس مین گر نہ پڑے اونہون نے یہ خواب حضرت ابو بکر سے بیان
کیا ابو بکر بولے کہ مین تیرے ساتھہ بہت ہی اچھا گمان کرتا ہون یہ پیغام پہونچانے
والے اللہ کے رسول ہین اللہ اون پر درود بھیجے اور سلامت رکھے تو اون کا تابع ہو جا
اور بیشک تو اب اون کی راہ پر چلیگا اسلام مین جو تجھکو روکیگا اوس مین
گرنے سے اور تیرا باپ اوس مین گرنے والا ہے پھر وہ ملے اللہ کے رسول سے
اللہ اون پر درود بھیجے اور سلامت رکھے اور مسلمان ہوئے بہت اچھے
مواہب مین ہے کہ پھر ایمان لائے عبیدہ کے باپ عامر بیٹے جراح کے اور سلمہ
کے باپ عبد اللہ بیٹے عبد الاسد کے یہ دونون شخص نو شخصون کے بعد ایمان
لائے اور ارقم جو ابی ارقم کے بیٹے مخزومی اور عثمان مظعون کے بیٹے ابن اسحاق
نے فرمایا کہ پھر [illegible] کی دونون بھائی قدامہ اور
عبد اللہ [illegible] مطلب کی [illegible] بیٹے اور سعید
جو زید کے بیٹے [illegible] کی بیٹی اور اون کی [illegible] فاطمہ بیٹی خطاب
کی [illegible] ہے [illegible] کہ اللہ
تعالی [illegible] اللہ [illegible] کو قرآن مین
[illegible] اسلام
[illegible] اور
[illegible] لوگون مین [illegible] اور اللہ کا پیغام سب
کو [illegible] آپ کو اور آپ کے رفیقون کو

کافرون کی طرح طرح پر ستایا ایمان والون نی اللہ
کی خاطر سب مصیبتین قبول کین اللہ اون سے بہت ہی
راضی رہے

اب سنو کہ حضرت محمد نی اللہ اون پر درود اور
رحمتین بہیجے اونہون نی پہلا پہل چپکی چپکی لوگون کو اللہ کے پیغام پہونچائے چپکی
چپکی بہت لوگ ایمان لائی بعد اوسکی اللہ تعالی سے یہہ آیت بہیجی فاصدع
بما تؤمر واعرض عن المشرکین یعنی شیشہ پہوڑ دے اوس
بات کا جس کا تجہکو حکم کیا جاتا ہے اور منہ پہیر لے شریک ٹہرانی والون سے ہا
سبحان اللہ قرآن شریف کی لفظین تہوڑی ہین پر مطلب بہت سا
ہی شیشہ پہوڑنے مین کیسی جہنکار ہوتی ہے اور ٹکری اوڑ اوڑ کر ہر طرف
پہیلتے ہین مطلب یہہ ہے کہ اللہ کا پیغام اچہی طرح بی دہڑک سب کی سامنی
سنایا کر کسی سی مت چہپایا کر جب یہہ حکم اوترا آپ نی کہلم کہلا سب کے سامنی
کہنا شروع کیا کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اوسکی سوا کسی کو نہ پوجو مکہ کے
بت پوجنی والون نی آپ کو بہت ستایا ہر طرح سی تنگ کیا اور دہمکایا مگر آپ
نی اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ مانا اللہ اللہ کیسا آپ ہی کا دل اور جگر تہا اوس وقت
مین ساری دنیا مین کفر پہیلا ہوا تہا جو لوگ حضرت عیسی اور حضرت موسی
اور حضرت ابراہیم کی راہ پر تہے وہ چپکی دم بخود بیٹہے تہی کچہہ بول نہ سکتی تہی
مولانا جلال الدین سیوطی در منثور مین لکہتی ہین کہ امام احمد نی اور امام
بخاری نے ادب المفرد مین اور ابن جریر نے اور ابن ابی حاتم نی اور طبرانی
نی اور ابن مردویہ نی اور ابو نعیم نے حلیہ مین حضرت مقداد تک سند پہونچائی

سواسو دسکے بہیجی تہی اونہون نی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کو اللہ اون پر درود اور سلامتی نہیجے بہت بڑی مشکل کی وقت مین دین کی سستی اور جہالت کی زمانہ مین بہیجا
لوگ جانتی تہی کہ بت پوجنی سی بہتر کوئی بات نہین سو آپ فرقان یعنی قرآن لائی
کہ اوس کے باعث سی سچ کو جہوٹ سی الگ کر دیا اور اوس کی باعث
سی باپ کو اوسکے بیٹی سی جدا کر دیا یہانتک کہ مرد دیکہتا تہا کہ اوس کا باپ
اور بیٹا یا بہائی کافر ہے اور اللہ نی اوس کی دل کا قفل ایمان کے ساتہ کہول
دیا وہ جانتا تہا کہ اگر یہہ مر جائیگا تو آگ مین جائیگا تو اوسکی آنکہہ مین ٹہنڈک نہ پڑتی تہی کہ وہ
جانتا تہا کہ میرے پیارا آگ مین جائیگا اسی بات مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے
والذین یقولون ربنا ہب لنا من ازواجنا وذریاتنا قرۃ اعین
یعنی وہ لوگ جو کہتی ہین ای رب ہماری دی ہمکو ہماری بی بیون اور ہماری
اولاد سی آنکہہ کی ٹہنڈک یعنی وہ لوگ اللہ سی مانگتی ہین کہ ہماری بی بیون
اور اولاد کو بہی ایمان دی امام ابوبکر جو ابو شیبہ کے بیٹی ہین مصنف مین فرماتی
ہین کہ ہمسی کہا عبد اللہ نی جو نمیر کے بیٹے ہین اونہون نی کہا کہ ہمسے کہا یزید
نی جو زیاد کے بیٹی ہین اونہون نی کہا کہ ہمسی کہا صخرہ کے باپ جامع نے
جو شداد کی بیٹے ہین اونہون نی طارق محاربی سی اونہون نی کہا کہ ذوالمجاز
کے بازار مین مین کچہہ بیچ رہا تہا اللہ کی رسول اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجی
وہان گذرے اور آپ کے اوپر ایک سرخ جبہ تہا اور آپ بہت بلند آواز سی
پکارتی تہے ایہا الناس قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا یعنے ای لوگو کہو
کہ نہین کوئی مالک سوا اللہ کے تم مراد کو پہونچوگی اور ایک مرد آپ کی پیچہے

پتھروں کو لئے ہوئے [illegible]

نکالنا تھا اور وہ کہہ رہا تھا [illegible]

کبھی بیٹے بیٹی نے کہا [illegible] کون ہے [illegible] لوگ [illegible]

اولاد میں سے کے بیٹا [illegible] کون ہے [illegible]

بولے اون کا چچا عباس [illegible]

ہیں کہ ہمسے کہا [illegible] بات [illegible] کے بیٹے [illegible] رشتے کی [illegible]

انہوں نی کہا کہ ہمسے کہا [illegible] اللہ کی بیٹی نے [illegible] کہا [illegible]

سے کہ پھر مجھسے کہا [illegible] بیٹے [illegible] عبد اللہ کی [illegible]

وہ بیٹے عباس کی کہا کہ میں نے سنا [illegible] کے بیٹے بات کہا

کرتے تھے [illegible] کی ساتھ مرد جوان تھا اللہ کے رسول کو اللہ اون پر درود اور

سلامتی بھیجے دیکھا تھا کہ [illegible] آپ کی پیچھے ایک

مرد تھا [illegible] بالوں [illegible]

قوم کی اوپر کھڑے [illegible]

اللہ کا پیغام پہونچانے والا ہوں [illegible] حکم کرتا ہوں تمکو کہ دوسرے کو

پوجو اور مت شریک ٹھہراؤ اوس کے ساتھ کسی چیز کو اور تمکو سچا جانو [illegible]

بچاؤ یہاں تک کہ جاری کر [illegible] اللہ کی طرف سے اوس بات کو جس کی

ساتھ مجھے بھیجا ہے جب اللہ کے رسول اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجے

اپنی بات سے فراغت کر چکتے تھے وہ دوسرا پیچھے سے کہتا تھا ای فلانے

شخص کی اولاد یہ شخص چاہتا ہے کہ تمکو لات [illegible] اور عزی سے اور تمہاری

یہ شخص تمہاری لات و عزیٰ کو چھوڑ کر جو نیا دین اور گمراہی اسنے نکالی ہے اوس کی
طرف تمکو لیجانا چاہتا ہے تم اوسکی بات سنو اور اوس کا کہنا نہ مانو مین
اوسکا چچا ہون یہ سچ کہتا ہے کون ہے کہا اون کا چچا ابولہب امام احمد کی مسند
مین ہے کہ مکہ مین تیرہ برس تک آپ کا یہ دستور رہا کہ عکاظ مین اور مجنہ مین اور
منیٰ مین اور موسمون مین لوگون کی اوترنے کی جگہون مین جایا کرتے تھے اور فرماتے
تھے کون ہے جو مجھکو جگہ دے کون ہے جو میری مدد کرے یہان تک کہ مین
اپنے رب کا پیغام پہنچاؤن اور اوسکی واسطے جنت ہے آخر کو مدینہ کی
لوگ آئے اور ایمان لائے پھر آپ مدینہ مین تشریف لائے صحیح بخاری مین
ہے کہ ایک بار عقبہ جو ابو معیط کا بیٹا تھا اللہ کی نبی کی طرف آیا اور آپ کعبہ
کے پاس نماز پڑھتے تھے چادر کو آپ کی گلے مین ڈال کر زور سے گلا گھونٹا
حضرت ابوبکر نے آن کر اوسکے کندھے پکڑ کر اوسکو ڈھکیل دیا اور کہا کیا ایک
مرد کو اس بات پر مار ڈالوگے کہ وہ کہتا ہے میرا مالک اللہ ہے اور وہ لایا
ہے تمہارے پاس کھلی نشانیان تمہارے رب کی طرف سے امام
زرقانی لکھتے ہین کہ بخاری نے فرمایا کہ ایسا سلوک … اور ابو یعلیٰ اور
ابن حبان نے عمرو تک سند پہونچائی ہے … اونہون نے یہ حال
بیان کیا اور کہا کہ … تھا پھر جب آپ نماز پڑھ چکی اون کی اوپر
گذرے اور فرمایا کہ تم اوس کی قسم جسکی ہاتھ مین ہے
مین بھیجا گیا ہون تمہاری طرف ذبح کرنے کو ساتھ ابو جہل بولا ای محمد تم نادان
نہیں ہو آپ نے فرمایا تو اونہین مین سے ہے امام زرقانی لکھتے ہین کہ

جب حضرت ابوبکر نی اون کو ہٹا دیا آپ نے فرمایا اونکو چھوڑ دی اے
ابوبکر قسم اوس شخص کی کہ میری جان اوس کی ہاتھ مین ہے مین تو بھیجا
گیا ہون اون کی طرف ذبح کی ساتھ تب وہ لوگ آپ کے پاس سے
ہٹ گئے **ابن عبد البر** نے استیعاب مین اسما تک سند پہونچائی
ہے جو حضرت ابوبکر کی بیٹی ہین کہ کافرون نی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہا کہ کیا آپ ہماری ٹھاکرون کو ایسا ایسا نہین کہتے ہین آپ نی فرمایا
ہان وہ سب کی سب آپ کو لپٹ گئی حضرت ابوبکر کو خبر پہونچی وہ آئی اور دیکھا
کہ لوگ آپ پر جمع ہین فرمایا کہ خرابی تمہاری کیا مار ڈالوگے ایک مرد کو اس بات پر کہ وہ
کہتا ہے میرا مالک اللہ ہے اور وہ تمہارے پاس کھلی باتین لایا ہے تمہارے
رب کی طرف سے تب وہ لوگ حضرت ابوبکر کو مارنی لگے اسما کہتی ہین کہ
پھر ابوبکر ہمارے پاس آئی اور وہ کہتی تھے **تبارکت یا ذا الجلال والاکرام**
تیری خوبیون والا ہے تو اے بزرگی اور عزت والی **ابن سید الناس**
نے عیون الاثر مین بکار کے بیٹے زبیر سے ایک روایت نقل کی ہے کہ حضرت
عثمان نی فرمایا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے آس پاس پھر رہی تھی
ابوجہل بولا واللہ ہم تجھسے صلح نہین کرنے کی تو منع کرتا ہے اوس چیز سے کہ پوجتی
ہے جسکو ہماری باپ دادے پوجتے تھی آپ نی فرمایا کہ مین وہی ہون
پھر آپ نی فرمایا واللہ تم نہین باز آؤگے یہان تک کہ تمپر اوسکا عذاب جلدی
اوترے پھر اون مین سے ہر ہر شخص کانپنے لگا اور آپ فرمانی لگے تم بری
لوگ ہو اپنے نبی کی حق مین پھر آپ اپنی گھر کی طرف چلی ہم بھی آپ کے پیچھی

چلے یہان تک کہ اپنی گہر کے دروازے پر پہونچی اور چوکہٹ پر کہڑی
ہوئی ہماری طرف دیکہا اور فرمایا خوش رہو اللہ اپنی دین کو غالب کریگا
اور اپنی بات کو پورا کرے گا اور اپنی نبی کی مدد کرے گا یہہ لوگ جو تم
دیکہتی ہو اون مین سی ہین جنکو اللہ جلد تمہارے ہاتہون ذبح کری گا پہر
واللہ ہمنے دیکہا کہ اللہ نے اون کو ہماری ہاتہون ذبح کیا امام
ابن ماجہ سنن مین فرماتی ہین کہ ہمسی کہا احمد داری نے جو سعید کی
بیٹی ہین کہا کہ ہمسی کہا یحییٰ نی جو ابو بکر کے بیٹی ہین کہا کہ ہمسی کہا زائدہ نی
جو قدامہ کے بیٹی ہین اونہون نی روایت کی عاصم سی جو ابو النجود کی بیٹی
اونہون نے زر سی جو حبیش کی بیٹے اونہون نی عبد اللہ سی جو مسعود کے
بیٹے ہین اونہون نی کہا کہ اول سب سی سات آدمیون نے اسلام کو ظاہر
کیا اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے اور ابو بکر نی
اور عمار نے اور اون کی مان سمیہ نی اور صہیب نی اور بلال نے
اور مقداد نی سو اللہ کے رسول اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے اونکو
اللہ نے بچایا اون کے چچا ابو طالب کے باعث سی اور ابو بکر کو اللہ
نے بچایا اون کی قوم کی سبب سی اور باقی جو تہے اون کو کافرون نی
پکڑا اور لوہی کی کرتی پہنائی اور اون کو دہوپ مین پگہلایا اور پوچہا اون
کہلوایا مگر ایک حضرت بلال کہ اونہون نی اللہ کی راہ مین اپنی جان کو بی
قدر سمجہا اور اون کی قوم نی بہی اون سے قدر نہ کی غرض انہون نے اونکو پکڑا اور لڑکون
کے حوالی کر دیا لڑکے اون کو مکے کی گہاٹیون مین لئے پہرتی تہے اور وہ احد

احد سے کہتے تھی یعنی اللہ اکیلا ہے اکیلا ہے استیعاب میں ہے کہ حضرت
ابوبکر نے سات شخصوں کو آزاد کیا جو اللہ کی راہ میں عذاب اوٹھا رہے
تھے اون میں سے ہیں بلال اور عامر جو فہیرہ کی بیٹی مواہب لدنیہ میں
ہے کہ امام بیہقی نے عروہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے سات
شخصوں کو آزاد کیا جو اللہ کی راہ میں عذاب دئی جاتی تھی اونہیں میں
سے زنیرہ تھیں سو اون کی بینائی جاتی رہی اون کو اللہ کی راہ میں عذاب
دیا جاتا تھا وہ کہتی تھیں میں اسلام کو نہ چھوڑونگی کافروں نے کہا اون کی
آنکھہ لات اور عزی نے چھین لی وہ بولیں ہرگز نہیں قسم اللہ کی یہہ
بات نہیں ہے پھر اللہ نے اون کی آنکھہ پھیر دی ابن ماجہ فرماتی
ہیں کہ ہمسے کہا علی نے جو محمد کے بیٹے ہیں اور عمرو نے جو عبد اللہ کے بیٹے
اون دونوں نے کہا کہ ہمسے کہا وکیع نے کہ ہمسے کہا سفیان نے اونہوں
نے ابو اسحاق سے اونہوں نے ابو لیلی کندی سے کہا کہ آئی خباب حضرت
عمر کے پاس آپ نے کہا نزدیک آؤ تمسے زیادہ کوئی اس جگہ بیٹھنے کے
لائق نہیں مگر عمار پھر حضرت خباب نے اپنی پیٹھہ پر کے نشان کھول کر دکھانے
لگے کافروں نے جو اون کو عذاب دیا تھا امام زرقانی لکھتے ہیں
کہ ابو عبد البر نے ابن مسعود سے روایت کی کہ ابوجہل نے نیزہ بہونکا سمیہ کی
ران میں جو عمار کی ماں تھیں وہ مر گئیں عمار نے عرض کیا ای پیغام پہونچانے
والے اللہ کی ہماری اوپر عذاب انتہا کو پہونچا آپ نے فرمایا صبر کر ای
ابو یقظان کی باپ یا اللہ مت عذاب دے یاسر کی اولاد میں سے کسی کو آگ

کہا ابن سعد نے صحیح سند مجاہد تک پہونچائی کہ سمیہ رضی اللہ عنہا سب مسلمانون مین اول
شہید ہین امام مسلم صحیح مسلم مین فرماتے ہین کہ ہمسے کہا کریب
کے باپ محمد نے جو علا کے بیٹے ہین اونہون نے کہا کہ ہمسے کہا ابو اسامہ
نے اونہون نے روایت کی اعمش سے اونہون نے عمرو سے جو مرہ کے بیٹے
ہین انہون نے سعید سے جو جبیر کے بیٹے ہین انہون نے حضرت ابن عباس سے
انہون نے فرمایا کہ جب اوتری یہ آیت وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ
وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ یعنی اور ڈرا اپنی قوم کو جو بہت نزدیک ہین
رشتہ مین اور اپنی لوگون کو اون مین سے جو چنے ہوئے ہین نکلے اللہ کے پیغام
پہونچانے والے اللہ اون پر درود اور سلام بھیجے یہان تک کہ صفا پہاڑ
پر چڑھے اور چلا کر آواز دی یا صباحاہ یعنی اے لوگو جمع ہو جاؤ لوگون نے کہا
کون ہے یہ جو آواز دیتا ہے لوگون نے کہا محمد ہین سب لوگ آپ کے پاس
جمع ہو گئے تب فرمایا اے اولاد فلانے شخص کی اے اولاد فلانے شخص کی اے اولاد فلانے شخص کی اے اولاد عبد مناف
کی اے اولاد عبد المطلب کی تب وہ آپ کے پاس اکٹھے ہوئے فرمایا بھلا دیکھو
تو اگر مین تمکو خبر دون کہ اس پہاڑ کے نیچے ایک فوج نکلتی ہے بھلا تم مجھکو
سچا جانوگے وہ لوگ بولے ہمنے تمہاری کوئی بات جھوٹی نہین پائی تب
آپ نے فرمایا پھر مین تو ڈرانے والا ہون تمہارا بڑے سخت عذاب سے
کہنے لگا ابولہب بولا تیرا برا ہو تو نے فقط اسی لئے ہمکو جمع کیا پھر یہ سورہ
اوتری تبت یدا ابی لہب وقد تب یعنی ٹوٹ جائین دونو ہاتھ ابولہب
کے اور ہلاک ہو گیا وہ خود اسی طرح پڑھا اعمش نے آخر سورہ تک جانا

چاہیئے کہ اللہ تعالی نے پہلی بعض لفظین قرآن مین اوتاری تہین کہ مطلب کو لوگ ٹہیک سمجہہ جاوین پہر اللہ تعالے نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اون لفظون کے نکال ڈالنے کا حکم دیا خلاصہ مطلب جو تہا وہ باقی رکہا وہ مالک سے جو چاہے سو کرے ورھطک منہم المخلصین پہلے اوترا تہا پہر اللہ تعالے نے یہہ لفظین موقوف کر دین اور وقد تب مین سے قد نکال ڈالا اب یون پڑہا جاتا ہے تبت یدا ابی لهب وتب اس سورہ مین اللہ نے فرمایا کہ ابو لہب اور اوس کی جورو آگ مین جاوینگے اوسکو مال اور دولت کچہہ کام نہ آویگا امام مسلم فرماتے ہین کہ ہمسے کہا حرملہ نے جو یحیی کے بیٹے ہین اونہون نے کہا کہ ہمکو خبر دی وہب کی بیٹے نے کہا مجہکو خبر دی یونس نے اونہون نے روائیت کی ابن شہاب سے کہا مجہکو خبر دی ابن مسیب نے اور ابو سلمہ عبد الرحمن کے بیٹے نے کہ حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ جس وقت اللہ کے رسول پر یہہ آیت اوتری وانذر عشیرتك الاقربین یعنی ڈر سنادے اپنے نزدیکی رشتہ دارون کو آپ نے فرمایا اے لوگو قریش کی خریدو اپنی جان کو اللہ سے مین نہین کام آونگا تمکو اللہ کے سامنے کچہہ اے اولاد عبد المطلب کی مین نہین کام آونگا تمکو اللہ کے سامنے کچہہ اے عباس بیٹے عبد المطلب کی مین نہین کام آونگا تجہکو اللہ کے سامنے کچہہ اے صفیہ اللہ کے رسول کی پہپی مین نہین کام آونگا تجہکو اللہ کے سامنے کچہہ اے فاطمہ بیٹی محمد کی مانگ مجہسے جو چاہے تو مین نہین کام آونگا تجہکو اللہ کے سامنے کچہہ امام مسلم فرماتے ہین کہ ہمسے کہا

قتیبہ نے جو سعید کے بیٹے ہین اور زہیر نے جو حرب کے بیٹے ہین دونون نے کہا
کہ ہمسے کہا جریر نے اونہون نے روایت کی عبدالملک سے جو عمیر کے بیٹے ہین
اونہون نے موسی سے جو طلحہ کے بیٹے ہین اونہون نے حضرت ابوہریرہ سے
اونہون نے فرمایا کہ جب اوتری یہہ آیت **وانذر عشیرتک الاقربین**
یعنی ڈرسنا دے اپنے نزدیک ناتے والون کو پکارا اللہ کے رسول نے اللہ
اون پر درود اور سلامتی بھیجے قریش کو تب وہ سب جمع ہوئے پھر سب
کو ملا کر پکارا اللہ کے رسول نے اور خاص خاص کو بھی پکارا فرمایا ای اولاد کعب
کی جو لوی کا بیٹا ہے تم چھڑاؤ اپنی جانون کو آگ سے ای اولاد مرہ کی جو کعب
کا بیٹا ہے تم چھڑاؤ اپنی جانون کو آگ سے ای اولاد عبدشمس کی تم چھڑاؤ اپنی
جانون کو آگ سے ای اولاد عبدمناف کی تم چھڑاؤ اپنی جانون کو آگ سے ای
اولاد ہاشم کی تم چھڑاؤ اپنی جانون کو آگ سے اے اولاد عبدالمطلب کی
تم چھڑاؤ اپنی جانون کو آگ سے ای فاطمہ تو چھڑا اپنی جان کو آگ سے کہ مین نہین
اختیار رکھتا ہون تمہارے واسطے اللہ کی سامنے کچھہ اس کی سوا کہ تمسے
رشتہ ہے آپ مین اوسکو تر کرونگا اوس کی طراوت **امام بخاری**
نے نسب نامہ آپ کا یون لکھا ہے کہ حضرت محمد اللہ اون پر درود اور سلامتی
بھیجے بیٹے ہین عبداللہ کے وہ بیٹے ہین عبدالمطلب کے وہ بیٹے ہاشم کے وہ بیٹے
عبدمناف کے وہ بیٹے قصی کے وہ بیٹے کلاب کی وہ بیٹے مرہ کے وہ بیٹے کعب کے
وہ بیٹے لوی کی وہ بیٹے غالب کے وہ بیٹے فہر کے وہ بیٹے مالک کی وہ بیٹے
نضر کے وہ بیٹے کنانہ کے وہ بیٹے خزیمہ کے وہ بیٹے مدرکہ کے وہ بیٹے الیاس کی

بیٹے مضر کے وہ بیٹے نزار کی وہ بیٹے معد کی وہ بیٹے عدنان کے اور عدنان
کا لسبت نامہ حضرت اسماعیل پیغمبر علیہ السلام تک پہونچتا عدنان کی اور حضرت اسماعیل
کے بیچ میں بہت لوگ ہیں اور حضرت اسماعیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی
بیٹے ہیں **امام مسلم** فرماتی ہیں کہ ہمسی کہا محمد نے جو عبد اللہ کے بیٹے
وہ نمیر کے بیٹے کہا کہ ہمسی کہا وکیع نے اور یونس نے جو بکیر کے بیٹے ہیں دونون نی
کہا کہ ہمسی کہا ہشام نے جو عروہ کے بیٹے ہیں اونہون نے روائیت کی اپنی باپ
سی اونہون نے حضرت عایشہ سی اونہون نے کہا جب اوترا **وانذر عشیرتک**
الاقربین اللہ کی رسول اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے صفا پہاڑ
پر کہڑے ہوئی اور فرمایا ای فاطمہ بیٹی محمد کی ای صفیہ بیٹی عبد المطلب
کی ای بیٹو عبد المطلب کے میں نہین اختیار رکہتا ہون تمہارے لئے اللہ
کے سامنی کچہ مانگو مجہسی میری مال میں سی جو کچہ چاہو **امام نووی**
صحیح مسلم کی شرح میں لکہتے ہین کہ یہہ جو فرمایا کہ اللہ کے سامنی کمیرا اختیار
نہین اس کا مطلب یہہ ہے کہ میری رشتہ داری پر بہروسا نکرو کہ مجہسی یہہ
نہین ہوسکتا کہ اوس مصیبت کو ٹال دون جس کا اللہ تمپر ڈالنے کا ارادہ کری
امام نووی نے یہہ بات اس لئے لکہہ دی کہ کوئی بی وقوف ان
حدیثوں کا یہہ مطلب نہ سمجہی کہ اللہ تعالے نی آپ کو امت کی سفارش کا اذن
نہین دیا اور بہت سی حدیثین آئی ہین اون کو یہی دیکہو پہلی پہل آپ نے
اپنی اہل چراہمان کی سنادی اور خوب سمجہا دیا کہ اللہ کی آگے کسی کا اختیار نہین
اگر اللہ کو منظور نہوگا تو مین کچہ تمہین فائدہ نہ دے سکونگا مطلب یہہ ہے کہ

اگر ایمان نہ لاؤ گے اور نیک کام نہ کرو گے تو میری فقط رشتہ داری سے کچھ
فائدہ نہ ہوگا میرا اللہ کے سامنے کچھ اختیار نہیں ابولہب آپ کا چچا ایمان نہ لایا
آگ میں جلیگا پھر جب لوگ ایمان لانے لگے اور اللہ کی بندگی میں مشغول ہوئی
اللہ تعالے نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی خوشیاں سنائیں خصوصاً جو
ایمان دار آپ کے رشتہ دار ہیں اون کو بڑی بڑی درجے دئے بعضوں
سے صاف صاف جنت کا وعدہ کر دیا مگر اتنا ڈر اون کو بھی رہتا تھا کہ جنت میں
جانے سے پہلے اللہ کسی ہمارے قصور پر ناراض ہو جاوے جو اللہ کے
عاشق ہیں وہ اللہ کی ذرا سی خفگی کو دوزخ کے عذاب سے کم نہیں جانتے
ذرا ذرا سی تقصیروں سے ڈرتے ہیں امید اور ڈر دونوں دل میں رہیں
تو ایمان پکا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی تمام امت کی سفارش
کا اذن دے گا اللہ نے اس بات کا وعدہ کر رکھا ہے بہت سی لوگ
بے حساب بہشت میں جاوینگے اون پر کچھ عذاب نہ ہوگا اور بعضے
پہلی دوزخ میں رہینگے پھر جب اللہ کا اذن ہوگا آپ اون کے سفارش
کرینگے اور اون کو آگ میں سے نکال کر بہشت لے جاینگے دوزخ میں ہم
ہمیشہ رہنا کیا ہوتا ہے الہی اپنے فضل و کرم سے ایمان ہمارے دلوں میں قائم
رکھیو اور اپنی رحمت کا امیدوار رکھیو اور اپنے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی سفارش ہمکو نصیب کیجیو اور اپنے دیدار سے محروم نہ رکھیو آمین
اب کچھ ذکر ہے کہ جب آپ پر تبت یدا ابی لہب اوتری
ابولہب کی جورو پتھر لیکر آئی آپ بیٹھے رہے اور اوسنی

آپ کو نہ دیکھا۔ درمنثور میں ہے کہ ابو یعلے اور ابن ابی حاتم اور
حاکم نے اور ابن مردویہ نے اور ابو نعیم اور بیہقی نے دلائل میں روایت کی ہے
اور حاکم نے سند کو صحیح کہا کہ اسماء ابو بکر کی بیٹی ہیں اونہوں نے فرمایا کہ جب
اوتری تبت یدا ابی لہب یعنے ٹوٹ جاوین دونوں ہاتھ ابو لہب کے
آئے کانی ام جمیل چلاتے ہوئے اور اوس کے ہاتھ میں ایک پتھر تھا
اور اللہ کے رسول اللہ اون پر درود اور سلامتی نازل ہو بیٹھے ہوئے تھے اور
حضرت ابو بکر آپ کے پہلو میں تھے ابو بکر بولے کہ یہ آئی ہے اور میں ڈرتا
ہوں کہ آپ کو دیکھے گی آپ نے فرمایا وہ مجھکو ہرگز نہیں دیکھے گی اور آپ نے
کچھ قرآن پڑھا کہ اوسکی پناہ پکڑی جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ جب تو
قرآن پڑھتا ہے ہم کر دیتے ہیں تیرے بیچ میں اور اون لوگوں کے
بیچ میں کہ جو نہیں یقین لاتے آخرت پر ایک پردہ ڈہانکا ہوا پھر وہ آئی یہاں
تک کہ حضرت ابو بکر کے پاس کہڑی ہوئی اور اوس نے جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کو نہ دیکھا وہ بولی اے ابو بکر مجھکو خبر پہونچی ہے کہ تمہارے
رفیق نے میری ہجو کی ہے حضرت ابو بکر بولے نہیں قسم اس گھر کے مالک
کی اونہوں نے تیری ہجو نہیں کہی تب وہ چلی گئی اور وہ کہتی جاتی تھی کہ قریش
لوگ جانتے ہیں کہ میں اون کی سردار کی بیٹی ہوں اور ابن مردویہ اور
بیہقی نے دلائل میں اور ایک سند اسماء تک پہونچائی ہے کہ ام جمیل حضرت
ابو بکر کے پاس آئے اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس
بیٹھے تھے بولی اے ابو قحافہ کی بیٹے کیا باعث ہے کہ تیرے رفیق نے میری

اوپر شعر کہے ہین ابوبکر بولے واللہ میرے رفیق شاعر نہین اور نہین جانتے کہ شعر کیا چیز ہے وہ بولی اونہون نے نہین کہا فی جیدہا حبل من مسد یعنی اوسکی گردن مین رسی ہے مونج کی سو وہ کیا جانی کہ میری گردن مین کیا ہے تب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس سے کہو تو میرے پاس بہلا کسی کو دیکہتی ہے وہ مجہکو ہرگز نہین دیکہی گی ڈال دیا گیا میرے اور اوس کے بیچ مین پردہ تب حضرت ابوبکر نے اوس ہی پوچہا وہ بولی کیا تم مجہی ٹہٹہا کرتے ہو قسم اللہ کی نہین دیکہتی مین کسی کو تمہارے پاس اور ابن ابی شیبہ نے اور دارقطنی نے افراد مین اور ابونعیم نے دلائل مین ابن عباس سے یہی قصہ نقل کیا اوس مین یون ہے کہ وہ چلی گئی حضرت ابوبکر بولے یارسول اللہ اوسنے آپ کو نہین دیکہا فرمایا کہ میرے اور اوس کے بیچ مین ایک فرشتہ تہا کہ مجہکو اپنے بازوسی ڈہانکے ہوئے تہا یہان تک کہ وہ چلی گئی اور ابن مردویہ کے روایت مین حضرت ابوبکر سے یون ہے کہ فرمایا جبرئیل میرے اور اوس کے بیچ مین آڑ ہو گئے تہی - اب یہ ذکر ہے کہ اللہ کا کلام آسمان پر حضرت جبرئیل کو اور فرشتون کو پہونچتا تہا پہر حضرت جبرئیل کو اللہ جس وقت بہیجتا تہا وہ آکر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا حکم پہونچاتی تہے اسطرح قرآن تہوڑا تہوڑا کرکی

اوتترا۔ اب سنو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی طرح آہستہ آہستہ قرآن
اوترتا تہا جیسا حکم ہوتا تہا آپ بجا لاتے تہے امام بخاری لکہتے ہین کہ
ہمسے کہا موسیٰ نے جو اسمعیل کے بیٹے اونہون نے کہا کہ ہمکو خبر دی ابو عوانہ
نے کہا کہ ہمسے کہا موسیٰ نے جو ابو عائشہ کے بیٹے ہین کہا کہ ہمسے کہا سعید
نے جو جبیر کے بیٹے ہین اونہون نے روایت کی ابن عباس سے اونہون
نے فرمایا کہ اللہ کے رسول اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے قرآن کے
اوترنے مین بڑی محنت اوٹہاتے تہے اور اپنے ہونٹون کو ہلاتے تہے
تب اللہ تعالے نے یہہ آیت اوتاری لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ
اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْاٰنَهُ یعنی مت ہلا اس مین اپنی زبان کو کہ تو اوس
کو جلدی سے لے بے شک ہمارا ذمہ ہے اوس کا اکہٹا کر دینا اور اوسکا
پڑہنا ابن عباس نے اسکا مطلب یون کہا کہ تیرے دل مین اوس
کا اکہٹا کر دینا اور یہہ کہ اوس کو پڑہے گا فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهُ یعنی
پہر جب ہم اوس کو پڑہین تو تو تابع رہ اوسکے پڑہنے کا ابن عباس نے
یون مطلب کہا کہ اوس کو سن اور چپ رہ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ پہر ہمارا ذمہ
ہے اوس کا ظاہر کر دینا یعنی پہر ہمارا ذمہ ہے یہہ کہ تو اوسکو پڑہے گا پہر بعد
اوسکے اللہ کے رسول اللہ اونپر درود اور سلامتی بہیجے آپ کا یہہ دستور تہا
کہ جب آپ کے پاس حضرت جبرئیل آتے تہی آپ سنا کرتے تہی پہر جب
حضرت جبرئیل چلے جاتے تہی حضرت نبی اللہ اونپر درود اور سلامتی بہیجے
اوس کو پڑہتے تہے جس طرح سنی اونہون نے پڑہا امام بخاری دوسری

جگہ لکھتے ہین کہ ہم سے کہا قتیبہ نے جو سعید کے بیٹے ہین کہ ہمسے کہا جریر نے
اونہون نے موسیٰ سے جو ابو عائشہ کے بیٹے اونہون نے سعید سے جو جبیر کے بیٹے اونہون
نے ابن عباس سے اونہون نے کہا کہ اللہ کے رسول پر اللہ اون پر درود اور
سلام بھیجے جب جبرئیل پیغام لیکر اوترتے تہی آپ اپنی زبان اور ہونٹون کو ہلاتے
تھے اور آپ پر محنت پڑتی تہی اور آپ کے چہرے سے پہچان پڑتا تہا پہر اللہ نے
وہ آیت اوتاری جو لا اقسم بیوم القیامۃ مین ہے لا تحرک بہ لسانک
لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ مت ہلا اسکے ساتھ اپنی زبان کہ جلدی لی
لے تو اوس کو ہمارا ذمہ ہے اوس کا اکھٹا کر دینا اور اوسکا پڑہنا کہ ہم اس کو
تیرے سینے مین اکھٹا کر دینگے اور پڑہوا دینگی فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ
پہر جب ہم اوس کو پڑہین تو تو تابع رہ اوسکے پڑہنے کا مطلب یہہ کہ جب
ہم اوسکو اوتارین تو تو سنتا رہ ثم ان علینا بیانہ پہر البتہ ہمارا ذمہ ہے
اوس کا ظاہر کر دینا مطلب یہہ کہ ہمارا ذمہ ہے کہ تیری زبان پر ظاہر کر دینگے
پہر جب آپ کی پاس جبرئیل آتے تہی آپ چپ رہتے تھے جب وہ جاتی تہے
آپ اوسکو پڑہتے تہے جیسا آپ سے اللہ نے وعدہ کیا تھا امام بخاری
فرماتے ہین کہ ہمسے کہا عبید اللہ نے جو موسیٰ کے بیٹے اونہون نے
اسرائیل سے اونہون نے موسیٰ سے جو ابو عائشہ کے بیٹے ہین کہ اونہون
نے سعید سے جو جبیر کے بیٹے ہین اللہ کے اس قول کا مطلب پوچھا کہ لا
تحرک بہ لسانک اونہون نے کہا کہ ابن عباس نے کہا کہ حضرت نبی
صلعم پر جب پیغام اوترتا تہا آپ اپنی ہونٹون کو ہلاتے تہی کہ میرے دل سی

بہول نہ جاوسے تب کہا گیا کہ اپنی زبان مت ہلا آسگے وہ یہی مطلب سے ہے
جناب مولانا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر در منثور
مین لکہتے ہین کہ ابن ابی حاتم سنے اور ابن مردویہ سنے ابن عباسؓ تک
سند پہونچائی ہے کہ اونہون نی فرمایا جب اللہ سنے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف پیغام بہیجا فرشتو مین سے جو پیغام لیجانے والا ہے اوسکو بلایا کہ وہ ان
کے ہاتہہ پیغام بہیجے تب فرشتون سنے اللہ کی آواز سنی کہ پیغام کے باتون کو
بولتا ہے جب اون کے دلون پر سے بیہوشی گئی اون سے اور رون نی
پوچہا کہ اللہ نی کیا فرمایا وہ بولے حق فرمایا اور وہ جانتے ہین کہ اللہ حق ہے
بولتا ہے ابن عباسؓ سنے کہا کہ آواز اللہ کے پیغام کی ایسی ہے جیسے آواز
لوہے کی چکنے پتہر پر جب فرشتو ں نے وہ آواز سنی سجدے مین گر پڑے
جب اونہون سنے سر اوٹہایا بولی کیا کہا تمہارے رب سنے وہ بولے
حق کہا اور وہی ہے اونچا بڑا اور ابن مردویہ سنے پہر تک جو حکیم کے بیٹے ہین
سند پہونچائی اونہون سنے روایت کی اپنے باپ سے اونہون نی اون
کی دادا سے کہ اللہ کے رسولؐ سنے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے
فرمایا کہ جسوقت جبرئیل اللہ کے رسولؐ پر اللہ کا پیغام لیکر اوترے آسمانون
کے لوگ اون کے اوترنے سے گہبراے اور آواز پیغام کی سنی جیسے
لوہے کی آواز ہو بہت کڑی ہو چکنے پتہر پر جب حضرت جبرئیل کسی آسمان
پر گذرتے تہی اون کے دلون سے بیہوشی جاتی تہی کہتے تہے اے
جبرئیل ہمکو کیا حکم ہوا وہ کہتے تہے نور اللہ عظمت والے کی عزت کا کلام اللہ

کا عربی زبان مین - عبد الرزاق اور ابن المنذر اور ابن
ابی حاتم نے قتادہ سے نقل کیا کہ اونہون نے فرمایا اس آیت کے
بیان مین یعنی اذا فزع عن قلوبهم جب بیہوشی جاتی ہے اون کے
دل سے قتادہ نے کہا کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
بیچ مین یعنے حضرت عیسیٰ کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلی تلک
پیغام کا اوترنا موقوف رہا پہر جب پیغام اوترا لوہی کی آواز کی طرح پر فرشتے
اس سے گہبرا گئے جب اون کے دل کی گہبراہٹ جاتی رہی بولے کیا
کہا تمہارے رب نے بولی حق کہا اور وہی ہے اونچا بڑا ابن جریر اور
ابن خزیمہ اور ابن ابی حاتم اور طبرانی نے اور ابو الشیخ نے
عظمت مین اور ابن مردویہ نے اور بیہقی نے اسما و صفات مین
نواس تک سند پہونچائی جو سمعان کے بیٹے ہین اونہون نے کہا کہ اللہ
کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے فرمایا کہ جب اللہ چاہتا ہے
کہ کسی کام کا پیغام بہیجے اوس پیغام کی بات بولتا ہے جب وہ پیغام کی بات
بولتا ہے آسمان شدت سے کانپنے لگتے ہین اللہ کے ڈر سے جب آسمانون
کے لوگ اوس کو سنتے ہین بیہوش ہوجاتے ہین اور سجدے مین گر
پڑتے ہین پہر اون سب سے پہلے جبریل اپنا سر اوٹہاتے ہین پہر اللہ اون
سے اپنے جس پیغام کی چاہتا ہے بات کرتا ہے پہر جبریل اوسکو لیکر چلتے ہین
سب فرشتون پر ایک ایک آسمان پر وہان کے فرشتے اون سے پوچہتے
ہین کیا کہا ہمارے رب نے اسے جبریل وہ کہتے ہین حق کہا اور وہی ہے

اونچا بڑا ہے وہ سب کہتے ہین جس طرح جبریل نے کہا ہے حضرت جبریل اوس پیغام کو لیکر پہنچے ہین جس جگہ اللہ نے اون کو حکم کیا آسمان اور زمین مین سے **فائدہ** پیغمبرون کے پاس اللہ کا پیغام جبریل لاتے ہین اور آسمان پر فرشتون کو اللہ کا پیغام پہونچاتے ہین اس واسطے فرمایا کہ جہان حکم ہوا آسمان اور زمین مین سے وہ مشہور مین ہے کہ تمہید کے بیٹی عبد نی اور ابن جریر نے اور ابن منذر نے جتا دونک پہونچائی کہ اونہون نے فرمایا اللہ پیغام دیتا ہے جبریل کو اور جبریل پیغام دیتے ہین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو **امام بخاری** صحیح بخاری مین لکھتے ہین کہ مسروق نے فرمایا اونہون نی روایت کی ابن مسعود سی اونہون نے فرمایا جب اللہ بولتا ہے پیغام کی بات سنتی ہین آسمانون کے لوگ ایک چیز ہے جب اون کے دلون کی بیہوشی جاتی ہے اور آواز تھم جاتی ہے پہچانتے ہین کہ وہ حق ہے اور پکارتے ہین کیا کہا تمہارے رب نی وہ کہتے ہین حق کہا **امام بخاری** فرماتے ہین کہ ہمسی کہا علی نے جو عبد اللہ کے بیٹے ہین اونہون نے کہا کہ ہمسی کہا سفیان نی اونہون نے روایت کی عمرو سی اونہون نی عکرمہ سے اونہون نے ابو ہریرہ سے کہ حضرت نبی نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجے فرمایا جب جاری کرتا ہے اللہ حکم کو آسمان مین پھڑکاتے ہین فرشتے اپنی بازو نکو عاجزی کی راہ سے اوس کے کلام کے آگی گویا وہ ایک زنجیر ہے چکنی پتھر پر پھر جب اون کے دلون سے بیہوشی جاتی ہے کہتے ہین کیا کہا تمہارے رب نی کہتے ہین حق کہا اور وہی ہے اونچا بڑا مولانا **جلال الدین** رحمۃ اللہ علیہ اتقان مین لکھتے ہین کہ

حاکم اور بیہقی نے اور اون کے سوا اور لوگون نے منصور تک سند پہونچائی
اونہون نے روایت کی سعید سے جو جبیر کے بیٹے ہین اونہون نے روایت
کی ابن عباسؓ سے اونہون نے فرمایا کہ قرآن اوتار اگیا شب قدر مین اکہٹا
ایک مرتبہ نیچے والی آسمان تلک اور اللہ اوسکو اوتارتا تہا اپنی رسول پر
اللہ اونپر درود اور سلام بہیجے تہوڑا تہوڑا اور حاکم اور بیہقی اور نسائی نے
داود تک سند پہونچائی جو ابو ہند کے بیٹے ہین اونہون نے عکرمہ سے
اونہون نے ابن عباسؓ سے اونہون نے فرمایا کہ اوتارا گیا قرآن اکہٹا ایک
مرتبہ نیچے والی آسمان تلک شب قدر مین پہر اوتارا گیا بعد اوس کے بیس
برس مین پہر پڑہی یہہ آیت وَلَا یَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ
وَاَحْسَنَ تَفْسِیْرًا یعنی اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جو کہاوت تیری پاس وہ
لاوینگے ہم لاوینگے تیرے پاس سچی بات اور بہت اچہا
بیان اور فرماتا ہے وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَی النَّاسِ عَلٰی
مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا یعنے اللہ فرماتا ہے کہ قرآن کو ہمنے جدا
جدا اوتارا تاکہ تو پڑہے لوگون کے سامنی ٹہر ٹہر کر اور اوتارا ہمنی
اوسکو آہستہ آہستہ اور ابن ابی حاتم نی اسی سند سی اسکو کہا ہے اور
اوسکے آخر مین یون ہے کہ جب کافر کچہہ نئی بات بولتے تہے اللہ اونکو
جواب دیتا تہا اور حاکم نی اور ابن ابی شیبہ نے حسان تک سند پہونچائی
جو حریث کی بیٹی ہین اونہون روایت کی سعید سے جو جبیر کے بیٹی ہین اونہو
نے ابن عباسؓ سے اونہون نے فرمایا کہ جدا کیا گیا قرآن ذکر مین سے

پہر رکہا گیا عزت کے گہر مین پہنچوالی آسمان پر پہر حضرت جبرئیل نے اوس کا
اوتارنا شروع کیا حضرت نبی پہر اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے ان
سب روایتون کی سندین صحیح ہین یعنی بڑی بڑی پکے معتبر لوگ مین جو ایک
سے ایک سُنتے چلی آئی ہین اور طبرانی نے اور ایک سند ابن عباس
تک پہونچائی کہ اونہون نے فرمایا کہ اوتارا گیا قرآن شب قدر مین رمضان
کے مہینے مین نیچی والے آسمان تک ایک مرتبہ پہر اوتارا گیا تہوڑا تہوڑا اوس
کی سند کے لوگ ایسے ہین کہ اونمین کچہہ ڈر نہین اور ابن ابی حاتم نی ضحاک
سند پہونچائی اونہون نے ابن عباس سے اونہون نے فرمایا کہ قرآن اوترا
اکہٹا اللہ کے پاس سی اوس تختی سے جس کی نگہبانی ہوتی ہے اون لکہنی
والون کے پاس جو رتبہ والی ہین لکہنے والے نیچی والے آسمان مین پہر
اون لکہنے والون نے تہوڑا تہوڑا بیس راتون مین جبرئیل کو بتایا اور جبرئیل نی
تہوڑا تہوڑا بیس برس مین حضرت نبی کو سنایا اللہ اون پر درود اور سلامتی
بہیجے اور ابن مردویہ نے اور بیہقی نے اسما اور صفات مین سُدّی تک سند
پہونچائی ہے اونہون نے روایت کی محمد سے جو ابو مجالد کے بیٹے ہین اونہون
نے مقسم سے اونہون نی ابن عباس سے کہ عطیہ نے جو اسود کے بیٹے تہے
اون سی اس آیت کا مطلب پوچہا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے شَہرُ رَمَضَانَ
الَّذِیٓ اُنزِلَ فِیہِ القُراٰنُ یعنی مہینا رمضان کا ایسا ہے کہ اوتارا گیا
اوس مین قرآن اور اللہ فرماتا ہے اِنَّآ اَنزَلنٰہُ فِی لَیلَۃِ القَدرِ یعنی بیشک
ہمنے اوسکو اوتارا شب قدر مین اور بہی اوترا ہے شوال مین اور ذی قعدہ مین

اور ذی الحج مین اور محرم مین اور صفر مین اور ربیع کے مہینے مین تب ابن عباسؓ
نے فرمایا کہ وہ اوترا ہے رمضان مین شب قدر مین اکٹھا ایک مرتبہ پہر اوتارا
گیا آہستہ آہستہ مہینون اور دنون مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابو کلدہ
تک سند پہونچائی اونہون نے حضرت عمرؓ سے روایت کی کہ اونہون نے
فرمایا کہ قرآن کی پانچ پانچ آیتین سیکہو کہ حضرت جبرئیل قرآن کو حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پر پانچ پانچ آیتین اوتارتے تھے اور بیہقی نے خالد تک
سند پہونچائی جو دینار کے بیٹے ہین اونہون نے کہا کہ ہمسے ابو العالیہ نے فرمایا
کہ قرآن کو پانچ پانچ آیتین سیکہو کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل سے
لیتے تہے پانچ پانچ آیتین امام بخاری فرماتے ہین کہ ہمسے کہا احمد نے جو
ابو رجا کے بیٹے ہین اونہون نے کہا کہ ہمسے کہا نضر نے اونہون نے
روایت کی ہشام سے اونہون نے عکرمہ سے اونہون نے ابن عباس
سے اونہون نے فرمایا کہ اللہ کے رسول پر قرآن اوتارا گیا جب وہ چالیس
برس کے تہے پہر مکہ مین تیرہ برس رہے پہر اونکو وطن سے چہوڑنے کا حکم
ہوا پہر وطن چہوڑکر مدینہ مین تشریف لیگئے پہر وہان دس برس رہے پہر دنیا
سے اوٹہالیے گئے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے اتقان مین ہے کہ امام
احمد نے اپنی تاریخ مین داؤد تک سند پہونچائی جو ابو ہند کے بیٹے ہین اونہون
نے روایت کی شعبی سے اونہون نے فرمایا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پر اللہ کا پیغام اوتارا گیا جب آپ چالیس برس کے تہے پہر آپ کی نبوت کے
لئے تین برس تک حضرت اسرافیل ساتہہ رہے آپ کو ایک کلمہ اور کوئی

روایت البخاری ومسلم

خبر سکھلاوتی تھے اور نہین اوتارا گیا آپ پر اوسن کی زبان سے قرآن پہر
جب تین برس گذر گئے آپ کے بتانے کے لئے جبرئیل ساتھہ کی گئی پہر اوترا
آپ کے اوپر اوسن کی زبان سے قرآن بیس برس ہین امام احمد نے
اور بیہقی نے شعب الایمان مین واثلہ تک سند پہونچای جو اسقع کے بیٹے ہین
کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوتاری گئی تورات جب چھہ راتین
رمضان کی گذرین تہین اور انجیل اوتاری گئی جب تیرہ راتین اوسکی گذری
تہین اور زبور اوتاری گئی جب اٹھارہ راتین اوس کی گذری تہین اور قرآن
اوتارا گیا جب چوبیس راتین اوس کی گذری تہین اور ایک روایت مین ہی
کہ صحیفے ابراہیم کے اوترے پہلی رات مین ۔ اب یہہ ذکر ہے کہ
حضرت جبریل کی ساتھہ اور فرشتے بہی قرآن کی
آیتون کی ساتھہ آتے تہی اور بعض سورتون
کے ساتھہ بہت سے فرشتے پہونچانی آتی تہی
مولانا جلال الدین درمنثور مین لکھتے ہین کہ حاکم نے روایت
کیا اور اسکی سند کو صحیح کہا اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور اسمعیلی نے
اپنے معجم مین ان سبہون نی حضرت جابر تک سند پہونچای کہ جب اوتری
یعنی سورۂ انعام اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے اللہ
کے پاکی بولے پہر فرمایا کہ اس سورہ کو اتنے فرشتے پہونچانی آئے کہ آسمان

کا کنارہ ڈہک گیا اور طبرانی نے اور ابن مردویہ نے اسماء تک سند پہونچائی جو یزید کے بیٹی تہین وہ کہتی ہین کہ اوتری سورہ انعام حضرت نبی پر صلی اللہ علیہ وسلم درود بہیجے اور اون کو سلامت رکہے اکہٹی ایک مرتبہ اور مین آپ کی اونٹنی کی لگام پکڑے ہوئے تہے اوسکی بوجہ سی لگتا تہا کہ اونٹنی کی ہڈیان ٹوٹ جاینگی اور روایت کی ابو عبید اور ابن ضریس فی فضایل کی کتاب مین اور ابن منذر اور طبرانی اور ابن مردویہ نے ابن عباس سے اونہون نے فرمایا کہ اوتری سورہ انعام مکہ مین رات کو اکہٹی اور اوسکے آس پاس ستر ہزار فرشتے تہے کہ اوسکے آس پاس سبحان اللہ سبحان اللہ پکارتے تہی اور طبرانی اور ابن مردویہ نے ابن عمر تک سند پہونچائی کہ اونہون نے کہا کہ اللہ کی رسول نے اللہ اون پر درود بہیجے اور اون کو سلامت رکہے فرمایا کہ اوتری میری اوپر سورہ انعام اسکٹہے ایک مرتبہ پہونچاتی آتی اوسکو ستر ہزار فرشتے کہ پکار رہے تہے۔ اللہ کی پاکی اور اوسکی خوبی اور عبد نے جو حمید کے بیٹی ہین محمد تک سند پہونچائی جو منکدر کے بیٹے ہین اونہون نی کہا کہ جب سورہ انعام اوتری حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہا پہر فرمایا کہ پہونچانے آئی اس سورۃ کو اتنی فرشتے کہ ڈہانپ لیا آسمان کا کنارہ اور بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کی اور کہا ہے کہ اسکی سند کچی ہے یعنی جس کی زبانی یہہ بات پہنچی وہ شخص بہت بڑے معتبرون مین نہین اور خطیب نی اپنی تاریخ مین اس روایت کی حضرت علی تک سند پہونچائی جو ابو طالب کے بیٹے ہین اونہون نے فرمایا کہ اوتارا گیا قرآن پانچ پانچ آیتین اور جو یاد کریگا پانچ پانچ آیتین نہ بہولے گا مگر سورہ انعام کہ وہ اوتری ہے اکہٹی پہونچانے آتی تہے

اوس کو ہر آسمان سے ستر فرشتے یہان تک کہ پہونچایا اوسکو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک جس بیمار پر پڑہی جاویگی اللہ اوس کو شفا دیگا
فایدہ سند کچی ہونے سے کچھ نقصان نہین کہ یہہ بات اور بہت سندون سے پہونچ چکی مگر اتنی بات اسمین زیادہ ہے کہ جس بیمار پر پڑہی جائیگی اللہ اوسکو شفا دیگا یہہ بات بڑے کام کی ہے اللہ کے کلام مین جو اثر ہو سو تہوڑا ہے ایسی بات کچی سند سے پہونچی تب بہی اوسپر عمل کرنا چاہیے مولانا اتقان مین لکہتے ہین کہ ابن ضریس فی فضائل مین لکہا ہے کہ ہمکو خبر دی زید طیالسی نے جو عبد العزیز کے بیٹے ہین اونہون نے کہا کہ ہمسے کہا اسمٰعیل نے جو عیاش کے بیٹے ہین اونہون نے اسمٰعیل سے جو رافع کے بیٹے ہین اونہون نے کہا کہ ہمکو خبر پہونچی کہ اللہ کے رسول نے اللہ اونپر درود اور سلام بہیجے فرمایا کہ بہلا مین تمکو نہ خبر دون اوس سورہ کی کہ اوس کی عظمت سے آسمان اور زمین کے بیچ مین سب بہر گیا اوسکو پہونچانے آئی ستر ہزار فرشتے سورہ کہف اور ابن ابی حاتم نے صحیح سند پہونچائی سعید تک جو جبیر کے بیٹے ہین اونہون نے فرمایا کہ حضرت جبریل جب قرآن لیکر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تہے اون کے ساتھ چار فرشتے نگہبان ہوتی تہی اور ابن جریر نے ضحاک تک سند پہونچائی اونہون نے کہا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب فرشتہ بہیجا جاتا تہا اور فرشتے بہی بہیجے جاتے تہے کہ اون کی چوکی دیتے تہے آگے سے اور پیچہے سے کہ شیطان فرشتے کی صورت بن کر نہ آجاوے فایدہ اللہ تعالی سورہ جن مین فرماتا ہے کہ

اللہ اوس کی آگے اور پیچھے نگہبانون کو روانہ کرتا ہے اسکا یہہ مطلب جو سعید
اور ضحاک نی فرمایا اور سعید بن منصور نے اپنی سنن مین ضحاک تک سند پہونچا کر
جو مزاحم کے بیٹے ہین اونھون نے کہا کہ سورۂ بقر کے پچھلی آیتین جب جبرئیل لائے
ہین تو اون کی ساتھہ فرشتے جتنے اللہ نے چاہے بھیجے اور امام احمد نی معقل تک
سند پہونچائی جو یسار کے بیٹے ہین کہ اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود بھیجے
اور اون کو سلامت رکھے فرمایا کہ سورہ بقرہ کوہان ہے قرآن کی اور بلندی
ہے اوس کی اوتری مین اوس کی ہر آیت کے ساتہہ اسی فرشتے اور نکالی گئی
اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم عرش کے نیچے سے پہر اوس مین ملا دی گئی

اب یہہ ذکر ہے کہ اللہ کا کلام جب اوترتا تھا اوس
پاک کلام کے بوجھہ سی آپ بہت بوجہل ہو جاتی تھی
اور بہت زور آپ پر پڑتا تھا اور بہت پسینا بہتا تہا
موتی کے سے دانی ڈہلکتے تھے۔ مولانا

جلال الدین سیوطی درمنثور مین لکھتے ہین کہ امام احمد نے اور حمید کی بیٹے عبد
نے اور ابن جریر نے اور ابن نصر نے اور حاکم نے روایت کی اور حاکم نی کہا کہ اس
کی سند صحیح ہے کہ حضرت عائشہ فرماتے ہین کہ حضرت نبی اللہ اون پر درود بھیجے اور
اون کو سلامت رکھے جسوقت آپ کی طرف اللہ کا پیغام آتا تہا اور آپ اپنی

اونٹنی پر ہوتے تھے وہ اپنی گردن رکھہ دیتی تھی اور ہل نہ سکتی تھی یہانتک کہ آپ ہشیار ہوتے تھے اور حضرت عائشہ نے یہہ آیت پڑہی اِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہم تو اب ڈالینگے تجہپر کلام بہاری ۔

فائدہ یعنی قرآن کے بوجہ سے اونٹنی بیٹھہ جاتی تھی صحیح بخاری مین ہے کہ حضرت زید جو ثابت کے بیٹے ہین وہ فرماتے ہین کہ اللہ نے اپنی رسول پر اپنا کلام اوتارا اور آپ کی ران اوسوقت میری ران پر تہی سو مجہپر آپ کی ران کا اتنا بوجہہ پڑا کہ مجہکو خوف ہوا کہ میری ران ٹوٹ جائیگی اور امام احمد نے حضرت عمر کے بیٹے عبد اللہ تک سند پہونچائی اونہون نے کہا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ کے پیغام کی آہٹ پاتے ہین فرمایا مین گہنٹے کی سی آوازین سنتا ہون پہر اوسوقت چپ رہتا ہون پہر جس بار مجہپر پیغام اللہ کا آتا ہے مین خیال کرتا ہون کہ میری جان نکل لی جائیگی اور حاکم نے روایت کی اور اس کی سند کو صحیح کہا کہ ابو ہریرہ نے فرمایا کہ اللہ کے رسول پر اللہ اونپر درود بہیجے اور اون کو سلامت رکہے جب اللہ کا پیغام آتا تہا ہم مین سے کوئی آپ کی طرف نگاہ نہین اوٹہا سکتا تہا یہانتک کہ پیغام تمام ہو چکے اور یہہ روایت صحیح مسلم مین بہی ہے اور صحیح مسلم مین عبادہ تک سند پہونچائی جو صامت کے بیٹے اونہون نے فرمایا کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اللہ کا پیغام اوتار اجاتا تہا آپ سر جہکا لیتے تھے اور آپ کی رفیق سب اپنے سر جہکا لیتے تہی جب تمام ہو جاتا تہا آپ اپنا سر اوٹہاتے تہی ۔

امام ابو یعلے اپنی مسند مین فرماتے ہین کہ ہمسے کہا مسروق نے جو مرزبان کے

بیٹے ہین اونہون سے کہا کہ ہمسی کہا ابو زایدہ کے بیٹے نے کہا کہ ہمسی کہا محمد نے
جو عمرو کے بیٹے ہین اونہون نی روایت کی اپنے باپ سے وہ حضرت عایشہ
سے اونہون نی کہا کہ جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کا پیغام اوترتا تہا
آپ پاتی تہے اوس بات کو جو اللہ فرماتا ہے کہ ہم ڈالین گے تجپر کلام بہاری ہمسی
کہا مسروق نے جو مرزبان کے بیٹے ہین کہ ہمسی کہا ابو زایدہ کے بیٹے نے
کہ ہمسی کہا محمد نی جو اسحاق کے بیٹے ہین اونہون نی روایت کی یحیی سے جو عباد
کے بیٹے ہین اونہون نے اپنے باپ سے اونہون نے حضرت عایشہ سے
اونہون نی فرمایا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس داخل ہوئے پہر
اللہ کی طرف سے اوپر چہا گیا جو چہا جاتا تہا تو کپڑا آپ کے اوپر ڈال دیا گیا اور
ایک تکیہ چمڑے کا آپ کے سر کے نیچے رکہہ دیا گیا پہر تو آپ بیٹہہ گئے اور آپ
پر سے سوتی کے سے دانے ڈہلک رہے تہے اور آپ اوس کو پونچہہ رہے تہی
اور صحیح مسلم مین حضرت عایشہ کا جہان قصہ لکہا ہے کہ حضرت عایشہ پر لوگون
نے تہمت جوڑی تہی اللہ نے قرآن کی آیتین بہیجین کہ عایشہ پاک ہے وہ لوگ
جہوٹے ہین وہان لکہا ہے کہ اللہ نی اپنے نبی پر پیغام اوتارا اور آپ کو سخت
سے لیا جیسے شدت آپ پر پیغام کے وقت ہوتی تہی یہان تک کہ جاڑے
کی دن مین سوتی کی طرح پسینا آپ پر سے ڈہلکتا تہا بوجہہ سے اوس کلام
کے جو آپ پر اوتارا گیا اور ابن سعد نے حضرت عایشہ تک سند پہونچائی
اونہون نی فرمایا کہ اللہ تعالے کے رسول پر جب اللہ کا پیغام اوترتا تہا آپ کے
سر مین آواز ہوتی تہی اور آپ کے چہرہ کا رنگ بدل جاتا تہا اور آپ کو آگے

سے کے دانتوں مین ٹھنڈک معلوم ہوتی تہی اور پسینا آتا تہا یہان تک کہ اون پر
موتی کے سے دانے ڈہلکتے تہے اب یہہ ذکر ہے کہ حضرت
ابو ذر اور جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے
دو وہ باپ اور دو وہ بہائی آپ پر ایمان لائے
اور ایمان والون نے کافرون کے ہاتہون بڑی
مار کہائی مگر ایمان پر قایم رہے اللہ اون سب سے
راضی رہے امام بخاری فرماتے ہین کہ ہمسے کہا زید
نے جو اخزم کی بیٹے ہین اونہون نے کہا کہ ہمسے کہا قتیبہ کی باپ سلم نے جو قتیبہ
کے بیٹے ہین کہا کہ ہمسے کہا مثنی نے جو سعید کے بیٹے ہین کہا کہ مجہسے کہا
ابو جمرہ نے کہا کہ ہمسے کہا ابن عباس نے کہا ابو ذر نے کہ مین ایک مرد تہا غفار
مین سے سو ہم کو خبر پہونچی کہ ایک مرد مکہ مین سے نکلے ہین وہ کہتے ہین کہ مین
نبی ہون مین نے اپنی بہائی سے کہا کہ تم اون شخص کے پاس جاؤ اور
اون سے باتین کرو اور مجہکو اون کی خبر لاؤ وہ چلی اور آپ سے ملی پہر پلٹ آئی
مین نے کہا تمہارے پاس کیا خبر ہے کہا قسم اللہ کی مین نے ایسا شخص دیکہا
جو نیک کامون کا حکم کرتا ہے اور بری باتون سے منع کرتا ہے مین نے

کہا تمنے مجھکو پوری خبر نہ دی پہر مین نے ایک تھیلا اور ایک لاٹھی لی پہر مین مکہ
کی طرف چلا سو مین آپ کو پہچانتا نہ تھا اور یہہ بہی مجھے اچھا نہین لگتا تھا کہ آپ
کا حال کسی اور سی پوچھون اور مین زمزم کا پانی پیتا تہا اور مسجد مین رہتا تہا پہر
علی میرے پاس ہوکر گذرے اونہون نے کہا گویا یہہ مرد مسافر ہے مین بولا
ہان کہا تجھ گہر کی طرف چلو مین اون کے ساتہہ چلا نہ وہ مجھسی کچھہ پوچھتے مین نہ
مین اون کو خبر دیتا ہون جب صبح ہوئی مین مسجد کی طرف گیا کہ آپ کا حال پوچھون
اور مجھسی کوئی آپ کی خبر کہنہین کہتا ہے پہر علی میرے پاس ہوکر گذرے
فرمایا کیا ابہی تک اس مرد کو وقت نہین آیا کہ اپنے اوترنیکی جگہ پہچانی
مین بولا نہین فرمایا میرے ساتہہ چلو پہر فرمایا تمہین کیا کام ہے اور کس لئے
اس شہر مین آئے ہو مین نے کہا اگر آپ میری بات چھپی رہنے دین تو مین آپ
کو خبر دون فرمایا مین بہی کرونگا مین نے کہا ہمکو خبر پہونچی ہے کہ اس جگہہ
ایک مرد نکلے ہین وہ کہتے ہین کہ مین نبی ہون سو مین نے اپنی بہائی کو بہیجا
کہ اون سے باتین کرے سو وہ پلٹ گیا اور مجھکو پوری خبر نہ دی پہر مین نی
ارادہ کیا کہ مین اون سے ملون فرمایا سنتے ہو بیشک تمنے راہ پائی پہر
میرا اٹھنا اونھین کی طرف ہے سو تم میرے پیچھے چلے آو جس جگہ داخل
ہون تم بہی داخل ہو پہر اگر مین کسی کو دیکھون گا جس سے تمہارے اوپر خوف
ہوگا مین دیوار کی طرف کہڑا ہو جاؤنگا گویا کہ مین اپنا جوتا سنبہالتا ہون اور
تم چلے جانا پہر وہ چلی اور مین اون کے ساتہہ چلا یہان تک کہ وہ داخل ہوئی
اور مین بہی اون کے ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا مین نے

آپ سے عرض کیا کہ مجھکو اسلام بتلاہئے آپ نے بتلایا میں اوسی جگہہ اسلام لایا آپ نے مجھسے فرمایا ای ابوذر اس معاملہ کو پوشیدہ رکھنا اور اپنے شہر کی طرف لوٹ جا پھر جب تجھکو ہماری غلبہ کی خبر پہونچے تو چلا آئیو میں نے کہا قسم اوس کی جس نے آپ کو سچے دین کے ساتھ بھیجا میں تو اس بات کو اون سبھون کے بیچ مین پکار دونگا پھر ابوذر مسجد کیطرف آئے اور اوس مین قریشی لوگ تھے بولے ای قوم قریش مین تو گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک محمد بندے ہین اوس کے اور پیغام پہونچانے والے ہین اوسکے وہ لوگ بولے اوٹھو اس بیدین کی طرف وہ لوگ اوٹھے اور مجھکو مارا کہ مین مرجاؤن پھر عباس میرے پاس آن پہونچے اور میرے اوپر جھک پڑے پھر اون لوگون کی طرف منہہ کرکے کہا خرابی ہو تمہاری تم غفار مین سے ایک مرد کو مارے ڈالتے ہو اور تمہارے سوداگری کی جگہہ اور تمہارا راستہ غفار پر ہے تب وہ لوگ مجھسے ہٹ گئے پھر جب دوسرے دن صبح ہوئی مین پلٹ کر آیا پھر مین نے اوسی طرح کہا جسطرح پہلے دن کہا تہا وہ لوگ بولے اوٹھو اس بیدین کی طرف پھر مجھسے ویسا ہی معاملہ ہوا جیسا پہلے دن ہوا تہا پھر عباس میرے پاس آن پہونچے اور میرے اوپر جھک پڑے اور جیسے بات پہلے دن کہی تہی ایسی ہی کہی امام بخاری فرماتے ہین کہ ہمسے کہا حمیدی نے اونہون نے کہا کہ ہمسے کہا سفیان نے کہا کہ ہمسے کہا بیان نے اور اسمٰعیل نے دونون نے کہا کہ ہمنے سنا قیس سے وہ کہتے ہے کہ مین

نے سُنا خباب سے وہ فرماتے تھے کہ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آیا اور آپ کعبہ کے سایہ میں اپنی چادر کا تکیہ بنائے ہوئے تھے اور
ہم پر کافرون کے ہاتھ سے بڑی تکلیف پڑی تھی مین نے کہا یا رسول اللہ آپ اللہ
سے دعا نہیں کرتے آپ بیٹھ گئے اور چہرہ آپ کا سرخ تھا فرمایا جو لوگ
تم سے پہلے تھے اون کو لوہے کی کنگھی سے کنگھی کی جاتی تھی اوسکی ہڈیون
کے پاس تک گوشت مین اور پٹھی مین پہونچ جاتی تھی یہ بات اوسکو اوس
کی دین سے نہیں پھیر دیتی تھی اور رکھا جاتا تھا آرہ اوسکے سر کی مانگ پر پھر
چیرا جاتا تھا دو ٹکڑے یہ بات اوس کو نہیں پھیر دیتے تھی اوس کے دین
سے اور بے شک اللہ پورا کریگا اس کام کو یہان تک کہ چلے گا سوار
صنعا سے حضر موت تک نہیں ڈرے گا مگر اللہ سے دوسری روایت مین
ہے لیکن تم جلدی کرتے ہو امام زرقانیؒ نے مواہب کی شرح مین
لکھا ہے کہ بکیر کے بیٹے یونس کی روایت جو ابن اسحاق سے ہے اوسمین یون
ہے کہ ابن اسحاق نے کہا کہ مجھسے فرمایا میرے باپ اسحق نے جو یار کی بیٹی
وہ قوم سعد بن بکر کے بہت مردون سے اونھون نے کہا کہ حارث جو جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے دودہ باپ تھے آپ کے پاس مکہ مین آئے جسوقت
مین آپ پر قرآن اوتار اگیا فرشتون نے اونسے کہا کہ اے حارث تم نہیں
سُنتے ہو تمھاری بیٹے کیا کہتے ہین کہا وہ کیا کہتے ہین کہا وہ کہتے ہین کہ اللہ
اوٹھاوے گا اون لوگون کو جو قبرون مین ہے اور اللہ کے یہان دو گھر مین جو
اوسکا کہنا نہ مانیگا اوس کو اللہ وہان عذاب دیگا اور جو اوس کا کہنا مانیگا

اللہ اوسکو عزت دیگا سو اونہوں نے ہمارا کام پریشان کر دیا اور
ہمارے جماعت میں پھوٹ ڈال دی حارث آپ پاس آئے اور کہا ای
بیٹے کیا باعث ہے کہ تمہاری قوم کے لوگ تمہارا گلہ کرتی ہیں اور کہتی
ہیں کہ تم کہتے ہو کہ لوگ مرنے کے بعد اوٹھائی جاوینگے پھر باغ اور
آگ کی طرف جائنگے آپ نے فرمایا میں یہہ کہتا ہوں اور اگر وہ دن
ہوگا اے باپ بیشک میں تیرا ہاتھہ پکڑونگا یہانتک کہ تجھکو بہی آج کی بات
جتا دونگا پہر حارث بعد اسکے مسلمان ہوئی اور بہت اچہی مسلمان ہوئی اور جب مسلمان ہوئے تب کہتے کہ اگر میرا
بیٹا میرا ہاتھہ پکڑیگا اور جو اوسنے کہا وہ مجھکو بتادیگا تو اگر اللہ چاہی
وہ مجھکو نہیں چھوڑیگا یہانتک کہ مجھکو جنت میں داخل کریگا ابن اسحق
نے فرمایا کہ مجھکو خبر پہونچی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اوٹھہ
گئے تب حارث مسلمان ہوئی یہانتک کی روایت جو ابن اسحاق سے ہی
اوسمیں یہہ تذکرہ نہیں حافظ ابن حجر اصابہ میں فرماتے ہیں کہ ابن سعد نے
شیخ سے یہہ سند پہونچائی اسحاق تک جو عبد اللہ کے بیٹے اونہوں نے کہا کہ حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک دودہ بہائی تہا وہ آپ سے کہنے لگا کیا آپ
کا یہہ گمان ہے کہ مرنیکے بعد اوٹہنا ہوگا آپ فرماتے تہے ہان قسم اوس کی
کہ میری جان اوسکی ہاتہہ میں ہے البتہ میں تیرا ہاتہہ پکڑونگا قیامت کی
دن اور البتہ تجہکو جتا دونگا پہر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مرنے کے بعد وہ
ایمان لائے تو رونے لگے اور کہنے لگے کہ میں امید رکہتا ہوں کہ حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم قیامت کی دن میرا ہاتہہ پکڑینگے تو میری نجات ہوجاویگی حافظ

ابن حجر اصابہ مین فرماتے ہین کیا عجب ہے کہ یہہ حال باپ بیٹے دونون پر گذرا ہو
مواہب مین ہے کہ حارث حضرت خدیجہ کے خاوند ہین اور اون کے بیٹے کا نام
عبداللہ ہے۔ اب یہہ ذکر ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ

علیہ وسلم سے کافرون نی یہہ نشانی مانگی کہ
چاند دو ٹکڑے ہو جاوی آپ نے اللہ سے مانگا
اللہ نے چاند کو دو ٹکڑے کر دکہایا پہر دونون

ٹکڑون کو ملا دیا

امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسی کہا عبداللہ نے جو عبدالوہاب کے بیٹے
ہین کہا کہ ہمسی کہا بشر نے جو مفضل کے بیٹے ہین کہا کہ ہمسی کہا سعید نی جو
ابوعروبہ کے بیٹے اونہون نی روایت کی قتادہ سے اونہون نی انس سی
جو بیٹے ہین مالک کے کہ مکہ کے لوگون نے اللہ کے رسول سے اللہ اونپر
درود اور سلامتی بہیجے یہہ سوال کیا کہ اون کو کوئی نشانی دکہلا دیوین آپ
نے اون کو چاند دکہلایا کہ دو ٹکڑے ہو گیا یہان تک کہ اونہون نی حرا
پہاڑ کو اون دو ٹکڑون کے بیچ مین دیکہا ہمسے کہا عبدان نے اونہون
نے روایت کی ابوحمزہ سے اونہون نی اعمش سے اونہون نی ابراہیم سے
اونہون نے ابومعمر سی اونہون نی عبداللہ سی اونہون نے کہا کہ دو ٹکڑے

ہو گیا چاند اور ہم ساتھ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منیٰ میں آپ نے
فرمایا گواہ رہو۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ہمسے کہا علی نے جو بیٹے عبداللہ
کے ہیں اونہوں نے کہا کہ ہمسے کہا سفیان نے کہا ہمکو خبر دی ابو نجیح
کے بیٹے نے اونہوں نے مجاہد سے اونہوں نے ابو معمر سے اونہوں
نے عبداللہ سے اونہوں نے کہا کہ چاند پھٹ گیا اور ہم حضرت نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سو وہ دو ٹکڑے ہو گیا آپ نے ہمسے فرمایا گواہ
رہو گواہ رہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ ہمسے کہا عبد نے جو حمید کے بیٹے
ہیں کہا کہ ہمسے کہا محمد نے جو کثیر کے بیٹے ہیں کہ ہمسے کہا سلیمان نے جو کثیر کے
بیٹے ہیں اونہوں نے حصین سے اونہوں نے محمد سے جو جبیر کے بیٹے و مطعم
کے بیٹے اونہوں نے اپنے باپ سے اونہوں نے کہا اللہ کے رسول
کے وقت میں اللہ اونپر درود بھیجے اور سلامت رکھے چاند پھٹ گیا
یہانتک کہ دو ٹکڑے ہو گیا اس پہاڑ پر اور اس پہاڑ پر اون لوگوں نے کہا
کہ محمد نے ہمپر جادو کر دیا اونمیں بعضوں نے کہا کہ اگر ہمپر جادو کر دیا تو بھی اوس
سے نہیں ہو سکتا ہے کہ تمام آدمیوں پر جادو کر دے **مولانا جلال الدین**
سیوطی درمنثور میں لکھتے ہیں کہ ابن جریر اور ابن المنذر و ابن مردویہ اور ابو
نعیم اور بیہقی نے دلایل میں مسروق تک سند پہونچائی اونہوں نے عبداللہ
بن مسعود سے اونہوں نے فرمایا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں
چاند پھٹ گیا تو قریشیوں نے کہا کہ یہ ابو کبشہ کے بیٹے کا جادو ہے پھر اونہوں
نے کہا دیکھو مسافر کیا خبر لاتے ہیں کیونکہ محمد سے یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ تمام لوگوں

جادو کر دی پھر مسافر آئے تب اون سے پوچھا تو اونہوں نی کہا ہان ہم نے بھی
دیکھا ہے پھر اللہ نے اوتارا۔ اقتربت الساعۃ وانشق القمر یعنی نزدیک
آ پہونچی وہ گھڑی اور پھٹ گیا چاند اور ابو نعیم نے دلایل مین عطاء اور ضحاک تک
سند پہونچائی اونہوں نے ابن عباسؓ سے اللہ کے اس قول کی بیان
مین کہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر کہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے وقت مین کافر جمع ہوئی اودن مین سے تہا ولید جو مغیرہ کا بیٹا
تھا اور ابوجہل جو ہشام کا بیٹا تہا اور عاص جو وائل کا بیٹا اور عاص جو ہشام
کا بیٹا اور اسود جو عبد یغوث کا بیٹا اور اسود جو مطلب کا بیٹا اور ربیعہ جو اسود
کا بیٹا اور نضر جو حارث کا بیٹا اونہوں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا
کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے سامنے چاند کو دو ٹکڑے کر دو آدہا ابو قبیس پر اور
آدہا قینقاع پر تب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین یہہ کر دون
تو تم یقین لاؤ گے وہ بولے ہان اور وہ رات چودوین تہی اللہ کے رسول نی
اللہ او پر درود بھیجے اور سلامت رکہے اپنی مالک سی مانگا یہہ کہ جو یہہ
مانگتے ہین وہ مجھکو دی دے پھر چاند آدہا ابو قبیس پر اور آدہا قینقاع پر
ہو گیا اور اللہ کے رسول اللہ او پر درود بھیجے اور سلامت رکہے پکارتی
تھے کہ اے سلمہ کے باپ عبد الاسد کے بیٹے اور ارقم کے بیٹے ارقم
گواہ رہو اور ابو نعیم نے عطا تک سند پہونچائی اونہوں نے ابن عباسؓ سی
کہا کہ مکہ کے لوگ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئے اور بولے بہلا
کوئی نشانی ہے کہ ہم اوس سے پہچانین کہ آپ اللہ کے پیغام پہونچانی

والی ہین پہر جبرئیل اوترے اور کہا یا محمد مکہ کے لوگون سے کہو کہ اگر اس رات میں آئینگے تو اب ایک نشانی دیکہینگے پہر رسول نے اللہ او پر درود بہیجے اور سلامت رکہے جبرئیل کے کہنے کی خبر دی پہر وہ لوگ چودہوین رات کو نکلے چاند دو ٹکڑے ہوگیا آدہا صفا پر اور آدہا مروہ پر اون لوگون نے دیکہا پہر اپنی آنکہین ملین پہر دوبارہ نگاہ اوٹہائی اور دیکہا پہر آنکہین ملین پہر دیکہا پہر بولنے لگے یا محمد اور کچہ نہین یہہ فقط جادو ہے تب اللہ نے اوتارا اقتربت الساعة وانشق القمر امام بزار اپنی مسند مین فرماتے ہین کہ ہمسے کہا فرمایا عبدہ نے جو عبداللہ کے بیٹے ہین اونہون نے فرمایا کہ ہمسے کہا یزید نے جو ہارون کے بیٹے کہ ہمسے کہا دیلم نے جو غزوان کے بیٹے کہ ہمسے کہا ثابت نے اونہون نے انس سے اونہون نے فرمایا کہ اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے اپنے رفیقون مین سے ایک مرد کو ایک جاہل امیر کے پاس بہیجا کہ اوسکو اللہ کے طرف بلا دے وہ بولا کہ تیرا رب جس کی طرف تو مجہکو بلاتا ہے وہ کیا چیز ہے لوہے کا ہے تانبے کا ہے چاندی کا ہے سونے کا ہے وہ شخص حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا اور آپکو خبر دی آپ نے اوس کو دوبارہ بہیجا اوسنے اوسی طرح سے کہا پہر وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی آپ نے تیسری بار اوس کے پاس بہیجا اوس نے اوسی طرح کہا پہر وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپکو خبر دی اللہ تعالے نے اوس امیر پر ایک بجلی بہیجی اوس نے اوسکو جلا دیا تب اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے فرمایا کہ اللہ نے تیرے

[illegible]

ساتھہی بجلی بہیجی اوسنے اوسکو جلا دیا پہر یہہ آیت اوتری وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ بِھَا مَنْ
یَّشَآءُ وَھُمْ یُجَادِلُوْنَ فِی اللّٰہِ وَھُوَ شَدِیْدُ الْمِحَالِ یعنے اللہ بہیجتا ہے بجلیان پہر ڈالتا ہے
جسپر چاہے اور وے جہگڑتے ہین اللہ کے مقدمہ مین اور وہ سخت پکڑ نیوالا ہے امام بزار نے فرمایا کہ دیلم
بصرہ کے رہنے والے مین اچہے شخص ہین ابو الحسن ہیثمی نے لکہا ہے کہ اسکی سند صحیح ہے امام
بزار فرماتے ہین کہ ہمسے کہا یحیٰی نے جو محمد کے بیٹے ہین سکن کے بیٹے اونہون نے کہا کہ ہمسے کہا اسحٰق نے جو
ادریس کے بیٹے کہ ہمسے کہا عوف نے جو کہمس کے بیٹے اونہون نے یزید سے جو درہم کے بیٹے کہا کہ
مینے سنا انس سے کہ فرماتے تہے اس آیت کے بیان مین اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ الَّذِیْنَ یَجْعَلُوْنَ
مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ یعنے اللہ فرماتا ہے کہ ہمنے کفایت کی تیرے ٹہٹہا کرنیوالونسے جو ٹہیراتے ہین
اللہ کے ساتھہ اور ما لک کہا انس نے کہ اللہ کے رسول اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے چلے جاتے تہے
اون لوگون نے ایک نے آنکہہ کا اشارہ کیا پہر جبرئیل آئے مجہے یاد پڑتا ہے کہ جبرئیل نے اونکی
طرف اشارہ کیا اونکے بدنمین برچہی کا سا زخم پڑ گیا آخر مر گئے مولانا جلال الدین درمنثور مین لکہتے
ہین کہ طبرانی نے اوسط مین اور ابن مردویہ نے اور ابو نعیم اور بیہقی دونون نے دلائل مین اور ضیاء
مقدسی نے مختارہ مین ابن عباس تک سند پہونچائی اس آیت کے بیان مین اِنَّا کَفَیْنٰکَ
الْمُسْتَھْزِئِیْنَ کہا کہ ٹہٹہا کرنیوالے یہہ تہے ولید جو مغیرہ کا بیٹا اور اسود جو عبد یغوث کا بیٹا اور
اسود جو مطلب کا بیٹا اور حارث جو عیطل کا بیٹا اور عاص جو وائل کا بیٹا سو آپکے پاس جبرئیل
آئے اللہ کے رسول نے اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے اونسے اون لوگون کی شکایت
کی اور اونکو ولید دکہا دیا جبرئیل نے اوسکی ہفت اندام کیطرف اشارہ کیا آپ بولے تمنے کچہہ نکیا وہ
بولے مینے تمہاری طرف سے پورا کام کر دیا پہر آپنے اونکو اسود دکہا دیا جو مطلب کا بیٹا اونہون نے
اوسکی آنکہون کی طرف اشارہ کیا آپ بولے تمنے کچہہ نکیا وہ بولے مینے تمہاری طرف
سے اوسکا کام تمام کیا پہر آپنے اونکو اسود دکہا دیا جو عبد یغوث کا بیٹا اونہون نے اوسکے
سر کے طرف اشارہ کیا بولے آپ تمنے کچہہ نکیا وہ بولے مینے آپکی طرف سے اوسکا کام تمام کیا

پہر آپ نے اونکو حارث دکہا دیا اونہون نے اوسکی پیٹ کیطرف اشارہ کیا آپ نے فرمایا تمنے کچہہ
نکیا وہ بولے مینے اوسکی طرف سے اوسکا کام تمام کیا پہر آپ نے اونکو عاص دکہا دیا جو وایل کا بیٹا
اونہون نے اوسکے تلوے کیطرف اشارہ کیا آپ نے فرمایا تمنے کچہہ نکیا وہ بولے مینے اوسکی طرف
سے اوسکا کام تمام کیا پہر وہ جو ولید تہا سو خزاعہ مین سے ایک مرد کے پاس ہوکر نکلا وہ
تیر تراش رہا تہا اوسکے بانہہ کی رگ مین لگ گیا اوس تیر نے وہ رگ کاٹ ڈالی اور وہ جو اسود
تہا مطلب کا بیٹا سو ایک کانٹے دار درخت کے نیچے اوترا پہر کہنے لگا اے میرے بیٹو
مین مرا تم مجہہ سے ہٹاتے نہین کوئی میری آنکہہ مین کانٹے بہونکتا ہے وہ بولے ہمکو
تو کچہہ نہین سوجہتا پہر اوسکا یہی حال رہا یہانتک کہ اوسکی دونون آنکہین اندہی ہو گئین
اور جو اسود تہا عبد یغوث کا بیٹا سو اوسکے سر مین زخم پڑ گئے وہ اوسی مین مر گیا اور وہ جو
حارث تہا سو زرد پانی اوسکے پیٹ مین پڑ گیا یہانتک کہ اوسکا گوہ اوسکے منہہ سے
نکلا اوسی سے مر گیا اور وہ جو عاصی تہا سو طائف کی طرف سوار ہوا شبرق گہانس
پر بیٹہہ گیا اوسکے پانونکے تلوے مین ایک کانٹا چبہہ گیا اوس کانٹے نے اوسکو مار ڈالا امام
مسلم نے ابو ہریرہ تک سند پہونچائی اونہون نے فرمایا کہ ابو جہل نے کہا کہ بہلا محمد اپنا
منہہ زمین پر بہی رکہدیتے ہین تم سبہونکے درمیان لوگ بولے ہان وہ بولا قسم ہے
لات اور عزّےٰ کی اگر مین اونکو یہہ کرتے دیکہونگا بیشک اونکی گردن پر معاذ اللہ
پانون رکہدونگا پہر حضرت نبی اللہ اوپر درود بہیجے اور سلامت رکہے نماز پڑہتے تہے کہ وہ
آیا اس ارادے سے کہ آپکی گردن پر معاذ اللہ پانون رکہے پہر ایکا ایک سب کیا دیکہتے ہین
کہ وہ اپنی ایڑیونکے بل پیچہے ہٹتا جاتا ہے اور اپنے دونون ہاتہون سے روکتا جاتا ہے
اوس سے کہا کہ تجہکو کیا ہوا کہنے لگا کہ میرے اور اونکے بیچ مین آگ کا ایک خندق ہے اور دہشت
ہے اور بازو ہین پہر حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے نزدیک پہونچتا بیشک
فرشتے اوسکا عضو عضو اوچک لیجاتے پہر اللہ تعالےٰ نے یہہ آیت اوتاری کلا ان

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ تک یعنی اللہ فرماتا ہے کہ سچ ہے انسان
سر اوٹھاتا ہے جب دیکھتا ہے اپنے تئین کہ غنی ہوا پہر فرمایا کہ اوسکا کہنا مت مان اور سجدہ کر اور نزدیک
ہو امام ترمذی فرماتے ہین کہ ہمسے کہا عبد اللہ اشج نے جو سعید کے بیٹے ہین کہ ہمسے کہا ابو
خالد احمر نے اونہون نے داؤد سے جو ابو ہند کے بیٹے ہین اونہون نے عکرمہ سے اونہون نے
ابن عباس سے اونہون نے فرمایا کہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ رہے تہے کہ
ابو جہل آیا اور کہنے لگا کہ مین نے تمکو اس سے منع نہین کردیا تہا مین نے تمکو اس سے منع نہین
کردیا تہا مین نے تمکو اس سے منع نہین کردیا تہا جناب حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
نماز سے فراغت کی اور اسکو جہڑکا ابو جہل بولا تم جانتے ہو کہ اس شہر مین کسی مجلس مین میری
مجلس سے زیادہ جماو نہین ہے تب اللہ تعالے نے اوتارا فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ
یعنے اب وہ بلاوے اپنے مجمع کو اب ہم بلاوینگے ڈہکیلنے والونکو ابن عباس نے فرمایا قسم اللہ کی
اگر وہ اپنے مجمع کو بلاتا بیشک اوسکو پکڑ لیتے اللہ کیطرف کے ڈہکیلنے والے امام ترمذی نے
فرمایا اسکی سند اچہی ہے صحیح ہے اب یہہ ذکر ہے کہ ایک کافر نے جناب پیغمبر صلے
اللہ علیہ وسلم سے بحث کی آپنے اوسکو سورہ فصلت سنائی وہ بولا
واللہ مینے ایسا کلام کبہی نہین سنا تہا بیشک اس کلام ایک شہرہ
ہوگا۔ در منثور مین ہے کہ ابن ابی شیبہ اور عبد جو حمید کے بیٹے ہین اور ابو یعلی اور حاکم
نے روایت کیا اور حاکم نے سند کو صحیح کہا اور ابن مردویہ نے اور ابو نعیم اور بیہقی نے دونون نے
دلائل مین اور ابن عساکر نے حضرت جابر تک سند پہونچائی جو عبد اللہ کے بیٹے کہا جمع ہوے
قریشی لوگ ایکدن اور کہا کہ دیکہو جو شخص تم سب مین زیادہ جاننے والا ہو جادو کا اور کہانت
کا اور شعر کا وہ اس مرد کے پاس جاوے جسنے ہماری جماعت مین پہوٹ ڈالدی ہے اور ہمارا
کام پریشان کردیا اور ہمارے دین پر عیب رکہا تو وہ شخص اوسسے باتین کرے اور دیکہے
وہ کیا جواب دیتا ہے لوگ بولے ہم ایسا کسیکو نہین جانتے سوا عتبہ کے جو ربیعہ کا بیٹا وہ کوئی

تو ہی ہے اے باپ ولید کے پہر وہ آپکے پاس آیا اور بولا اسے محمد تم بہتر ہو یا عبد اللہ تم بہتر ہو
یا عبد المطلب جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے وہ بولا پہر اگر تم جانتے ہو کہ یہہ لوگ تم
سے بہتر تہے تو اونہون نے تو ان بتون کو پوجا جنکو تم عیب کہتے ہو اور اگر تم جانتے ہو کہ ایسی بہتر ہو
تم کلام کرو یہان تک کہ ہم تمہاری بات سنیں آپ نے تو ہماری جماعت مین پہوٹ ڈالدی اور
ہمارا کام پریشان کر دیا اور ہمارے دین پر عیب رکہا اور عرب مین ہمکو فضیحت کیا یہانتک کہ
اونمین خبر اوڑ گئی کہ قریشیون مین ایک جادوگر ہے یا قریشیون مین ایک کاہن یعنے جن
والا ہے اے مرد اگر تمکو کچہہ محتاجی ہے تو ہم تمہارے لئے جمع کر دین یہانتک کہ تم سب قریشیون
سے زیادہ دولت والے ہو جاؤ اور اگر عورتون کی آرزو ہے تو قریشیونکی جس عورتکو چاہو پسند
کرو ہم تمسے دس عورتین بیاہ دین جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کہہ چکا تو وہ بولا ہان
تب جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٭ حٰمٓ تَنۡزِیۡلٌ مِّنَ
الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کِتٰبٌ فُصِّلَتۡ اٰیٰتُہٗ پڑہتے پڑہتے آپ یہانتک پہونچے فَاِنۡ اَعۡرَضُوۡا
فَقُلۡ اَنۡذَرۡتُکُمۡ صٰعِقَۃً مِّثۡلَ صٰعِقَۃِ عَادٍ وَّثَمُوۡدَ یعنے پہر اگر وہ موںہہ پہیرین تو تو کہہ میں نے
تمکو ڈرایا کڑکے سے جیسا کڑکا عاد وثمود کا عتبہ بولا بس بس تمہارے پاس اسکے سوا کچہہ نہین
فرمایا نہین تب وہ قریشیونکیطرف لوٹا اور کہا مینے کوئی بات نہین چہوڑی جو کچہہ تم اونسے
کہتے مینے اونسے سب کچہہ کہا وہ بولے پہر کیا جواب دیا وہ بولا مین کچہہ نہین سمجہا ہو اونہون نے
کہا سوا اس بات کے کہ اونہون نے تمکو ڈرایا کڑکے سے جیسا کڑکا عاد اور ثمود کا امام زرقانی
نے لکہا ہے کہ اسکی سند مضبوط ہے۔ درمنثور مین ہے کہ ابن اسحق اور ابن منذر نے اور بیہقی
نے دلائل مین محمد قرظی تک سند پہونچائی جو کعب کے بیٹے اونہون نے کہا کہ مجہسے بیان کیا کہ
عتبہ آپکے پاس آیا آگے وہی ذکر کیا اس روایت مین یون ہے کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ و
سلم پڑہتے رہے اور عتبہ چپکا سنتا رہا یہانتک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ تک پہونچے
آپنے سجدہ کیا پہر فرمایا تو نے سنا اے باپ ولید کے کہا مین نے سنا پہر عتبہ نے جا کر اون لوگون

سے کہا کہ واللہ مین نے ایسا کلام سنا ویسا کبہی نہین سنا تہا قسم اللہ کی نہ وہ شعر ہے نہ جادو ہے نہ کہانت ہے یعنے جن والونکا سا کلام بہی نہین ہے قسم اللہ کی بیشک اس کلام کا ایک شہرہ ہوگا

اب یہہ ذکر ہے کہ جب کافرون نے بہت ستایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانونکو حبش کے ملک مین بہیجدیا ۔ امام بغوی معالم

التنزیل مین لکہتے ہین کہ کہا تفسیر والون نے کہ قریشیون نے مشورہ کیا کہ ایمان والونکو دین سے پہیر دین ہر ہر قوم نے اپنے بیچمین جو ایمان والے پائے اونکو ستانا اور عذاب دینا شروع کیا بعضے آفت مین پڑ گئے اور اللہ نے جسکا بچانا چاہا ان مین سے اوسکو بچا لیا اور اللہ نے اپنے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اونکے چچا ابو طالب کے باعث سے بچا لیا جب حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابون کی تکلیف دیکہی اور اونکو بچا نہ سکے اور ابہی تک حکم جہاد کا اونکو نہین ہوا تہا آپ نے اونکو حکم دیا کہ حبش کی زمین کیطرف نکل جاؤ اور فرمایا کہ وہان ایک اچہا بادشاہ ہے کہ ظلم نہین کرتا ہے اور اوسکے پاس کسی پر ظلم نہین کیا جاتا ہے تم اوسکی طرف نکل جاؤ یہانتک کہ اللہ مسلمانونکے لئے کشایش کردے آپ نے یہہ بات نجاشی کے حق مین کہی اور اوسکا نام اَصْحَمہ تہا اور اوسکی معنی حبشی بولی مین بخشش کے ہین اور نجاشی خطاب بادشاہ کا ہے الغرض حبش کیطرف گیارہ مرد اور چار عورتین نکل گئین حضرت عثمانؓ جو عفان کے بیٹے ہین اور اونکی بی بی حضرت رقیہ جو جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تہین اور زبیر جو عوام کے بیٹے اور عبد اللہ جو مسعود کے بیٹے اور عبد الرحمن جو عوف کے بیٹے اور ابو حذیفہ جو عتبہ کے بیٹے اور اونکی بی بی سہلہ جو سہیل کی بیٹی اور مصعب جو عمیر کے بیٹے اور ابو سلمہ جو عبد الاسد کے بیٹے اور اونکی بی بی ام سلمہ جو ابو امیہ کی بیٹی اور حضرت عثمان جو مظعون کے بیٹے اور عامر جو ربیعہ کے بیٹے اور اونکی بی بی ام لیلی جو ابو حشمہ کی بیٹی اور حاطب جو عمرو کے بیٹے اور سہیل جو بیضا کے بیٹے اللہ اون سب سے خوش ہے یہہ سب سمندر کی طرف گئے اور آدہی اشرفی پر ایک

کشتی حبش کیطرف جانیکو لی اور یہہ حال رجب مین تہا پانچوین برس آپکی نبی ہونے سے اور
یہی پہلی ہجرت ہے پہر نکلے جعفر جو ابو طالب کے بیٹے تہے اور تار بندہا مسلمانونکا حبش کی
طرف اور سب مسلمان جتنے حبش کو گئے بیاسی مرد تہے سوا لڑکون اور عورتون کے مواہب
مین ہے کہ جب قریشیون نے دیکہا کہ حبش مین اون لوگون نے قرار پکڑا اور امن پایا تو
قریشیون نے دو تین آدمیونکو تحفے دیکر نجاشی بادشاہ کے پاس بہیجا اور کہلا بہیجا کہ ان لوگون
کو ہمارے پاس پہر بہیج دیجئے بادشاہ نے نمانا اور اونکا تحفہ پہیر دیا اب یہہ ذکر ہے
کہ حضرت عبد اللہ جو مسعود کے بیٹے ہین وہ جناب محمد صلے اللہ
علیہ وسلم پر ایمان لائے آپنے اونکو ستر سورتین قرآن کی سکہلا دین
اور اونہون نے سب کافرونکے سامنے پکار کے قرآن پڑہا
اور کافرون نے اونکو مارا۔ ابن کثیر لکہتے ہین کہ حضرت عبد اللہ جو مسعود
کے بیٹے ہین حضرت عمر رض سے پہلے ایمان لائے اونکے ایمان لانیکا سبب یہہ ہوا کہ جناب
حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر عبد اللہ کے پاس گذرے اور وہ بکریان چراتے
تہے جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت ابو بکر نے اونسے دودہ مانگا اونہون نے
عرض کیا کہ مین امانتدار ہون تب جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی بکری کو
پکڑا جسپر نر نہین کودا تہا آپنے اوسکے پانو باندہے پہر دوہا اور پیا اور حضرت ابو بکر کو پلایا پہر
تہن سے فرمایا کہ سمٹ جا وہ سمٹ گیا عبد اللہ نے عرض کیا کہ مجہکو کچہہ سکہلائیے اس پاکیزہ
کلام سے آپ بولے تو لڑکا سکہلایا ہوا ہے عبد اللہ کہتے ہین کہ پہر مینے جناب پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم کے منہہ سے ستر سورتین سیکہین **ابن سعد** فرماتے ہین کہ ہمکو خبر دی عفان
نے جو مسلم کے بیٹے کہا کہ ہمسے کہا حماد نے جو سلمہ کے بیٹے وہ عاصم سے جو ابو النجود کے
بیٹے اور وہ زر سے جو حبیش کے بیٹے وہ عبد اللہ سے جو مسعود کے بیٹے اونہون نے
فرمایا کہ مین نوجوان لڑکا تہا ابو معیط کے بیٹے عقبہ کی بکریان چراتا تہا جناب پیغمبر صلے اللہ

علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق تشریف لائے اون دونون نے فرمایا کہ اے لڑکے تیرے پاس دودھ ہے کہ تو ہمکو پلا وے مین نے کہا مین امانت دار ہون مین تمکو نہین پلاؤنگا تب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس کوئی پٹھیا ہے جسپر نر نہ کودا ہو مین بولا ہان مین وہ پٹھیا لادی جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکے پانون باندہے اور تہن پر ہاتھ پہیرا اور دعا کی تہن مین دودھ بہر گیا پہر حضرت ابو بکر ایک تہہر گہر ڈلے لائے آپنے اوسمین دوہا پہر آگے وہی مطلب ہے اور ابن اسحاق نے روایت کی ہے یحییٰ سے جو عروہ کے بیٹے وہ اپنے باپ سے وہ ابن مسعود سے کہ بعد حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مکہ مین سب سے پہلے اونہون نے کعبہ کے پاس قرآن پکار کر پڑہا اور قریشی لوگ اپنی مجلسون مین تہے اونہون نے سورہ رحمن پڑہی اون کافرون نے اوٹہکر اونکو مارا - اب یہہ ذکر ہے کہ جناب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ آپ پر ایمان لائے پہر حضرت عمرؓ نے جب قرآن کی سورتین دیکہین اونکے دل پر دہشت چہا گئی جب یہہ تاثیر قرآن کی اپنے دل پر دیکہی اوسیوقت جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور آپ پر اور قرآن پر ایمان لائے اِن دونون کے ایمان لانیسے کافرون کی پیٹہہ ٹوٹ گئی اللہ اون دونون سے راضی رہے اور جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو حضرت جبرئیل کی صورت بہی دکہلادی اللہ اونسے راضی رہے - ابو نعیم نے دلائل مین اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ حمزہ مجہسے تین دن پہلے ایمان لائے مین مسجد کی طرف نکلا ابو جہل حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف دوڑا کہ آپ سے سخت کلام کرے حضرت حمزہ کو خبر ہوئی اپنی کمان لیکر مسجد کیطرف چلے قریشیون کی اوس مجلس کیطرف آئے جسمین ابو جہل

تہا اپنی کمان پر ٹیک لگاکر ابو جہل کے سامنے کہڑے ہوئے ابو جہل نے دیکہا اونکے چہرہ پر
غصہ تہا بولا تمکو کیا ہوا اے عمارہ کے باپ آپنے کمان اوٹہاکر اوسکی گردن پر مارا اور
رگ کو کاٹ ڈالا اور خون بہنے لگا قریشیون نے دنگے کے خوف سے صلح کرلی اور اللہ کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہپے ہوئے اور ابن ارقم مخزومی کے گہر مین چہپے ہوئے تہی حضرت
حمزہ چلے گئے اور ایمان لائے پہر تین دنکے بعد مین نکلا اس روایت مین آگے چلکے حضرت
عمر نے اپنے ایمان لانیکا قصہ بیان کیا اسکے آخر مین یون ہے کہ حضرت عمر نے کلمہ گواہی کا
پڑہا پہر اوس گہر کے لوگون نے اسطرح سے اللہ اکبر کہا کہ مسجد والون نے سنا مین نے کہا
یا رسول اللہ کیا ہم حق پر نہین ہین آپ بولے کیون نہین ہین مین نے کہا پہر چہپنا کس لئے
پہر ہم دو قطارین باندہکر نکلے ایک قطار مین مین تہا اور دوسری قطار مین حمزہ تہے یہانتک
کہ ہم مسجد مین داخل ہوئے قریشیون نے مجہکو اور حمزہ کو دیکہا اونکو بہت شدت
سے غم ہوا **ابن سعد** طبقات مین فرماتے ہین کہ ہمکو خبر دی موسی نے جو اسمعیل کے بیٹے
تہا کہ ہمسے فرمایا حماد نے جو سلمہ کے بیٹے وہ عمار سے جو ابو عمار کے بیٹے کہ حمزہ رضی جو عبد المطلب
کے بیٹے ہین اونہون نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ مجہے جبرئیل کو دکہا
دیجئے اونکی صورت مین آپنے فرمایا تم اونکو نہین دیکہہ سکوگے فرمایا ہان یعنے مین دیکہو لگا
آپنے فرمایا تو اپنی جگہہ پر بیٹہے رہو پہر ایک لکڑی جو کعبہ مین تہی کہ کافر لوگ جب کعبہ کا
طواف کرتے تہے اوسپر اپنے کپڑے رکہدیتے تہے اوس لکڑی کے اوپر حضرت جبرئیل اوترے
آپنے فرمایا اپنی نگاہ اوٹہاو اونہون نے دیکہا تو اونکے دونون قدم سبز زبرجد کیطرح پر
تہے سو حضرت حمزہ غش کہاکر گرپڑے **ابن حجر مکی** رحمۃ اللہ علیہ صواعق محرقہ مین
لکہتے ہین کہ ترمذی نے ابن عمر تک اور طبرانی نے ابن مسعود اور انس تک سند پہونچائی
کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یا اللہ عزت دے اسلام کو اوسکے ہاتہون جو ان دونون
مردون مین تیرا بہت پیارا ہو عمر کے ہاتہون جو خطاب کا بیٹا ہے یا ابو جہل کے ہاتہ جو ہشام

کاٹتیا ہے ذہبی نے کہا ہے کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری سے چھٹا برس تہا
جب حضرت عمر ایمان لائے اونسے پہلے چالیس یا پینتالیس مرد اور گیارہ یا تیئیس عورتین
ایمان لا چکی تہین امام احمد نے حضرت عمر تک سند پہونچائی کہ اونہون نے بیان کیا کہ مین
نکلا اللہ کے رسول کو ستانیکے لئے اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے آپ مجہسے پہلے
مسجد تک پہونچ چکے تہے مین اونکے پیچہے کہڑا ہوا آپ نے سورۂ الحاقہ شروع کی مین نے
قرآن کی ترکیب سے تعجب کرنا شروع کیا اور مین نے کہا قسم اللہ کی یہہ معاذ اللہ شاعر ہے جیسا
کہ قریشی لوگ کہتے ہین پہر آپ نے پڑہا اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ وَّمَا ہُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ
قَلِیْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۔ یعنے اللہ فرماتا ہے کہ بیشک یہہ کہا ہوا ہے پیغام پہونچانیوالے عزت
والیکا یعنے جبرئیل نے اللہ کیطرف سے یہہ پیغام پہونچایا ہے اور نہین وہ کہا ہوا شاعر کا تم تہوڑا
یقین لاتے ہو پہر میرے دلمین اسلام آن پڑا خوب اچہی طرح سے یعنے دل کو بہت اچہا
لگا اور امام ابو یعلی اور حاکم اور بیہقی نے حضرت انس تک سند پہونچائی اونہون نے کہا کہ
حضرت عمر تلوار گلے مین ڈالے ہوئے نکلے اونکو قوم زہرہ مین کا ایک مرد ملا اوسنے کہا اے عمرؓ
کہان کا ارادہ ہے کہا میرا ارادہ یہہ ہے کہ معاذ اللہ محمد کو مار ڈالون وہ بولا کہ ہاشم کی اولاد مین اور
زہرہ کی اولاد مین کیونکر بے ڈر ہوگے جب محمد کو مار ڈالوگے یہہ بولے مین دیکہتا ہون اور
کچہہ نہین تو بے دین ہوگیا اوسنے کہا مین تمکو تعجب کی بات نہ بتادون تمہارے بہنوئی
اور بہن بیدین ہوگئے اور اونہون نے تمہارا دین چہوڑ دیا تب عمرؓ چلے اور ان دونون پاس
آئے اور اونکے پاس حضرت خبابؓ تہے جب اونہون نے عمرؓ کی آہٹ سنی گہر کے اندر
چہپ رہے یہہ اندر گئے اور کہا یہہ آواز کیسی تہی اور وہ لوگ سورہ طٰہٰ پڑہ رہے تہے وہ دونون
بولے کچہہ اور نتہا ہم کچہہ بات آپس مین کر رہے تہے کہا شاید تم دونو بیدین ہوگئے تب اونکے
بہنوئی نے کہا اے عمر اگر تمہارے دین کے سوا اور دین سچا ہو تب عمر اونکے اوپر کود پڑے
اور اونکو بہت شدت سے کچلا تب اونکی بہن آئین کہ اپنے شوہر پر سے اونکو ہٹا دین اونکو اپنے

ہاتہہ ایسا طمانچہ مارا کہ اونکے چہرہ سے خون بہنے لگا وہ غصہ مین آکر بولین تمہارے دین کے
سوا دوسرا دین سچا ہے مین گواہی دیتی ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور بیشک محمد
اُسکے بندے ہین اور اوسکے پیغام پہونچانیوالے ہین تب حضرت عمر بولے کہ مجہکو وہ کتاب
دو جو تمہارے پاس تہی کہ مین اوسکو پڑہون اور حضرت عمر لکہا ہوا پڑہ لیتے تہے اونکی بہن
بولین تم تو ناپاک ہو اور اوسکو وہی لوگ چہوتے ہین جو پاک کئے ہوئے ہین تم اوٹہو اور
نہاؤ یا وضو کرو تب وہ اوٹہے اور وضو کیا پہر کتاب کو لیا اور طٰہٰ کو پڑہا یہانتک کہ اِس
آیت تک پہونچے اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ یعنے
اللہ فرماتا ہے کہ مین تو مین ہی اللہ ہون نہین کوئی مالک میرے سوا سو پوج مجہکو اور قایم کر
نماز کو میری یاد کے واسطے تب حضرت عمر بولے کہ مجہکو بتاؤ محمد کہان ہین جب حضرت
خبّاب نے اونکا یہہ قول سنا نکلے اور بولے اے عمر خوش ہو کہ مجہکو امید ہے کہ اللہ کے رسول
نے اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے جمعرات کی شبکو جو دعا کی تہی وہ تمہین ہو کہ یا اللہ
عزت دے اسلام کو عمر سے جو خطاب کا بیٹا ہے یا عمرو سے جو ہشام کا بیٹا اور اللہ کے
رسول اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے اوس گہر کے اندر تہے جو صفا پہاڑ کی جڑ مین
تہا پہر حضرت عمر چلے یہانتک کہ اوس گہر مین آ گئے اور اوسکے دروازہ پر حضرت حمزہ اور طلحہ
اور کچہہ اور لوگ تہے حضرت حمزہ بولے کہ یہہ عمر ہے اگر اللہ اوسکے ساتہہ بہتری چاہیگا تو
وہ ایمان لائیگا اور اگر کچہہ اور ہوگا تو اوسکا مار ڈالنا ہمپر آسان ہے اور حضرت نبی صلے اللہ
علیہ وسلم گہر کے اندر تہے اونپر پیغام اللہ کا اوتر رہا تہا پہر آپ نکلے یہانتک کہ عمر کے پاس
آ گئے اور اونکے کپڑے کے کونون کو اکہٹا کرکے تلوار کے پہتلے سمیت پکڑ لیا اور فرمایا تو باز
آنیوالا نہین ہے اے عمر یہانتک کہ اللہ تجہپر اوتارے رسوائی اور عذاب جیسا اوتارا ولید پر جو
مغیرہ کا بیٹا تہا تب حضرت عمر بولے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی مالک سوا اللہ
کے اور بیشک آپ بندے ہین اللہ کے اور پیغام پہونچانیوالے اوسکے **امام زرقانی**

لکہتے ہین کہ یونس کی روایت مین ابن اسحاق سے یون ہے کہ سورۂ طہ کے ساتہہ اِذَا
الشَّمسُ کُوِّرَت بہی تہی اور حضرت عمرؓ نے اوسکو پڑہا یہانتک پہونچے عَلِمَت نَفسٌ مَّآ
اَحضَرَت ابن اسحاق نے لکہا ہے کہ حضرت عمرؓ کی بہن فاطمہ مسلمان ہو چکی تہین
اور وہ سعید کے نکاح مین تہین جو زید کے بیٹے اور وہ بہی مسلمان ہو چکے تہے اور حضرت
عمر سے اپنے اسلام کو چہپاتے تہے اور خباب جو ارتؓ کے بیٹے تہے فاطمہ کے پاس آیا
جایا کرتے تہے اونکو قران پڑہاتے تہے حضرت عمرؓ ایک دن گلی مین تلوار ڈالکر نکلے او نسے
لوگون نے کہا تہا کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے رفیق صفا کے پاس ایک
گہر مین جمع ہین قریب چالیس شخص کے مرد بہی ہین اور عورتین بہی ہین اور حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اونکے چچا حمزہ ہین اور ابو بکر اور علی ہین اور کچہہ اور مسلمان مرد ہین
جو آپ کے ساتہہ مکے مین رہے ہین اور حبش کیطرف نہین نکلے پہر آگے وہی قصہ ہے
کہ حضرت عمر اپنی بہن کے ہان گئے اسمین یون ہے کہ حضرت عمرؓ نے غسل کیا اور ورق لیکر سورۂ طہ کو پڑہا آخر مین یون ہے کہ جب حضرت
عمر ایمان لائے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اوس گہر والون کو معلوم ہوا کہ حضرت عمر مسلمان
ہوے پہر جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے رفیق اوس جگہہ سے جدا جدا ہو کر چلے گئے
اور اونکا جی مضبوط تہا کہ حضرت عمر مسلمان ہوئے اور حضرت حمزہ بہی مسلمان ہو چکے
تہے اور سب نے جانا کہ یہہ دونون جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو بچا وینگے اور دشمنون
سے بدلا لینگے اور امام بزار اور طبرانی اور ابو نعیم نے اور بیہقی نے دلائل مین اسلم تک سند
پہونچائی کہ اونہون نے کہا کہ حضرت عمر نے ہمسے کہا کہ مین سب لوگون سے زیادہ سختی کرتا
تہا اللہ کے رسول پر اللہ اُنپر درود بہیجے اور سلامت رکہے سو اس بیچ مین کہ مین ایک
گرمی کے دنین دوپہر کے وقت مکہ کے ایک رستہ مین تہا کہ ایک مرد مجہے ملا اوسنے کہا
تعجب ہے تمہارے بیٹے خطاب کے تم تو کہتے ہو کہ تم ایسے اور تم ایسے اور تمہارے گہر کے اندر
یہہ معاملہ داخل ہو چکا مین بولا وہ کیا ہے کہا تمہاری بہن مسلمان ہو گئین تب مین غصہ

مین پہرا ہوا الٹا یہانتک کہ مین نے دروازہ کہٹکایا کسی نے کہا یہہ کون ہے مین بولا عمر وہ
سب جلدی سے چپ رہے اور وہ ایک کتاب پڑہ رہے تہے جو اونکے آگے تہی اوسکو
چہوڑ گئے یا بہول گئے اور میری بہن دروازہ کہولنے کو اوٹہین مین نے کہا اے دشمن اپنی
جان کی تو بیدین ہو گئی اور میرے ہاتہہ مین ایک چیز تہی وہ اونکے سر پر ماری کہ خون بہنے
لگا اور وہ رونے لگین اور بولین اے خطاب کے بیٹے جو تجہکو کرنا ہو سو کر مین تو مسلمان ہو گئی
اور مین اندر گیا یہانتک کہ چارپائی پر بیٹہا اور مین نے اوس کتاب کو دیکہا مین نے
کہا یہہ کیا ہے مجہکو اوٹہا دے وہ بولین تم اوسکے لوگون سے نہین ہو تم تو ناپاکی
کا غسل نہین کرتے ہو اور یہہ ایسی کتاب ہے کہ اسکو نہین چہوتے ہین مگر وہی جو پاک
کئے ہوئے ہین پہر مین یہانتک کہتا رہا کہ اونہون نے مجہے وہ کتاب اوٹہا دے پہر مینے
اوسکو کہولا تو کیا دیکہتا ہون کہ اوسمین لکہا ہے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سو جب
مینے اللہ کے نام کو دیکہا مین اوس سے ڈر گیا تو مین نے وہ کتاب ڈال دی پہر میرا
جی ٹہیرا مین نے اوسکو اوٹہا لیا کیا دیکہتا ہون کہ اوسمین لکہا ہے سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ یعنے پاکی بولتے ہین اللہ کی جتنی چیزین ہین آسمانون اور زمین
مین پہر مین دہشت مین آگیا اور مینے یہانتک پڑہا کہ اٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ یعنے ایمان
لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر تب مین نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی لائق
سوا اللہ کے تب وہ لوگ جلدی سے میری طرف نکلے اور بولے اللہ اکبر اور بولے تم خوش
ہو کہ اللہ کے رسول نے اللہ اوپر درود بہیجے اور سلامت رکہے پیر کے دن دعا مانگی
تہی کہ یا اللہ عزت دے اسلام کو اوسکے ہاتہون جو ان دونو مردون مین تیرا بہت پیارا
ہے یا ابو جہل کے ہاتہون اور یا عمرؓ کے ہاتہون اور اونہون نے مجہکو بتایا کہ حضرت
نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک گہر مین صفا پہاڑ کے نیچے مین نکلا یہانتک کہ مین نے
دروازہ کہٹکایا لوگ بولے کون ہے مینے کہا خطاب کا بیٹا اور اونکو معلوم تہا کہ اللہ کے رسول

پر اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے مین بہت سختی کرتا ہون پہر کوئی دروازہ کہولنے
پر دلیری نہ کرسکا یہانتک کہ آپ نے فرمایا کہ اوسکے لئے دروازہ کہولدو تب اونہون نے
کہولا اور ایک مرد نے میرا بازو پکڑا یہانتک کہ مجہکو حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس حاضر کیا آپ نے فرمایا کہ اوسکو چہوڑ دو پہر آپ نے میرے کرتے کے کونے اکہٹے
کرکے پکڑے اور مجہکو اپنی طرف کہینچ لیا فرمایا اسلام لا اے خطاب کے بیٹے یا اللہ اوسکو
ہدایت دے پہر مین نے گواہی دی پہر مسلمانون نے اسطرح اللہ اکبر کہا کہ مکہ کے رستون
مین لوگون نے سنا اور لوگ چہپے ہوئے تہے پہر جب مین چاہتا تہا کہ کسی کو دیکہون
کہ اوسپر مار پڑتی ہے اور وہ مارتا ہے تو مین دیکہہ لیتا اور یہہ مصیبت مجہپر ذرا بہی نہ تہی تو
مین اپنے ماموں یعنے ابوجہل کے پاس آیا اور وہ سردار تہا مین نے دروازہ کہٹکایا وہ بولا
یہہ کون ہے مینے کہا خطاب کا بیٹا اور مین مسلمان ہوگیا وہ بولا ایسا مت کر پہر وہ
اندر گیا اور مین اندر جانے نہین پایا کہ اوسنے دروازہ بند کر لیا تب مینے کہا یہہ تو کچہہ
بہی نہ ہوا پہر مین قریشیون مین سے ایک بڑے سردار کے پاس گیا مینے اوسکو پکارا
وہ نکلا مین نے اوسیطرح کی بات کہی جو اپنے ماموں سے کہی تہی اوسنے مجہہ سے ویسی
بات کہی جیسے میرے ماموں نے کہی اور اندر گیا اور مین اندر جانے نہین پایا کہ دروازہ
بند کر لیا مینے کہا کہ یہہ تو کچہہ نہوا سب مسلمانون پر مار پڑتی ہے اور مجہپر مار نہین پڑتی تب
مجہسے ایکمرد نے کہا کہ تم چاہتے ہو کہ تمہارے اسلام کی سبکو خبر ہوجاوے مین بولا ہان
اوسنے کہا جب لوگ حطیم مین بیٹہین تب تم فلانے مرد کے پاس جاؤ کہ وہ بہید نہین
چہپاتا تم اوس سے چپکے سے کہو کہ مین مسلمان ہوگیا وہ بہید بہت کم چہپاتا ہے پہر مین
آیا اور لوگ حطیم مین جمع تہے مینے اوس سے چپکے سے کہا کہ مین مسلمان ہوگیا وہ بولا
تو نے ایسا کیا مین بولا ہان اوسنے بہت بلند آواز سے پکار کر کہا کہ خطاب کا بیٹا مسلمان ہوگیا وہ سب میری طرف دوڑے
پہر مین اونکو مارتا رہا اور وہ مجہکو مارتے رہے اور لوگ میرے اوپر جمع ہوگئے میرے

ماموں نے کہا کہ یہہ جاو کیسا ہے لوگ بولے کہ عمر مسلمان ہوگئے وہ حطیم پر کہڑا ہوا اور آستین
سے اشارہ کیا کہ خبردار رہو کہ مینے اپنے بہانجے کو پناہ دی تب وہ لوگ میرے پاس سے
ہٹ گئے پہر جب مین چاہتا تہا کہ کسی مسلمان پر مار پڑتی اور اوسکو مارتے دیکہون تو مین
دیکہہ لیتا تہا مین نے کہا کہ یہہ کچہہ بات نہین جب تک مجہپر مار نہ پڑے مین اپنے ماموں
پاس آیا اور مینے کہا تیری پناہ تیرے اوپر مینے پہیر دی پہر مجہپر مار پڑتی رہی اور مین
مارتا رہا یہانتک کہ اللہ نے اسلام کو غالب کیا۔ بزار اور حاکم نے ابن عباس
تک سند پہونچائی اور حاکم نے سند کو صحیح کہا کہ جب حضرت عمرؓ اسلام لائے کافرون
نے کہا کہ آج ان لوگون نے ہمسے بدلا لیا اور اللہ تعالے نے یہہ آیت اوتاری
یَآاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ہ یعنے اے نبی تمکو کفایت
ہے اللہ اور جو لوگ تیرے تابع ہوئے ہین ایمان والے امام بخاری فرماتے
ہین کہ ہمسے فرمایا محمد نے جو کثیر کے بیٹے اونہون نے کہا کہ ہمکو خبر دی سفیان نے
اونہون نے روایت کی اسمعیل سے جو ابو خالد کے بیٹے وہ قیس سے جو ابو حازم کے
بیٹے اونہون نے عبداللہ سے جو مسعود کے بیٹے اونہون نے فرمایا کہ ہمیشہ ہم غالب
رہے جب سے حضرت عمر ایمان لائے ابن سعد نے اونہین عبداللہ سے روایت
کی جو مسعود کے بیٹے اونہون نے فرمایا کہ ہمنے اپنے تئین دیکہا کہ ہم اللہ کے گہر
تلک پہونچ نہین سکتے تہے یہانتک کہ حضرت عمر ایمان لائے جب وہ ایمان لائے اور کافرون سے لڑے یہانتک
کہ اونہون نے ہمارا رستہ چہوڑ دیا اور ابن سعد نے صہیب سے روایت کی اونہون نے
فرمایا کہ جب حضرت عمر ایمان لائے اسلام غالب ہوا اور ہم اللہ کے گہر کے آس پاس حلقے باندہکے بیٹہے اور ہم اللہ کے گہر کے آس پاس
پہرے ابن اسحاق نے فرمایا کہ عبداللہ جو مسعود کے بیٹے ہین وہ فرماتے ہین
کہ ہم کعبہ کے پاس نماز نہین پڑہ سکتے تہے جب حضرت عمر مسلمان ہوئے کافرون
سے لڑے اور کعبہ کے پاس نماز پڑہی اور ہمنے بہی اونکے ساتہہ نماز پڑہی۔ +

استیعاب مین ہے کہ اللہ کے پیغام کے لکھنے والون مین ہین ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اللہ ان سب سے راضی رہے یعنے جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر جب قرآن کی آیتین اوترتی تہین آپ لکھنے والون سے لکھوا لیتے تہے اونہین لوگون مین سے یہہ بہی ہین اللہ اون سب سے راضی رہے انہون نے یہی لکھا ہے اب یہہ فقرہ کہ ہے کہ ہامہ جو ابلیس کے یعنے شیطان کے پروتے تہے وہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے اور ایمان لائے آپ نے اونکو کئی سورتین قرآن کی سکہلائین اللہ اوس سے راضی رہے ۔ مولانا جلال الدین سیوطی لآلی مصنوعہ مین لکہتے ہین کہ عقیلی نے کہا کہ ہمسے بیان کیا علی نے جو عبدالعزیز کے بیٹے کہا کہ بیان کیا ہمسے اسحاق کاہلی نے جو بشر کے بیٹے کہا کہ ہمسے بیان کیا ابومعشر نے وہ نافع سے وہ حضرت عمر کی بیٹی سے وہ حضرت عمر سے اونہون نے کہا اس بیچ مین کہ ہم اللہ کے رسول کے ساتہہ اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے تہامہ کے پہاڑون مین سے ایک پہاڑ پر بیٹہے تہے ایکا ایک آیا ایک بوڈہا اوسکے ہاتہہ مین ایک عصا تہا اوسنے سلام کہا اللہ کے رسول پر اللہ اوپر درود بہیجے اور سلامت رکہے آپ نے اوسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ آواز جن کی ہے اور اونکا گنگنانا ہے تو کون ہے وہ بولا کہ مین ہامہ ہون بیٹا ہیم کا وہ بیٹا لاقیس کا وہ بیٹا ابلیس کا آپ نے فرمایا اور نہین ہے تیرے بیچ مین اور ابلیس کے بیچ مین مگر دو باپ وہ بولا ہان آپ نے فرمایا پہر کتنا زمانہ تجہپر گذرا وہ بولا کہ مین نے فنا کی ساری عمر دنیا کی مگر تہوڑی سی فرمایا اسی پر ہے تو بولا جب مین لڑکا تہا چند برس کا جب مین باتین سمجہتا تہا اور ٹیلون پر گذرتا تہا اور حکم کرتا تہا اناج کے بگاڑنیکا اور رشتون کے کاٹنے کا تب اللہ کے رسول نے اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے یون فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی باتی رہنے کی برا ہے

کام اس بوڑہے داغ دار کا یا جوان الزام اوٹہانے والے کا وہ بولا مین توبہ کرنیوالا ہون
اللہ کیطرف بیشک مین رہا ہون حضرت نوح کے ساتھہ انکی مسجد مین اون لوگون
کے ساتھہ جو ایمان لائے تہے انکی قوم مین سے پہر مین ہٹ کرتا رہا اونسے اس
بات پر کہ اونہون نے اپنی قوم کو کیون بد دعا دی یہانتک کہ وہ اونپر روئے اور مجہے
بہی رولایا اور فرمایا بے شبہہ مین اس بات پر شرمندہ ہونے والون مین سے ہون
اور پناہ لیتا ہون اللہ کی اس سے کہ مین نادانون مین سے ہو جاؤن مین نے کہا اے
نوح مین اون لوگون مین سے ہون جو شریک ہوئے اوس بدبخت کے خون مین
جو ہابیل تہا آدم کا بیٹا پہر بہلا آپ پاتے ہین میرے لئے توبہ اپنے رب کے پاس
فرمایا اے ہام ارادہ کر نیکی کا اور کر اوسکو حسرت اور ندامت سے پہلے بیشک مینے پڑہا
ہے اوس کلام مین جو اللہ نے محمد پر اوتارا کہ جو بندہ اللہ کیطرف رجوع ہوتا ہے اوسکا
گناہ جہانتک پہونچا ہوا اللہ اوسپر رجوع ہوتا ہے تو اوٹہہ اور وضو کر اور اللہ کے لئے
دو سجدے کر پہر مینے اوسیوقت یہہ کیا جیسا مجہکو حکم ہوا پہر اونہون نے مجہکو پکارا کہ
اپنا سر اوٹہا تیری توبہ آسمان سے اوتری پہر مین اللہ کے آگے سجدے مین گرا اور رہا
ہون مین حضرت ہود کے ساتھہ اونکی مسجد مین اون لوگون کے ساتھہ جو اونکی قوم
مین سے ایمان لائے تہے پہر ہمیشہ مین اونسے ہٹ کرتا رہا اسپر کہ اونہون نے اپنی
قوم کو کیون بد دعا دی یہانتک کہ وہ اونپر روئے اور مجہکو رولایا اور فرمایا بے شبہ مین
اس بات پر شرمندہ ہونیوالون مین ہون اور پناہ لیتا ہون اللہ کی اس سے کہ نادانون مین
سے ہو جاؤن اور رہا ہون مین حضرت صالح کے ساتھہ اونکی مسجد مین اون لوگون
کے ساتھہ جو اونکی قوم مین سے ایمان لائے تہے پہر مین ہمیشہ اونسے ہٹ کرتا رہا
اسپر کہ اونہون نے اپنی قوم کو بد دعا کیون دی یہانتک کہ وہ اونپر روئے اور مجہکو بہی
رولایا اور مجہکو بہت ملاقات تہی حضرت یعقوب سے اور رہا ہون مین حضرت یوسف

کی ساتہہ مضبوط جگہہ مین اور مین ملتا تہا حضرت الیاس سی جیسا تو کہین اور مین اب بہی
اونسی ملتا ہون اور مین ملا ہون حضرت موسی سی جو عمران کے بیٹی اونہون نے
مجکو توراۃ مین سی کچہہ سکہلایا اور فرمایا اگر تو ملی عیسی سی جو مریم کے بیٹی تو اونکو میری طرفسے
سلام کہنا اور بیشک مین ملا حضرت عیسی سی جو مریم کے بیٹی پہر حضرت موسی کی طرفسی
اونکو سلام پہنچایا اور بیشک حضرت عیسی نی مجہسی فرمایا کہ اگر تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سی ملی تو اونکو میری طرفسی سلام کہنا تب اللہ کی رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور
اور سلامت رکہی اپنی آنکہونسی آنسو بہائی اور روئی پہر فرمایا عیسی پر سلام ہے
جب تک دنیا رہی اور تجہپر سلام ای ہاسہ تیری امانت ادا کرنے پر وہ بولا ای
پیغام پہنچانی والی اللہ کے مجہپر وہ مہربانی کیجئی جو مہربانی حضرت موسی نی مجہپر فرمائی
انہون نے مجکو کچہہ توراۃ سکہائی تب اللہ کی رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور
سلامت رکہی اوسکو سکہلائی سورۃ والمرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت
اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور قل ہو اللہ احد اور فرمایا ہماری
پاس اپنی حاجت لایا کیجو ای ہاسہ اور ہماری ملاقات مت چہوڑیو پہر اللہ کے
رسول اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی دنیا سی اوٹہالئی گئی اور آپ نی
اوسکی مرنیکی خبر ہمکو نہین دی عقیلی نے دوسری سندیون پہنچائی کہ ہمسی فرمایا
محمد نی جو موسی کے بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا محمد نے جو صالح کے بیٹی انہونے روایت
کی محمد انصاری سی جو عبداللہ کے بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا مالک نی جو دینار کی بیٹی
ایسا ہی لکہا ہی اوسکو عقیلی نی اور ابن عساکر
نے اپنی تاریخ مین عقیلی تک سند پہنچا کر لکہا ہی کہ انس جو مالک کی
بیٹی ہین انہون نے فرمایا کہ مین ساتہہ تہا اللہ کی رسول کی اللہ اونپر درود بہیجی
اور سلامت رکہی اور آپ کی کی پہاڑ کو لسی نکلی تہی یکایک ایک بوڈہا آیا آگی ہم

وہی قصہ ہی اسمین یون ہی کہ اوسنی کہا کہ مین رہا گیا جب دنیا گئی مگر جو ... سو آتش ... میں
ہابیل ماری گئی مین اونمین مین لڑکا تہا چند برس کا بیلتا تہا ٹیلون پر اور شکار کرتا تہا
اور آدمیونکی بیچ مین لڑائی ڈالدیتا تہا اور اونکو اسپر ... نکالدیتا تہا ... آتش
مین یہہ بہی ہی کہ تین ہاہون حضرت ابراہیم کے ساتہہ جو اللہ کے ...
آگ مین ڈالی گئی ہین اونکی بیچ مین اور گوہین کی بیچ مین تہا یہانتک کہ اللہ نے
انکو اوس سی نکالا پہر یون ہی کہ حضرت عیسی نی مجہسی فرمایا کہ اگر تو محمد صلی اللہ علیہ
وسلم سے ملی تو میری طرف سی اونکو سلام کہنا ای پیغام پہنچانی والی اللہ کے
مین نے پہنچا دیا اور مین آپ پر ایمان لایا تب جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ عیسی پر سلام ہو اور تجہپر ای ہامہ تیری کیا حاجت ہی وہ بولا کہ حضرت موسی
نے مجکو توراۃ سکہائی اور حضرت عیسی نی مجکو انجیل سکہائی اب آپ مجکو قرآن
سکہائی حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ پہر اللہ کی رسول نے اللہ اونپر درود بہیجی اور
سلامت رکہی اوسکو دس سورتین سکہائین اور آپ دنیا سے اوٹہالئی گئی جب تک
آپ نے ہمکو اوسکی مرنیکی خبر نہین پہنچای اور مین یہی دیکہتا ہون کہ وہ زندہ ہے فائدہ
عقیلی کو یہہ حدیث دو سندونسی پہنچی اگرچہ یہہ دونو سندین معتبر نہین مگر اور لوگون
نے اور سندین پائین حدیث والونکا قاعدہ ہی کہ جو حدیث بے اعتبار آدمیونسی
سنتی ہین اونکو بہی لکہہ لیتی ہین اور لکہدیتی ہین کہ یہہ لوگ معتبر نہین مطلب یہہ ہوتا ہے کہ اور لوگ
اسکو تلاش کرین شاید کوی اور گواہ معتبر پہنچ جاوی اور بات تحقیق ہوجاوی الہی
اون لوگون پر رحمت کا مینہہ برسا جنہون نے تیری رسول پاک کی ایک ایک
بات کے واسطی کیسی کیسی محنتین اوٹہائین کہان کہان سی ڈہونڈ ڈہونڈہ کر پتی لگائی
مولانا سیوطی لکہتی ہین کہ ابن جوزی نے لکہا ہی کہ اسحاق کاہلی جو بشیر کا بیٹا ہی
وہ تو سبکی نزدیک جہوٹا ہے حدیثین دلسے جوڑ لیا کرتا ہی اور ابو سلمہ معتبر

لوگونسی وہ باتین نقل کرتا ہی جو اونکی اہی ہوے نہین اوسکی بات کو سند پکڑنا نہین رہو آپہی
عقیلی نی کہا کہ دونو سندین ثابت نہین اور اس بات کی اصل نہین مولانا غرائی نیز
کہ ہی طرح کہا ہی میزان مین کہ یہہ دونو سندونسی ٹہیک نہین اور گمان اسمین
اسحاق کا ہلی پر ہے باوجود اس کی کہ عبد العزیز جو یحیی کا بیٹا ہی اوسکو بہی
حدیث والون نے چہوڑ دیا ہی اونی ہی یہہ قصہ بہت طوسی ابو معشر کی زبانی
نقل کیا ہی کہا اور اس حدیث کو بیہقی نے دلائل مین ایک اور سند سی روایت
کیا ہی اور کہا ہی کہ ہمسی فرمایا محمد علوی نے جو حسن کی بیٹی وہ بیٹی داود کے
کہا کہ ہمسی فرمایا نصر کے باپ محمد نے جو حمدویہ کے بیٹی مرو کے رہنی والی کہا کہ ہمی
کہا عبد اللہ نے جو حماد کی بیٹی جو آمل کی رہنی والی کہا کہ ہمسی فرمایا محمد نے جو ابو معشر
کے بیٹی کہا کہ مجکو خبر دی میری باب نی پہر اوسکو ذکر کیا طوسی فرمایا حافظ ابن
حجر نے لسان مین کہ جب ابو معشر کا بیٹا جسکا نام محمد ہی اونی ہی کا ہلی کا ساتہہ
دیا ہی پہر کا ہلی پر یہہ گمان کیونکر ہو سکتا ہی کہ اونسی دلسے جوڑ لیا سو اب گمان
ابو معشر کے اوپر ہی تمام ہوی اونکی بات اور بیہقی نے اس حدیث کو لکہکر
فرمایا ہی کہ ابو معشر سی بڑی بڑی لوگون نے روایت لی ہی مگر حدیث والون
نی اونکو کچا کہا ہی اور ایک اور سند سی بہی روایت کی گئی ہی کہ یہہ اوسّی
زیادہ قوی ہی تمام ہوا قول بیہقی کا اور اوسکی ایک اور سند ہی ابو نعیم نے
دلائل مین اسکی سند عطاء خراسانی تک پہنچائی وہ ابن عباس سی وہ حضرت
عمر رضہ سی اور عبد اللہ جو امام احمد کے بیٹی ہین انہون نی زہد کی زیادات مین
اور شیرازی نے القاب مین اور ابن مردویہ نے تفسیر مین ان سبون نے
ابو سلمہ انصاری تک سند پہنچائی اونکی سند حضرت انس تک پہنچی اور ایک
دوسری سند ہی کہ اوسمین ابو سلمہ نہین ہے ابو نعیم نی دلایل مین اسکی سند زید

تک پہنچائی ہی جو ابو الزرقا کی بیٹی ہو وصل کی بیٹی [illegible]
وہ حضرت انس سی جناب حافظ ابن حجر عسقلانی نی [illegible]
روایت کیا جعفر مستغفری نی صحابیون [illegible]
اونہون نے تحصین کے باپ حکم تک سند پہنچائی ہی [illegible]
وہ سعید سی جو مسیب کی بیٹی کہا کہ حضرت عمر رض [illegible]
ذکر کیا اور اسمین یہہ زیادہ ہی کہ ہامہ نی کہا کہ میری [illegible]
گذری ہین اور جسدن قابیل نی ہابیل کو قتل کیا اوسدن مین لڑکا تہا اور اس
روایت مین یہہ بہی ہی کہ وہ جن جنہون نی قران سنا او حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے پیچہی نماز پڑہی وہ تہتر ہزار تہی کہا ابن حجر نے اور اسکی ایک اور سند ہی
جو عبد الحمید جندی تک پہنچی ہی جو عمر کے بیٹی اونہون نی شبل سی جو حجاج کی
بیٹی وہ طاوس سے وہ ابن عباس سی وہ حضرت عمر رض سی بہت ملتی ساتہہ اور اسکو
روایت کیا ہی فاکہی نی مکہ کی کتاب مین عزیز جریج تک سند پہنچائی ہی وہ ابن
جریج سی وہ عطا سی وہ ابن عباس سی اونہون نی کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم ارقم کی گہر مین پوشیدہ تہی چالیس مردون اور دس اور کئی عورتون مین
کہ دروازہ کہڑکہڑایا گیا آپ نی فرمایا کہول دو یہہ چال شیطان کی ہی پہر دروازہ
کہولا گیا تو داخل ہوا ایک مرد پست قد اوسنی کہا السلام علیک یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ آپ نی فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ تو کون ہی کہا مین ہامہ ہون
بیٹا ہیم کا وہ بیٹا لاقیس کا وہ بیٹا ابلیس کا پہر ذکر کیا ویساہی احوال مولانا جلال الدین
سیوطی لقط المرجان مین فرماتی ہین کہ اس حدیث کی بہت سی سندین حدیث والون
پہنچین ہین یہہ سند اچہی ہی اب یہہ ذکر ہی کہ اللہ کی حکم سی فرشتون
نے جنون پر آگ کی شعلی پہینکی یہہ نشانی دیکہکر جنون نی تلاش کیا

که اسکا کیا باعث ہی جب جنون نی جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی زبان مبارک سی قرآن سنا آپ پر اور قرآن پر ایمان لائے
اور انکا انداز جنون نی جابجا آدمیونکو سمجھایا کہ ہم ایمان لائے تم بہی ایمان
لاؤ واللہ اعلم ان سب سے راضی ہی امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا موسی نے
جو اسمعیل کی بیٹی ہین انہون نے کہا کہ ہمسے کہا ابو عوانہ نی انہون نی روایت کی ابو بشر
سی انہون نی سعید سی جو جبیر کی بیٹی ہین انہون نی ابن عباس سے انہون نی فرمایا کہ
اللہ کے رسول اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی اپنی رفیقون مین سی کچہہ لوگون کے
ساتہہ عکاظ کی بازار کی ارادہ پر چلی اور شیطانون پر آسمان کی خبر بند ہو چکی تہی اور انپر
شعلی بہیجی گئی تہی تو شیطان پلٹ کر آئی اپنی اور شیطانون نے پوچہا تمہارا کیا حال ہے
وہ بولی ہمپر آسمان کی خبر بند ہوگئی اور ہمپر شعلی بہیجی گئی کہا تمپر خبر آسمان کی اسی سی
بند ہوئی ہی کہ کوئی نئی بات ہوی ہی سو تم جاؤ زمین کے پورب مین اور پچہم مین پہر
دیکہو یہہ معاملہ کیا ہی جو نیا پیدا ہوا ہی پہر وہ چلی اور زمین مین پورب مین اور پچہم مین پہنچی
کہ دیکہین کہ یہہ کیا معاملہ ہی جسکے باعث سی آسمانی خبر اونپر بند ہوی تو وہ لوگ جو تہامہ کی
طرف چلی تہی وہ اللہ کے رسول کی طرف آئے اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی آپ
نخلہ مین تہی اور عکاظ کی بازار کا ارادہ رکہتی تہی اور آپ اپنی رفیقونکو صبح کی نماز پڑہا رہی تہے
جب انہون نے قرآن سنا کان لگا کر سننی لگی اور بولے یہی ہی جسکے باعث سی تمپر
آسمان کی خبر بند ہوگئی پہر وہین سی وہ اپنی قوم کی طرف پلٹ گئی اور بولی اے ہماری
قوم ہمنی ایک عجب طرح کا قرآن سنا کہ راہ دکہاتا ہی اچہی رستی کی طرف سو ہم اوسپر ایمان
لائی اور ہرگز نہین شریک ٹہراوین گی ہم اپنی رب کی ساتہہ کسی کو اور اوتارا اللہ نے
اپنی نبی پر اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی قُلْ اُوحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ
یعنی تو فرما اے محمد کہدی کہ میری طرف پیغام بہیجا گیا کہ جنون مین سی کئی

شخصون نی کان لگاکر سنتا ہی حدیث امام مسلم اور امام ترمذی نی جامع مین لکہی ہی جسکی
شرح یون ہی کہ ابن عباس نے کہا کہ اللہ کی رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی
جنون کی سامنی قران نہین پڑہا اور نہ انکو دیکہا قاعدہ مطلب یہ ہی کہ آپ نی اونکو دیکہا
نہین اور قران اونکو تفہیم کے طور پر اونکی طرف رخ کرکے اونکو نہین سنایا آپ تو اصحاب کی
سامنی نماز مین قران پڑہ رہی تہی وہ سنکر ایمان لائی اللہ نی آپ کو اونکی بات کی خبر
اور سورہ جن اوتاری پہر دوسری مرتبہ اونہین قران سنکر ایمان لائی اور آپ کی سامنی
آئی آپ نی اونکو قران سنایا اونکا ذکر سورہ احقاف مین ہی اونکا قصہ آگی لکہا جائیگا
اگر اللہ چاہی گا فائدہ اللہ تعالی نی سورہ جن مین اپنی رسول پاک کو اللہ اونپر درود بہیجی
اور سلامت رکہی خبر دی کہ کئی جن آنکر ایسی قران سن گئی اور اپنی قوم مین اونہون نے
جاکر کہا کہ ہم قران سن آئی اور اوسپر ایمان لائی اب ہم اپنی اللہ کا کسیکو شریک نہ ٹہراوین
گی ہماری رب نی ہرگز کسیکو بی بی اور بیٹا نہین بنایا ہم مین بیوقوف ایسی ہی باتین کہا
کرتے تہی اور جنون نے کہا کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا سو ہمنی پایا کہ آسمان بہرا ہوا ہی
زبردست چوکیدارون سی اور شعلون سے اگلے ہم تو وہان جاکر سننی کی واسطی بیٹہا کرتی تہی
پہر جو کوئی اب کان لگاوی گا اپنی لئی انگارا پاویگا تاک مین لگا ہوا امام ابن ابی شیبہ
مصنف مین فرماتی ہین ہمسے فرمایا ابن فضیل نی اونہون نی روایت کی عطا سی اونہون
نے سعید سی اونہون نی ابن عباس سے کہ جب اللہ کا پیغام اوترتا تہا فرشتی ایک آواز سنتی
تہی جیسے لوہی کو چلنی پتہر پر ڈالی جب فرشتی اوسی سنتی تہی سجدہ مین گر پڑتے تہی پہر سر نہین
اوٹہاتی تہی یہانتک کہ اوتر چکی جب پیغام اوتر چکتا تہا ایک ایک سی کہتی تہی تمہاری
مالک نی کیا کہا پہر اگر اوس قسم کی بات ہوتی جو آسمان سی ہوتا ہی کہتی تہی حق ہی اور
وہی اونچا ہی بڑا اور اگر اوس قسم کی بات ہوتی جو زمین مین ہوتی ہی جیسے سفینہ کا معاملہ
یا مرنا یا اور کوئی چیز جو زمین مین ہوتی ہی تو وہ اوسکا ذکر کرتے تہی کہتی تہی ایسا ہوگا

پہر وسکو شیاطین سنتی تہی اور اپنی دوستونپر اوتارتی تہی جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بہیجی گئی شیاطین تارونسی دہتکاری گئی فائدہ مطلب یہہ ہی کہ اللہ کی حکم سی فرشتون کی
تارونمین سی شعلی ایک شیطانونکو مارنا شروع کیا کہ فرشتونکی باتین سننی نپاوین امام مسلم
فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا حسن نے جو علی کی بیٹی حلوان کی رہنی والی اور عبد نے جو حمید کی
بیٹی کہا حسن نے کہ ہمسے کہا یعقوب نی اور کہا عبد نی کہ مجہسی کہا یعقوب نی جو بیٹی ابراہیم
کے وہ بیٹی سعد کی کہا کہ ہمسے کہا میرے باپ نی انہون نے روایت کی صالح سی انہون نی
ابن شہاب سی اونہون نی کہا مجہسی کہا علی نی جو حسین کے بیٹے کہ عبد اللہ نی جو عباس
کے بیٹے ہین کہا کہ مجکو خبر دی ایک مرد نی کہ وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
رفیقونمین سی تہی انصاریونمین سی کہ اس بیچ مین کہ وہ لوگ بیٹھی تہی ایک رات اللہ کے
رسول کی ساتہہ اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی ایک تارا پہینکا گیا اور روشنی
ہوگئی تب اونسی فرمایا اللہ کے رسول نے اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی تم کیا
کہا کرتے تہی جہالت کی وقت مین جب اس طرحپر پہینکا جاتا تہا وہ بولی اللہ کو اور
اوسکی رسول کو خوب معلوم ہی ہم کہا کرتے تہی کہ آج کی رات کوئی بڑا مرد پیدا ہوا
اور کوئی بڑا مرد مرگیا تب اللہ کے رسول نے اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی
فرمایا کہ پہر وہ تو یہہ نہین پہینکی جاتی کسی کی مرنیکی لئی اور نہ اوسکی جینی کی لئی ولیکن
ہمارا رب جو بہت خوبیون والا ہی اور بہت اونچا ہی نام اوسکا جب کوئی
حکم جاری کرتا ہی پاکی بولتی ہین تخت کی اوٹہانی والی پہر پاکی بولتی ہین
آسمان کی وہ لوگ جو اونکی نزدیک ہین یہانتک کہ پاکی بولنیکی نوبت پہونچتی ہے
اس نیچی والی آسمانمین پہر وہ لوگ جو تخت کی اوٹہانیوالونکی نزدیک ہین
تخت کی اوٹہانیوالونسی پوچہتی ہین کہ کیا فرمایا تمہاری رب نے وہ انکو خبر دیتی ہین
اوس بات کی جو اوسنی فرمائی پہر آسمانون کی لوگ ایک سی ایک خبر پوچہتی ہین

اس نیچے والی آسمان تلک پہر جن سنکر اوچک لیجاتی ہین پہر ڈالتی ہین اپنی دوستون کی طرف اور اونپر پہینکا جاتا ہی پہر جو بات وہ اوسی طرح پر لاوین وہ سچی ہے لیکن وہ اوسمین بہت ملادیتی ہین اور بڑہادیتی ہین امام مسلم فرماتی ہین کہ مجہسی کہا سلمہ نے جو شبیب کے بیٹی ہین اونہون نی کہا کہ ہمسے کہا حسن نی جو اعین کی بیٹی اونہون نے کہا کہ ہمسے کہا معقل نی اور عبید اللہ کی بیٹی اونہون نی زہری سی اونہون نے کہا مجکو خبر دی یحیی نے جو عروہ کی بیٹی کہ اونہون نی سنا عروہ سی وہ کہتی تہی کہ حضرت عائشہ نی کہا کہ کچہہ لوگون نی اللہ کی رسول سی کاہنونکا حال پوچہا اللہ کے رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی فرمایا کہ وہ کچہہ نہین ہین لوگ بولی اہی پیغام پہنچانی والی اللہ کی پہر وہ تو بعضی وقت ایسی بات کہتی ہین جو سچی ہوجاتی ہی اللہ کی رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی فرمایا کہ وہ کلمہ جو سچا ہی اوسکو جن اوچک لاتا ہی پہر اوسکو کٹ کٹا دیتا ہی اپنی دوست کی کانمین جیسے مرغی کٹ کٹاتی ہی پہر ملادیتی ہین وہ اوسمین سو جہوٹ سی زیادہ امام ترمذی جامع مین فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا محمد نی جو یحیی کی بیٹی کہ ہمسے کہا محمد نے جو یوسف کی بیٹی کہ ہمسے کہا اسرائیل نی کہ ہمسے کہا ابو اسحاق نی اونہون نے روایت کی سعید سی جو جبیر کے بیٹی اونہون نی ابن عباس سے اونہون نی فرمایا کہ جن چڑہا کرتے تہی آسمانکی طرف پیغام کی بات کان لگا کر سنتی تہی پہر جب ایک بات سنتی تہی اوسمین تو باتین بڑہا دیتی تہی وہ جو بات تہی وہ سچی ہوتی تہی اور جو اونہون نے بڑہا دیا وہ غلط ہوتا تہا پہر جب اللہ کی رسول اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی بہیجی گئی جن اپنی بیٹہنی کی جگہون سی روکی گئی اونہون نے ابلیس سے اسکا ذکر کیا اور تارے اس سی پہلی نہین پہینکی جاتی تہی ابلیس نے کہا اس بات کا باعث اور کچہہ نہین فقط یہی ہے کہ زمین مین کچہہ نیا معاملہ ہوا ہی پہر اوسنی اپنی فوجین بہیجین اونہون نے اللہ کی رسول

اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی دو پہاڑونکی بیچ مین کہڑے نماز پڑہ تی تہی تب
اونہون نی جاکر ابلیس کو خبر دی اوسنی کہا یہی ہی وہ نیا معاملہ جو زمین مین ہوا ہی
امام بخاری نی جہان قرآنکا مطلب کہلجانی کی سے لئے حدیثین لکہی ہین وہان فرماتی
ہین کہ ہمسے فرمایا علی نے جو عبد اللہ کے بیٹے کہ ہمسی کہا سفیان نی اونہون نی
عمرو سی اونہون نے عکرمہ سی اونہون نے ابوہریرہ سے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا کہ جب اللہ آسمانمین کوئی حکم جاری کرتا ہی فرشتی اپنی بازو پہڑکاتی
ہین عاجزی کی راہ سی اوسکے کلام کی آگی جیسی زنجیر چکنی پتہر کے اوپر وہ کلام اونکی پار
ہو جاتا ہی پہر جب بیہوشی جاتی رہتی ہی اونکی دلونسی کہتی ہین کیا کہا تمہاری ربنی
کہتی ہین اوسکی کلام کے حق ہین کہ برحق ہی اور وہی ہی اونچا بڑا پہر اوسکو سنتی ہین
جو چرا کر سنی والی ہین اور چرا کر سنی والی اسطرح سی ہوتی ہین ایک اونکا دوسری کی
اوپر ہوتا ہی پہر بعضی وقت اوس سنی والی پر شعلہ آن پہونچتا ہی اس سی پہلی کہ اپنی
رفیق پر ڈالی پہر وہ اوسکو جلا دیتا ہی اور بعضی وقت شعلہ نہین پہنچنی پاتا یہانتک
کہ وہ اوسکو ڈالدیتا ہی اپنی نیچی والی تک یہانتک کہ پہونچتا ہی زمین تک پہر ڈالتا
ہی جادوگر کی زبان پر پہر جہوٹ بولتا ہی اوس کی ساتہہ سو جہوٹ پہر سچا جانا
جاتا ہی اور لوگ کہتی ہین کیا فلانی دن ہمکو فلانی بات کی خبر نہین دی تہی ہمنی
اوس بات کو سچا پایا تہا وہ وہی بات ہی جو سنی گئی آسمانسی مولانا محمد بن عبد اللہ
شبلی حنفی آکام المرجان مین لکہتی ہین کہ امام عبد الرزاق نے اپنی تفسیر مین معمر سے
روایت کی کہ ابن شہاب سی کسی نی پوچہا کہ یہہ تارونکا پہینکا جانا جہالت کی
زمانہ مین بہی تہا اونہون نی کہا کہ ہان تہا ولیکن جب اسلام آیا اسکا بہت زور
شور ہوا اور بہت شدت ہوی اسکا مطلب یہہ کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی
پہلی بہی تارونسی شعلی شیطانونپر پہینکی جاتی تہی مگر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

پہر قران اوترنا شروع ہوا شیطانو نپر ہر طرفسی آگ کا مینہہ برسا تمام جنونمین اور
جن تہا اونمین خلل پڑگیا جب جنون نی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک
سی قران سنا فوراً ایمان لائی اور سمجہہ گئی کہ یہہ کلام اللہ کا فرشتی انپر لاتی ہین اس
واسطی جنون پر شعلی برستی ہین کہ لوگ سمجہہ لین کہ اللہ نی جبرئیل کی زبانی یہہ کلام محمد
صلی اللہ علیہ وسلم پر زمین مین اوتارا ہی کوئی جن فرشتونسی سن کر اس کلام کو چرا
نہین لایا جن تو اب آسمان تک جاتی ہوی لرزتی ہین کافر کہتی تہی کہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم معاذ اللہ کاہن ہین کاہن عرب مین وہ لوگ کہلاتی تہی جنکی پاس جن آسمانکی
خبرین لاتی تہی فرشتون کی باتین چوری سی سنکر اپنی دوستونکو بتاتی تہی جن اونکی
اسمین بڑی روزی تہی اللہ تعالی نے چوٹون پر آگ برسائی جنونکی زبانسی اقرار کروادیا
جن جا بجا کہتی پہری کہ اب ہم پر شعلی برستی ہین اب ہم کوئی خبر سنی نہین پاتی بہت سے جن
یہہ کہلی نشانی دیکہکر ایمان لائی کاہنون پر اور سب عقلمندونپر خوب کہل گیا کہ اس
کلام کو جن چرا کر نہین لائی بلکہ اللہ کی حکم سی فرشتی اس کلام کو زمین پر لائی انسانون
اور جنونکو سب کو اللہ بلاتا ہی کہ تم سب میرا کلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی سنو میری
دربار مین چوری سی سنی نہ او سورہ شعرا مین اللہ تعالی کافرونکی قول کو رد کرتا ہی اور
فرماتا ہی وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ اور نہین اوتارا اسکو شیطانون نی وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
اور اونکو یہہ لایق نہین اور اونکو اسکی طاقت نہین اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ وہ تو سننی سی بیکار
کر دی گئی ہین امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا عمرو بن علی جو علی کی بیٹی کہا کہ ہمسی
فرمایا یحیی نی کہ ہمسی فرمایا سفیان نی کہ مجہسی فرمایا سلیمان نی وہ ابراہیم سی وہ ابو معمر سے
وہ عبداللہ سی اس آیت کی بابمین کہ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ کہا کہ بعضی آدمی بعضی جنون کو
پوجتی تہی سو وہ جن مسلمان ہوی اور یہہ لوگ اونکو پوجتی رہی اور اشجعی نی روایت
کی سفیان سی وہ اعمش سی اسمین اتنا زیادہ کہا قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ

فائدہ یعنی یہہ دونو آیتین جنونکے حق مین اتری ہین کافر لوگ جنونکو پوجتی تہی اور اونکو
اپنا مالک مختار جانتی تہی تو وہ جن تو مسلمان ہوی مگر وہ کافر اونکو پوجتی ہی بازنہ آئی
تب اللہ نے یہہ آیتین اوتاری ہین قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ
كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا ۝ یعنی ای محمد کہدی کہ پکارو اون
لوگون کو جنکو تمنی ٹہیرایا ہی اللہ کا دوسرا سو وہ نہین اختیار رکہتی ہین دفع کرنا تکلیف کا
تمسی اور نہ پہیر دینا پہر فرمایا کہ وہ لوگ دعا کرتے ہین ڈہونڈہتی ہین اپنی ربکیطرف
وسیلہ کہ کون اونمین کا زیادہ نزدیک ہی اور امید رکہتی ہین اوسکی رحمت کی اور ڈرتی
ہین اوسکی عذاب سی یعنی وہ جن تو ایمان لای اللہ سی ڈرتی ہین تم اونکو اللہ کا دوسرا
کیون سمجہتی ہو امام بیہقی نی قارب کے بیٹی سواد تک سند پہنچائی اونہون نی بیان
کیا کہ جہالت کی زمانی مین مجہی ایک جن سی آشنائی تہی وہ آیندہ کی خبرین مجہی پہنچایا
کرتا تہا اور مین لوگونکو بتا دیا کرتا تہا اس باعث سی مجہی بہت فائدہ ہوتا تہا اور لوگ
مجہی نذرین دیا کرتے تہی اوسکی خبرین سچی نکلتی تہین ایکبار مین سوتا تہا کہ اوس جن نی
مجہی آکر جگایا اور کہا کہ اوٹہہ اور ہوش مین آ اور سمجہہ لے اگر تجہی شعور ہی کہ لوئی بن غالب
کی اولاد مین ایک پیغمبر پیدا ہوی ہین پہر کئی شعرین پڑہین جنمین یہہ مطلب ہی کہ مجہی تعجب
جنون کی حال سی کہ سفر اسو کر اپنی اونٹونپر زین باندہ کر مکی کو جاتی ہین اللہ کی راہ
ڈہونڈتی ہین مسلمان جن ناپاک جنون کی طرح نہین ہین اب تو کوچ کر اوسکی طرف جو ہاشم
کی اولاد کا سردار ہی قارب کی بیٹی سواد نی کہا کہ مین وہ شعرین سنکر رات بہر لیٹا ہی رہا
دوسری رات بہی اوس جن نی آن کر مجہی جگایا اور اوسی طرح کی شعرین پڑہین
اور تیسری رات بہی ایسا ہی اتفاق ہوا جب تین رات برابر مینی یہہ حال دیکہا
میری دلمین محبت اسلام کے پیدا ہوی اور مین مکہ کو روانہ ہوکر حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے حضور مین پہنچا آپ نی مجہی دیکہتی ہی فرمایا مرحبا ای سواد بیٹی قارب کی ہم جانتی ہین

جس سبب سی تم آئی ہو مینی کہا یا رسول اللہ کچھہ شعرین مینی آپکی تعریف مین کہی
ہین اول اون شعرونکو آپ سن لین فرمایا پڑہو تب سواد بن قارب نی وہ قصیدہ
جسکی ہر شعر کی اخیر مین بی ہی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف مین کہا تہا پڑہا
آخر اوس قصیدہ کی یہہ بیت ہی ؎ وَكُن لِي شَفِيعًا يَومَ لَا ذُو شَفَاعَةٍ
سِوَاكَ بِمُغنٍ عَن سَوَادِ بنِ قَارِبِ یعنی میری سفارش کیجیو گا جسدن کوئی سفارش
کرنیوالا آپ کی سوا نہین جو سواد بن قارب کو بچاوے ابن شاہین اور سوا اونکی اور حدیث
والون نی روایت کی ہی ذباب جو حارث کی بیٹی ہین اونہون نی فرمایا کہ میرا ایک
جن آشنا تہا کہ خبرین غیب کی پہنچاتا تہا ایکدن میری پاس آیا مینی اوس سی کچھہ
پوچہا اوسنی میری طرف حسرت کی نگاہ سی دیکہکر کہا کہ ای ذباب تعجب کی بات سن محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کتاب کی ساتہہ بہیجی گئی ہین لوگونکو بلاتی ہین سو لوگ اونکا کہنا
نہین مانتی ہین کہا کہ کیا کہتا ہی سوال دیگر جواب دیگر اوسنی کہا کہ پہر سمجہہ لیگا تو اور وہ
اوٹہا ہوا چلا گیا چند روز گذری تہی کہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری
کی پہنچی ابن سعد نی جعد سی روایت کی ہی جو قیس کی بیٹی ہین وہ کہتی ہین کہ ہم
چار آدمی اپنی وطن سی حج کی ارادہ پر چلی یمن کی ملک کی راہ مین ایک جنگل مین
چلی جاتی تہی ایک آواز آئی شعرون کی جن مین یہہ مطلب تہا کہ ای سوار جانی
والو جب زمزم اور حطیم پر پہنچو تو ہمارا سلام پہنچائیو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنکو
اللہ نی پیغمبر کیا ہی اور یہہ کہہ بہیجیو کہ ہم تمہاری دین کی تابعدار ہین اسی بات کی
تاکید کر گئی ہمکو مسیح بیٹی مریم کی امام احمد نی جابر بن عبد اللہ سی اور ابو نعیم نی
ضمرہ سی اور بیہقی نی امام زین العابدین علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ اول خبر
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ مین اسطرح پہنچی کہ ایک مدینی کی عورت
پر ایک جن عاشق تہا وہ ہر رات اوس عورت کی پاس آیا کرتا تہا اور اکثر اوڑتی جاتو

کی صورت بن کر دیوار پر آ بیٹھا تھا جب وہ عورت اکیلی رہ جاتی تو انہی تئین آدمی
کی شکل بنا کر صحبت کرتا تھا ایکبار ایک دن سکا آنا موقوف ہوگیا کتنی دن تک نہ آیا ایکدن
آن کر جانور کی صورت مین دیوار پر بیٹھا اوس عورت نے کہا کہ تجھی کیا ہو گیا جو اتنی مدت
سی نہین آتا اوسنی کہا کہ اب رخصت ہوتا ہون جہسی آئی کی امید مت رکھہ مکی مین
ایک پیغمبر پیدا ہوی ہین اونہون نی ہمپر زنا کو حرام کر دیا امام بزار اور ابو نعیم اور ابن
سعد نی جبیر تک سند پہنچائی جو مطعم کی بیٹی ہین اونہون نی کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی پیغمبری سی پہلی ہم ایک بت کی پاس مقام بوانہ مین بیٹھی تہی اور ایک اونٹ
اوس بت کی واسطی ذبح کیا تھا ایکبار اوس بت کی پیٹ مین ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا تھا
خبردار ہو اور سن تعجب کی بات جاتا رہا جنونکا چرانا آسمان کی خبرون کو اور جنونکو شعلون
سی مارتی ہین اسکا باعث یہہ ہی کہ ایک پیغمبر مکہ مین آئی اور انکا نام احمد ہی اور وطن
چھوڑ کر مدینہ مین اوین گی جبیر کہتی ہین کہ ہم تعجب مین آکر وہانسی اوٹھی اور چند روز
کی بعد جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری مشہور ہوئی اور امام بیہقی نی مازن
طائی تک سند پہنچائی کہ وہ عمان کی زمین مین ایک گانو مین تھا جسکا نام سمائل تھا
اور بتون کی خدمت کیا کرتا تھا اوسکا ایک بت تھا کہ اوسکا نام باجر تھا مازن نی
کہا کہ مینی ایکدن ایک جانور ذبح کیا سو مینی بت کی اندر سی ایک آواز سنی کہ کہتا ہی
ای مازن ای مازن میری طرف آ ایسی بات سن کہ اوس سی نادان رہنا نچاہئی یہہ
نبی ہین بہیجی ہوی لائی ہین سچا دین اوتارا ہوا سو تو ایمان لا کہ تو بچی آگ کی گرمی سی
جو بہڑکتی ہی ایندہن اوسکا پتھر ہین مازن نی کہا کہ مینی کہا قسم اللہ کی یہہ تعجب کی
بات ہی پھر مینی اور جانور ذبح کیا پھر مینی پہلی آواز سی زیادہ زور کی آواز سنی اور وہ
کہتا تھا کہ ای مازن خوش ہو نیکی ظاہر ہوئی اور بدی چھپ گئی قوم مضر سی ایک نبی
بہیجی گئی لائی ہی دین اللہ کا جو سب سی بڑا ہی سو تو چھوڑ دی پتھر کی تراشی ہوی کو

کہ بچا رہی تو دوزخ کی گرمی ہی مازن نی کہا کہ مینی کہا بیشک یہہ تعجب کی بات ہی اور
میری حق مین اللہ کچھہ بہتری چاہتا ہی اور ایک شخص مکہ کی طرف کی لوگون مین سے ہمارے پاس آیا
مینی اوسسی کہا ادہر کی کیا خبر ہی کہا ایک مرد تہامہ مین نکلی ہین اونکو لوگ احمد کہتی ہین جو
کوئی اونکی پاس آتا ہی اوس سی کہتی ہین کہ اللہ کی طرف بلانی والی کا کہنا مانو تب مینی کہا
قسم اللہ کی یہہ وہی ہی جو مینی سنا ہی پہر مین اوس بت کی طرف گیا اوسکو توڑ کر ٹکری ٹکری کیا
اور اپنی اونٹنی کو کسا اور کوچ کیا یہانتک کہ مین آیا اللہ کی رسول کی پاس اسلام اونپر پیش کیا تو
بہیجی اور سلامت رکہی میری دلمین اسلام کی جگہہ ہوگئی اور مین مسلمان ہوا پہر مینی کہا
ای پیغام پہنچانی والی اللہ کی مین ایک مرد ہون کہ بہت شوق رکہتا ہون گانی
اور شراب پینی کا اور عورتون پاس جانی کا اور ہماری اوپر قحط کی برس پڑی ہوئی
ہین سو ہماری مال سب جاتی رہی اور لڑکی بالی اور مرد سب دبلی ہوگئی اور میری
یہان کوئی بیٹا نہین سو اللہ سی دعا کیجیی کہ مجھسے یہہ باتین دفع کردی اور مینہہ برساوے
اور مجکو بیٹا دی پہر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا ای اللہ دی اسکو گانی کی بدلی
قرآن کا پڑہنا اور حرام کی بدلی حلال اور شراب کی بدلی ایسی سیرابی جسمین گناہ نہو اور
زنا کی بدلی ستر کا بچانا اور اے اسکو مینہہ دی اور اسکو بیٹا دی مازن نی کہا کہ جتنی وہ
باتین مجھہ مین تہین سب اللہ نی دفع کردین اور عمان سرسبز ہوگیا اور چار بی بیان
میری نکاح مین آئین اور مجکو اللہ نی حیان بیٹا دیا مازن نی کہا کہ پہر جب مین اپنی
قوم کی طرف لوٹا اونہون نی مجکو برا کہا اور سخت باتین سنائین اور اپنی شاعر سی
میری ہجو کہوائی پہر مینی کہا کہ اگر مین اونکی ہجو کہونگا تو مین اپنی ہجو کہونگا پہر مینی اونکو چہوڑ دیا
اور روایت کیا گیا ہی کہ مازن جب اپنی قوم سی الگ ہوئی ایک جگہہ پر آئی اور
ایک مسجد بنائی اوسمین عبادت کرتی تہی سو جس کسی پر کوئی ظلم کرتا ہی اور وہ اوس
مسجد مین آکر تین دن اللہ کی عبادت کرتا ہی پہر اوس شخص پر بددعا کرتا ہی جسنی اوسپر

خطا کیا تو اوسکی دعا قبول ہو چکی تہی یا نہ تب کہا کہ پہر وہ لوگ شتر بسند ہو گئی اور مین اپنے
سنگ سو ان کی بت پرست کر جو والا تہا میری پاس بہت سا پیچ کر کر آئی اور کہا کہ ہماری
بیت کے چلو پہر بہت اونکی [illegible] سب مسلمان ہو گئی اور امام احمد نے
مجاہد تک سند پہنچائی اونہون نے کہا کہ مجھسے ایک بوڑہے نے بیان کیا جو جاہلیت
کی وقت کو دیکہا ہوا تہا وہ کہتی تہی [illegible] کہتی تہی کہا کہ مین ایک گائی کو ہانکتا
لیجاتا تہا سنی شنا اوسکی پیٹ مین سی کوئی آواز دیتی کی ایک بات ہی صاف
ایک مرد پکار رہا ہی کہ لا الہ الا اللہ نہین کوئی مالک سوا اللہ کی کہا پہر ہم مکہ مین آئی
پہر ہمنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا کہ مکہ مین ظاہر ہوئی ہین امام احمد کی بیٹی عبد اللہ
نی فرمایا کہ یہہ حدیث نادر ہی سند اسکی مضبوط ہی صحیح بخاری مین حضرت عمر سی روایت
ہی اونہون نی فرمایا کہ ایکروز مین بتونکی پاس تہا ایک شخص نے ایک بچہڑا ذبح کیا ایک
پکارنی والی نی اوسکو پکارا ایسی کوئی پکارنی والا اوس سی زیادہ بلند آواز نہین سنا
کہتا تہا ای مرد قوی ایک کام کی بات ہی ایک شخص ہے صاف بولنی والا کہہ رہا ہی لا الہ
الا اللہ نہین کوئی مالک سوا اللہ کی پہر سب لوگ بہاگ گئی اور مینی کہا مین نہین ٹہرونگا
یہانتک کہ جان لونکہ اسکی پیچہی کیا چیز ہی پہر پکارا اوسنی کہ ای مرد قوی ایک کام کی
بات ہی ایک مرد صاف بولتا ہی کہہ رہا ہی لا الہ الا اللہ پہر کچہہ مدت نہین گزری
کہ کہا گیا یہہ نبی ہین فائدہ جو جن ایمان لائی وہ بتونمین اس لئی گہس بیٹہی کہ شیاطین
بتونمین آنکر کفر کی باتین سناتی تہی محمدی جنہون نے اونکا رستا روکا اور بت پوجنی والونکو
ایمان کا رستا بتایا اور کہہ دیا کہ یہہ بت پتہر ہین خدا کی شریک نہین ہین اور شیاطین
انکی اندر گہس بیٹہی تہی وہ بہی خدا کی دوسری نہین ہین اللہ کی حکم سی ہمنی اونکو ہٹا دیا
اور اونکا گہر چہین لیا بتونکی اندر گہس بیٹہنا شیاطین کی روکنی کی لئی تہا کہ اگر وہ اب بتونمین
آنی پاوینگی نہ معلوم کافرونکو کیا کیا ظلم اور کفر کی باتین سکہا دینگی اونکا کفر اور

بڑہاوین گی اس لئی اونکا گہر چہین لیا یہہ تو انکی اندر جانا تو انکی ٹور ڈالی گئی لگی تہا
اسی طرح اب آخری زمانہ مین شیاطین کا ہر طرف زور ہی طرح طرح کی کفر اور فساد پہیلا
رہین ہین بلکہ مسلمان جن بہی جابجا ظلم توڑ رہین ہین آدمیونکی قالب مین گہس کر طرح
طرحکی ظلم کرتی ہین اونکا رستا روکنی کی لئی محمدی جنون نی آدمیونکی قالب مین
ظہور کرنا اور اونکی زبانسی بولنا شروع کر دیا جہانتک اونسی بن پڑتا ہی کافرون اور
ظالمون کا رستا روکتی ہین اللہ اونکو اسکا عوض دی اور اونکو اپنی راہ مین ثابت
قدم رکہی یا اللہ جتنی آدمی اور جن محمدی ہین اونکو دین محمدی پر قایم رکہہ اور سب
کی دلونکو ایک کر دی اور اس آخری وقت کی فتنہ و فسادون سی بچالی آمین
اب یہہ ذکر ہی کہ اللہ نی قرآنمین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلی سی
خبر دی کہ کئی برسکی بعد روم کی نصاری آگ پوجنی والونپر غالب ہونگی
پہر اللہ نی ویسا ہی دکہا دیا امام ترمذی جامع مین فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا
محمد نی جو اسمعیل کی بیٹی ہین کہا کہ ہمسے کہا اسمعیل نی جو ابو اویس کی بیٹی کہا کہ مجہسی
کہا ابو الزناد کی بیٹی نی اونہون نی ابو الزناد سی اونہون نی عروہ سی جو زبیر کی بیٹی
ہین اونہون نی نیار اسلمی سی جو مکرم کی بیٹی اونہون نی فرمایا کہ جب اوتری آیت الٓمٓ
غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بِضْعِ سِنِينَ
غلبہ کیا گیا رومیون پر بہت نزدیک زمین مین اور وہ بعد عاجز ہونی کی اب غلبہ
کرین گی چند برس مین سو جسدن یہہ آیت اوتری فارس کی لوگ رومیون پر غالب
تہی اور مسلمان چاہتی تہی رومیونکا غلبہ ہو اونکی اوپر کیونکہ یہہ اور وہ کتابوالی
ہین اور اسی مقدمہ مین ہی قول اللہ تعالی کا وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ
يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ یعنی اوسدن خوش ہونگی ایمان
والی اللہ کی مددسی مدد کرتا ہی جسکی چاہی اور وہی ہی زبردست رحم والا اور

قریشی لوگ چاہتی تہی غلبہ فارس والونکا کیونکہ یہہ اور وہ کتاب والی ہین نہ مرنی کی
بعد جی اوٹہنی پر ایمان لانیوالی ہین پہر جب اوتاری اللہ تعالی نی یہہ ایت نکلی
حضرت ابوبکر صدیق چلاتی ہوی مکہ کی ہر ہر طرف مین الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّوۡمُ فِیۡۤ اَدۡنَی
الۡاَرۡضِ وَهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ غَلَبِهِمۡ سَیَغۡلِبُوۡنَ فِیۡ بِضۡعِ سِنِیۡنَ تب کہہ قریشی لوگون نی
حضرت ابوبکر سی کہا کہ یہہ ہی ہماری اور تمہاری بیچ مین تمہاری رفیق نی کہا ہی
کہ رومی اب غالب ہونگی فارس والونپر چند برس مین بہلا پہر نہ شرط بدین ہم تمسی اس
بات پر حضرت ابوبکر بولی ہان اور یہہ بات شرط کے حرام ہوجانی سی پہلی کی ہی سو شرط بدی
حضرت ابوبکر نی اور کافرون نی اور اپس مین مال شرط کا مقرر کرلیا اور انہون نی حضرت
ابوبکر سی کہا کہ کی برس مقرر کرتے ہو بضع تو تین برس سی نو برس تک ہین سو ہماری اور
اپنی بیچ مین ایک بیچ بیچ کی بات کا نام رکہدو کہ وہان تک تمہاری تمامی ہو پہر اونہون نے
اپسمین چہہ برس کا نام رکہدیا پہر اونکی غالب ہونی سی پہلی چہہ برس گذر گئی پہر کافرون
نی حضرت ابوبکر سے مال لی لیا پہر جب ساتوان برس داخل ہوا رومی غالب ہوے فارس والونپہ
پہر مسلمانون سے حضرت ابوبکر کی اس بات کو ناپسند کیا کہ انہون نے چہہ برس کا نام
لی دیا تہا کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا تہا چند برس مین اور مسلمان ہوی اوسوقت بہت سے
آدمی یہہ سند اچہی ہی صحیح ہی امام ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا حسین نے جو حریث کی
بیٹی کہا کہ ہمسی کہا معاویہ نی جو عمرو کے بیٹی ہین اونہون نی ابو اسحاق فزاری سی
اونہون نے سفیان سی اونہون نی حبیب سے جو ابو عمرہ کی بیٹی اونہون نی سعید سے
جو جبیر کے بیٹی اونہون نے ابن عباس سی اگلی اوسیطرحکا مطلب ہی اخر مین یون ہے
کہ سفیان نی کہا کہ مینی سنا ہی کہ وہ اونکی اوپر غالب ہوی بدر کے دن یہہ سند اچہی ہے
صحیح ہی امام ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا نصر جہضمی نی جو علی کے بیٹی کہا کہ ہمسے
کہا معتمر نے جو سلیمان کی بیٹی اونہون نی اپنی باپ سی اونہون نی سلیمان اعمش سے

اونہون نی عطیہ سی اونہون نی ابوسعید سی اونہون نی فرمایا کہ جب بدر کا دن ہوا رومی
لوگ فارس والونپر غالب ہوی سو ایمانوالونکو یہہ اچہا لگا پہر اوتری الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ
یہانتک کہ یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰہِ کہا پہر ایمانوالی لوگ اس سی خوش ہوی کہ رومی غالب
ہوی فارس والونپر اسی طرح پڑہا نصر بن علی نی غَلَبَتِ الرُّوْمُ فائدہ فارس کے
لوگ کافر تہی آگ کو پوجتی تہی اور رومی لوگ بہی اگرچہ کافر تہی نصرانی تہی حضرت عیسی کو
اللہ کا بیٹا جانتی تہی اور ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہین لاتی تہی مگر آگ
پوجنی والونسی انکا کفر کم تہا کیونکہ حضرت عیسی کو اور انجیل کو اور حضرت موسی کو
اور توراۃ کو اور بہت سی پیغمبرونکو مانتی ہین اور قیامت کو برحق جانتی ہین اس لئے
محمدی لوگ چاہتی تہی کہ آگ پوجنی والونپر نصاری کا غلبہ رہی سو ایک لڑائی مین آگ
پوجنی والی غالب ہوئی اللہ تعالی نی خبر دی کہ چند برس مین روم کی نصاری آگ
پوجنی والونپر غالب ہونگی اوسدن مومن خوش ہونگی جب ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ مین آئی اور مکہ کی کافرونپر بدر کے میدانمین فتح پائی اوسیدن روم کے نصاری
نے آگ پوجنی والونپر فتح پائی مسلمان بہت خوش ہوی پہر اللہ تعالی نی اسی
آیت کو دوسری طرح اوتارا غلبت غین کی اور لام کی زبر کے ساتہہ اسکا مطلب یہہ ہوا
کہ غالب ہوئی رومی یعنی روم کے نصاری بہت نزدیک زمین مین اور وہ بعد
غالب ہونیکی اب عاجز کئی جائینگی اسمین دوسری خبر اللہ تعالی نے دی کہ آج نصاری
آگ پوجنی والونپر غالب ہوی ہین اب چند برسمین محمدیونکا نصاری کے اوپر غلبہ ہوگا
سو بدر کی لڑائی سی نوین برس جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت
ابوبکر صدیق نے روم کی نصاری پر فوج بہیجی بڑی بڑی لڑائیان ہوئین نصاری
محمدیونسی شکست پر شکست کہاتی رہی آخر حضرت عمر کے وقت مین سارا ملک
نصاری کا محمدیونکی قبضہ مین آیا یا اللہ اب پہر محمدیونکو اوسی طرح سب پر غالب کردے

اسپنے فضل وکرم سی اب یہہ ذکر ہی کہ کافرون نی اسمین اقرارنامہ لکھکر
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپکی نزدیکی رشتہ دارونکو گہیر لیا اور اناج کی
پہنچنی کا رستہ بند کر دیا تین برس پیچہی بعد آپنے بتلادیا کہ وہ اقرارنامہ
جو کافرون نی لکہا تہا اوسکو کیڑا کہا گیا کافرون نی دیکہا اور ویسا ہی
پایا تب ظلم سی کچہہ ہات اوٹہایا مولانا محمود عینی نے طبقات سی نقل کیا ہی
کہ جب قریشیون کو خبر پہنچی کہ نجاشی نے حضرت جعفر کی اور اونکی ہمراہیونکی عزت
کی اونکی دلپر اسکا بڑا صدمہ گذرا اور غصی مین آئی اور سب نی اسپر یکا کیا کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو مار ڈالین اور ہاشم کی اولاد کی اوپر ایک خط لکہا کہ اونکی گہرانے مین نکاح
نکرو اور اونکی ہاتہ کچہہ نہ بیچو اور اونسی نہ ملو اور یہہ خط منصور عبدری نے لکہا جو عکرمہ کا
بیٹا تہا سو اوسکا ہاتہ شل ہو گیا اور اوس خط کو کعبہ کے درمیان مین لٹکا دیا اور محرم کی
چاندرات کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری سی ساتوین برس ہاشم کی اولاد
کو ابوطالب کی گہاٹی مین گہیر لیا اور مطلب جو ہاشم کی بہائی تہی اونکی اولاد سب
ملکر ابوطالب کی پاس اونکی گہاٹی مین جمع ہوئی اور ابولہب قریشیون کی طرف
نکلا اور اونکا مددگار ہوا اور ہاشم اور مطلب کی اولاد پر اناج کا پہونچنا بند کیا سو وہ حج کے
موسم مین نکلتی تہی پہر دوسری حج مین نکلتی تہی یہانتک کہ اونپر انتہا کی تکلیف پہنچی اور
اوسمین تین برس ٹہیری رہی پہر اللہ نے اپنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی خط
کا حال بتادیا کہ زمین کے کیڑی نے کہا لیا جو کچہہ اوسمین زیادتی اور ظلم تہا اور باقی رہ گیا
جسقدر اوسمین اللہ کا ذکر تہا پہر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب سی اسکا
ذکر کیا ابوطالب نی قریشی کافرون سے کہا کہ میری بہتیجی نے مجکو خبر دی اور اونی
کبہی مجہسی جہوٹہ نہین بولا یہہ خبر دی کہ اللہ تعالی نے تمہاری خط کے اوپر زمین
کے کیڑی کو غالب کر دیا اوسنی چاٹ لیا جو کچہہ اوسمین زیادتی اور ظلم تہا اور باقی رہ گیا

اوسمین جسقدر اللہ کا ذکر تہا سو اگر میرا بہتیجا سچا ہو تو تم اپنی بری ارادہ سی باز آؤ اور
اگر جہوٹا ہوگا تو مین اوسکو تمہاری ہاتھہ مین دیدونگا تم اوسکو قتل کیجیو یا قید کیجیو وہ
لوگ بولی تہی یہہ انصاف کی بات کہی پہر جب دیکہا تو اوس خط کا حال ویسا ہی تہا
جیسا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا تو وہ لوگ شرمندہ ہوی اور
اونہون نے اپنی سر جہکا لئی تب ابوطالب بولی ہم کس لئی قید کئی جاتے ہین اور
گہیرے جاتی ہین اور یہہ معاملہ صاف کہل گیا تب قریشی لوگ آپسمین ایک کو ایک
ملامت کرنے لگی اس بات پر کہ ہاشم کی اولاد سے اونہون نی بدسلوکی کی پہر وہ لوگ
ہاشم کی اولاد اور مطلب کے اولاد کی طرف نکلی اور اونسی کہا کہ نکلو اور اپنی گہرونمین آؤ
سو وہ سب اپنی گہرونمین آئے اور نکلنا اونکا دسوین برس مین تہا اب یہہ ذکر
ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی چچا ابوطالب جب مرنے لگی
آپ نی اونسی اور سب سے فرمایا کہو لا الہ الا اللہ اون لوگون نی نمانا
اونکے مقدمہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سورہ قص کی آیتین
اوترین امام بخاری فرماتے ہین کہ ہمسی فرمایا محمد نے کہا کہ ہمسی کہا عبدالرزاق نی
کہا کہ ہمکو خبر دی معمر نے اونہون نے زہری سی اونہون نے مسیب کی بیٹی سے
اونہون نی اپنی باپ سی کہ جب ابوطالب کی مرنے کا وقت آیا حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اونکی اوپر داخل ہوی اور اونکی پاس ابوجہل تہا آپنے فرمایا کہ ای چچا کہو لا الہ
الا اللہ یعنی نہین کوی مالک سوا اللہ کے ایک کلمہ ہی کہ حجت کرونگا تمہاری لئی اوسکے
باعث سی اللہ کے پاس تب ابوجہل اور ابو امیہ کا بیٹا عبداللہ بولی ای ابوطالب
کیا بیزار ہو جاؤگے عبدالمطلب کے دین سی پہر وہ دونو اونسی باتین کرتے رہی یہانتک
کہ پچہلی بات جو ابوطالب نے اونسی کہی سو یہہ کہا کہ عبدالمطلب کی دین پر ہون تب
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ مین تیری لئی بخشش مانگونگا جب تلک مجکو

منع نہ کیا جاوی گا پہر اوتری یہہ آیت مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا
لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ
اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ یعنی نہین ہی نبی کے وسطی اور ایمانوالونکے
واسطی کہ بخشش مانگین شریک ٹہیرانے والونکی وسطی اگرچہ ہووین ناتے والی بعد اسکی
کہ اونپر کہل گیا کہ وہ لوگ ہین دوزخ کی اور اوتری یہہ آیت اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ
یعنے بیشک تو نہین راہ دیتا جسکو تو چاہی لیکن اللہ دیتا ہی جسکو چاہی دوسری
سند امام بخاری نے یون پہنچائی کہ ہمسی فرمایا ابو الیمان نی کہ ہمکو خبر دی شعیب نی
اونہون نی زہری سی آگے وہی مطلب ہی آہین یون ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم ابو طالب سے وہی کلمہ کہتی رہی اور رہ دونو وہی بات کہتی رہی یہانتک کہ پچہلی بات
ابو طالب نی یہہ کہی کہ عبد المطلب کی دین پر ہون صحیح مسلم مین ابو ہریرہ کی روایت
مین یون ہی کہ جب آپ نی فرمایا کہو لا الہ الا اللہ ابو طالب بولے کہ اگر یہہ بات
نہوتی کہ قریشی لوگ مجکو طعنہ دینگی اور کہین گے کہ بیقراری اور گہبراہٹ کے باعث سے
اوسنی یہہ کلمہ کہدیا یہہ خوف نہوتا تو مین اس کلمہ سی تمہاری انکہہ ٹہنڈی کر دیتا امام ترمذی
جامع مین فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا محمود نی جو غیلان کے بیٹی اور عبد نے جو حمید کے
بیٹی مطلب دونو کا ایک ہی دونو نے کہا کہ ہمسی کہا ابو احمد نے کہا کہ ہمسی کہا سفیان نے
اونہون نے اعمش سی اونہون نی یحیی سی کہا عبد نے کہ وہ عباد کی بیٹی ہین اونہون
نے سعید سی جو جبیر کے بیٹی اونہون نے ابن عباس سی اونہون نی فرمایا کہ ابو طالب
بیمار ہوی تب قریشی لوگ اونکی پاس آئی اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی
اونکی پاس تشریف لائی اور ابو طالب کی پاس ایک مرد کے بیٹہنی کی جگہہ تہی تو
ابو جہل اوٹہا کہ آپ کو رد کی اور ابو طالب سی لوگون نے آپ کی شکایت کی ابو
طالب نی کہا اہی میری بہائی کے بیٹی تم اپنی قوم سی کیا چاہتی ہو آپ نے فرمایا کہ

چاہتا ہون اونسی ایک کلمہ کہ اوسکی باعث سی عرب اونکی تابعدار ہوجاوین اور عجم اونکو
جزیہ دین کہا ایک ہی کلمہ ہی آپ نی فرمایا کہ ایک کلمہ ہی پہر فرمایا کہ ای چچا تم سب کہو لا الہ الا اللہ
یعنی نہین کوئی مالک سوا اللہ کے تب وہ لوگ بولی ایک خدا ہمنی یہہ نہین سُنا
پچھلی دین مین اور کچھہ نہین یہہ ایک بنائی ہوئی بات ہی پہر اونکی حق مین قرآن اوترا
صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ
یعنی قسم ہی قرآن نصیحت والی کی بلکہ جو لوگ منکر ہوی غرور مین ہین اور ضد مین ہیا
مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ یعنی اونہون نی کہا
کہ ہمنی یہہ نہین سنا پچھلی دین مین اور کچھہ نہین یہہ ایک بات ہے بنائی ہوی درمنثور
مین یہہ روایت ابن ابی شیبہ و امام احمد اور عبد بن حمید اور ابن منذر و ابن ابی حاتم
اور حاکم اور بیہقی اور ابن مردویہ سی نقل کی ہی اوسمین یون ہی کہ جب ابو طالب بیمار
ہوی لوگون نے ابو طالب سی کہا کہ تمہارا بھتیجا ہماری ٹہاکرون کو برا کہتا ہی اور
ایسی ایسی باتین کہتا ہی ابو طالب نی آپکو بلا بھیجا جب آپ آئی تو ابو جہل ابو طالب
کے پاس بیٹھہ گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چچا کے پاس بیٹھنی کی جگہہ نہ ملی آپ
دروازہ پاس بیٹھہ گئی ابو طالب نی کہا ای میری بہائی کے بیٹی تمہاری قوم کے
لوگ تمہارا گلہ کرتے ہین کہ تم اونکی ٹہاکرونکو برا کہتی ہو اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم
نے سُدی تک سند پہنچائی کہ کچھہ قریشی لوگ جمع ہوی اونمین ابو جہل تہا اور
عاصی اور اسود تہا مطلب کا بیٹا اور کچھہ قریشیونمین کے بوڑہی ایک نے ایک سی
کہا کہ چلو ابو طالب کے پاس کہ اونسی ہم گفتگو کرین محمد کے مقدمہ مین کہ وہ ہمارا انصاف
کر دین کہ وہ ہماری ٹہاکرونکا برا کہنا چہوڑ دی اور ہم چہوڑ دین اوسکو اور اوسکی خدا کو
جیسی وہ چاہتا ہے کیونکہ ہم ڈرتے ہین کہ اگر یہہ بوڑہا مر جاویگا اور پہر یہان کچھہ بات
ہوگی تو عرب کے لوگ ہمکو طعنہ دین گے اور کہین گی کہ اوسکو چہوڑ رکہی ہی یہانتک

که اوسکا چچا مر گیا تب اوسکو ستانی لگی تب انہون نی ایک مرد کو بہیجا جو مُطلب
کہلاتا تہا اوسنی ابو طالب پاس آنیکا اذن مانگا اور کہا یہہ لوگ تیری قوم کے بوڑہی
اور سردار ہین تجہہ پاس آنے کا اذن مانگتی ہین کہا اونکو داخل کر جب وہ داخل ہوے
بولی ای ابو طالب تم ہماری بڑی ہو اور ہماری سردار ہو سو اپنی بہتیجی سی ہمارا انصاف
کر دو اور اونکو حکم کرو کہ ہماری ٹہاکرون کو بُرا کہنا چہوڑ دین اور ہم اونکو اور اونکی خدا کو
چہوڑ دین ابو طالب نی آپکو بلا بہیجا جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوی
کہا ای میری بہائی کے بیٹی یہہ لوگ بوڑہی ہین تمہاری قوم کے اور سردار ہین
اور تمسی انصاف چاہتی ہین کہ تم اون کے ٹہاکرون کو بُرا کہنا چہوڑ دو اور وہ تمکو اور
تمہاری خدا کو چہوڑ دین آپنی فرمایا ای چچا مین اونکو نہ بلاؤن اوس بات کی طرف
جو اونکی حق مین اس سی بہتر ہی کہا تم اونکو کس بات طرف بلاتی ہو فرمایا مین اونکو بلاتا ہون
اسطرف کہ ایک کلمہ کہین کہ اوسکی باعث سی عرب کے لوگ اونکی تابعدار ہو جاوین اور
وہ اوسکی باعث سی عجم کے مالک ہو جاوین ابو جہل بولا وہ کیا ہی البتہ ہم وہ بات تمکو دین
گی اور اوسکی دس برابر فرمایا کہو لا الہ الا اللہ یعنی نہین کوی مالک سوا اللہ کی وی
لوگ بہاگی اور بولی اسکی سوا کچھہ اور مانگو آپنی فرمایا اگر تم سورج کو لا کر میری ہاتہہ مین
رکہدو گی مین تمسی اسکی سوا کچھہ نہ مانگونگا وہ لوگ غصی ہوی اور آپ کی پاس سی
غصے مین اوٹہی اور بولے قسم اللہ کی ہم تجکو برا کہین گی اور تیری خدا کو جو تجکو اس بات
کا حکم کرتا ہی مواہب لدنیہ مین ہی کہ ابن اسحق نی اور امام بیہقی نے روایت کی ہی
کہ حضرت عباس نے دیکہا کہ ابو طالب ہونٹ ہلاتی تہی تب حضرت عباس نی اپنی کان
اونکی طرف جہکائی اور کہا ای میری بہائی کے بیٹی جو کلمہ آپ کہتی تہی وہ میری
بہائی نے کہدیا آپ بولی کہ مینی نہین سُنا امام بیہقی نے اسکی سند پہنچائی یونس
بن بکیر تک اونہون نے ابو اسحق سی اونہون نی کہا کہ مجھے کہا عباس نے کچھ بیٹی عبد اللہ

کے وہ بیٹی سعد کے وہ بیٹی عباس کے اونہون نی اپنی گہروالونمین سی کسی سے
اونہون نی ابن عباس سی امام ابوداؤد فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا مسدد نے کہا
کہ ہمسی فرمایا یحییٰ نی اونہون نی سفیان سی کہا کہ مجہسی کہا ابو اسحق نی اونہون نی
ناجیہ سی جو کعب کے بیٹی ہین اونہون نی حضرت علی سی اونہون نی کہا کہ مینی کہا حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کا چچا بوڑہا گمراہ مرگیا فرمایا کہ جا اور دفن کر اپنی باپ
کو کچہہ اور کام نکرنا جب تک کہ تو میری پاس نہ آوی پہر مین گیا اور اوسکو دفن کیا
اور آپ کے پاس آیا آپ سنے مجکو حکم کیا تو سینی غسل کیا اور آپ نے میری لئی
دعا کی امام بخاری فرماتے ہین کہ ہمسی فرمایا عبداللہ نے جو یوسف کی بیٹی اونہون نے
کہا کہ ہمسی کہا لیث نی کہا کہ ہمسی کہا ابن الہاد نے اونہون نی روایت کی عبداللہ
سے جو خباب کے بیٹی اونہون نے ابو سعید خدری سی کہ اونہون نے حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سی سُنا اور اونکی پاس اونکی چچا کا ذکر ہوا تو فرمایا شاید میری شفاعت
قیامت کی دن اوسکو فائدہ کری اور وہ تہوڑی سی آگ مین کردیا جاوی جو اوسکی ٹخنون
تک پہنچی اور اوسکا دماغ اوس سی جوش کری امام بخاری فرماتے ہین کہ ہمسی فرمایا
مسدد نے کہ ہمسی فرمایا یحییٰ نے اونہون نی روایت کی سفیان سی کہا کہ ہمسی فرمایا
عبدالملک نی کہا کہ ہمسی فرمایا عبداللہ نے جو حارث کی بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا عباس
نے جو عبدالمطلب کی بیٹی کہ اونہون نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا
کہ آپ نی اپنی چچا کو بہی کچہہ بچایا کہ وہ تو آپ کی حمایت کرتا تہا اور آپ کی طرف
ہوکر لوگونپر غصہ کرتا تہا آپ نی فرمایا وہ تہوڑی سی آگ مین ہی اور اگر مین نہوتا
تو وہ آگ کے نیچی کی درجہ مین ہوتا اب یہہ ذکر ہی کہ جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نی طائف کی طرف سفر کیا اور وہانکی لوگونکو اللہ کا
پیغام پہنچایا اون سنگدلون نی آپکو بہت ستایا جب وہ سی

آپ بلیتی رستی مین جناب عداس جو عیسائی تہی آپ پر ایمان لای
اور محمدی ہوی اللہ انسی راضی ہی اور اسی رستی مین آپ کی زبان
پاک سی قرآن سنکر جنونمین سی نو شخص ایمان لای اونہون نی جاکر
اپنی قوم کو سمجہایا اونکی سمجہانی سی بہت جن جمع ہوکر آپکی سامنی
حاضر ہوی آپ نی ساری رات جنونکو قرآن سنایا اور اللہ کا پیغام
پہنچایا اور اون نو شخصونکو آپنے جنونمین بہیجا کہ آپکی طرفسی جنون کو
اللہ کی حکم پہنچاوین اور دین کی باتین سکہلاوین اللہ اون سب
سی راضی رہی مواہب لدنیہ مین ہی کہ پہر ابوطالب کی مرنکی تین یا چار دنکی بعد حضرت
خدیجہ نے انتقال فرمایا اوسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری سے دسوان
برس تہا پہر چند دنکی بعد آپنی حضرت سودہ سی جو زمعہ کی بیٹی تہین نکاح کیا اور
حضرت عائشہ سے جو حضرت ابوبکر کے بیٹی تہین شوال کی مہینی مین نکاح کیا پہر چند
راتین شوال کے باقی تہین کہ آپ طائف کی طرف تشریف لی گئی کہ مکہ مین ابوطالب
کے مرنیکی بعد آپ کو کافرون نے بہت ستایا آپ طایف کی طرف تشریف لی
گئی اور زید جو حارثہ کے بیٹی تہی وہ آپکی ساتہ تہی مہینہ بہر آپ طائف مین رہی قوم
ثقیف کی سردارون کو اللہ کیطرف بلاتی رہی اونہون نی آپکا کہنا نمانا اور بیوقوفونکو اور
غلامونکو ورغلایا کہ وہ آپ کو برا کہنی لگی اور سوی جمع عقبہ کے بیٹی ہین وہ فرماتی ہین کہ اون لوگون نے آپکی
ایڑیون پر پتہر پہینکی یہان تلک کہ آپکی دونو جوتیان خونمین رنگین ہوگئین اوسی سبب کی سوا اور دن کہا ہی کہ
جب پتہرون کے باعث آپ بیٹہتی تہی زمین پر بیٹہ جاتے تہی وہ لوگ آپکی دونو
بانہ پکڑکے اوٹہاتی تہی اور آپکو کہڑا کرتے تہی پہر جب آپ چلتی تہی وہ پتہر پہینکتی
تہی اور زید جو حارثہ کے بیٹی ہین آپکو سطرح بچاتے تہی کہ اپنی تئین دشمنونکی سامنی
کردیتی تہا اور پتہرونکو اپنی اوپر لیتی تہی یہانتک کہ زید کے سر مین زخم پہنچا تہا اور

صحیح بخاری مین ہی کہ حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ مینی حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے عرض کیا کہ اُحُد کے دن سی بہی زیادہ کوئی دن تکلیف کا آپکی اوپر
گذرا ہی آپ نی فرمایا کہ مجکو تیری قوم سی تکلیفین پہنچین اور بہت بڑی تکلیف مجکو
اونسی گہاٹی کے دن پہنچی جب مینی اپنی تئین عبد یالیل کی بیٹی کے سامنی کیا
پہر جو مینی چاہا تہا وہ اوسنی نمانا پہر مین اوس غم مین اپنی منہہ کے سامنی چلا گیا پہر مجکو
ہوش نہین آیا مگر جسوقت مین قرن الثعالب مین پہنچا ہون تب مینی اپنا سر اوٹہایا
تو کیا دیکہتا ہون کہ ایک بدلی نے میری اوپر سایہ کیا ہی پہر مینی دیکہا تو اوسکی
اندر جبریل تہی اونہون نے مجکو پکارا اور کہا اللہ نے سنا جو آپ کی قوم نی کہا
اور جو آپ کو جواب دیا اور اللہ نے آپکی پاس پہاڑونکا فرشتہ بہیجا ہی کہ آپ
اوسکو حکم کرین جو چاہین پہر پہاڑونکی فرشتی نے مجکو پکارا اور میری اوپر سلام کہا
پہر کہا ای محمد اللہ نے سنا جو آپ کی قوم نے کہا اور مین پہاڑونکا فرشتہ ہون
اور آپکی مالک نی مجکو آپکی پاس بہیجا ہی کہ آپ مجکو حکم کرین جو آپکا حکم سو اگر آپ
چاہین تو ان دونو پہاڑون کو ملا کر ان لوگون کے اوپر رکہدون حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ مین اُمید رکہتا ہون کہ اللہ نکالے گا انکی پیٹہو ~~نسلے~~
وہ لوگ جو فقط اللہ کو پوجین گی اوسکی ساتہہ کسی چیز کو شریک نکرین گی یا اللہ
اپنی پیاری رسول پر لاکہون درودین اور رحمتین نازل کر جنہون نی تیری
راہ مین کیا کیا صدمی اوٹہائی اور تیری پیغام سب کو پہنچای منکرون نے
شرارت سی کس کس طرح ستایا مگر اوس پیغمبر برحق نے سوا تیری کسی کا ڈر
نمانا جب تک دنیا مین رہی جب تک جو تو نی حکم بہیجا وہ اونہون نی صاف صاف
صاف سب کو سنایا دشمنون کا غارت ہونا قبول نکیا ہمیشہ یہی چاہا کہ کسی
طرح یہہ راہ پر آدین اور اللہ کی عذاب سی بچ جاوین الہی اوس رسول پاک

کی اولاد پاک پر ہزاروں درودین اور رحمتین نازل کر اور ہمکو دین محمدی پر مضبوط رکھہ آمین جب جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم طائف سی پلٹی رستی مین عتبہ اور شیبہ دونوبیٹی ربیعہ کے اپنی ایک باغ مین تہی امام زرقانی لکہتی ہین کہ عقبہ کے بیٹی موسیٰ نے لکہا ہے کہ آپکی دونو پانوسی خون بہتا تہا آپ اونکی باغونمین سی ایک باغ کی طرف چلی ایک انگور کے درخت کی نیچی آپ نی سایہ لیا جب اونہون نے آپکو تکلیف مین دیکہا رشتہ کی محبت نے اونکی دلمین جوش کیا اونہون نے آپکی واسطی عداس نصرانی کی ہاتہہ جو اونکا غلام تہا ایک گچہا انگور کا بہیجا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتہہ اوس خوشی مین ڈالا بسم اللہ کہکر کہایا تب عداس نی آپکی چہرہ مبارک کی طرف دیکہا پہر کہا قسم اللہ کی یہہ کلام تو اس شہر کے لوگ نہین کہتی ہین تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو کس شہر کا ہی اور تیرا دین کیا ہی اوسنی کہا مین نصرانی ہون نینوی کا رہنی والا آپ نی فرمایا کہ وہ جو اچہا مرد تہا یونس متی کا بیٹا تو اوسکی بستی کا ہے اوسنی کہا آپ نی کہانسی جانا امام زرقانی لکہتی ہین کہ سلیمان تیمی نے لکہا ہی کہ عداس نے کہا کہ قسم اللہ کی مین نینوی سی نکلا ہون اور اسمین دس مرد ایسی نہین جو پہچانتی ہون کہ متی کون ہی آپ نی اوسکو کہانسی پہچانا آپ تو ان پڑہ ہین ان پڑہ لوگونمین رہتی ہین آپ نی فرمایا وہ میرا بہائی ہی اور وہ میری طرح نبی ہی تب عداس جہککر آپ کے ہاتہہ اور سر اور پاؤن چومنی لگی اور ایمان لائے امام زرقانی لکہتی ہین کہ ابن اسحاق نے لکہا ہی کہ جب عداس اون دونو پاس گئے وہ دونو بولی اسکا کیا باعث تہا کہ تو اس مرد کا سر اور ہاتہہ پانو چومتا تہا وہ بولا ای میری سردارو زمین مین کوئی شی اس سی بہتر نہین اونہون نے مجکو ایسی بات بتائی جو سوا نبی کے کوئی نہین جانتا وہ دونو بولی ای عداس تو اپنا دین مت چہوڑ وہ اس کے دین سی بہتر ہی اور اسی رستی مین آپ نی وہ دعا مانگی ہی جو مشہور ہی وہ دعا یہہ ہی

یا اللہ مین تجہسی گلہ کرتا ہون اپنی زور کی سستی کا اور اپنی وسیلہ کی کمی کا اور لوگونکی
آگے اپنی بیقدری کا اے سب رحم کرنیوالونسی زیادہ رحم کرنیوالی تو سب رحم کرنیوا
لونسی زیادہ رحم کرنیوالا ہی اور تو مالک ہی کمزورونکا کسکی طرف تو مجکو سونپی گا کسی دشمن
کی طرف جو دور ہی سختی سی میری سامنی آتا ہی یا کسی دوست کی طرف جو نزدیک
ہی کہ تو دی میرا کام اوسکی اختیار مین کر دیا اگر تو مجہپر غصہ نہو تو مجکو کچہہ ڈر نہین سوا اسکی
کہ تیرا دیا ہوا آرام میری لئی بڑی سمائی رکہتا ہی مین پناہ لیتا ہون تیری منہہ کی
نور کی جسی روشن ہوئی اندہیری اور بن گیا اوسپر کام دنیا اور عقبی کا اس سی کہ
اوتری مجہپر تیرا غضب یا اوتری مجہپر تیرا غصہ تیرا سنانا چاہئی یہانتک کہ تو راضی ہو اور
نہین بازآنا اور نہ قوت مگر تیری مدد سی روایت کیا ہی اسکو ابن اسحق نی آکام المرجان مین
کہا کہ ابن اسحق نی فرمایا کہ اللہ کے رسول اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی
جب قوم ثقیف کی بہتری سی نا امید ہوی آپ طائف سی مکہ کی طرف پلٹی یہانتک
کہ جب نخلہ مین پہنچی رات کو کہڑی ہوکر نماز پڑہنی لگی اور آپکی پاس جنونمین سی کئی
شخص گذری وہ لوگ جنکا اللہ تعالی نی ذکر کیا ہی اور جو میری سامنی ذکر ہوا اونکا
یون ہی کہ وہ سات شخص تہے نصیبین کی لوگونمین سی پہر اونہون نی کان لگا کر سنا
جب آپ اپنی نماز سی فراغت کی وہ لوگ چلی اپنی قوم کو ڈرا دین پہر اللہ تعالی نی فرمایا
وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یعنی اور جب پہیر دیا ہمنی تیری طرف کئی شخصونکو جنون
مین سی مواہب مین اور اوسکی شرح مین ہی کہ ابن اسحق نی کہا کہ آپ اوسوقت
سورہ جن پڑہ رہی تہی اور نصیبین ایک شہر ہی جزیرہ مین اور جزیرہ ملک شام اور
ملک عراق کے بیچ مین ہی امام بیہقی نی ابو بکر تک سند پہنچائی جو ابو شیبہ کے بیٹی
ہین اونہون نے فرمایا کہ ہمسی کہا ابو احمد زبیری نے کہ ہمسی کہا سفیان
نے اونہون نی عاصم سی اونہون نی زر سی اونہون نے عبد اللہ سی جو مسعود

کے بیٹھی ہین اونہون نے فرمایا کہ وہ لوگ اوتری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ
قرآن پڑہ رہی تہی بطن نخلہ مین پہر جب اونہون نے سنا بولی چپ رہو اور وہ
نو شخص تہی ایک اونمین زوبعہ تہی پہر اوتارا اللہ تعالی نے وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ
نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ مبین تک یعنی حق تعالی نے خبر دی اور فرمایا اور جب پہیر دیا ہمنی
تیری طرف کئی شخصون کو جنونمین سی کہ سنتی لگی قرآن کو پہر جب حاضر ہوی اوسپر
بولی چپ رہو پہر جب تمام ہو چکا پڑہنا پہیر کر چلے اپنی قوم کی طرف ڈرانی والی ہوکر
بولی اہی ہماری قوم ہمنی سنی ایک کتاب کہ اوتاری گئی موسی کے بعد سچ بتانی
والی اون کتابونکو جو اوس سی پہلی تہین راہ بتاتی ہی سچی دین کیطرف اور سیدہی
راہ کیطرف اہی ہماری قوم قبول کرو اللہ کے بلانی والی کو اور اوسپر ایمان لاؤ
وہ تمہاری گناہ تمکو بخش دیگا اور تمکو پناہ دیگا دکہہ دینی والی عذاب سی اور جو شخص
نہ قبول کریگا اللہ کے بلانے والی کو تو وہ نہین ہی تہکانی والا زمین مین اور نہین
اوسکی لئی اوسکی سوا مددگار وہ لوگ ہین صاف گمراہی مین در منثور مین ہی کہ امام بیہقی نی دلائل مین اور ابن
جریر نے اور ابن مردویہ نی ابن عباس رض سی روایت کیا ہی اونہون نی فرمایا کہ حضرت
عیسی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ مین جو زمانہ گذرا جسمین پیغمبرون کا آنا موقوف
ہو گیا تہا اوس زمانہ مین سچی والی آسمان کے نگہبانی نہین کی گئی اور جن آسمان مین بیٹہنی
کے تہکانون پر سننی کے واسطی بیٹہا کرتے تہی پہر جب اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو بہیجا آسمانکی نگہبانی بہت شدت سی ہوی اور شیاطین پیٹی اور اوس نئی بات کو
دیکہکر گہبرائی اور بولی ہم نہین جانتی کہ بدی کا ارادہ کیا گیا ہی زمین کی لوگونسے
یا ارادہ کیا اونکی ساتہہ اونکی رب نی بہلائی کا تب ابلیس نے کہا کہ زمین مین کوئی
نئی بات ہوی ہی پہر سب جن اوسکی پاس اکٹہی ہوئی اوسنی کہا زمین مین جدا جدا
ہوکر جاؤ پہر مجکو خبر دو کہ یہہ کیا خبر ہی جو آسمانمین نئی بات ہوئی ہی اور پہلی جو پہیجی گئے

وہ نصیبین کی لوگون مین سی چند سوار تہی اور وہ جنونکی اشراف اور سردار تہی اونہی
اونکو تہامہ کی طرف بہیجا وہ چلی یہانتک کہ نخلہ کی نالی مین پہنچی حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو بطن نخلہ مین صبح کے نماز پڑہتی پایا تب کان لگاکر سنا جب آپکو قرآن
پڑہتی سنا بولے جپ ہو جب آپنی نماز سی فراغت کی اونہون نے پیٹہہ پہیری
اپنی قوم کی طرف ڈر سنانی کو گئی مولانا جلال الدین سیوطی درمنثور مین لکہتی
مین کہ واقدی نے اور ابو نعیم نے کعب احبار سی روایت کی ہی اونہون نے
کہا کہ وہ نو شخص جو نصیبین کی لوگون مین سی تہی جب بطن نخلہ سی پلٹی اور وہ فلان
اور فلان اور فلان تہی اور اردبیان اور احقب تہی وہ اپنی قوم مین ڈرانی والی ہو
آئی پہر بعد اوسکی نکلی اور اللہ کے رسول کی پاس حاضر ہوئی اللہ اونپر درود بہیجی اور
سلامت رکہی اور وہ تین سو تہی سو وہ حجون تک پہنچی پہر احقب نی آکر اللہ
کے رسول پر سلام کہا اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی اور عرض کیا کہ ہماری
قوم آپکی ملاقات کی لئی حجون مین حاضر ہوی ہی تب اللہ کے رسول نی اللہ اونپر
درود بہیجی اور سلامت رکہی اوس سی رات کو ایکوقت پر حجون مین آنے کا
وعدہ کیا اور عبد بن حمید نے اور ابن جریر نے اور ابو الشیخ نے عظمت مین
ابن مسعود سی روایت کی ہی اونہون نی کہا مینی سنا اللہ کے رسول سے
اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی فرماتی تہی کہ آج کی رات مین جنون کے
سا تہی آہستہ آہستہ قرآن پڑہتا رہا حجون مین اور ابن ابی حاتم نے مجاہد
تک سند پہنچائی کہا اونہون نے وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَیْکَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ کے بیانمین فرمایا
کہ وہ سات تہی تین حران کے لوگون مین سی اور چار نصیبین کے لوگون مین سی اور اونکے
نام تہی حسی اور مسی اور شاصر اور ناصر اور اردوانیان اور احقم اور سُرق
اور ابن جریر نے اور طبرانی نی اور ابن مردویہ نی ابن عباس سی روایت کی

کہ اونہون نے وَاِذۡ صَرَفۡنَآ اِلَيۡكَ نَفَرًا مِّنَ الۡجِنِّ کی بیانمین فرمایا کہ وہ نو شخص تہی نصیبین
کی لوگونمین سی پہر اللہ کے رسول نے اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی اونکو
پیغام پہنچانیکی واسطی اونکی قوم کیطرف بہیجا فائدہ یعنی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون نو جنون کو اپنی طرف سی نایب کر دیا کہ اپنی قوم کو ہماری پیغام پہنچاؤ اور حکم شرع
کے بتاؤ اون نومین اٹہہ کے نام ان رواتیونمین ہوچکی ایک اور روایت سی ثابت ہی
کہ نوین کا نام عمرو تہا اللہ اون سب سی راضی رہی اور مسلم اور ابو داود نے علقمہ تک
سند پہنچائی اونہون نے کہا کہ مینی ابن مسعود سی کہا کہ تم مین سی کوی جنون کی
رات مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ رہا ہی اونہون نے کہا کوئی ہم مین سے
اونکی ساتہہ نہین رہا ولیکن ہم ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ
تہی پہر ہمنی آپکو نہ پایا تو ہمنی آپکو نالون اور گہاٹیون مین ڈہونڈ ہا ہمنی کہا اونکو
کوئی اوڑا لی گیا یا اونکو کسی نی دہوکی سی گرفتار کیا پہر بہت بری رات جو کسی
قوم پر گذری ہوگی ویسی ہماری وہ رات گذری پہر جب صبح ہوی ایکا ایک کیا دیکہتی
ہین کہ آپ حرا پہار کیطرف سی چلی آتے ہین ہمنی عرض کیا یا رسول اللہ ہمنی آپکو
نپایا پہر ہمنی آپکو ڈہونڈہا پہر آپ ہمکو نہ ملی سو بہت بری رات جو کسی قوم پر گذری
ہوگی ویسی ہماری رات گذری آپ نے فرمایا کہ میری پاس جنونکا بلانی والا آیا
تہا سو مین اوسکی ساتہہ گیا پہر مینی اونکی سامنی قرآن پرہا پہر آپ ہمکو لے چلی اور
ہمکو اونکی قدمونکی نشان دکہلائی اور اونکی آگ کی نشان دکہلائی سو جنون نے
آپسی توشہ مانگا سو آپنی اونسی فرمایا کہ تمہاری واسطی ہر ایک ہڈی ہی جس پر ذکر
ہوا اللہ کے نام کا پڑی گی تمہاری ہاتہونمین جیسی بہت گوشت سی بہری ہوی
ہوتے ہی اور ہر ایک مینگنی چارہ ہی تمہاری جانورونکا پہر اللہ کے رسول
نے اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی فرمایا کہ اون سی استنجا نکرو کہ وہ کہانا

بہی تمہارے بہائیونکا درمنثور مین ہی کہ طبرانی نے اوسط مین اور ابن مردویہ
نے ابن عباس سے روایت کی اونہون نے کہا کہ پہیری گئی جن اللہ کے رسول کیطرف
اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی دو بار اور تہی سردار جنونکی نصیبین مین **فائدہ**
یہ آپسی معلوم ہوا کہ ایسا معاملہ دو بار گذرا کہ آپ قرآن پڑہ رہی تہی جنونکو اللہ نے
آپکی طرف پہیر دیا ایکبار وہ قرآن سن کر ایمان لائی آپکی سامنی نہین آئی اونکا ذکر
اوپر ہو چکا دوسری مرتبہ یہہ نو شخص جو نصیبین کی سردار تہی آپسی قرآن سن کر
ایمان لائی پہر بہت سا مجمع جنونکا لیکر آپکی پاس حاضر ہوی آپ اونکو رات
بہر صبح تک قرآن سناتی رہی ان لوگونکو آپنی جنونکیطرف اپنا نایب بنا کر بہیجا کہ جنونکو
ایمان اور اسلام کی تعلیم فرماوین الہی جن آدمیون اور جنون نے تیری رسول پاک
کو دیکہا اور ایمان لائی اور آپکی زبان پاک سی تیرا کلام سنا اون سب پر اپنی رحمت
کا مینہہ برسا اور اونکی درجی بلند کر اور ہم سب کو اونکی طفیل سی دین محمدی پر قایم رکہہ آمین
بعد اسکی بہی پہر جن بہت بار آپ پاس آئی ہین حدیثون مین جابجا اسکا بیان ہے **امام**
احمد نے فرمایا کہ ہمسی کہا یعقوب نی جو ابراہیم کے بیٹی وہ سعد کے بیٹی کہا کہ مجہسی کہا میرے
باپ نے اونہون نی ابن اسحق سی کہ مجہسے کہا ابو عمیس نی جو عتبہ کے بیٹی وہ عبد اللہ کے بیٹی
وہ عتبہ کے بیٹی اونہون نی ابو فزارہ سی اونہون نی ابو زید سی جو آزاد غلام ہین
عمرو مخزومی کے جو حریث کی بیٹی اونہون نے عبد اللہ سی جو مسعود کے بیٹی اونہون
نے کہا کہ اس بیچ مین کہ ہم مکہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہی اور
آپ اپنی چند رفیقونمین تہی ایکاایک نی فرمایا اوٹہین میری ساتہہ تم مین سی دو مرد
اور ہرگز نہ اوٹہی میری ساتہہ وہ مرد کہ اوسکی دل مین ذرہ برابر کینہ ہو پہر مین آپکی
ساتہہ اوٹہا اور ایک ڈولچی پانی اوٹہائی مجکو یہی خیال تہا کہ اوسمین پانی ہی پہر
نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ ہم مکہ کے اونچی طرف پہنچی ہینی

ڈرایا ان کو بہت سی مخلوق نے [illegible] رسول الله صلی الله علیه وسلم [illegible] اور سلامت رکھے
میری لئے ایک خط کھینچ دیا پھر فرمایا اسی جگہ ٹھہرا رہنا یہانتک کہ میں تیرے پاس آؤں
پھر میں ٹھہرا رہا اور آپ انکی طرف چلے گئے پھر بیٹھے انکو پڑھایا [illegible] ایسی شور وغل ہوتی تھی
پھر آپنے انکے ساتھ بڑی رات تک مشورہ کیا یہانتک کہ صبح کے وقت میرے پاس
آئے فرمایا تو ٹھہرا رہا ابن مسعود نے عرض کیا یا رسول الله آپ فرما گئے تھے کہ تو
ٹھہرا رہنا یہانتک کہ میں تیرے پاس آؤں پھر فرمایا تیرے ساتھ وضو کا پانی ہے میں
بولا ہاں بیٹھی اوس ڈولچی کو کھولا تو وہ چھوارہ رنگا شربت تھا پھر الله کے رسول نے
الله انپر درود بھیجے اور سلامت رکھے فرمایا چھوارہ بھی پاکیزہ اور پانی [illegible]
ڈالا پھر آپنے اوس سے وضو کیا پھر جب نماز پڑھنے کھڑے ہوئے آئے دو شخص [illegible]
نے پایا اور کہا یا رسول الله ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہماری امام ہوں [illegible]
دونوں [illegible] رسول الله [illegible] پھر جب نماز پڑھ چکے کہا یہ کون
[illegible] رسول الله فرمایا جن نصیبین کے [illegible] آئے تھے کچھ سوال کرتے تھے
[illegible] سو میں نے [illegible] سو انکو توشہ دیا ہے
[illegible] سو میں نے انکو توشہ دیا [illegible] کچھ چیز ہے یا رسول الله
جس کا آپنے انکو توشہ دیا فرمایا میں نے انکو توشہ دیا گوبر کا جسقدر وہ گوبر پاوینگے
اوسکو چھوہارا دیوینگی یعنی وہ سب جو بھی دیوینگی اور جسقدر وہ ہڈی پاوینگی اوسکو
گوشت بنی ہوئی پاوینگی اور اوسوقت منع کردیا رسول الله صلی الله علیه وسلم
نے استنجا کیا جاوے گوبر اور ہڈی سے صحیح بخاری میں ہی کہ ابوہریرہ فرماتی ہیں کہ
[illegible] رسول الله علیه وسلم نے فرمایا کہ مجھکو پتھر ڈھونڈہ دو کہ میں اونسی استنجا کروں
[illegible] اور گوبر مت لا سو میں پتھر انکو لایا جب آپ فراغت کی تب میں عرض کیا
کہ ہڈی اور گوبر کا کیا حال ہی آپنے فرمایا وہ دونوں خوراک جنوں کی [illegible]

پاس آئی اچھی نصیبین کی جنون کی اور وہ بہت اچھی جن تھی انہون نے مجھسے
توشہ مانگا مین اونکی واسطی اللہ سی دعا کی کہ وہ جس ہڈی پر اور جس گوبر پر گزرین تو آگے
اوسکی اوپر کہانا پا دین گے امام بیہقی نی دلائل النبوۃ مین فرمایا کہ ہمسی فرمایا ابو عبد اللہ
حافظ نی کہا کہ ہمسی فرمایا بغداد مین اپنی اصل کتاب سی حسن نے باپ عبید اللہ نی جو محمد کے
بیٹی تھے کی ہسنی ڈالی کہا کہ ہمسی فرمایا اسمعیل کی باپ محمد سلمی نی جو اسمعیل کی بیٹی
کہ ہمسی فرمایا صالح کی باپ عبد اللہ نی جو صالح کی بیٹی کہ مجھسی فرمایا لیث نے جو سعد کے
بیٹی کہ مجھسی فرمایا یونس نے جو یزید کے بیٹی وہ ابن شہاب سی کہا کہ مجھکو خبر دی
عثمان کی باپ ابن سنہ خزاعی نی اور وہ ایک مرد تھی شام کے لوگو مین سے کہ اونہون
نی سنا عبد اللہ سی جو مسعود کی بیٹی وہ کہتی ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
جب مکہ مین تھے آپنی اپنی رفیقون سی فرمایا کہ جو شخص تم مین سی چاہی کہ چلی رات جنون
پاس حاضر ہوی سو اونمین سی میرے سوا کوئی حاضر نہوا پھر ہم چلی یہانتک کر جب
ہم مکہ کی اونچی طرف پہنچی آپنی میری لئی اپنی پاؤن سی ایک خط کہینچ دیا پھر مجہکو حکم کیا اوس مین
بیٹھون پہر آپ چلے یہانتک کہ کہڑی ہوی اور قرآن شروع کیا پہر آئیں بہت جماعتین
نی ڈھانک لیا کہ میری اور آپکے بیچ آڑ ہوگئی کہ مین آپ کی آواز نہین سنتا تہا
پہر وہ لوگ چلی گئی اور آپنی صبح کی ساتھ فراغت پائی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ ابن
مسعود نی فرمایا کہ مینی سنا کہ جنون نی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا
کون گواہی دیوی کہ آپ اللہ کی پیغام پہنچانیوالی ہین اور اوس جگہہ کے نزدیک ایک
درخت تہا جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسی فرمایا بہلا دیکھو تو اگر یہہ درخت
گواہی دیوی تم ایمان لاوگی وہ بولی ہان جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس
درخت کو بلایا وہ آیا ابن مسعود نی فرمایا کہ مینی اوسکو دیکھا کہ اپنی شاخونکو کہینچتا
آتا تہا حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تو گواہی دیتا ہی کہ مین اللہ کا پیغام پہنچانیوالا ہون

ہون وہ درخت بولا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک آپ اللہ کے پیغام پہچانیوالے
ہین امام مسلم ترمذی جامع مین فرماتے ہین کہ ہمسی فرمایا عبدالرحمن نے
جو واقد کے بیٹے ہین کہ ہمسی فرمایا ولید نے جو مسلم کے بیٹے وہ روایت کرتے زہیر سے جو
محمد کے بیٹے ہین وہ محمد سے جو منکدر کے بیٹے ہین وہ جابر سے اونہون نے فرمایا کہ اللہ کے
رسول اللہ اوپر دروبہیجے اور سلامت رکہے اپنے رفیقون پر نکلے اور اونکے سامنے سورۂ
رحمن کو اول سے آخر تک پڑہا وہ سب چپکے رہے پھر آپنے فرمایا کہ مین جنونکے سامنے
جنونکی راتمین اسکو پڑہا تہا وہ جواب دینے مین تمسے اچہے تہے جب مین آتا تہا اللہ
کی اس قول پر فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ یعنی پھر کیا کیا نعمتین اپنی رب کے
جہٹلاؤگے وہ کہتے تہے کہ لَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِعَمِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ یعنی کسی
چیز کو تیری نعمتون مین سے اے مالک ہمارے ہم نہین جہٹلاتے ہین سو تیرے ہی لئے
سب تعریف اب یہہ ذکر ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت جبرئیل کو اونکی اصلی صورت مین بہی دوبار دیکہا ایکبار
زمین مین دوسری بار ساتوین آسمان کے اوپر معراج کی راتمین جب
راتمین اللہ نے آپکو ساتون آسمانونکے اوپر بلایا اور خود اللہ نے ایسی باتین
کہین اور پانچون نمازونکا حکم فرمایا اور بہت کچہہ غیب کا کارخانہ آپکو
دکہا دیا امام ترمذی جامع مین فرماتے ہین کہ ہمسی فرمایا ابن ابی عمر نے کہا کہ ہمسی
فرمایا سفیان نے اونہون نے مجالد سے اونہون نے شعبی سے کہ مسروق نے کہا کہ حضرت
عائشہ رضؓ نے اس آیت کی بابمین فرمایا لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی یعنے البتہ دیکہین اپنی
رب کے بڑی نشانیان کہ اپنی جبرئیل کو دیکہا آپنے اونکو اونکی اصلی صورت مین فقط دو
بار دیکہا ایکبار وس بیری کی درخت کی پاس کہ وہین تک پہنچ سے اور ایکبار جیاد
مین کہ اونکی لئی چہہ سو بازو تہے آسمان کا کنارہ ڈہانک لیا تہا امام ترمذی فرماتے ہین

ا نہوں نے کہا عبید اللہ نے جو
ابو زرعہ کے بیٹے اونہون نے اسرائیل سے اونہون نے ابو اسحاق سے اونہون
نے عبد الرحمن سے جو یزید کے بیٹے اونہون نے عبد اللہ سے اونہون نے
فرمایا کہ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى یعنی نہین جہوٹ کہا دل نے انکی جو کچھ دیکہا کہا کہ
اللہ کے رسول نے اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے جبریل کو ایک رفرف
کی جوڑی مین دیکہا کہ جو کچھ درمیان آسمان اور زمین کے ہے سب اوسسے بہر گیا
امام مسلم فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا زہیر نے جو حرب کے بیٹے کہ ہمسے کہا اسمعیل نے
جو ابراہیم کے بیٹے اونہون نے داود سے اونہون نے شعبی سے اونہون نے مسروق
سے اونہون نے حضرت عائشہ سے کہ اونہون نے اللہ کے رسول سے اللہ اونپر
درود بہیجے اور سلامت رکہے اس آیت کا مطلب پوچہا وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ
وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ یعنی بیشک دیکہا اوسنے اوسکو آسمان کے کنارے کہلی
ہوئی پر اور البتہ دیکہا اوسکو بار دوسری تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
یہہ ذکر جبریل کا ہے وہ جو اونکی صورت ہے جسپر وہ بنائے گئے ہین اونکو اس صورت
پر اونکو میں ان دو مرتبہ کے سوا نہین دیکہا میں نے اونکو آسمان سے اوترتے ہوئے دیکہا
کہ آسمان کے درمیان زمین تک جو کچھ ہے وہ اونکے جسم کی بڑائی سے بہر گیا ہمسے
فرمایا ابن نمیر نے کہ ہمسے کہا ابو اسامہ نے کہ ہم سے کہا زکریا نے اونہون نے ابن اشوع سے
اونہون نے عامر سے اونہون نے مسروق سے کہ اونہون نے حضرت عائشہ سے
اس آیت کا مطلب پوچہا کہ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ
فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ یعنی پہر نزدیک ہوا پہر اوتر آیا پہر تہا بقدر دو کمان کے یا اس سے بہی نزدیک
پہر پیغام بہیجا اللہ نے اپنے بندہ کیطرف جو کچھ پیغام بہیجا حضرت عائشہ نے فرمایا
کہ یہہ ذکر جبریل کا ہے کہ وہ آپکے پاس مردونکی صورتمین آیا کرتے ہے اور وہ اس مرتبہ

آپکی پاس آئی اپنی اوس صورت مین جو انکی صورت ہی سواد نہون نی ڈہانک
لیا کنارہ آسمان کا **فائدہ** اس آیت کی دو مطلب مین ایک مطلب یہہ ہی کہ
حضرت جبریل وترے اور نزدیک آئی دوسرا مطلب یہہ ہی کہ معراج کی رات مین
اللہ تعالی اوترا اور نزدیک آیا یہہ مطلب آگی آتا ہی **درمنثور** مین ہی کہ روایت
کیا عبد نی جو حمید کے بیٹے ہین اونہون نی ابن عمر تک سند پہنچائی کہ جبریل آیا
کرتے تہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس دحیہ کلبی کی صورت مین امام احمد
اور ابو شیخ نی حضرت عائشہ تک سند پہنچائی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا کہ مینی جبریل کو اوترتے ہوئی دیکہا مجھو لجھیہ دونو کنارون کی بیچ مین
ہی جہاد لبنی بہر گیا اوپر سندس کی کپڑی تہی جنمین موتی اور یاقوت لٹکتی تہی
ابن مبارک نی زہد مین ابن شہاب سی روایت کی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نی جبریل سی سوال کیا کہ اپنی صورت اونکو دکہلاوین جبریل نی کہا آپکو
اسکی تاب نہ آوی گی فرمایا مین چاہتا ہون کہ تم ایسا ہی کرو پہر جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم مصلی کیطرف نکلی چاندنی رات مین تب آپ پاس جبریل اپنی صورت مین
آئی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت اونکو دیکہا آپکو غش آگیا پہر آپ
ہشیار ہوئی تو جبریل آپکو تہامی ہوئی تہی اور رکہا ایک ہاتہہ آپکی سینہ پر اور دوسرا
ہاتہہ آپکی دونو کندہون کی بیچ مین رکہی ہوئی تہی تب جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا کہ مجکو خیال نہ تہا کہ خلق مین کوئی شی اسطرح کی ہی جبریل نی فرمایا
پہر کیا حال ہو اگر آپ اسرافیل کو دیکہین اونکی توبارہ بازو ہین ایک بازو پورب مین
اور ایک بازو پچہم مین اور عرش اونکی کندہون کی بیچ کی جگہہ پر ہی اور اونکا جسم کبہی
کبہی سمٹ جاتا ہی اللہ کی عظمت سے یہانتک کہ وہ چڑیا کیطرح چہوٹی ہو جاتی
ہین یہانتک کہ عرش کو فقط اللہ کی عظمت اوٹہائی رہتی ہی اب دوسری بات

معراج کی رات کا ذکر یون ہی کہ امام مسلم فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا شیبان نی
جو فروخ کے بیٹی ہین کہا کہ ہمسی فرمایا حماد نی جو سلمہ کی بیٹی ہین کہ ہمسی کہا ثابت
بنانی نی اونہون نی انس سی جو مالک کی بیٹی کہ اللہ کے رسول نی اللہ اونپر
درود بہیجی اور سلامت کہی فرمایا کہ میری پاس براق لایا گیا اور وہ ایک جانور
ہی سفید لنبا گدہی سی اونچا اور خچر سی نیچا اپنا قدم اوس جگہہ کی نزدیک رکہتا ہی
جہان اوسکی نگاہ پہنچتی ہی پہر مین اوسپر سوار ہوا یہانتک کہ مین بیت المقدس
مین آیا پہر مینی اوسکو اوس حلقہ مین باندہ دیا جسمین نبی باندہا کرتے تہی پہر مین مسجد
مین داخل ہوا پہر پڑہین مینی اوسمین دو رکعتین پہر نکلا مین پس لائی میری پاس جبریل ایک
[illegible] برتن [illegible]
پسند کیا پہر وہ مجکو لیکر آسمان کی طرف چڑہی پہر جبریل نی دروازہ کہلوایا پوچہا گیا کہ
تو کون ہی کہا جبریل ہون کوی بولا اور تیری ساتہہ کون ہی کہا محمد ہین کوی بولا
اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا اونکو بلا بہیجا ہی پہر ہماری واسطی کہولا گیا پہر ایکایک مینی
آدم کو دیکہا اونہون نی مجکو مرحبا کہا یعنی جگہہ کشادہ ہی اور میری لئی بہتری کی دعا
کی پہر وہ مجکو لیکر دوسری آسمان تلک چڑہی جبریل نے دروازہ کہلوایا کوی بولا
تو کون ہی کہا جبریل ہون کوی بولا اور تیری ساتہہ کون ہی کہا محمد ہین کوی بولا
اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا اونکو بلا بہیجا ہی پہر ہماری واسطی دروازہ کہولا گیا پہر
ایکایک مینی دونو کو دیکہا جو آپسمین خالہ کی بیٹی ہین عیسی بیٹی مریم کے اور یحیی بیٹی زکریا
کی اون دونون نی مجکو مرحبا کہا اور میری واسطی بہتری کی دعا کی پہر وہ مجکو لیکر
تیسری آسمان تک چڑہی پہر جبریل نی دروازہ کہلوایا کوی بولا تو کون ہی کہا
جبریل ہون کوی بولا اور تیری ساتہہ کون ہی کہا محمد کوی بولا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا اونکو
بلا بہیجا ہی پہر ہماری واسطی دروازہ کہولا گیا پہر ایکایک مینی یوسف کو دیکہا اور کیا دیکہتا

ہوں کہ اونکو آدہا حسن دیا گیا ہی پہر اونہوں نی مجکو مرحبا کہا اور میری لئی بہتری
کی دعا کی پہر وہ مجکو لیکر چوتہی آسمان تلک چڑہی پہر جبریل نی دروازہ کہلوایا
کوی بولا یہہ کون ہی کہا جبریل ہون کوی بولا اور تیری ساتہہ کون ہی کہا
محمد ہین کوی بولا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا اونکو بلا بہیجا ہی پہر ہماری لئی دروازہ
کہولا گیا پہر ایکا ایک مینی ادریس کو دیکہا اونہون نے مجکو مرحبا کہا اور میری لئی
بہتری کی دعا کی اللہ تعالی نے فرمایا وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا اور ہمنی اسکو
اونچا کیا ہی اونچی جگہہ پر پہر وہ مجکو لیکر پانچوین آسمان تلک چڑہی پہر جبریل
نے دروازہ کہلوایا کوی بولا یہہ کون ہی کہا جبریل کوی بولا اور تیری ساتہہ کون
ہے کہا محمد ہین کوی بولا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا اونکو بلا بہیجا ہی پہر ہماری لئی
دروازہ کہولا گیا پہر ایکا ایک مینی ہارون کو دیکہا اونہون نے مجکو مرحبا کہا اور
میری واسطی بہتری کے دعا کی پہر وہ مجکو لیکر چہٹی آسمان تلک چڑہی پہر جبریل نے دروازہ
کہلوایا کوی بولا یہہ کون ہی کہا جبریل ہون کوی بولا اور تیری ساتہہ کون ہی
کہا محمد ہین کوی بولا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا اونکو بلا بہیجا ہی پہر ہماری لئی دروازہ
کہولا گیا پہر ایکا ایک مینی موسی کو دیکہا اونہون نے مرحبا کہا اور میری واسطے
بہتری کی دعا کی پہر وہ مجکو لیکر ساتوین آسمان تلک چڑہی پہر جبریل نی دروازہ
کہلوایا کوی بولا یہہ کون ہی کہا جبریل ہون کوی بولا اور تیری ساتہہ کون ہی
کہا محمد ہین کوی بولا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا اونکو بلا بہیجا ہی پہر ہماری لئی دروازہ
کہولا گیا پہر ایکا ایک مینی ابراہیم کو دیکہا کہ اپنی پیٹہہ بیت المعمور کیطرف ٹیکی ہوی
ہیں اور اوسمین ہر روز ستر ہزار فرشتی داخل ہوتے ہین پہر اوسکی طرف پلٹ کر
نہین آتے پہر وہ مجکو اوس بیری کے درخت کی طرف لی گئی ہمین تلک پہنچی
پہر ایکا ایک دیکہا کہ اوسکی پتی جیسی کان ہاتہیون کی اور اوسکی پہل جیسی مٹکی پہر

جب اوسکو ڈھانک لیا اللہ کے حکم سے جس چیز نے ڈھانک لیا اوسکا رنگ بدل
گیا پھر اللہ کی خلقت مین سے کسی کی طاقت نہین کہ اوسکی حسن کا بیان کرسکے
پھر اللہ نے میری طرف پیغام بھیجا جو کچھہ پیغام بھیجا پھر مجھپر فرض کین پچاس نمازین
ہر دن اور رات مین پھر مین موسی کیطرف اوترا اونہون نے کہا تمہاری مالک نے تمہاری
امت پر کیا فرض کیا مینے کہا پچاس نمازین وہ بولے اپنے مالک کیطرف پھر جاو اور
آسانی مانگو کیونکہ تمہاری امت کو اسکی طاقت نہین ہے کیونکہ مینے بنی اسرائیل کے اولاد کو
آزمایا ہے اور اونکو جانچا ہے پھر مین پلٹ کر اپنے مالک کیطرف گیا پھر مینے کہا اے مالک
میری آسانی کر میری امت پر پھر مجھسے پانچ کم کردین پھر مین موسی کیطرف پلٹا
اور مینے کہا کہ مجھپرسے پانچ کم کردین وہ بولے کہ تمہاری امت کو اسکی طاقت نہین
پھر اپنے مالک کیطرف پلٹ جاو اور اسی سے آسانی مانگو پھر مین اپنے مالک کے اور موسی
کے درمیان مین آتا جاتا رہا یہانتک کہ فرمایا اے محمد یہہ پانچ نمازین ہین ہر
دن اور رات مین ہر ایک نماز کے واسطے دس ہین سو وہ پچاس نمازین ہین اور جو
شخص نیکی کا ارادہ کرے پھر اوسکو نہ کرے اوسکے لیے ایک نیکی لکھی جاویگی پھر اگر اوسکو کریگا
اوسکے لیے دس نیکیان لکھی جاوینگی اور جو شخص بدی کا ارادہ کرے پھر اوسکو نہ کرے تو کچھہ نہین
لکھا جائیگا پھر اگر اوسکو کریگا ایک بدی لکھی جاویگی پھر مین اوترا یہانتک
کہ مین موسی تلک پہنچا اور مینے اونکو خبر دی وہ بولے اپنے مالک کیطرف پھر جاو
اور اوسسے آسانی مانگو پھر مینے کہا مین اپنے مالک کیطرف پلٹ پلٹ کر گیا یہانتک
کہ مجھکو اوس سے شرم آتی امام بخاری فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا ہدبہ نے جو خالد
کے بیٹے کہا ہمسے فرمایا ہمام نے جو یحیی کے بیٹے اونہون نے کہا کہ ہمسے فرمایا قتادہ نے
اونہون نے انس سے جو مالک کے بیٹے اونہون نے مالک سے جو صعصعہ کے بیٹے کہ
اللہ کے نبی نے اللہ اونپر درود بھیجے اور سلامت رکھے کہی اونسے اوس رات کا احوال

بیان فرمایا جسمین وہ سیر کروائی گئی کہ اس بیچ مین کہ مین حطیم مین تہا اور بعضی نے بیت
فرمایا کہ حطیم مین لیٹا تہا ایکبارگی ایک میری پاس ایک آنیوالا آیا پہر چیرا جو کچہہ اسکی درمیان سے
اس تلک اوسنی چاک کیا راوی کہتا ہی پہر مین جارود سی کہا اور وہ میرے پہلو کیطرف تہے کہ اسکا
کیا مطلب ہے وہ بولی سینے کی شروع سی ناف کی بالون تک چیر فرمایا پہر میرا دل نکالا پہر ایک
طشت سونی کا ایمان سی بہرا ہوا لایا گیا پہر میرا دل دہویا گیا پہر بہر دیا گیا پہر جگہہ پر
رکہہ دیا گیا پہر ایک سفید جانور بغلہ سی نیچا اور حمار سی اونچا لایا گیا اپنا قدم اپنی نگاہ کی پہنچنے
کی نزدیک رکہتا تہا پہر مین ویسپر سوار کیا گیا پہر جبرئیل مجہکو لی چلی یہانتک کہ نیچی والی آسمان تک
آئی پہر دروازہ کہلوایا کہا گیا یہہ کون ہی کہا جبرئیل ہون کہا اور تیری ساتہہ کون ہے کہا
محمد ہین کہا گیا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکی لئی کہ بہت اچہا ہے
یہہ آنا جو وہ آئی پہر کہولا گیا پہر جب مین پہنچا تو ایکبارگی ایک وہمین آدم تہی پہر کہا یہہ تمہارا
باپ آدم ہین تم ونپر سلام کہو پہر مینی اونپر سلام کہا اونہون نی سلام کا جواب دیا پہر کہا مرحبا
ہی اچہی بیٹی کی واسطی اور اچہی نبی کی واسطی پہر وہ مجہکو لیکر چڑہا یہانتک کہ دوسرے
آسمان تلک آئی پہر دروازہ کہلوایا پہر کہا گیا یہہ کون ہی کہا جبرئیل ہون کہا گیا اور
تیری ساتہہ کون ہی کہا محمد ہین کہا گیا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکی لیئے
کہ بہت اچہا ہی یہہ آنا جو وہ آئی ہین پہر ہماری واسطی کہولا گیا پہر جب ہم پہنچی یکبارگی ایک
وہان یحیی اور عیسی تہی اور وہ دونو خالہ کی بیٹی ہین کہا یہہ یحیی اور عیسی ہین ان دونوپر
سلام کہو مینی سلام کہا اون دونون نی جواب دیا پہر بولی مرحبا ہی اچہی بہائی کی واسطی اور
اچہی نبی کی واسطی پہر وہ مجہکو لیکر تیسری آسمان تک چڑہی پہر دروازہ کہلوایا پہر کہا گیا یہہ کون ہے
کہا جبرئیل ہون کہا گیا اور تیری ساتہہ کون ہی کہا محمد ہین کہا گیا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا ہان
کہا گیا مرحبا ہی اونکی واسطی سو بہت اچہا ہی یہہ آنا جو وہ آئی ہین پہر کہولا گیا پہر جب مین
پہنچا ایکبارگی وہان یوسف تہی کہا یہہ یوسف ہین اونپر سلام کہو پہر مینی اونپر سلام کہا

اونهون نی جواب دیا پهر کها مرحبا هی اچهی بهائی کی واسطی اور اچهی نبی کی واسطی پهر وه مجهکو لیکر چرهی
یهانتک که چوتهی آسمان تک آئی پهر دروازه کهلوایا کها گیا یهه کون هی کها جبریل هون
کها گیا اور تیری ساتهه کون هی کها محمد هین کها گیا اور اونکو بلا بهیجا هی کها هان کها گیا
مرحبا هی اونکی لئی بهت اچها هی یهه آنا جو وه آئی هین پهر دروازه کهولا گیا پهر جب مین پهنچا
ایکا ایک ادریس کو دیکها کها یهه ادریس هین انپر سلام کهو مینی اونپر سلام کها اونهو
نی جواب دیا پهر کها مرحبا اچهی بهائی کی واسطی اور اچهی نبی کے واسطی پهر وه
مجهکو لیکر چرهی یهانتک که پانچوین آسمان تلک آئی پهر دروازه کهلوایا کها گیا یهه کون هے
کها جبریل هون کها گیا اور تیری ساتهه کون هی کها محمد هین کها گیا اور اونکو بلا بهیجا هے
کها هان کها گیا مرحبا هی اونکی واسطی اور بهت اچها هی یهه آنا جو وه آئی پهر جب مین پهنچا
تو ایکا ایک هارون کو دیکها کها یهه هارون هین انپر سلام کهو مینی اونپر سلام کها اونهون
نی جواب دیا پهر کها مرحبا اچهی بهائی کی واسطے اور اچهی نبی کی واسطی پهر وه مجهکو لیکر چرهی
یهانتک که چهتی آسمان تک آئی پهر اونهون نی دروازه کهلوایا کها گیا یهه کون هے کها جبریل
هون کها گیا اور تیری ساتهه کون هی کها محمد هین کها گیا اور اونکو بلا بهیجا هی کها هان
کها مرحبا هی اونکی واسطی بهت اچها هی یهه آنا جو وه آئی پهر جب مین پهنچا ایکا ایک
موسی کو دیکها کها یهه موسی هین انپر سلام کهو مینی اونپر سلام کها اونهون نی جواب دیا پهر کها
مرحبا هی اچهی بهائی کی واسطی اور اچهی نبی کی واسطی پهر جب مین آگی بڑها وه روئی کسینی
اونسی کها کس بات نی تمکو رولایا کها مین اس لئی روتا هون که ایک جوان میری بعد بهیجا گیا
هی جنت مین اوسکی امت مین سی لوگ داخل هونگی بهت زیاده اوسسی جو میری امت
مین سی داخل هونگی پهر وه مجهکو لیکر ساتوین آسمان تک چرهی پهر جبریل نی دروازه کهلوایا
کها گیا یهه کون هی کها جبریل هون کها گیا اور تیری ساتهه کون هے کها محمد هین کها گیا اور اونکو
بلا بهیجا هی کها هان کها مرحبا هی اونکی لئی بهت اچها هی یهه آنا جو وه آئی پهر جب مین

پہنچا تو ایکا ایک وہان ابراہیم تہی کہا یہہ تمہاری باپ ہین انپر سلام کہو مینی اونپر سلام کہا
اونہون نے جواب سلام کا دیا پہر کہا مرحبا ہی اچہی بیٹی کی واسطی اور اچہی نبی کی واسطی پہر
میری واسطی بیر کا درخت ظاہر کیا گیا کہ پہنچے اوسی تک ہے تو ایکا ایک وسکی بیر ہجر کی مٹکون برابر
تہی اور ایکا ایک وسکی پتی ہاتہیون کی کانون کی برابر تہی کہا یہہ بیر کا درخت ہی کہ اسی تلک پہنچے
پہر ایکا ایک چار نہرین تہین دو نہرین چہپی اور دو نہرین کہلی ہین کہا یہہ دونو کیا ہین ای
کہا وہ دو جو چہپی ہین سو دو نہرین ہین جنت مین اور وہ جو دو کہلی ہین سو نیل اور فرات ہین
پہر میری واسطی بیت المعمور ظاہر کیا گیا کہا مینی ای جبریل یہہ کیا ہی کہا یہہ بیت المعمور ہے
ہر روز ستر ہزار فرشتی اوسمین داخل ہوتی ہین پہر میری پاس ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودہ کا
اور ایک برتن شہد کا لایا گیا پہر مینی دودہ کو پسند کیا تب اونہون نی کہا یہی پیدایش ہے
جسپر تم اور تمہاری امت ہی پہر مجہپر نماز فرض کی گئی پچاس نمازین ہر روز پہر مین پلٹا اور
مین موسی پر گذرا وہ بولی تمکو کیا حکم ہوا کہا مجہکو حکم ہوا ہر روز پچاس کا اونہون نی کہا کہ
تمہاری امت سی ہر روز پچاس نمازین نہین ہو سکتین کی قسم اللہ کے مینی لوگونکو تمسے
پہلی آزمایا ہی اور مینی اسرائیل کی اولاد سی بہت شدت سی کام لیا دن رہی ہین سو
تم اپنی مالک کی طرف پہر جاو پہر اوس سی اپنی امت کی واسطی آسانی مانگو پہر مین پلٹا پہر
مجہسے دس کم کر دین پہر مین موسی کیطرف پلٹا پہر اونہون نی اوسیطرح کہا پہر مین پلٹا
تو مجہپرسی دس کم کر دین پہر مین موسی کیطرف پلٹا پہر اونہون نے اوسیطرح کہا پہر مین پلٹا
تو مجہپرسی دس کم کر دین پہر مین موسی کیطرف پلٹا پہر اونہون نی اوسیطرح کہا پہر مین پلٹا
تو مجہکو دس نمازونکا حکم ہوا ہر دن مین پہر اونہون نے اوسیطرح کہا پہر مین پلٹا پہر مجہکو حکم
ہوا پانچ نمازونکا ہر روز مین پہر مین موسی کیطرف پلٹا وہ بولی تمکو کیا حکم ہوا مینی کہا
مجہکو حکم ہوا پانچ نمازونکا ہر روز اونہون نی کہا تمہاری امت سی پانچ نمازین ہر
روز نہین ہو سکین گے اور مینی لوگونکو تمسی پہلی آزمایا ہی اور مینی اسرائیل کی اولاد سے بہت شدت سے

ہاتھ ہار دن ماری ہین سو تم اپنی مالک کے طرف پہر جاؤ پہر اوس سے اپنی امت کی واسطے
آسانی مانگو کہا مینی مانگا اپنی مالک سی یہان تک کہ مجکو شرم آئی لیکن مین راضی ہوتا ہون
اور تابعدار ہون پہر جب مین آگی بڑہا مجھکو ایک پکارنیوالی نی پکارا کہ جاری کیا مینی
فرض اپنا اور ہلکا کر دیا مینی اپنی بندون پر سے اور یہی روایت صحیح مسلم مین ہی اوسمین
بیت المعمور کے ذکر مین یون ہی کہ اوسمین ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتی ہین جو
جب اوس سی نکلتی ہین پہر پلٹ کر اوسکے طرف نہین آتی امام بخاری دوسری جگہہ لکہتی ہین
کہ ہمسی فرمایا یحیی نی اونہون نی فرمایا کہ ہمسی کہا لیث نی اونہون نی یونس سے اونہون
نی ابن شہاب سی اونہون نی انس سے جو مالک کے بیٹی اونہون نے کہا کہ ابوذر بیان کرتی تہی
کہ اللہ کے رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی فرمایا کہ میری گہر کی چہت کہولی
گئی اور مین مکہ مین تہا پہر جبریل اوتری اور اونہون نے میرا سینہ چاک کیا پہر اوسکو زمزم کی پانی
سی دہویا پہر وہ ایک سونیکا طشت حکمت اور ایمان سی بہرا ہوا لائی پہر اوسکو میری
سینہ مین ڈالا پہر اوسکو ملا دیا پہر میرا ہاتہہ پکڑ پہر مجھکو لیکر آسمان تک چڑہی سو جب مین
پہنچی والی آسمان تک آیا جبریل نی آسمانکی دربان سی کہا کہول وہ بولا یہہ کون ہی کہا یہہ
جبریل ہی کہا تیری ساتہہ کوئی اور بہی ہی کہا ہان میری ساتہہ محمد ہین کہا کیا اونکو بلا
بہیجا ہی کہا ہان پہر جب کہولا گیا ہم پہنچی اوپر آسمان تک چڑہی پہر ایکا ایک دیکہا کہ ایک مرد
بیٹہی ہین اونکی داہنی طرف کچہہ لوگ ہین اور اونکی بائین طرف کچہہ لوگ ہین جب وہ اپنی
داہنی طرف دیکہتی ہین ہنستی ہین اور جب اپنی بائین طرف دیکہتی ہین روتی ہین وہ بولی مرحبا
اچہی نبی کی واسطہ اور اچہی بیٹی کے واسطی مینی جبریل سی کہا یہہ کون ہی کہا یہہ
آدم ہین اور یہہ لوگ جو اونکی داہنی اور بائین طرف ہین یہہ اونکی بیٹونکی ارواحین ہین
سو داہنی طرف کی لوگ اونمین سے باغ بہشت کی لوگ ہین اور وہ لوگ جو اونکی بائین طرف
ہین آگ کے لوگ ہین سو جب اپنی داہنی طرف دیکہتی ہین ہنستی ہین اور جب اپنی بائین طرف دیکہتی ہین

روتی مین یہانتک کہ وہ مجھکو لیکر دوسری آسمان تک چڑہی اب اس روایت
مین آسمانونکا ذکر کچھہ مختصر ہی پہر یون ہی کہ ابن شہاب نی کہا کہ پہر مجھکو خبر دی
ابن حزم نی کہ ابن عباس اور ابو حبہ انصاری کہا کرتی تہی کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا کہ پہر وہ مجھکو لیکر چڑہی یہانتک کہ مین ایسی جگہ پر چڑہا کہ مین وہان قلمونکی آواز
سنتا تہا کہ ابن حزم نی اور انس نی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پہر اللہ نی میری
اُمت پر پچاس نمازین فرض کین پہر وہی ذکر ہی جیسا اوپر ہوگیا پہر یون ہی
کہ پہر مجھکو لی چلی یہانتک کہ مین پہنچایا گیا اوس بیری کی درخت تک کہ اوسی تک پہنچکی
جگہہ ہے اور اوسپر طرح طرح کی رنگ چہا گئی کہ مین نہین جانتا وہ کیا تہا پہر مین جنت
داخل کیا گیا پہر اونکا ایک دیکہا کہ اوسمین موتی کی گنبد ہین اور اوسکی مٹی مشک ہے
امام بخاری کتاب التوحید مین یہہ لکہتی ہین کہ ہمسی کہا عبد العزیز نی جو عبد اللہ کی بیٹی ہین
کہا مجہسے بیان کیا سلیمان نی اوہون نی شریک سی جو بیٹی عبد اللہ کی انہون نی
کہا کہ مین نی سنا انس سی جو مالک کی بیٹی وہ کہتی ہین جس رات مین کہ اللہ کی رسول
اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی کعبہ کی مسجد سے سیر کو بلائی گئی آگے
ساتون آسمانونکا ذکر ہے پہر یون ہی کہ پہر وہ اونکو لیکر چڑہی اوسکی
اوپر اتنا کہ اونکو اللہ کے سوا کوئی نہین جانتا یہانتک کہ آپ بیری کی
درخت تک آئی جو پہنچ کی جگہہ ہے اور وہ زبردست عزت والا یعنی اللہ
جل جلالہ نزدیک ہوا پہر اوترا یہانتک کہ ہوگیا آپ سی بقدر دو کمان کی بلکہ اور
زیادہ نزدیک پہر اللہ نی اونکی طرف حکم بہیجا کہ پچاس نمازین ہین تیری اُمت پر
ہر دن اور رات مین پہر آپ اوترے یہانتک کہ موسی تک پہنچی تو موسی نی اونکو روکا
اور کہا ای محمد تمہاری رب نی تمکو کیا حکم کیا فرمایا کہ مجہکو حکم کیا پچاس نماز کا ہر دن اور
رات مین وہ بولی کہ تمہاری اُمت سی یہہ نہین ہوسکیگا پہر پلٹ جاؤ کہ تمہارا رب تمپر سی اور

اوپر سے ہلکا کر دی پہر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل کیطرف موڑ کر دیکہا
گویا آپ اونسے اس بات مین مشورہ لیتے تہے پہر جبریل نے آپکی طرف اشارہ کیا کہ ہان
اگر آپ چاہین پہر وہ اونکو لیکر چڑہے اوس بڑی زبردست کیطرف یعنی اللہ جل جلالہ
کیطرف پہر آپنے کہا اور آپ اپنی جگہہ پر تہے کہ ہلکا کر دی ہمپر سے کہ میری امت کو اسکے
طاقت نہین پہر دس نمازین کم کر دین پہر آپ موسی کیطرف پلٹے پہر اونہون نے
آپکو روکا اور موسی آپکو پہیر پہیر کر اللہ تعالی کیطرف بہیجتے رہے یہانتک کہ پانچ
نمازین رہ گئین پہر موسی نے آپکو روکا اور فرمایا ای محمد قسم اللہ کے بنی اسرائیل
کی اولاد سے اپنی قوم سے اس سے کم چاہا تہا سو وہ سست ہوی اور اوسکو چہوڑ دیا
اور آپکے امت بہت کم زور جسم مین اور دل مین اور بدنمین اور آنکہومین اور کانومین ہیت
جائی کہ آپکا رب آپ پر سے ہلکا کر دے ہر مرتبہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبریل کی طرف موڑ کر
دیکہتے تہے کہ اونکو مشورہ دین اور جبریل اس بات سے ناخوش نہین ہوتے تہے سو جب
پانچوین مرتبہ آپکو اونچا لیگیا تو آپنے کہا کہ ای میرے رب میری امت کمزور ہین اونکی جسم اور اونکی
دل اور اونکی کان اور اونکی بدن سو ہمپر سے ہلکا کر دے تب اوس زبردست نے فرمایا کہ ای
محمد آپ بولے مین حاضر ہون حاضر ہون فرمایا کہ میری پاس بات نہین بدلتی جس طرح
مینے فرض کیا تجہپر اصل کتاب مین سو ہر نیکی اوسکے دس برابر ہین سو یہہ پچاس ہے
اصل کتاب مین اور وہ پانچ ہین تجہپر پہر آپ موسی کیطرف پلٹے وہ بولے تمنے کیا کیا
آپ بولے کہ ہمپر سے ہلکا کر دیا ہر نیکی کے عوض اوسکی دس برابر ہمکو دیا موسی بولے کہ قسم
اللہ کے بنی اسرائیل کے اولاد بہی اس سے بہت کم چاہا تہا سو اونہون نے اوسکو
چہوڑ دیا پہر جائیے اپنے رب کیطرف کہ وہ آپ پر سے اور بہی ہلکا کر دے فرمایا اللہ کے رسول
اللہ اوپر درود بہیجے اور سلامت رکہے ای موسی قسم اللہ کی مجکو اپنے رب سے شرم آتی
ہین اوسکی طرف آنا جاتا رہا پہر آپ وتاری گئی اللہ کے نام سے فائدہ ایک روایت

مین ہی کہ آپ حطیم مین کعبے کے پاس تہی اور ایک روایت مین ہی کہ میری گہر کی چہت ہوکر نکلے
اور جبریل اوترے حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری مین لکہتے ہین کہ جب دونون باتین
ام ہانی کے گہر مین تہی جو ابو طالب کی بیٹی تہین اونکا گہر ابو طالب کی گہاٹی مین تہا
اوس گہر کی چہت کہولی حضرت جبریل اوترے اوس گہر کو آپنے اپنا گہر فرمایا جبریل
آپ کو اوس گہر سے کعبہ کیطرف لائی پہر آپ کو وہان سے لے گئی حافظ ابن حجر عسقلانی نے
فتح الباری مین لکہتے ہین کہ اُموِی نے اپنے مغازے مین روایت کی اور اونہون تک سند
پہنچا کر بیہقی نے روایت کی اونہون نے محمد سے جو بیٹے عمرو کی اونہون نے ابو سلمہ سے اونہون نے
ابن عباس سے اس آیت کی بابت مین وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً اُخْرٰی کہا کہ نزدیک ہوا اونسے رب
اونکا اور یہہ سند اچہی ہی اور یہہ قوی گواہ ہی شریک کے روایت کا امام مسلم فرماتی ہین کہ ہمسے
فرمایا ابو بکر نے جو ابو شیبہ کی بیٹی ہین کہا کہ ہمسے کہا ابو اسامہ نے کہ ہمسے کہا مالک نے جو مغول
کی بیٹی اور کہا ہمسے ابن نمیر نے اور زہیر نے جو بیٹے حرب کے دونون نے عبد اللہ سے جو نمیر کے بیٹی
اور لفظین اونکی قریب قریب مین کہا ابن نمیر نے کہ فرمایا ہمسے میری باپنے کہا کہ ہمسے کہا
مالک نے جو مغول کی بیٹی اونہون نے زبیر سے جو عدی کی بیٹی اونہون نے طلحہ سے جو مصرف کی
بیٹی اونہون نے مرہ سے اونہون نے عبد اللہ سے کہا کہ جب اللہ کی رسول اللہ اوپر درود
بہیجی اور سلامت رکہی سیر کو بلائی گئی آپ اوس بیری کی درخت تک پہنچائی گئی جو
پہنچ کی جگہہ ہے جو کچہہ زمین سی چڑہایا جاتا ہی وہ اوسی تک پہنچتا ہی پہر اوسسے لیا
جاتا ہی اور جو اوسکی اوپرسی گرایا جاتا ہی اوسی تک پہنچتا ہی پہر اوس سی لیا جاتا ہے
اللہ فرماتا ہے اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی یعنی جب چہا گیا بیری کے درخت پر جو کچہہ چہایا گیا
وہ پروانی تہی سونی کی کہا کہ پہر اللہ کے رسول کو اللہ اوپر درود بہیجی و سلامت رکہی
تین چیزین دی گئین پانچ نمازین دیگئین اور پچہلی آیتین سورہ بقر کی دیگئین اور اونکی امت مین سے
جو لوگ اللہ کے ساتہہ کسی چیز کو شریک نکرین اونکی بڑی بڑی گناہ بخشدی گئے

اور امام ترمذی لکھتے ہیں کہ مالک جو مغول کے بیٹے ہیں اونکی سوا اوروں نے یون کہا ہے
کہ خلق کا علم اوسی تک پہنچا ہے اونکو اوسکا علم نہیں جو اوسکی اوپر ہے امام مسلم فرماتے ہیں
کہ ہمسے کہا عبد اللہ عنبری نے جو معاذ کے بیٹے کہا کہ ہمسے کہا میرے باپ نے کہا ہمسے
کہا شعبہ نے اونہوں نے سلیمان شیبانی سے اونہوں نے سنا زر سے جو حبیش کے
بیٹے اونہوں نے حضرت عبد اللہ سے اونہوں نے کہا لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ
الْكُبْرٰى البتہ دیکھیں اپنے رب کی بڑی نشانیاں کہا دیکھا جبرئیل کو اونکی صورت
میں کہ اونکی چھ سو بازو تھے امام ابو یعلی اپنی مسند میں فرماتے ہیں کہ ہمسے کہا ابو خیثمہ نے
کہ ہمسے کہا عفان نے جو مسلم کے بیٹے کہ ہمسے کہا حماد نے جو سلمہ کے بیٹے اونہوں نے
عاصم سے جو بہدلہ کے بیٹے اونہوں نے زر سے جو حبیش کے بیٹے اونہوں نے عبد اللہ سے
جو مسعود کے بیٹے اللہ اونسے راضی رہے اس آیت کی بابت وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى
اور البتہ دیکھا اوسکو دوسری بار کہا کہ فرمایا اللہ کے رسول نے اللہ اونپر درود بھیجے اور
سلامت رکھے کہ مین دیکھا جبرئیل کو بیری درخت کی پاس کہ اوسی تک پہنچ ہے اونکے
چھ سو بازو تھے اونکی پروں سے رنگا رنگ موتی اور یاقوت جھڑتے تھے اور ابو الشیخ اور ابو نعیم
کے دلائل النبوۃ میں عبید کے بیٹے عمیر سے معراج کی ذکر مین یون ہے کہ اللہ نے پیغام دیا اپنے
بندے کو جو کچھ پیغام دیا پھر جب حضرت جبرئیل نے اللہ کی نزدیک ہونے کی آہٹ پائی سجدہ میں گر کر کہا
اور اللہ کی پاکی یون بولتے رہے سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ
پاک ہے جبر اور اختیار اور بڑائی و عظمت والا یہانتک کہ اللہ کو اپنے بندے سے جو کچھ فرمانا تھا
فرما چکا پھر اونہوں نے سر اوٹھایا تو مین نے اونکو اوس صورت مین دیکھا جس صورت پر وہ بنائے
گئے ہیں اونکی بازو تھے زبرجد اور موتی اور یاقوت پروئے ہوئے تھے پھر میرے خیال مین
یہہ معلوم ہوا کہ جتنی جگہ اونکی گھٹنوں کے بیچ میں ہے اوس سے آسمان کا کنارہ ڈھک گیا امام مسلم
فرماتے ہیں بیان کیا ہمسے ابو بکر نے جو ابو شیبہ کے بیٹے کہا ہمسے کہا حفص نے اونہوں نے

[illegible] سے او نہوں نے عطا سے او نہوں نے ابن عباس سے [illegible] او نہوں نے
فرمایا کہ [illegible] دیکھا او سکو [illegible] فرمایا ابو بکر نے جو ابو شیبہ کے
[illegible] سعید اشج نے او نہوں نے وکیع سے کہا اشج نے [illegible]
[illegible] کہا اعمش نے او نہوں نے زیاد سے جو حصین کے بیٹے او نہوں نے
ابو العالیہ سے او نہوں نے ابن عباس سے او نہوں نے فرمایا کہ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ
مَا رَأَى یعنی نہیں غلطی کی دل نے اوسمین جو کچھہ دیکھا وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى اور البتہ
دیکھا او سکو دوسری بار کہا دیکھا او سکو اپنے دل سے دو بار ہمسے فرمایا ابو بکر نے جو ابو شیبہ
کے بیٹے کہا ہمسے کہا وکیع نے او نہوں نے یزید سے جو ابراہیم کے بیٹے او نہوں نے قتادہ سے
او نہوں نے عبد اللہ سے جو شقیق کے بیٹے او نہوں نے ابو ذر سے او نہوں نے کہا
کہ میں نے پوچھا اللہ کے رسول سے اللہ او نپر درود بھیجے اور سلامت رکھے کیا آپ نے اپنے مالک کو
دیکھا فرمایا نور ہے او سکو کسطرح دیکھوں ہمسے فرمایا محمد نے جو بشار کے بیٹے کہا ہمسے فرمایا
معاذ نے جو ہشام کے بیٹے کہا ہمسے فرمایا میرے باپ نے اور کہا ہمسے حجاج نے جو شاعر
کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا عفان نے جو مسلم کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا ہمام نے ان دونوں نے
یعنی ہشام اور ہمام نے قتادہ سے او نہوں نے عبد اللہ سے جو شقیق کے بیٹے کہا
کہ میں کہا ابو ذر سے کہ اگر میں دیکھتا اللہ کے رسول کو اللہ او نپر درود بھیجے اور سلامت
رکھے البتہ آپ سے پوچھتا او نہوں نے فرمایا تم کیا چیز پوچھتے کہا میں آپسے پوچھتا کہ آیا
اپنے رب کو دیکھا ہے فرمایا ابو ذر نے کہ میں پوچھا ہے آپ سے فرمایا میں دیکھا ایک نور امام
ترمذی فرماتے ہیں کہ ہمسے فرمایا احمد نے جو منیع کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا شریح نے جو
نعمان کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا حکم نے جو عبد الملک کے بیٹے وہ قتادہ سے او نہوں نے انس سے کہا
کہ فرمایا اللہ کے رسول نے اللہ او نپر درود بھیجے اور سلامت رکھے کہ اسی اثنا میں کہ میں
جنت میں سیر کر رہا تھا ایکا ایک ایک نہر میری سامنے آئی کہ او سکے دونوں کنارے پر

سوتی کی خیمی تہی مینی فرشتی سی کہا یہہ کیا ہی کہا یہہ کوثر ہی جو اللہ نے آپکو دی ہے
پہر اوسنی اوسکی مٹی مین اپنا ہاتہہ ڈالا تو مشک نکلا پہر میری سامنی کیا گیا بیری کا درخت
کہ اوس تک پہنچ ہی پہر مین دیکہا نور پڑا اس حدیث کی سند اچہی ہی صحیح ہی امام
ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا محمد نے جو بیٹے عمرو کی ہین عمرو کی بیٹے ہین نبہان کے
بیٹے وہ صفوان کی بیٹے کہا کہ ہمسی کہا یحیی عنبری نے جو کثیر کے بیٹے ہمسی کہا
سالم نی جو جعفر کے بیٹے اونہون نی حکم سے جو بیٹے ابان کی اونہون نی عکرمہ
سی اونہون نی ابن عباس رض سی کہا کہ دیکہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی اللہ کو
مین کہا کہ کیا اللہ نہین فرماتا ہی لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ یعنی نہین
پاتین اوسکو نگاہین اور وہ پاتا ہی نگاہون کو اور وہ ہی لطیف خبردار افسوس تجہپر تو جب وہ
ظاہر ہو اپنی نور سی وہ نور جو اسکا [illegible] اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مالک کو
دو مرتبہ دیکہا اس حدیث کی سند اچہی ہی **فایدہ** ابن عباس کی بیان سے
دونو حدیثونکا مطلب کہل گیا یہہ جو فرمایا کہ نور ہی کیونکر دیکہون اسکا یہہ مطلب ہے
کہ وہ جو اصل نور اللہ کا ہی وہ دیکہنی مین نہین آتا مگر اوسنی اپنا جلوہ اور اپنا ظہور دکہایا
جسطرح چاہا اپنی تئین ظاہر کردیا درمنثور مین ہی کہ طبرانی اور ابن مردویہ نی ابن عباس تک
سند پہنچائی کہ اونہون نی فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رب کو دوبار دیکہا
ایکبار آنکہہ سی اور ایکبار دل سی اور ابن جریر نے ابن عباس تک سند پہنچائی کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری نگاہ کا نور میری دل مین کہدیا گیا پہر مین اوسکو اپنی دل سی
دیکہا اس روایت مین یہہ بہی ہی کہ آپنے فرمایا کہ بہت چیزین اللہ نی ایسی ہین جسی فرماتی
ہین کہ تمسی اون چیزونکی بیان کرنیکا مجہکو اذن نہین دیا ہی مطلب ہی اللہ کی اس
کلام کا ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی
مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی اور خطیب نی انس تک سند پہنچائی کہ اللہ کے رسول نے

اللہ پر درود بھیجے اور سلامت رکھے فرمایا کہ جب مین آسمان کی طرف سیر کو چلایا گیا میرے
رب نے مجھکو یہانتک نزدیک کیا کہ میرے اور اوسکے بیچ مین تھا جیسے مقدار دو
کمان کا بلکہ اس سے بھی زیادہ نزدیک بلکہ اور زیادہ نزدیک فرمایا ای محمد مین کہا حاضر ہون
ای رب فرمایا کیا تمکو اس بات کا غم ہوا کہ مینے تمکو سب نبیونکی آخر مین کیا مین کہا
ای رب میرے نہین فرمایا کیا تیری امت کو اس پر غم ہوا کہ مینے انکو سب امتونکی
آخر مین کیا مین کہا ای رب میرے نہین فرمایا اپنی امت کو میری طرف سے سلام
پہنچا دے اور انکو خبر دے کہ مینے انکو سب امتونکی آخر مین کیا اسلیے کہ اور امتونکو انکی
سامنے فضیحت کرون اور انکو اور امتونکی سامنے فضیحت نکرون روایت کیا ہے ابو الشیخ نے
اور ابن مردویہ نے حضرت انس سے کہ پہنچا ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل
سے فرمایا کہ تم اپنے رب کو دیکھتے ہو فرمایا کہ میرے اور اوسکے بیچ مین البتہ ستر پردے آگ کے
یا نور کے اگر مین ونمین سے اول کو دیکھون بیشک جل جاؤن اور روایت کیا عبد نے
جو حمید کے بیٹے اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے کہ اونسے پوچھا گیا اوس بیری کے درخت کا
احوال کہ اوسی تک پہنچ کے کہا اوسی تک پہنچتا ہے علم علم والے کا اور اوسکی آگے
کسیکو خبر نہین سوا اللہ کے اور ابن جریر نے روایت کی ہے شمر سے کہ اونہون نے کہا
کہ ابن عباس آئے کعب کے پاس اور کہا مجھسے بیان کرو اوس بیری کے درخت کا احوال
کہ اوسی تلک پہنچ کے کہا وہ ایک بیری کا درخت ہے عرش کی جڑ مین وہی تک پہنچتا ہے
علم جاننے والے کا نزدیکی فرشتے کا اور بھیجے ہوئے نبی کا اوسکی پیچھے غیب ہے کہ سوا اللہ کے
کسیکو اوسکی خبر نہین اور ابن جریر نے کعب سے روایت کی کہ اونہون نے کہا وہ ایک
بیری کا درخت ہے عرش کی اوٹھانیوالونکی سرونپر اوسی تک پہنچتا ہے علم سب خلقونکا
پھر نہین ہے کسیکو اوسکی پیچھے کی خبر اسلیے اوسکا نام رکھا گیا منتہی کہ علم کے انتہا اوسکو
ہے **فائدہ** اوپر ہو چکا کہ امام ترمذی نے لکھا ہے کہ مالک جو مغول کے بیٹے ہین

اونکی سوا کسو نی نہین جانا ہی کہ علم سب کا اوسی تک پہنچتا ہی [illegible] یہان سی یہ مسئلہ
خوب کہل گیا کہ وہ درخت عرش کی جڑ مین ہی اور وہ فرشتی جو عرش کی اوٹہانیوالی
اونکی سر وہین تک پہنچی وہ درخت عرش کی پاس ہی اور اوس درخت کی نیچی [illegible]
[illegible] عرش کی اوٹہانیوالونکی [illegible] نہین [illegible]
پہنچا گیا ہی صاف ثابت ہوا کہ وہ عرش کے پاس ہے اور صحیح بخاری کی روایت مین جو پہنچا ہی کہ
ساتون آسمانونکی ذکر کی بعد یون فرمایا کہ پہر وہ آگی لیکر اوس اوپر اونچا چڑہی کہ اسکو سوا
سوائی الله کے نہین جانتا یہانتک کہ آپ بیری کی درخت تک آئی اس روایت سی
صاف ثابت ہی کہ وہ درخت ساتوین آسمان سی بہت اوپر ہی آپ بڑی دور تک چڑہی
اوس درخت تک پہنچی اوس درخت تک پہنچی تو عرش تک پہنچی کیونکہ وہ درخت عرش کے
جڑ مین ہی عرش کی اوٹہانیوالونکو اوسکے اوپر کی خبر نہین تو معلوم ہوا کہ وہ درخت عرش کے
اوٹہانیوالونکی نیچی نہین ہے بلکہ اونکی اوپر ہی کیونکہ عرش کی جڑ مین ہی جناب پیغمبر صلی الله
علیہ وسلم کا عرش تک پہنچنا یہان سی خوب صاف ثابت ہوا ابن ابی شیبہ نے
ابن عباس سی روایت کی کہ اونہون نی فرمایا مین کعب سے پوچہا کیا ہی وہ بیری کا درخت
جسپر انتہا ہی کہا وہ ایک درخت ہی کہ فرشتونکا علم اوسی تک پہنچتا ہی اور اوسکی پاس
اونکو الله کا حکم ملتا ہی اور کسیکا علم اوس سے آگی نہین بڑہتا اور مین اونسی پوچہا کہ جنت
الماوی کیا ہی کہا ایک جنت ہی کہ اوسمین سبز پرندی ہین اوسمین شہیدونکی روحین
چرتی ہین اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نی ابن عباس سی روایت کی ہی کہ عندہا
جنة المأوی یعنی الله فرماتا ہی کہ اوس درخت کی پاس ہے جنت الماوی کہا وہ عرش کے
داہنی طرف ہی اور وہی جگہہ ہی شہیدونکی فائدہ وہ جنت عرش کی داہنی طرف ہے
اور الله فرماتا ہی کہ وہ جنت اوس درخت کی پاس ہے اس روایت سی ثابت ہوا کہ وہ
درخت عرش کی پاس ہے اور روایت کیا عبد بن حمید کے بیٹی ہین اور ابن المنذر نے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... الله تعالیٰ ...

[illegible]

[illegible]

علیہ وسلم کو ... [illegible]

[illegible] ... ابی حاتم و طبرانی اور ... [illegible]

[illegible] ... مسعود ... الله تعالیٰ کی اس قول مین لقد

رای ... [illegible] ... آسمان ... کہا

کہ آپ نی دیکھا ایک سبز فرش بہشت کا ... [illegible] ... امام منذری ترغیب

مین لکھتی ہین کہ روایت کیا ابن ابی الدنیا نی ابو المخارق سی کہ اللہ کے رسول نی اللہ

اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی فرمایا کہ جس شب مجہکو سیر کرایا گیا مین گذرا ایک مرد پر کہ

وہ ڈوبا ہوا تہا عرش کی نور مین مینی کہا یہہ کون ہی کیا کوئی فرشتہ ہی کہا گیا نہین

مینی کہا کوئی نبی ہین کہا گیا نہین مینی کہا یہہ کون ہی کہا گیا یہہ ایک مرد ہے

کہ دنیا مین اسطرح تہا کہ زبان اوسکی تر رہتی اللہ کے ذکر سی اور دل اوسکا اٹکا ہوا تہا

مسجدوںسی اور اوسنے برا نہین کہوایا اپنی ماں باپ کو یہہ حدیث مرسل ہی یعنی ابو المخارق

نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکہا اور یہہ بیان نہین کیا کہ مینی یہہ حدیث کس سی

سنی مولانا سیوطی لالی مصنوعہ مین لکھتی ہین کہ دارقطنی نی افراد مین کہا کہ ہمسی کہا

ابو حامد نے جو حضرموت کی رہنی والی کہ ہمسی کہا عمر نی جو اسمعیل کی بیٹی وہ مجالد کی بیٹی

کہا دارقطنی نی اور ہمسی کہا محمد نی جو احمد کی بیٹی وہ اسد کی بیٹی ہرات کی رہنی والی کہا

کہ ہمسی کہا سری نی جو عاصم کے بیٹی کہا دونون نی کہ ہمسی فرمایا محمد نی جو فضیل
کی بیٹی وہ ابن جریج سی وہ عطا سی وہ ابو الدرداء سی کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جس رات مین مین سیر کو بلایا گیا مینی دیکہا عرش مین ایک ٹکڑا جواہر سبز اوسمین سفید
نور سی لکہا تہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ یعنی نہین کوئی مالک سوا
اللہ کے محمد پیغام پہنچانیوالا ہین اللہ کے ابوبکر بڑے سچے ہین کہا ابن قطنی نی کہ اکیلی ابن
فضیل نے ابن جریج سی یہہ روایت کی ہی مجکو معلوم نہین کہ سوا انکی کسی اور نے یہہ
حدیث بیان کی ہو اور خطیب نے روایت ابن عباس سی لکہی ہی وسمین یون ہی کہ آپنی فرمایا کہ
جس رات کو مین سیر کو بلایا گیا مینی عرش پر دیکہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ
عُمَرُ الْفَارُوْقُ یعنے نہین کوئے مالک سوائی اللہ کی محمد پیغام پہنچانیوالی اللہ کے ابوبکر بڑے
سچی عمر جدا کرنیوالی ہین سچ کو جہوٹہ سی درمنثور مین ہی کہ ابن عدی اور ابن عساکر نی حضرت
انس سی روایت کی [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مین چڑہایا گیا
مین عرش کی پایہ پر لکہا ہوا دیکہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَیَّدْتُهٗ بِعَلِیٍّ یعنی نہین
کوئی مالک سوائی اللہ کی محمد پیغام پہنچانیوالی ہین اللہ کی مینی انکی مدد کی علی سی **فائدہ**
[illegible] فرمایا ہی کہ مینی محمد کے [illegible] کی کہ علی کو انکی ساتھ کردیا علی کو انکا قوت
بازو بنایا جسطرح وزیر بادشاہ کا قوت بازو ہوتا ہی ابو یعلے نی اور طبرانی نی اوسط مین اور
ابن عساکر نی ابو ہریرہ سی روایت کی ہی کہ اللہ کے رسول نے اللہ اونپر درود بہیجی او سلامت
رکہی فرمایا کہ جب مین آسمانکی طرف چڑہایا گیا جس آسمان پر مین گذرا مینی اپنا نام اوسمین لکہا ہوا
پایا محمد رسول اللہ اور ابوبکر صدیق میری پیچہی امام نسائی سنن مین فرماتی ہین کہ ہمکو خبر دی
عمرو نی جو ہشام کی بیٹی کہ ہمسی کہا مخلد نے اونہون نی سعید سی جو عبد العزیز کے
بیٹی کہ ہمسی کہا یزید نے جو ابو مالک کی بیٹی کہ ہمسی کہا انس نی جو مالک کے بیٹی کہ اللہ تعالی کے
رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی او سلامت رکہی فرمایا کہ میری پاس ایک جانور لایا گیا اونکا حمار سے

اور تہا منتہٰی نظر تک اوسکا قدم دہرتا تہا جہان اوسکی نگاہ پہنچتی تہی پہر مین سوار ہوا اور
میرے ساتہ جبرئیل تہی پہر مین چلا پہر بولی اوترو نماز پڑہو مین نی پڑہی کہا وہ بولی تم جانتی ہو
تمنی کہان نماز پڑہی تمنی نماز پڑہی طیبہ مین یعنی مدینہ مین اور اوسیکی طرف ہجرت ہوگی پہر چلنا
ہوا پہر کہا اوترو نماز پڑہو مین نی نماز پڑہی وہ بولی تم جانتی ہو تمنی کہان نماز پڑہی تمنی نماز پڑہی
طور سینا مین جسجگہ موسیٰ علیہ السلام سی اللہ نی باتین کین پہر کہا اوترو نماز پڑہو
مین نی نماز پڑہی وہ بولی تم جانتی ہو تمنی کہان نماز پڑہی تمنی نماز پڑہی بیت لحم مین جسجگہ
عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئی پہر مین بیت المقدس مین داخل ہوا پہر جمع کئی گئی میری لئی
انبیاء پہر جبرئیل نی آگی کر دیا یہانتک کہ مینی اونکی امامت کی پہر اس حدیث مین آسمانونکا
ذکر ہی یہانتک کہ یون ہی پہر وہ مجہکو لیکر چڑہی ساتوین آسمان تک پہر ایکا ایک اوسمین
ابراہیم تہی پہر وہ مجہکو لیکر چڑہی سات آسمانونکی اوپر پہر ہم بیری کی درخت تک آئی اوسی تک
پہنچ ہی پہر مجہکو ایک ابر نی ڈہانک لیا پہر مین سجدہ مین گر پڑا پہر مجہسی کہا گیا
کہ مینی جسدن آسمانون اور زمین کو بنایا فرض کی ہین تجہپر اور تیری امت پر پچاس نمازین
سو قائم رہ تو اوسپر او تیری امت پہر مین ابراہیم کی طرف پلٹا اونہون نی مجہسی
کچہہ نہین پوچہا پہر مین موسیٰ کی پاس آیا وہ بولی کسقدر فرض کیا گیا تمپر اور تمہاری
امت پر مینی کہا پچاس نمازین کہا پہر نہ تمسی ہو سکیگا کہ تم اوسپر قائم رہو اور نہ تمہاری
امت سی پہر اپنی رب کی طرف پلٹ جاو پہر اوس سی آسانی مانگو پہر مین اپنی رب کی
طرف پلٹا پہر مجہپر سی دس ہلکی کر دین پہر مین موسیٰ کیطرف آیا پہر اونہون نی مجہکو
پلٹنی کا حکم کیا پہر مین لوٹا پہر ہلکی کر دین مجہپر سی دس پہر آخر کو پانچ نمازین رہ گئین وہ
بولی پہر پلٹ جاو اپنی رب کیطرف پہر اوس سی اپنی امت کی واسطی آسانی مانگو
کیونکہ یعقوب کی اولاد پر دو نمازین فرض ہوئی تہین سو وہ اوسپر قائم ہوئی سو تم
پلٹ جاو اپنی رب کی طرف اور اوس سی آسانی مانگو پہر مین اپنی رب کیطرف پلٹا

[illegible]

[illegible] پہر مین پہچانا

[illegible]

[illegible]

[illegible] کہا [illegible] کہا [illegible]

[illegible] کہا خالہ [illegible]

[illegible] جناب پیغمبر

[illegible] پیغمبر صلعم [illegible] جبریل [illegible]

[illegible] مجہی [illegible] مجکو [illegible]

[illegible] اوس جگہ تہا سو [illegible] دیا اور اوسمین چہید کیا

پہر اوسمین جانور کو باندہا پہر چڑہی پہر تب [illegible] مسجد کے عمارت مین کہڑی ہوی جبریل نے

کہا [illegible] کیا آپنے اپنی رب سے مانگا تہا آپ کو حورین یعنی گوریان بڑی آنکہون والیان

دکہلاوی فرمایا ہان کہا پہر اون عورتون کے طرف جاؤ اور اونپر سلام کہو اور وہ اوس

چٹان کی بائین طرف [illegible] فرمایا کہ پہر مین اون پاس آیا اور اونپر سلام کہا اونہون نے مجکو

جواب سلام کا دیا مین کہا تم کون ہو وہ بولیان ہم نیک عورتین ہین اچہی ہم عورتین ہین

نیک لوگونکی جو صاف کی گئی پہر وہ نہین میلا نہ لگی اور وہ رہ پڑی پہر اونہون نے

کوچ کیا [illegible] پہر مین [illegible] پہر تہوڑی ہی دیر گذری کہ بہت سی لوگ

جمع ہوی پہر ایک پکارنیوالی نے پکارا اور نماز قائم کی گئی پہر ہم صفین باندہکر کہڑی ہوے

راہ دیکہتی ہی کہ کون ہمارا امام ہو پہر جبرایل نے میرا ہاتہ پکڑا اور مجکو آگے بڑہا دیا پہر مین

نماز پڑہی پہر جب مین پہرا جبریل نے کہا اے نبی محمد تم جانتی ہو کسنی نماز پڑہی تمہارے

پیچہی مین کہا نہین کہا تمہاری پیچہے نماز پڑہی ہر ایک نبی نے جسکو اللہ نے بہیجا پہر

اور جلد جلد مین اوپر چڑہتا گیا یہانتک کہ پہنچا مین سب کے اوپر پہر وہ مجہکو لیکر ساتوین آسمان کی پشت پر
اسی عالیشان جگہ پہنچا کہ ایک نہر پر پہنچی تہی وہ ایسی تہی جیسی چاندی یا موتی کے اور اوس نہر کے اوپر درخت
اور اوسپر پرندی بیٹہتی تہی سب پرندون سی جو مین نی دیکہی مین کہا ای جبرئیل
پرندی تو بیشک اچہی ہین کہا ای محمد اوسکا کہانیوالا اوس سی اچہا ہی پہر کہا ای محمد
تم جانتی ہو یہ کونسی نہر ہی مین نی کہا نہین کہا یہ کوثر ہی جو اللہ نے تمکو دیا ہی پہر
اسکا ایک دیکہا کہ اوسمین سونی اور چاندی کے برتن ہین اور یاقوت اور زمرد کی کنکر اوسمین
بہتی ہین اور اوسکا پانی دودہ سی زیادہ سفید ہی پہر مین ایک برتن لیا اور اوس
پانی مین سی لیکر پیا تو وہ شہد سی زیادہ میٹہا تہا اور مشک سی زیادہ خوشبودار تہا پہر وہ
مجہکو لی چلی یہانتک کہ پہنچی اوس درخت تک پہر مجہکو ایک بدلی نی ڈہانک لیا اوسمین
سب طرح کی رنگ تہی پہر مجہکو جبرئیل نی چہوڑ دیا اور مین اللہ کے لئی سجدی مین گر پڑا پہر اللہ
نی مجہسی فرمایا ای محمد مین جسدن آسمان اور زمین بنائی فرض کین تجہپر اور تیری امت پر
پچاس نمازین سو قائم رہ تو اوسپر اور تیری امت پہر وہ بدلی مجہپرسی ہٹ گئی اور
جبرئیل نی میرا ہاتہ پکڑا پہر مین جلدسی پلٹا پہر مین ابراہیم پر آیا اونہون نی مجہسے
کچہہ نکہا پہر مین موسی پاس آیا اونہون نی کہا تمنی کیا کیا ای محمد مین کہا فرض کین
میری رب نے مجہپر اور میری امت پر پچاس نمازین کہا پہر تمسی وہ نہو سکینگی اور
نہ تمہاری امت سی پہر اپنی رب کی طرف پلٹ جاؤ اور اوس سی مانگو کہ تمکو ہلکا کردی
پہر مین جلدی لوٹا یہانتک کہ مین اوس درخت تک پہنچا پہر مجہکو اوس بدلی نی ڈہانک
لیا اور مجہکو جبرئیل نی چہوڑ دیا اور مین سجدی مین گر پڑا اور مین کہا ای رب میری تونی
فرض کین مجہپر اور میری امت پر پچاس نمازین اور مجہسی وہ نہین ہوسکتین مجہسی نہ
میری امت سی پہر تو ہمکو ہلکا کردی فرمایا مین تیری دس کم کردین پہر وہ بدلی مجہپرسی
ہٹ گئی اور جبرئیل نی میرا ہاتہ پکڑا اور مین جلدسی لوٹا یہانتک کہ مین ابراہیم پر آیا

وہ پچاس نمازین پھر مین موسیٰ پاس آیا اونہون نی مجھسی کہا تمہین کیا دیا گیا ہی میں نے کہا
کہ میری مالک نی مجھسی دس کم کر دین کہا چالیس نمازین تمسی ہرگز نہین ہو سکینگی تمسی
تمہاری امت سی پہر اپنی مالک کی طرف پلٹ جاؤ پہر اوس سی مانگو اپنی پیروؤن کا ہلکا کرنا
پہر اسی طرح حدیث کا ذکر کیا پانچ نمازون تک اور پانچ عوض پچاس کی پہر آخر حدیث
موسیٰ نی حکم کیا کہ پلٹ جاوین اور آسانی مانگین پہر میں نے کہا مجھکو شرم آتی ہے اوس سی جیسا
آپ چپ ہو رہی پہر جب نزدیک آئی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی جبریل سی
فرمایا اسکا کیا باعث ہے کہ مین جس آسمان کی لوگون کی پاس آیا اونہون نی مرحبا کہا اور میری
طرف دیکھکر ہنسی سوا ایک شخص کی کہ مین نے اوسپر سلام کہا اوسنی مجھکو جواب سلام کا دیا اور
مرحبا کہا اور میری طرف دیکھکر نہ ہنسا کہا ای محمد وہ مالک تہا داروغہ دوزخ کا نہین ہنسا
جب سے پیدا کیا گیا ہی اور اگر کسی کی طرف دیکھکر ہنستا تو آپکی طرف دیکھکر ہنستا پہر مین سوار
ہوکر پلٹا پہر اسی بیچ مین کہ آپ کسی رستی مین تہی قریشیون کی ایک قافلہ پر گذری کہ اناج لادی
ہوئی تہی اونمین سی ایک اونٹ تہا کہ اوسمین دو بوری تہی ایک بورا سیاہ اور ایک بورا
سفید پہر جب آپ اوس قافلہ کی برابر پہنچی وہ اونٹ آپ سی بہاگا اور گہومی اور وہ اونٹ گر پڑا
اور ٹوٹ گیا پہر آپ چلی گئی اور صبح ہوئی اور آپ نی اس حال کو بیان فرمایا جب کافرون
نی یہہ بات سنی حضرت ابوبکر پاس گئی اور کہا ای ابوبکر کچہہ تمہین اپنی رفیق کی خبر ہی وہ
خبر دیتی ہین کہ وہ اسی رات مین ایک مہینا بہر کی رستی پر گئی پہر اسی رات مین پلٹ
آئی حضرت ابوبکر بولی کہ اگر اونہون نی یہہ کہا ہی تو بیشک سچ کہا ہی ہم تو اونکو سچا جانتی
ہین اوسمین جو اس سی بہت بڑہ کر ہی ہم اونکو سچا جانتی ہین آسمان کی خبر مین پہر کافرون نی
اللہ کے رسول سی کہا صلی اللہ علیہ وسلم اور سلامت رکھی کہ اس بات کی کیا نشانی ہے
ہمکو خبر دو پہر آپ نی فرمایا مین قریش کی ایک قافلہ پر گذرا اور وہ ایسی ایسی جگہہ پر تہا پہر اونٹ
بہاگا اور گہومی اور اونمین ایک اونٹ تہا کہ اوسکی اوپر دو بوری تہی ایک بورا سیاہ

اونکی پور سفید سو وہ گھوڑا او نہون کی گیا پہر جب تیسرا قافلہ آیا اون لوگون نی انسی
پوچھا اونہون نی انکا ذکر کیا پہر جبرئیل نی جس طرح پر بعد کے رسول نی بیان فرمایا تھا
[illegible] اسی سی نام رکہا گیا ابوبکر کا صدیق یعنی سچے
[illegible] لکہی ہی مولانا جلال الدین سیوطی معراج
[illegible] ابو سعید مالینی نی کہا کہ فرمایا ہمسے
ابن عدی نی کہا کہ فرمایا ہمسے محمد سکون نی جو حسین کی بیٹی کہا کہ فرمایا ہمسے علی نے
جو سہل کے بیٹی کہا کہ فرمایا ہمسے حجاج نی کہا کہ فرمایا ہمسے ابو جعفر نے جو رازی کے
ربیع والا اونہون نی سنا ربیع سی جو بیٹی انس کی اونہون نی ابو العالیہ ریاحی سی یا اونکے
سوا اور کسی سی اونہون نی ابو ہریرہ سی اللہ راضی ہووی اونسی اونہون نی فرمایا کہ آئی جبرئیل
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اونکی ساتھہ میکائیل تھی پہر جبرئیل نی میکائیل
سی کہا کہ لاؤ میری پاس ایک طشت زمزم کی پانی کا کہ مین اونکا دل پاک کرون اور اونکا
سینہ کشادہ کرون پہر آپکا پیٹ چاک کیا اور اوسکو تین بار دہویا اور اونکی پاس میکائیل
تین طشت زمزم کی پانی کی لاتی گئی پہر اپکا سینہ کشادہ کیا اور جو کچہہ اوسمین کچہہ کینہ تہا نکال لیا
اور اوسکو تحمل سی اور ایمان سی اور یقین سی اور اسلام سی بہر دیا اور اپکی کندہون کی بیچمین نبوت کی
مہر سی مہر کر دی پہر اپکی پاس ایک گہوڑا لاتی پہر آپ اوسپر سوار کیی گئی ہر قدم اوسکا اوسکی
نگاہ کی پہنچنی کی جگہہ پر اور نگاہ کی کناری پر تہا پہر آپ چلی اور اپکی ساتھہ جبرئیل چلے
پہر آئی کچہہ لوگون پر کہ وہ ایکدن بوتی تہی اور ایکدن کاٹتی تہی جب کاٹ چکتی تہی وہ جیسا تہا
ویسا ہو جاتا تہا آپنی کہا ای جبرئیل یہہ کون لوگ ہین کہا یہہ لوگ ہین جہاد کرنیوالی اللہ کی راہ
مین دونی کیجاتی ہین اونکی نیکیان سات سو حصی تک اور جو خرچ کی اونہون نی کوئی چیز
تو وہ اوسکا بدلہ دیتا ہی پہر آئی کچہہ لوگون پر کہ اونکی سر پتہر وسنی کچلی جاتی ہین جب کچل جاتی
ہین پہر جیسی تہی ویسی ہو جاتی ہین اور اونپر سی یہہ ذرا سو قوف نہین ہوتا ہی کہا ای ج

جبریل یہہ کون لوگ ہین کہا یہہ وہ لوگ ہین کہ بھاری ہوتی ہین اونکی سر نماز سی پہر
آئی کچہہ لوگونپر کہ اونکی آگی چیتھڑی ہین اور اونکی پیچھی چیتھڑی ہین چرتی ہین جسطرح
[illegible] اور کہاتی ہین [illegible] پہر [illegible] اونکی
پہر پوچھا یہہ کون لوگ ہین ای جبریل کہا یہہ وہ لوگ ہین کہ نہین دیا کرتی زکوتین اپنی مالونکی
[illegible] ظلم کیا [illegible] اللہ ظلم کرنیوالا بندونپر پہر آئی کچہہ لوگونپر کہ اونکی
آگی [illegible] پکا ہوا ہانڈیون مین اور گوشت ہی کچا پلید سو اونہون نی کہانا شروع کیا
[illegible] پیغمبر کرتی ہین تکی پاکیزہ سی کہا ای جبریل یہہ کون لوگ ہین کہا وہ مرد
[illegible] امت ہین سی کہ اوٹہتا ہی اپنی عورت کی پاس سی جو حلال ہی پہر پلید عورت کی
[illegible] اوسکی ساتہہ رات کو رہتا ہی صبح تک اور وہ عورت کہ اوٹہتی ہی اپنی خاوند کی پاس سی
جو حلال [illegible] پہر آتی ہی مرد کی پاس پہر رہتی ہی ساتہہ اوسکی پاس صبح تک پہر آئی
ایک لکڑی پاس رستی مین کہ جو کوئی کپڑا گذرتا ہی وہ اوسکو پہاڑ ڈالتی ہی اور جو چیز کہ پاس
ڈالتی [illegible] جبریل کہا یہہ مثال ہی آپکی امت کی اون لوگونکی جو بیٹہتی ہین رستی پر پہر اوسکو کاٹتی
ہین [illegible] آیت [illegible] سو پہر آئی ایک مرد پر کہ اوسنی ایک بڑا گٹہا
جمع کیا [illegible] اوسکو اوٹہا نہین سکتا اور وہ اوسکی اوپر اور زیادہ لیتا ہی پہر پوچہا یہہ کیا ہے
ای جبریل کہا یہہ وہ مرد ہی آپکی امت مین سی کہ ہوتین اوسپر امانتین لوگونکی کہ اوسکو اوسکی ادا
کرنی کی قدرت نہین اور وہ چاہتا ہی کہ اوسکی اوپر اور لیوی پہر آئی کچہہ لوگونپر کہ کاٹی جاتی ہین
اونکی زبانین اور ہونٹ لوہی کی قینچیونسی جب کاٹی جاتی ہین پہر جیسی تہی ویسی ہو جاتی ہین
اور [illegible] سو موقوف نہین ہوتا کہا یہہ کون لوگ ہین ای جبریل کہا واعظ کہنی والے
[illegible] پہر آئی ایک چہوٹی [illegible] پر کہ اوس سی ایک بڑا بیل نکلتا ہی پہر وہ بیل چاہتا ہی کہ
داخل ہووی [illegible] سو نہین ہو سکتا پہر کہا [illegible] ای جبریل کہا یہہ وہ مرد ہی
[illegible] بولتا ہی [illegible] شرمندہ [illegible]

پہر آئے ایک میدان مین پہر ایک خوشبو پاکیزہ ٹہنڈی اور خوشبو مشک کی پائی اور ایک آواز
سنے پہر کہا اے جبرئیل کیا ہے یہہ خوشبو پاکیزہ ٹہنڈی اور خوشبو مشک کی اور کیا ہے
یہہ آواز کہا یہہ آواز ہے جنت کی کہتی ہے اے رب میرے دے مجہکو جو کچہہ تو نے مجہسے
وعدہ کیا کہ بہت ہوئے میری کوٹہی اور میرا ستبرق اور میرا حریر اور میرا سندس اور میرا
عبقری اور میرا مرجان اور میری چاندی اور میرا سونا اور میری آبخورے اور میری طباق
اور میری تہیلیان اور میرا شہد اور میرا پانی اور میری شراب اور میرا دودہ پہر دے مجہکو جو
کچہہ تو نے مجہسے وعدہ کیا تب فرمایا کہ تیری واسطے ہر ایک مسلمان مرد اور مسلمان عورت اور
ایمان والا مرد اور ایمان والی عورت اور جو کوئی ایمان لایا مجہپر اور میری پیغمبرون پر اور کام
کیا نیک اور نہین شریک کیا میری ساتہہ اور نہین بنائی مجہکو چہوڑکر شریک اور جو مجہسے
ڈرا اوسکو امن ہے اور جو مجہسے مانگیگا مین اوسکو دونگا اور جو مجہکو قرض دیگا مین اوسکو
بدلا دونگا اور جو مجہپر بہروسا کریگا مین اوسکو کفایت کرونگا مین ہی اللہ ہون نہین
کوئی مالک سوای میری نہین خلاف کرتا ہون وعدہ اور نجات پائی ایمان والون نے
اور بہت خوبیون والا ہے اللہ بہت اچہا بنانے والا جنت بولی مین راضی ہوئی پہر آئے
ایک میدان مین اور ایک بری آواز سنی اور ایک بری بو پائی کہا کیا ہے یہہ بو اے جبرئیل
اور کیا ہے یہہ آواز کہا یہہ آواز ہے دوزخ کی کہتا ہے اے رب میری دے مجہے جو تو نے
وعدہ کیا کہ بہت کثرت سی ہین زنجیرین میری اور طوق میری اور بہڑکتی آگ میری
اور گرم پانی میرا اور جہاڑ کانٹے میری اور پیپ میری اور عذاب میرا اور دور ہے
گہرا و میرا اور بہت تیز ہی گرمی میری سو دے مجہکو جو تو نے مجہسے وعدہ کیا فرمایا تیری لئی
ہر ایک شریک ٹہیرانیوالا اور شریک ٹہیرانیوالی اور پلید اور پلیدنی اور ہر ایک ظالم جو نہین
یقین لاتا حساب کی دن پر کہا مین راضی ہوا پہر آپ چلی یہانتک کہ بیت المقدس مین
آئے پہر اوترے پہر اپنا گہوڑا ایک پتہر کیطرف باندہا پہر داخل ہوے پہر فرشتون کی ساتہہ

[illegible] تمہارے ... پھر ... [illegible]

[illegible] پیغام ... [illegible]

کہا ہاں وہ بولے اللہ ان ہمارے بھائی کو اور نائب کو خوش رکھے کہ بہت اچھے بھائی ہیں اور
بہت اچھے نائب ہیں ... بہت ... میں پھر ... پیغمبروں کی روحوں سے ... اپنے
رب کی تعریف کی فرمایا ابراہیم نے کہ شکر ہے اللہ کا جسنے مجھکو خاص دوست بنایا
اور مجھکو بڑی بادشاہت دی اور مجھکو ایک پیشوا بنایا کہ لوگ میری پیروی پر چلیں اور مجھکو
آگ سے چھڑایا اور اسکو میرے اوپر ٹھنڈی اور سلامتی کردیا پھر موسی علیہ السلام نے اپنے
رب کی تعریف کی فرمایا شکر ہے اللہ کا جسنے مجھسے باتیں کیں اور مجھکو چن لیا اور میرے
اوپر توراۃ اتاری اور میرے ہاتھ پر فرعون کو ہلاک کیا اور یعقوب کی اولاد کو نجات
دی اور میری امت میں سے وہ لوگ بنائے جو سچ بات کی راہ بتاتے ہیں اور اسکے موافق
انصاف کرتے ہیں پھر داود علیہ السلام نے اپنے رب کی تعریف کی فرمایا شکر ہے اللہ کا
جسنے مجھکو بڑی بادشاہت دی اور مجھکو زبور سکھلائی اور میرے لئے لوہا نرم کیا اور
پہاڑوں کو اور پرندوں کو میرا تابعدار کیا کہ میرے ساتھ اسکی پاکی بولتے تھے اور مجھے
حکمت اور فیصلہ بات کا دیا پھر سلیمان علیہ السلام نے اپنے رب کی تعریف کی فرمایا شکر ہے
اللہ کا جسنے ہواکو میرا تابعدار کیا اور دیووں کو میرا تابعدار کیا کہ جو کچھ میں چاہتا تھا وہ بناتے تھے
قلعے اور تصویریں اور لگن جیسے تالاب اور دیگیں جو ایک جگہ جمی ہوئی اور مجھکو بولی پرندوں کی
سکھلائی اور مجھکو ہر چیز کثرت سے دی اور دیووں اور آدمیوں اور پرندوں کی فوج مجھکو میرا تابعدار
کردیا اور اپنے بہت ایمان والے بندوں پر مجھکو بڑائی دی اور مجھکو بڑی بادشاہت دی کہ ایسی
بعد کسیکے واسطے لائق نہیں اور بنائی میری بادشاہت پاکیزہ بادشاہت کہ اس میں حساب
نہیں ہے پھر عیسی علیہ السلام نے اپنے رب کی تعریف کی فرمایا شکر ہے اللہ کا جسنے مجھکو
اپنا کلمہ بنایا اور بنائی میری کہاوت جیسے کہاوت آدم کی کہ بنایا اسکو مٹی سے پھر

اور خوشی کہ [illegible]

[illegible] سو کہتا تھا تو [illegible]

[illegible] اللہ کے سلام [illegible] یعنی اونچا کر دیتا [illegible] کی [illegible] کو اور

لوگوں کو اور جلا دیتا تھا میں صدقے ہوں اللہ کے حکم سے اور مجھکو اونچا کیا اور مجھکو پاک

کر دیا اور [illegible] شیطان تیرا [illegible] ہوتی ہے کہ [illegible]

اور [illegible] پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی تعریف کی فرمایا تم سب نے اپنے

رب کی تعریف کی اور میں اپنے رب کی تعریف کرنیوالا ہوں شکر ہے اللہ کا جسنے مجھکو

بھیجا رحمت تمام جہان کے لوگوں کے واسطے اور سب لوگوں کے واسطے خوشی سنانیوالا

اور ڈر سنانیوالا اور اتارا میرے اوپر قرآن کہ اوسمیں بیان ہے ہر چیز کا اور بنایا

میری امت کو بہتر امت کہ نکالی گئی لوگوں کے واسطے اور بنایا میری امت کو [illegible]

اور میری امت کو ایسا بنایا کہ وہی پہلے ہیں اور وہی پچھلے ہیں اور کشادہ کیا میرے

سینے کو اور اتارا مجھسے بوجھ میرا اور اونچا کیا میرے لئے ذکر میرا اور بنایا مجھکو شروع

کرنیوالا اور تمام کرنیوالا کہا ابو جعفر رازی نے کہ تمام کرنیوالا پیغمبری کا اور شروع کرنیوالا

شفاعت کا قیامت کے دن پھر تین برتن لائے گئے کہ ڈہکے ہوئے تھے اونکے منہ پھر [illegible]

[illegible] پانی [illegible] تھا کہا گیا اوسمیں سے پیجئے تو پیا [illegible] تھوڑا سا

[illegible] اور [illegible] میں اسکو نہیں چاہتا اور

[illegible] حرام ہو جاوے گی آپکی امت

[illegible] آپکی امت میں سے کوئی آپ کی راہ پر چلتا مگر تھوڑے لوگ

پھر [illegible] آسمان [illegible] دروازہ کھلوایا کہا گیا یہ کون ہے کہا جبرئیل کہا گیا

اور کون ہے تیرے ساتھ کہا محمد ہیں [illegible] کہا [illegible] اللہ [illegible] زندہ رکھے

اکہ وہ بھائی ہین اور نائب ہین اور بہت اچھی بہائی ہین اور بہت اچہی نائب ہین اور
بہت اچہا آنا انکا ہی پہر آپ داخل ہوئی ایک شخص کیا دیکھتی ہین کہ وہان ایک مرد ہین
اونکا جسم پورا ہی اونکی جسم مین کچہہ کم نہین ہوا ہی جیسا آدمیونکی جسم مین سی کم ہوجاتا ہی
اونکی داہنی طرف ایک دروازہ ہی کہ اوس سی خوشبو اچہی نکلتی ہی اور اونکی بائین طرف ایک
دروازہ ہی کہ اوس سی بدبو نکلتی ہی جب اپنی داہنی طرف دیکھتی ہین ہنستی ہین اور خوش
ہوتی ہین اور جب دیکھتی ہین اوس دروازہ کی طرف جو اونکی بائین طرف ہی روتے ہین
اور غمگین ہوتی ہین آپنے پوچھا یہ کون ہین اور یہہ دو دروازہ کیا ہین کہا یہہ
تمہاری باپ آدم ہین اور یہہ دروازہ جو انکی داہنی طرف ہی بہشت کا دروازہ ہے
جب اون لوگونکی طرف دیکھتی ہین جو انکی اولاد مین سی اوسمین داخل ہوتی ہین تو
ہنستی ہین اور خوش ہوتے ہین اور وہ دروازہ جو اونکی بائین طرف ہی دوزخ کا دروازہ
جب اون لوگونکی طرف دیکھتی ہین جو اونکی اولاد مین اوسمین داخل ہوتی ہین تو روتے
ہین اور غمگین ہوتی ہین پہر جبریل آپکو لیکر دوسری آسمان تک چڑہی پہر دروازہ کہلوایا
کہا گیا یہہ کون ہی کہا جبریل ہون کہا اور کون ہی تیری ساتھہ کہا محمد ہین اللہ کے
پیغام پہنچانیوالے وہ بولے اونکو بلا بہیجا ہی کہا ہان وہ بولے اللہ اونکو زندہ رکھی کہ وہ بہائی
ہین اور نائب ہین بہت اچہی بہائی ہین اور بہت اچہی نائب ہین اور بہت اچہا آنا
انکی پہر داخل ہوئی پہر ایکایک دیکہتی دو جوانونکو دیکہا کہا ای جبریل کون ہین یہہ دونو
جوان کہا عیسے بیٹی مریم کی اور یحیی بیٹی زکریا کی آپسمین خالہ کے بیٹے ہین پہر وہ
اونکو لیکر چڑہی تیسری آسمان تک پہر ذکر کیا اوسیطرح جیسا اور اونکا کہنا آپ نیک
کہ بہی بہائی ہین اور اچہی نائب ہین اور یہہ کہ آپ ملی تیسری مین یوسف علیہ السلام
اور چوتہی مین ادریس علیہ السلام سی اور پانچوین مین ہارون علیہ السلام سی اور
چہٹی مین موسی علیہ السلام سی پہر چڑہی ساتوین آسمان تلک پہر ایکایک وہان ایک

مرو تھی کہ اونکی کچھہ بال سفید تھی وہ بہشت کی دروازی پر ایک کرسی کے اوپر بیٹھی تھی
اور اونکی پاس کچھہ لوگ بیٹھی تھی جنکے منہہ سفید تھی کاغذ ونکی طرح اور کچھہ لوگ تھی کہ اونکی
رنگ مین کچھہ چیز تھی پہر وہ ایک نہر مین داخل ہوے پہر اوسمین نہا کے باہر نکلے اور اونکا رنگ کچھہ
نکہر گیا تہا پہر دوسری نہر مین داخل ہوے پہر اوسمین نہا کے پہر نکلے اور اونکے رنگ نکہر گئے اور
جیسے اونکی ساتھہ والو نکی رنگ تہے ویسی ہو گئے کہا اے جبریل کون ہین یہہ جنکے کچھہ بال سفید ہین
پہر کون ہین یہہ لوگ جنکی منہہ سفید ہین اور کون ہین یہہ لوگ جنکی رنگو نمین کچھہ چیز تہے
اور کیا ہین یہہ نہرین کہا یہہ باپ تمہارے ابراہیم ہین سب سے اول جنکی سفید بال آئی ہین
زمین پر اور یہہ لوگ جنکی منہہ سفید ہین کچھہ لوگ ہین کہ نہین ملایا اونہون نے اپنے ایمان کو ظلم اور
یہہ لوگ جنکی رنگو نمین کچھہ ہے یہہ وہ لوگ ہین کہ ملایا اونہون نے اچہا کام اور دوسرا برا پہر اونہون
نے توبہ کی پہر اللہ اونپر مہربان ہوا اور یہہ جو نہرین ہین سو اول رحمتہ ہے اللہ کی اور
دوسری نعمت ہے اللہ کی اور تیسرے پلایا اونکو اونکی رب نے پینا پاک کرنیوالا پہر پہنچی بیری
کے درخت تک تب آپسے کہا گیا کہ یہہ بیری کا درخت ہے کہ اوس تلک پہنچتا ہے ہر کوئی
جو گذرا تمہاری امت مین سے تمہاری راہ پہر اونکا ایک کیا دیکہا کہ وہ ایک درخت ہے کہ
نکلتے ہین اوسکی جڑ سے نہرین پانی کی کہ نہین ہے بگڑنے والا اور نہرین ہین دودہ کے کہ نہین
بدلا مزا اوسکا اور نہرین ہین شراب کی کہ مزہ ہے پینے والو نکی لئے اور نہرین ہین صاف شہد
کی اور وہ ایک درخت ہے کہ سوار اوسکے سایہ مین ستر برس چلے اور اوسکو تمام نکرے اور اوسکا
پتا اوسمین سے ڈہانک لینے والا ہی تمام امت کو پہر اوسپر اللہ کا نور چہا گیا اور فرشتے
اوسپر چہا گئے پہر اللہ نے آپسی اوسوقت باتین کین اور آپسے فرمایا مانگ آپنے کہا
کہ تونے تو ابراہیم کو خالص دوست بنالیا اور تونے اونکو بڑی بادشاہت دی اور تونے
موسی سے باتین کین اور تونے داؤد کو بڑی بادشاہت دی اور تونے اونکی لئے لوہا نرم کیا اور تونے
اونکی لئی پہاڑون کو تابعدار کیا اور تونے سلیمان کو بڑی بادشاہت دی اور تو نے اونکی لئی جنون کو

اور آدمیون کو اور دیوون کو تابعدار کیا اور تو نی اونکی لئی ہواؤن کو تابعدار کیا اور تو نی اونکو
ایسی بادشاہت دی کہ اونکی بعد کسیکو لایق نہین اور تو نی عیسے کو توراۃ اور انجیل سکہائی اور تو نے
اونکو ایسا بنا دیا کہ اچہا کر دیتی تہی انکی پیٹ کی اندہی کو اور کوڑہی کو اور جلا دیتی تہی مردون کو تیرے
حکم سے اور پناہ دی تو نی اونکو اور اونکی ماں کو شیطان تہرادکی ہوی سے پہر نہ ہا شیطان کے لئی اون
دو نو پر کوئی رستا تب فرمایا ایسے آپکی مالک نی کہ مینی تجکو خالص دوست بنا لیا اور وہ لکہا ہی
توراۃ مین کہ محمد پیارے مین اوس بڑے مہربان کی اور بہیجا مینی تجکو سب لوگون کیطرف خوشی
سنانے والا اور ڈرسنانیوالا اور کشادہ کیا مینی تیرے لئی سینہ تیرا اور اوتارا مینی تجہسے بوجہ
تیرا اور اونچا کیا مینی تیرے لئی ذکر تیرا کہ جب میرا ذکر کیا جائیگا میرے ساتہہ تیرا ذکر کیا جائیگا
اور مینی تیری امت کو بہتر امت بنایا کہ نکالی گئی لوگونکی لئے اور مینی تیری امت کو بیچ کی
امت بنایا اور مینی تیری امت کو ایسا بنایا کہ وہی پہلی ہین اور وہی پچہلی ہین اور مینی تیری
امت کو ایسا بنایا کہ نہین روا ہوگا اونکی لئی کوئی خطبہ یہانتک کہ گواہی دیوین کہ تو بندہ ہی میرا
اور پیغام پہنچانیوالا میرا اور مینی تیری امت مین سے وہ لوگ بنائی کہ اونکی دل اونکی انجیلین ہین اور
سب نبیون سے تجکو مینی اول بنایا اور سب کے پیچہی بہیجا اور اون سب سے اول حساب تیرا ہوگا اور
مینی تجکو سات آیتین دین کہ دہرائی جاتی ہین کہ مینی کسی نبی کو تجہسے پہلی نہین دین اور مینی
تجکو سورہ بقر کی پچہلی آیتین دین ایک خزانی سے جو عرش کے نیچی ہی کہ مینی کسی نبی کو تجہسے پہلی نہین
دین اور مینی تجکو کوثر دیا اور مینی تجکو آٹہہ حصے دئی اسلام اور ہجرت اور جہاد اور نماز اور زکوۃ اور
روزے رمضان کی اور حکم کرنا نیک کام کا اور منع کرنا بری کام سے اور مینی تجکو شروع کرنیوالا اور تمام
کرنیوالا بنایا اور فرض کی گئین آپ پر پچاس نمازین اور ذکر کیا آپکا آنا جانا موسے کی اور اپنے
رب کی درمیان مین روایت کیا اسکو حاکم نے اور اوروں نے اور سند کی مرد سب معتبر ہین
مگر ابو جعفر جو رہی کے رہنے والے کہ بعضون نے اونکو معتبر کہا اور بعضون نے انکو کچا کہا
اور کہا ابو زرعہ نے کہ وہ وہم کرتے ہین اور کہا حافظ ابن کثیر نے بہت ظاہر یون

ہے کہ اونکا حافظہ برا ہی اور اس حدیث کی بعض لفظ اجنبی ہین اور بہت اوپری ہین فائدہ
مطلب یہہ ہے کہ شاید ابو جعفر کو کچھ وہم ہوا ہو بعض لفظین اور روایتون کی خلاف ہین اور روایتون مین
ہے کہ اوسکی تہی جسبی ماہتو نکلے کان اور اسمین ہے کہ ایک پتا ساری امت کو ڈہانک لی ابو جعفر نے
شاید ہولے سے کہدیا ہو یا یہہ مطلب ہے کہ بعضی پتی ایسی بڑی ہے اور روایتون سے خوب ثابت ہی
کہ اس رات مین فقط نماز فرض ہوئی اور روزہ اور زکوۃ اور جہاد کا جب حکم ہوا جب آپ مدینہ مین
تشریف لائے شاید ابو جعفر نے یہہ لفظین بہولے سے کہدین ہون یا یہہ مطلب ہی کہ اللہ تعالی
نے پہلے سے خبر دی رکہی کہ ہم تمپر روزہ اور زکوۃ اور جہاد بہی فرض کرینگے اور یہہ حدیث درّ منثور
مین بہی بزار اور ابو یعلی اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن عدی اور ابن مردویہ اور بیہقی کے
دلایل سے لکہی ہی اوسمین حضرت یوسف کے ذکر مین یون ہے کہ آپنی ایک مرد کو دیکہا کہ حسن مین
وہ سب لوگونسے افضل بنائی گئی جسطرح چودہوین رات کا چاند سب تارون سے افضل بنایا گیا آپ نے
فرمایا یہہ کون ہی اے جبریل کہا یہہ آپکی بہائی یوسف ہین اس روایت کی اخیر مین یون ہے
کہ موسی جاتے وقت آپ پر بہت سخت تہی اور پلٹتی وقت آپکی حق مین سب سے بہتر تہی
درّ منثور مین ابو نعیم کے دلائل سے نقل کیا ہی کہ آپ نی عرض کیا کہ جتنی نبی مجسے پہلے
تہی سبکو تونے عزت دی ابراہیم کو تونے خالص دوست بنایا اور موسی کو ہم کلام بنایا اور
تونے داؤد کا پہاڑونکو اور سلیمان کا ہوا کو اور دیوون کو تابعدار کردیا اور تونی عیسی کی
لئے مردے جلائی پہر میری لیئے تونے کیا مقرر کیا فرمایا کہ مینی تجکو اس سب سے افضل دیا کہ جب میرا
ذکر کیا جائیگا میری ساتہہ تیرا ذکر کیا جائیگا اور مینی تیری امت کی سینون کو انجیلین
بنادیا کہ قرآن کو یاد پڑہتی ہین اور یہہ کسی امت کو نہین دیا اور تجکو مینی دیا ایک خزانہ
اپنے عرش کی خزانون مین سے اور وہ یہہ ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ یعنے نہین ہی
بچاؤ اور نہ قوۃ مگر اللہ کی مدد سے صحیح مسلم مین ابن عباس کی روایت مین ہی کہ جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جس رات مین مین سیر کو بلایا گیا مینی موسی کو دیکہا جو عمران کے

بیٹھی وہ ایک مرد ہین گیہوان رنگ لمبا قد گویا کہ وہ شنوہ کی مردون مین سی ہین اور مینی
عیسے کو دیکہا جو مریم کے بیٹے بیچ بیچ کا بدن سرخی اور سفیدی کی طرف مائل سیدہی بال
اور ابوہریرہ کی روایت مین یون ہے کہ آپنے حضرت عیسے کے ذکر مین فرمایا کہ بیچ بیچ کا قد سرخ
رنگ گویا کہ حمام سے نکلے ہین ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے اور بیہقی نے
دلائل مین اور ابن عساکر نے ابو سعید خدری تک سند پہنچائی انہون نے کہا کہ ہمسے بیان فرمایا اللہ کے
رسول نے اللہ اونپر درود بھیجی اور سلامت رکہی اپنی مدینہ مین ہمسی احوال اوس راتکا بیان
فرمایا جسمین آپ سیر کو بلائی گئی مسجد اقصے تلک سو آپنی فرمایا اس بیچ مین کہ مین سوتا تہا
عشا کی وقت حرم شریف کی مسجد مین ایکا ایک میری پاس آنی والا آیا پہر مجکو اوسنی جگایا پہر مین جاگا
آگے ذکر براق کا ہی پہر یون ہے کہ مجہسی پہلی انبیا اوسپر سوار ہوا کرتے تہی پہر مین اوسپر سوار ہوا پہر
اس بیچ مین کہ مین اوسپر چلا جاتا تہا ایکا ایک مجکو ایک پکارنیوالی نی میرے دہنی طرف سے پکارا ای
محمد مجکو دیکہو مین تمسی پوچہون مینی اوسکو جواب نہ دیا پہر مجکو ایک پکارنی والے نے میرے بائین طرف سے
پکارا ای محمد مجکو دیکہو مین تمسی پوچہون پہر مینی اوسکو جواب نہ دیا پہر اس بیچ مین کہ مین اوسپر چلا جاتا تہا
ایکا ایک ایک عورت اپنی باہونکو کہولے ہوی اور اوسکے اوپر ہر طرحکا سنگار تہا جو اللہ کا بنایا ہی
وہ بولی یا محمد مجکو دیکہو مین تمسی پوچہون پہر مینی اوسکی طرف مڑکر نہ دیکہا یہانتک کہ مین بیت المقدس
مین آیا پہر آگی جانور باندہنی کا اور دودہ اور شراب کی برتنون ذکر ہی پہر یون ہی کہ جبریل نے
کہا اگر آپ شراب کو لیتی تو آپ کی امت گمراہ ہوجاتی مینی کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پہر جبریل نے
کہا کیا دیکہا آپ نے اپنی اس راہ مین مینی کہا اس بیچ مین کہ مین چلا جاتا تہا ایکا ایک
مجکو ایک پکارنے والی نی میرے داہنی طرف سے پکارا ای محمد مجکو دیکہو مین تمسی
پوچہون مینی اوسکو جواب نہ دیا کہا وہ یہود کا بلانیوالا تہا جانتے رہو اگر آپ اوسکو
جواب دیتے آپ کی امت یہودی ہوجاتی مینی کہا کہ اس بیچ مین کہ مین
چلا جاتا تہا ایکا ایک مجکو ایک پکارنے والے نے ......

میری بائین طرف سی پکارا ای محمد مجھکو دیکھو مین تمسی پوچھون مینی اوسکو جواب نه دیا
کہا یہه نصاری کا بلانیوالا تھا جانی دیجئی اگر آپ وسکو جواب دیتی آپکی امت نصاری
ہو جاتی پھر اسی بیچ مین کہ مین چلا جاتا تھا ایکا ایک دیکھا کہ ایک عورت تھی اپنی باہین
کھولی ہوئی اوسکی اوپر ہر طرحکا سنگار تھا کہتی تھی یا محمد مجھکو دیکھو مین تمسی پوچھتی ہون مینی
اوسکو جواب نه دیا کہا وه دنیا تھی جانی دیجئی اگر آپ وسکو جواب دیتی آپکی امت عقبی کو
چھوڑکر دنیا کو پسند کر لیتی پھر مین اور جبریل بیت المقدس مین داخل ہوئی پھر ہم دونونی
دو دو رکعتین پڑھین پھر میری پاس وه سیڑھی لائی گئی جسپر روحین چڑھتی ہین میری
مخلوقات نی وس سیڑھی سی بہتر کوئی چیز نہین دیکھی تو نی --- میت کو نہین
دیکھا جسوقت مرتی ہی آنکھه پہاڑتا ہی اسیکی طرف نگاه اونچی کرتا ہی اوسکو وس سیڑھی
سی تعجب آتا ہی پھر چڑھا مین اور جبریل پھر ایکا ایک مجھکو ایک فرشته ملا که اوسکو سمعیل
کہتی ہین اور وه دروغه ہی نیچی والی آسمانکا اور وسکی آگی ستر ہزار فرشتی ہین ہر
فرشتی کی ساتھه اوسکی فوج ہی ایک لاکھه فرشتونکی پھر جبریل نی دروازه آسمانکا کھلوایا
کہا گیا یہه کون ہی کہا جبریل ہون کہا گیا اور تیری ساتھه کون ہی کہا محمد ہین کہا گیا
کیا اونکو بلا بھیجا ہی کہا ہان پھر ایکا ایک مین آدم کو دیکھا اوسی صورت پر جسپر ان
اونکو الله نی بنایا اپنی صورت پر تھین بدلی تھی اور کہین کوئی چیز نه تھا مدده اسکا مطلب
یہه کہ الله نی آدم کو اپنا نمونه بنایا جاننی والا دیکھنی والا سننی والا بولنی والا الله نی
اپنی سب صفتونکا نمونه بنایا گویا اپنی تصویر بنائی پھر آپ فرماتی ہین اونکی سامنی کی
جاتی تھین اونکی اولادکے ارواحین جو ایمان والی ہین پھر وه کہتی ہین یہه روح پاک ہی
اور جی پاک ہی اسکو علیین مین رکھو پھر چڑھائی جاتی ہین اونکی اولاد کی ارواحین
جو بدکار ہین پھر وه کہتی ہین روح پلید ہی اور جی پلید ہی اسکو سجین مین رکھو مینی
کہا ای جبریل یہه کون ہین کہا یہه آپکی باپ آدم ہین اونہون نی مجھپر سلام کہا

[illegible]

آیا ایک گوشت تھا کہ بدبودار ہو گیا تھا اور ... کہا تھا اوسکے پاس کچھ لوگ تھے [illegible]

تھے میں نے کہا ای جبریل یہہ کون لوگ ہیں کہا یہہ لوگ کچھ [illegible]

کہ چھوڑتی ہیں حلال کو اور آتی ہیں حرام پر اور ایک روایت میں یہہ لفظ ہیں کہ [illegible]

کچھ لوگ دیکھی ایک دسترخوان پر کہ اوسپر گوشت تھا بہنا ہوا جیسی بہت اچھا گوشت ہوتا

دیکھا ہوا اور اوسکی آس پاس مردار ہیں سو وہ مردار [illegible]

اور اوس گوشت کو چھوڑ دیا ہیں کہا یہہ کون لوگ ہیں ای جبریل کہا یہہ لوگ [illegible]

ارادہ کیا انہوں نے اوس چیز کا جو اللہ نے حرام کر دی اور چھوڑ دی وہ چیز جو اللہ نے

اونکی واسطے حلال کر دی پہر میں تہوڑی دیر چلا پہر ایکا ایک میں نے کچھ لوگ دیکھی کہ اونکی

پیٹ گہروں کی طرح تہی جب کوئی اون میں سے اوٹہنی لگتا تہا گر پڑتا تہا کہتا ای اللہ نہ قائم

کر قیامت کو اور وہ چلتی رستے پر تہی فرعون والوں کی سو آتی تہی رستہ چلنی والی اور

اونکو روندتی تہی پہر میں نے اونکو سنا کہ وہ اللہ کے طرف چیختی تہی میں نے کہا ای جبریل یہہ کون

لوگ ہیں کہا یہہ لوگ ہیں تمہاری امت میں سے جو سود کہاتی ہیں اوسی طرح اوٹہیں گے

جسطرح اوٹہتا ہی وہ شخص جسکو شیطان چہٹ کر مدہوش کر دیتا ہی پہر میں تہوڑی دیر

چلا پہر ایکا ایک کچھ لوگ تہی کہ اونکی ہونٹ ایسی تہی جیسی ہونٹ اونٹوں کی اونپر وہ لوگ مقرر

کئی گئی تہی جو اونکی ہونٹ پکڑتے تہی پہر اونکی منہہ میں آگ کی پتہر ڈالتی تہی پہر وہ اونکی نیچے سے

نکلتی تہی پہر میں نے اونکو سنا کہ اللہ کیطرف چیختی تہی میں نے کہا ای جبریل یہہ کون لوگ ہیں کہا یہہ لوگ

ہیں تمہاری امت میں سے جو یتیموں کی مال ظلم سی کہاتی ہیں اور کچھ نہیں وہ کہاتی ہیں اپنی

پیٹوں میں آگ اور اب پہنچیں گی بہڑکتی آگ میں پہر میں تہوڑی دیر چلا پہر ایکا ایک میں نے کچھ

عورتیں دیکہیں کہ اپنی چہاتیوں سے لٹکائی گئی تہیں اور عورتیں تہیں کہ اپنے پانوں سے

اوندہی لٹکائی گئی تہیں پہر میں نے اونکو سنا کہ اللہ کے طرف چیختی تہیں میں نے کہا ای جبریل یہہ

[illegible] ہین اور ایسی ہولا کو مار ڈالتی ہین پہر مین
[illegible] دیکہی کہ اونکی پہلوؤن سے گوشت کاٹا جاتا تہا پہر اونکی منہ مین
[illegible] جسطرح تمنی کہایا ہے کہا ای جبرئیل یہہ کون لوگ
[illegible] جو لوگونکی گوشت کہاتی ہین پہر ہم دوسری آسمانکی طرف
[illegible] پیغمبرونکی ذکر مین یہہ لفظ ہے کہ اونکی ساتہہ کچہہ لوگ
اونکی قوم کی اور [illegible] ایک مرد دیکہا کہ اللہ نی جو کچہہ بنایا ہی سب سے
[illegible] حسن مین بہت بڑہکر تہا جیسی چودہوین رات کا چاند سب
[illegible] کہا یہہ تمہاری بہائی یوسف ہین اور اونکی ساتہہ
کچہہ لوگ تہی اونکی قوم سے اور حضرت عیسیٰ و حضرت یحییٰ کی ذکر مین ہی کہ ایک دوسرے سے
مشابہ تہی اونکی کپڑی اور اونکی بال حضرت موسیٰ کی ذکر مین ہی کہ اونکا گیہوان رنگ تہا
اور وہ کہہ رہی تہی کہ لوگ گمان کرتے ہین کہ میرا رتبہ اللہ کے نزدیک سب خلق سے بڑہکر ہی اور اسکا
رتبہ اللہ کے پاس مجہہ سے بہی بڑہکر ہی اگر وہ اکیلا ہوتا تو مجہکو پروا نہ تہی ولیکن ہر نبی اور جو اوسکی
تابع ہین اوسکی امت مین سے ساتوین آسمانکی ذکر مین ہی کہ مینی ابراہیم کو دیکہا اور اونکی ساتہہ
کچہہ لوگ تہی اونکی قوم کی پہر مجہسے کہا گیا کہ یہہ ہے جگہہ تمہاری اور تمہاری امت کی پہر پڑہا
اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ
الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی سب لوگونمین بہت نزدیک ابراہیم سے وہ لوگ ہین جو اونکی تابع ہین اور
یہہ نبی اور جو لوگ ایمان لائی اور اللہ دوست ہے ایمان والونکا اور دیکہا ایک میری امت
دو قسم تہی ایک وہ قسم کہ اونکی اوپر اوجلی کپڑی تہی گویا کہ وہ کاغذ تہی اور ایک قسم وہ کہ اونپر
میلی کپڑے تہی پہر مین بیت المعمور مین داخل ہوا اور میری ساتہہ وہ لوگ داخل ہوئی جنپر
سفید کپڑی تہی اور وہ دوسری لوگ ساتہہ کی گئی جنپر میلی کپڑی تہی اور وہ بہی بہتر بہلائی پر تہی
پہر مین اور او مومن لوگ جو میری ساتہہ تہی بیت المعمور مین نماز پڑہی پہر مین نکلا اور جو

لوگ میری ساتھہ تھی پھر آئی بیری کا ذکر اور کوثر کا ۔ پھر یونہی کہ مجھکو سیڑہی کے اوپر
رستہ لیا یہانتک کہ مین جنت مین داخل ہوا پھر ایکا ایک دیکھا کہ اوسمین وہ کچھہ تھا جو نہ
کسی آنکھہ نی دیکھا اور نہ کسی بشر کے دل پر گذرا اور ایکا ایک نہرین تھین پانی کی جو بگڑنے والا
نہین اور نہرین دودھہ کی جسکا مزہ نہین بدلا اور نہرین شراب کی کہ مزہ ہی پینے والونکی لیے
اور نہرین شہد صاف کی اور اوسمین پرندی تھی گویا کہ وہ اونٹ تھی حضرت ابوبکر بولے
ای پیغام پہنچانیوالی اللہ کے وہ پرندی البتہ اچھی ہین فرمایا کہ کہانیوالا اوسکا اوس سی اچھا ہی
ای ابوبکر مین امید رکھتا ہون کہ تو اوسمین سی کہاویگی پہر آگ میری سامنی کی گئی
پھر ایکا ایک اوسمین غضب اللہ کا اور عذاب اوسکا اور سزا اوسکی یہان کی اگر ڈالی جاوین
اوسمین پتھر اور لوہا البتہ کہا جاوی اوسکو پھر وہ بند کر دی گئی میری طرف سی پھر مین اوس
بیری کی درخت کی طرف اونچا کیا گیا پھر آگی نماز فرض ہونیکا ذکر ہے امام ترمذی فرماتی ہین
کہ ہمسی فرمایا اسحاق نی جو منصور کے بیٹے کہ ہمکو خبر دی عبدالرزاق نی کہ ہمسی کہا معمر نے
اونہون نی قتادہ سی اونہون نی حضرت انس سی اللہ اونسی راضی ہی کہ حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم جس رات مین سیر کو بلائی گئی آپکی پاس براق لایا گیا لگام دیا ہوا زین کسا ہوا
اوسنی آپ سی شوخی کی تب حضرت جبریل نی اوسی کہا تو محمد سی یہہ شوخی کرتا ہی کوئی
تجہپر ایسا شخص سوار نہین ہوا جسکا رتبہ اللہ کے یہان اونسی بڑھکر ہو تب اوسکا پسینا
بہنی لگا اس حدیث کی سند اچھی ہی ابن جریر نے ابن شہاب تک سند پہنچائی
ہی کہا مجھکو خبر دی ابن مسیب نے اور ابو سلمہ نے جو عبدالرحمن کی بیٹے کہ اللہ کے رسول
اللہ اوسپر درود بہیجی اور سلامت کہی سیر کو بلائی گئی براق کی اوپر اور وہ جانور ہی حضرت
ابراہیم کا کہ اوسکی اوپر وہ کعبہ کے زیارت کو آیا کرتے تہی امام مسلم فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا
ہداب نے جو خالد کے بیٹے اور شیبان نی جو فروخ کی بیٹی ان دونون نی کہا کہ ہمسے کہا
حماد نی جو سلمہ کے بیٹے اونہون نی ثابت بنانی اور سلیمان تیمی سی اونہون نے

انس سی جو مالک کی ہی کہ اللہ کے رسول نی اللہ او پر درود بھیجا اور سلامت رہے ابو ذر
فرمایا کہ مین آیا او ر تذاب لی روایت مین یون ہی کہ مین گزرا موسے پر او ر وہ شب تہی
کہ مین سیر کو بلایا گیا سرخ تیلی کی پاس اور وہ کہڑی نماز پڑہ رہی تہی اپنی قبر مین
ور منثور مین ہی کہ امام احمد او ر ابن مردویہ نی اور ابو نعیم نی دلائل مین او ر ضیا ر
مقدسی نی مختارہ مین صحیح سند ابن عباس تک پہنچائی کہ جس رات مین حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سیر کو بلائی گئی جنت مین داخل ہوئے او سکی ایکطرف کو مین آواز سنے کہا
ای جبریل یہہ کیا ہی کہا یہہ بلال ہی اذان کہنے والا یہہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جب لوگونکی طرف آئی اپنی فرمایا کہ بلال مراد کو پہنچا مین اوسکی لئی ایسا ایسا دیکہا پہر او نکو
موسی ملی او نہون نی آپکو مرحبا کہا اور کہا مرحبا ان پڑہ نبی کو کہا اور وہ ایک مرد ہین
گیہون رنگ لنبا قد سیدہی بال کانونکی ساتہہ یا کانونکی او پر کہا یہہ کون ہی ای جبریل کہا
یہہ موسی ہین پہر آپ چلی پہر آپکو ایک مرد ملی کہا یہہ کون ہین کہا یہہ عیسی ہین پہر آپ چلی پہر ایک
بوڑہی شان اور شوکت والی آپکو ملی اونہون نی آپکو مرحبا کہا اور آپ پر سلام کہا اور وہ
سب آپ پر سلام کہتی تہی کہا یہہ کون ہی ای جبریل کہا یہہ تمہاری باپ ابراہیم ہین اور
دیکہا آگ مین تو ایکا ایک کچہہ لوگ تہی کہ مردار کہاتی تہی کہا یہہ کون لوگ ہین ای جبریل
کہا یہہ وہ لوگ ہین جو آدمیونکی گوشت کہاتی ہین اور دیکہا ایک مرد سرخ رنگ کرنجا کہا
یہہ کون ہی ای جبریل کہا یہہ کاٹنی والا ہی اوس اونٹنی کا پہر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد اقصی مین آئی نماز پڑہنی کو کہڑی ہوئی پہر موڑ کر دیکہا تو ایکا ایک دیکہا کہ سب نبی
اپکی ساتہہ نماز پڑہ رہی تہی بزار اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور ابن مردویہ نی اور بیہقی نی
دلائل مین روایت کیا او ر بیہقی نی اسکی سند کو صحیح کہا شداد تک سند پہنچا سے جو
اوس کی بیٹی او نہون نی کہا کہ ہمنی کہا ای پیغمبر پہنچا ہمو الی اللہ کے کیونکر آپ سیر کو
بلائی گئی فرمایا مین اپنی ساتہیونکو مکہ مین نماز پڑہائی عشا کی رات گئی پہر میرے پاس

پہر ایک سفید جانور لائی جو گدہی سی بڑا اور خچر سی چہوٹا تہا پہر کہا سوار ہو پہر اوسنی مجہسی
شوخی کی دونون ہاتہ اوسکا کان پکڑکر اوسکو چہیڑا پہر مجہکو اوسپر سوار کیا پہر وہ
ہمکو جہکاتا ہوا چلا اوسکا قدم گرتا تہا جہان اوسکی نگاہ پہنچتی تہی یہانتک کہ ہم ایک زمین پر
پہنچی جہان کہجور کی درخت تہی کہا اوترو پہر مین اترا کہا نماز پڑہو سو مینے نماز پڑہی
پہر ہم سوار ہوئی پہر کہا تم جانتی ہو تمنی کہان نماز پڑہی ہی مینی کہا اللّٰہ اعلم کہا تمنی نماز
پڑہی ہی یثرب مین تمنی نماز پڑہی طیبہ مین یعنی مدینہ مین پہر وہ ہمکو جہکاتا ہوا چلا اوسکا قدم گرتا تہا
جہان اوسکی نگاہ پہنچتی تہی پہر ہم ایک زمین مین پہنچی کہا اوترو پہر مین اوترا کہا
نماز پڑہو پہر مین نماز پڑہی پہر ہم سوار ہوئی پہر کہا تم جانتی ہو تمنی کہان نماز پڑہی ہی کہا
اللّٰہ اعلم کہا تمنی نماز پڑہی ہی مدین مین تمنی نماز پڑہی ہی موسیٰ کی درخت کی پاس پہر وہ
ہمکو جہکاتا ہوا چلا اوسکا قدم گرتا تہا جہان اوسکی نگاہ پہنچتی تہی پہر ہم ایک زمین مین پہنچی کہ ہمکو
اوسکی محل نظر آئی کہا اوترو پہر مین اوترا کہا نماز پڑہو مین نماز پڑہی پہر ہم سوار ہوئی کہا
تم جانتی ہو تمنی کہان نماز پڑہی ہی مینی کہا اللّٰہ اعلم کہا تمنی نماز پڑہی ہی بیت لحم مین جہان
عیسیٰ مسیح مریم کی بیٹی پیدا ہوئی پہر وہ مجہکو لی چلی یہانتک کہ ہم داخل ہوئی شہر مین
اوسکی اوس دروازہ سی جو یمن کی طرف ہی پہر مسجد کی قبلہ کی طرف آئی پہر وہان مینی اپنا
جانور باندہا اور ہم مسجد مین اوس دروازہ سی داخل ہوئی جسمین چاند اور سورج ڈہلتا ہی
پہر مینی نماز پڑہی مسجد مین جہان تک اللّٰہ نی چاہا اور مجہکو بہت شدت کی پیاس لگی
پہر میری پاس دو برتن لائی گئی ایک مین دودہ اور دوسری مین شہد دونو اونکی
پاس بہیجی گئی سو مین اون دونونکو برابر سمجہا پہر مجہکو اللّٰہ نی ہدایت دی پہر مینی دودہ کو لیا
اور پیا یہانتک کہ مین فارغ ہوا اور اونکی آگی ایک بوڑہا تہا اپنی منبر پر تکیہ لگائی ہوئی
اونہون نی کہا تیری رفیق نی اصل پیدائش کو لیا اور وہ ہدایت دیا ہوا ہی پہر وہ
مجہکو لی چلی یہانتک کہ ہم آئی اوس میدان مین جو شہر مین ہی پہر ایکایک دوزخ

کہل جاتا تہا اوسین تہی جیسی نخل کے نہا یچی ہنی کہا ای پیغام پہنچانیوالی اللہ کے
کیونکر پایا آپ نی اوسکو فرمایا جیسی ڈنک گرم پہر وہ مجہکو پہیلا ئی پہر ہم گزرے
قریشیونکی ایک قافلہ پر ایسی ایسی جگہہ پر اور اونکا ایک اونٹ گم گیا تہا اوسکو فلانی شخص نے
ملا دیا پہر مین اونپر سلام کہ کسی نے کہا یہ آواز محمد کی ہی پہر مین اپنی رفیقونکی پاس صبح
سی پہلی مکہ مین آیا پہ میری پاس ابو بکر آئی اور کہا ای پیغام پہنچانیوالی اللہ کے
کہان تہی آپ آجکی رات کہ مین آپکو ڈہونڈا آپکی مکانین مینی کہا تہی مین جانا مین آیا تہا
بیت المقدس مین آجکی رات کہا ای پیغام پہنچانیوالی اللہ کے وہ تو ایک مہینے کا رستہ ہے
آپ مجہسی اوسکی پتے بیان کیجی پہر میری لئی ایک راہ کہل گئی گویا کہ مین اوسکی طرف
دیکہہ رہا ہون جو چیز وہ مجہسے پوچہتی تہی مین اونکو اوسکی خبر دیتا تہا تب ابو بکر نے
کہا گواہی دیتا ہون کہ آپ پیغام پہنچانیوالی ہین اللہ کے اور کافرون نی کہا کہ دیکہو
ابو کبشہ کا بیٹا کہتا ہی کہ وہ آجکی رات بیت المقدس مین آیا آپ نے فرمایا کہ مین گزرا تہا
تمہاری ایک قافلہ پر ایسی ایسی جگہہ اور اوسکا ایک اونٹ گم گیا تہا پہر فلانی شخص نے
اوسکو اونکی راستے سی ملا دیا وہ تہینگی اوس جگہہ پہر اوس جگہہ اور آوینگی تمہاری
پاس ایسی ایسی دن آگی ہوگا اونکی ایک اونٹ گیہون رنگ اوسکی اوپر ہی ایک ٹاٹ
کالا اور دو بوری سیاہ پہر جب وہ دن ہوا لوگ نکلکر دیکہتی رہی یہانتک کہ دوپہر
قریب ہوئی وہ قافلہ آیا اونکی آگی وہ اونٹ تہا جسکا پتہ دیا تہا اللہ کے رسول نے
اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی در منثور مین ہی کہ ابن عرفہ نے اپنی مشہور جز مین
اور ابو نعیم نی دلائل مین اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین ابو عبیدہ تک سند پہنچائی
جو عبد اللہ کے بیٹے وہ مسعود کی بیٹے اونہون نی کہا کہ اللہ کے رسول نی اللہ اونپر درود
بہیجی اور سلامت رکہی فرمایا کہ میری پاس جبرئیل ایک جانور لائی گدہے سی اونچا اور خچر سے
نیچا پہر مجہکو اوسپر سوار کیا پہر وہ ہمکو جہکاتا ہوا چلا جب کسی گہاٹی پر چڑہتا تہا اوسکی

پانون اوسکی ہاتہون کی ساتہہ برابر ہوجاتی ہتی اور جب اترتا تہا تہہ اوسکی اوسکی پانون کی ساتہہ
برابر ہوجاتی ہتی یہانتک کہ ہم ایک مرد پر گزری کہ اونکا لنبا قد بال سیدہی رنگ گیہوان تہا
گویا کہ وہ شنوءہ کی مردون مین سی ہتی اور وہ کہہ رہی ہتی اور اپنی آواز بلند کر رہی ہتی کہ تونی
اوسکو بہہ دیا اور تونی اوسکو بڑائی دی پہر ہم اون تک پہنچی اونپر سلام کہا اونہون نے
جواب سلام کا دیا پہر کہا یہہ کون ہی تیری ساتہہ ای جبریل کہا یہہ احمد ہین کہا مرحبا
اُن پڑہہ نبی عربی کی لئی جسنی اپنی رب کا پیغام پہنچایا اور اپنی امت کا بہلا چاہا پہر ہم
چلی مین کہا یہہ کون ہی ای جبریل کہا یہہ موسی ابن عمران کی ہتی مینی کہا اور کس پر
غصہ کر رہی ہین کہا اپنی رب پر غصہ کر رہی ہین اپکی مقدمہ مین مینی کہا اور وہ اپنی
رب کی اوپر آواز بلند کرتے ہین کہا اللہ کو اونکی تیزی معلوم ہی پہر ہم چلی یہانتک کہ ہم ایک
ایک درخت پر گزری گویا اوسکی پہل بڑی بڑی ہی درخت ہتی اوسکی نیچی ایک بوڑہی ... سنتی اور
اونکی گہر والی ہتی جبریل نی مجہسے کہا اپنی باپ ابراہیم کیطرف چلو پہر ہم اونکی طرف
چلی پہنچی اونپر سلام کہا اونہون نی سلام کا جواب دیا پہر ابراہیم نی کہا کون ہی یہہ
تیری ساتہہ ای جبریل کہا یہہ تمہاری بیٹی احمد ہین کہا مرحبا اُن پڑہہ نبی کی لئی جسنی
اپنی رب کا پیغام پہنچایا اور اپنی امت کا بہلا چاہا ای میری بیٹی تو آج کی رات اپنی
رب سی ملیگا اور تیری امت سب امتون سی آخر ہی اور سب سی زیادہ کمزور ہی
پہر اگر تجہسے ہوسکی کہ ہوی تیری حاجت یا بہت حاجت اپنی امت کی مقدمہ مین تو اوسیکا
کیجیو یعنے اللہ سے امت کی لئی بہت کچہہ کہیو پہر ہم چلی یہانتک کہ ہم چلی مسجد اقصی تک
پہر مین اترا پہر مینی اوس جانور کو اوس حلقہ سی باندہا جو مسجد کے دروازہ مین ہی جسمین
باندہا کرتے تہی پہر مین مسجد مین گیا پہر مینی نبیونکو پہچانا کوئی کہڑا کوئی رکوع مین کوئی سجدہ
مین پہر سنا تمام کے گئی پہر مین اونکا امام ہوا امام جلال الدین سیوطی نے ہی روایت
معراج کی رسالہ مین حسن بن عرفہ سے یون نقل کے ہی کہ اونہون نی کہا کہ فرمایا ہمسی

سیرذان نے جو معاویہ کی بیٹی تہی روایت کی ہے [illegible]
[illegible] کہا [illegible] تہا [illegible] کہا [illegible]
[illegible] کی بیٹی [illegible] حدیث ہی تقریب مین [illegible] تقعین [illegible]
[illegible] ان [illegible] تعین کولکہا کہ تقعین و [illegible] مین ہی کہ روایت کیا ہے
[illegible] جو [illegible] کی بیٹی [illegible] اور ابو یعلی اور طبرانی اور ابن مردویہ اور ابو نعیم نے دلائل
[illegible] اور ابن عساکر نے [illegible] پہونچائی اونہون نے ابن مسعود سے کہ اللہ کے رسول
[illegible] فرمایا کہ میری پاس براق لایا گیا پہر مین [illegible]
[illegible] دیکہی ہوجاتی تہی اور جسوقت اترتا تہا اوسکی
[illegible] ایک سرزمین مین گہٹی ہوئی تہی بدبودار پہر ہم
[illegible] پوچہا کہا وہ زمین آگ کی تہی
[illegible] تہی کہا یہہ کون مین ای
[illegible] اور حضرت ابراہیم کالوسیب
[illegible] کہ ہم بیت المقدس مین آئی پہر مین اوس جانور کو باندہا
[illegible] حلقہ مین [illegible] ہوا پہر اوٹہائی گئی میری لیکن
[illegible] عبد اللہ [illegible] مگر تین شخص ابراہیم اور موسی اور
[illegible] کہ یہہ تین جبرئیل کی ساتہہ تہی [illegible]
[illegible] گئے اپنی [illegible] مین دیکہا پہر بیت المقدس مین
[illegible] اللہ نے طرح طرح کی [illegible] دیکہائین [illegible] مین لکہتی ہین کہ بیہقی نے
دلائل مین کہا کہ ہمکو خبردی ابو الحسین [illegible] نے کہا کہ ہمکو خبردی احمد نے جو [illegible] کے
کہا ہمکو خبردی محمد نے جو سہیل کی بیٹی [illegible] کی بیٹی وال کہب [illegible] فرمایا ابو علی نے
جو مقلاص کی بیٹی کہا کہ [illegible] فرمایا عبد اللہ نے جو وہب کی بیٹی کہا کہ [illegible] فرمایا

یعقوب زہری نے جو عبد الرحمن کی بیٹی وہ اپنی باپ سے وہ عبد الرحمن بھی جو قاسم
کی بیٹی وہ انس سے جو مالک کی بیٹی اللہ انسے راضی ہے ہین اونہوا نے کہا کہ اللہ کے
رسول کیطرف اللہ اوپر درود بہیجی اور سلامت کہی جسوقت جبریل براق لائی آپ بیٹھے
اپنا ایک ایک بڑہیا رستے کی پہلو پر ملے کہا یہہ کیا ہی ای جبریل کہا چلو یا محمد پہر چلی جتنا
اللہ نے چاہا پہر اپنا ایک ایک چیز کہ آپکو بلاتی تہی رستی سی کہتے تہی آو یا محمد
آپ نے جبریل سے کہا چلو یا محمد پہر چلی جتنا اللہ نے چاہا پہر آپکو کچہہ لوگ ملے اونہونے
کہا سلام ہے تیرا اول سلام ہے تیرا آخر سلام تیرا حشر کرنیوالے یعنی تمہاری بعد
حشر ہوگا جبریل نے کہا سلام کا جواب دو آپ نے سلام کا جواب دیا پہر آپ سی دوسری
بار ملی پہر آپ سی جبریل نے ویسی بات کہی جو پہلی کہی تہی پہر تیسری بار سی
کہ بیت المقدس تک پہنچی پہر اوسی جگہ ای آدم پہر اونکی سوا جسقدر
آپ او سر رستے مین اونکی امام ہوئی پہر آپ سی جبریل نے کہا وہ بڑہیا جو آپنے دیکہا
سو دنیا اوسقدر باقی ہی جتنی اوس بڑہیا کی عمر باقی ہی اور وہ شخص جو چاہتا تہا کہ آپ
اوسکی طرف جہکین وہ اللہ کا دشمن ابلیس تہا اوسنے چاہا تہا کہ آپ اوسکی طرف جہکین
اور وہ لوگ جنہونے آپ پر سلام کہا ابراہیم و موسی و عیسی ہین
یہان ہی معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی مسجد بیت المقدس
آپکو ملی تہی اور سلام کہتی تہی اور آپکی تعریف کرتے تہی کہ آپ اول ہین یعنی اللہ نے سب سے
پہلی آپکا نور بنایا ہی اور آپکو سب نبیونکی بعد دنیا مین پیدا کیا اور آپکی بعد اللہ کوئی نبی نہین پیدا
کریگا آپکی بعد قیامت آویگی حشر ہوگا تین بار آپکو مسجد مین ملی اور سلام کہا گویا یہ بڑی
پیغمبر آپکی سوا آپکی ساتہہ دوڑی اللہ اون سب پر درود و سلام بہیجی وہ خوشنود ہوئی کہ ظہور آپکی
نی او سے تہی اور ابن مردویہ محمد تک سند پہنچاتی جو عبد الرحمن کے بیٹی وہ اپنے باپ کے بیٹی وہ
اپنی بہائی عیسی سے وہ اپنی باپ عبد الرحمن سے وہ اپنی باپ ابو لیلی سے کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کی بات جبرئیل نے براق لائی وہ آپکو سیدہی کی سواری کیا پہر آپکو لیکر چلا پہر جب کسی
بہی جگہہ پر پہنچتا تہا تو اوسکی ہاتہہ لمبی ہو جاتی تہی اور پانو چہوٹی ہو جاتی تہی یہانتک کہ وہ
اوپر سیدہا ہو جاتا تہا اور جب کسی بہی جگہہ پر پہنچتا تہا اوسکی ہاتہہ چہوٹی ہو جاتی تہی اور پانو
لمبی ہو جاتی تہی یہانتک کہ وہ سیدہا ہو جاتا تہا پہر ایک مرد رستہ کی داہنی طرف آپکی سامنے
آیا پہر وہ آپکو پکارا یا محمد آؤ رستے کیطرف دوبارہ اوسنے پکارا آپسے جبرئیل نے کہا چلے جاؤ
اور کسی سے نہ بولو پہر ایک مرد رستہ کی بائیں طرف آپکی سامنے آیا اوسنے آپسے کہا آؤ یا محمد رستے کیطرف
آپسے جبرئیل نے کہا چلے جاؤ اور کسی سے نہ بولو پہر آپکی سامنے ایک عورت آئی حسن والی
خوبصورت آپسے جبرئیل نے کہا تم جانتے ہو کون تہا وہ مرد جسنے آپکو رستہ کی داہنی طرف بلایا تہا
فرمایا نہیں کہا وہ یہودی تہے آپکو یہودیت کی طرف بلاتے تہے دین کیطرف پہر کہا تم جانتے ہو کون تہا وہ مرد
جسنے رستے کی بائیں طرف بلایا فرمایا نہیں کہا وہ نصارا تہے جو آپکو نصرانیت دین کیطرف بلاتا
کیا تم جانتے ہو کون تہی وہ عورت حسن والی خوبصورت فرمایا نہیں کہا وہ دنیا تہی آپکو اپنی طرف
بلاتی تہی پہر [illegible] بیت المقدس [illegible] کہا آپکو یہ لوگ بیٹہتے تہے وہ بولی [illegible]
[illegible] جبرئیل نے کہا یہ آپکی باپ ابراہیم ہیں
اور یہہ موسی ہیں اور یہہ عیسی ہیں [illegible] یہانتک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
آگے بڑہایا امام مالک نے موطا میں یحیی بن سعید سے روایت
کی ہے کہ اللہ کے رسول نے [illegible] سلامت رکہی فرمایا
کہ جس رات میں سیر کرایا گیا میں نے ایک دیو جن دیکہا کہ ایک آگ کا
شعلہ لئے ہوئی میری تلاش میں تہا جب میں موڑ کر دیکہتا تہا وہ مجہی دکہائی
دیتا تہا تب جبرئیل نے کہا میں آپکو کچہہ کلمے سکہاؤں کہ آپ انکو کہیں تو اوسکے شعلہ بجہہ جاوے
اور اوسکی منہہ کی بل گر پڑے [illegible] فرمایا ہان تب جبرئیل نے کہا کہو اعوذ
بوجہ اللہ الکریم وبکلمات اللہ التامات التی لا یجاوزہن بر و

فاعوذ من شر ما ینزل من السماء وما یعرج فیها ومن شر ما ذرا فی الارض
ومن شر ما یخرج منها ومن شر فتن اللیل والنهار ومن طوارق اللیل
والنهار الا طارقا یطرق بخیر یا رحمن یعنی مین پناہ لیتا ہون اللہ کے منہ کے
جو بزرگ ہی اور اوسکی پوری کلمونکی کہ نہین آگی بڑہا اونسی کوئی نیک اور نہ کوئی
برا اوس چیز کی بدی سی جو اترتی ہی آسمان سی اور جو چیز چڑہتی ہی اوسمین اور بدی سی اوس
چیز کی جو پہیلائی زمین مین اور بدی سی اوسکی جو نکلتا ہی اوس سی اور بدی سی رات اور دن کی فتنونکی
اور رات اور دن کی آنی والی آفتون سی مگر وہ آنیوالا کہ خیر کے ساتھ آوی ای بڑی مہربان
اور واسطی نی ابو حذیفہ تک سند پہنچائی جو بیت المقدس کی موذن تہی اونہون نی
روایت کی اپنی دادی سی کہ اونہون نی دیکھا حضرت صفیہ کو جو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
بی بی تہین اور کعب اونسی کہہ رہی تہی کہ ای مان ایمان والونکی تم اس جگہہ نماز پڑہو کہ
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیونکی ساتھ معراج کی رات مین اس جگہہ نماز پڑہی ہے
اور وہ سب وہان اکٹھی ہوئی تہی اور اشارہ کیا ابو حذیفہ نی اپنی ہاتھ سی اوس گرجا کیطرف اوس
چٹان کی پیچھی اور واسطی نی لیث تک سند پہنچائی ہی جو مسلم کے بیٹی کہا کہ مجھسی کہا میری ایک
استاد نی کہ اللہ کے رسول اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت کہی جب بیت المقدس مین
پہنچی جس رات مین سیر کو لیجائی گئی تو ایکا ایک دیکھا کہ مسجد کے داہنی طرف اور بائین طرف
دو اوجلی نور ہین مین نی کہا ای جبرئیل کیا ہین یہہ دونو نور فرمایا یہہ جو آپکی داہنی طرف ہے
سو وہ محراب ہی آپکی بہائی داود کا اور یہہ جو آپکی بائین طرف ہی سو آپکی بہن مریم کی قبر ہے
سعید بن منصور نے اور عبد بن حمید نی اور ابن جریر اور ابن منذر نے سعید بن جبیر
تک سند پہنچائی کہ اونہون نی فرمایا کہ اللہ تعالی کا جو یہہ قول ہی وسئل من ارسلنا من
قبلک من رسلنا یعنی اور پوچہہ دیکھ ان لوگونسی جنکو ہمنی بہیجا تجھسی پہلی جو ہماری پیغمبر ہین
کہا جس رات مین کہ آپ سیر کو لیجائی گئی پیغمبرونسی ملاقات کی اور ابن جریر نے ابن

جن زید تک سند پہنچائی اسی آیت کی بیان مین وہنون نے فرمایا کہ وہ جمع کئی گئی آپ کے
واسطے بیت المقدس مین جس رات آپ سیر کو بلائی گئی **فائدہ** اللہ تعالی نے
پیغمبرونکو سب سے زیادہ یقین پکا دیا ہی مگر اونکو طرح طرح کی دلیلین ہمیشہ دکہاتا رہتا ہے
کہ انکی کو اگر کوئی دشمن شبہہ کری تو اوسکو جواب دیوین اللہ تعالی نی جناب پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم سے اس آیت مین فرمایا کہ اگلی پیغمبرون سی پوچھ لو کہ سوای اللہ کے اور بہی
کسی کے پوجنے کا کیا ہمنی حکم دیا تہا یعنی اللہ کے سوا کسیکو نہ پوجو سب پیغمبر یہی حکم لائی ہین
پیغمبرونکو جمع کر دیا کہ اگرچہ تمکو خوب یقین ہی مگر الشیخ ہے پوچہ لو کہ منکرونکو قائل کر سکو اسلئے
طرح طرح کی دلیلین تمام ہین **ابن سعد** و ابن عساکر کے روایت مین ہی کہ ... نے
فرمایا مین اونسی پوچھا اونہون نی کہا ہم بہیجی گئی توحید کے ساتہہ یعنی اللہ کو ایکیلا
جانو یہی حکم اللہ نے سب پیغمبرونکی ہاتہہ بہیجا **ابن مردویہ** نی حضرت انس سے
سند پہنچائی کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نماز پڑہی اوس رات
کہ مین سیر کو بلایا گیا مسجد کی اگلی کے درجہ مین پہر داخل ہوا مین اوس چٹان ...
امام احمد مسند مین فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا اسود نے جو عامر کے بیٹے ہیں کہا
ہمسے کہا حماد نی جو سلمہ کے بیٹے وہ ابو سنان سی وہ عبید سے جو آدم کے بیٹے اور
ابو مریم اور ابو شعیب سے کہ حضرت عمر رض جابیہ مین تہی پہر بیت المقدس کی فتح کا ذکر
کیا کہا سلمہ کے بیٹے نی پہ مجہسے کہا ابو سنان نی اونہون نی عبید سے جو آدم کے
بیٹے کہا مین سنا حضرت عمر سے کہ کعب سے فرما رہی ہی کہ کہان تجویز کرتے ہو کہ مین نماز
پڑہون کہا اگر تم مجہسے یہہ بات لی لو تو نماز پڑہو چٹان کی پیچہی تو پہر سارا قدس تمہارے سامنے
ہوگا حضرت عمر بولی کہ تمنے یہودیونکی مشابہت کی نہین نہین لیکن مین نماز پڑہونگا جہان
نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر آگی بڑہی قبلہ کیطرف پہر نماز پڑہی پہر آئی پہر اپنی
چادر بچہائی اور کوڑا جہاڑ کر اپنی چادر مین کہہ دو سب لوگون نے جہاڑ دی **فائدہ** حضرت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جگہہ نماز پڑہی وہان نماز پڑہنا افضل ہی بیت
المقدس سارا مقام برکت کا ہی مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہان نماز پڑہی اوس
مقام کو چہوڑ کر اور جگہہ نماز پڑہنی کو افضل سمجہنا یہہ بات مشابہ یہودیونکی ہی حضرت کعب کے
خیال [illegible] مین یہہ بات نہ آئی تہی حضرت عمر رض نی سمجہادی امام علی بن برہان الدین حلبی
شافعی [illegible] انسان العیون مین لکہتی ہین کہ بعضون نی ذکر کیا ہی کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ
علیہ [illegible] قدم نے پتہر مین نشان کر دیا ہی اور معراج کی رات مین بیت المقدس کے
پتہر [illegible] نشان کر دیا ہی اور وہ نشان ابتک موجود ہی پہر معراج کی ذکر مین لکہتے
ہین کہ [illegible] مین عربی نی موطا کی شرح مین لکہا ہی کہ بیت المقدس کے چٹان
[illegible] جانب [illegible] تو عین سی ہی وہ ایک چٹان ہی ٹوٹے ہوئے مسجد اقصی کی بیچ مین
[illegible] طرف سی الگ ہی نہین تہامتا ہی اوسکو لئے مگر وہ ہی اللہ جو تہامی ہوئی ہی
اسکو زمین پر پہونچنے سی [illegible] اوسکی حکم نہین کر سکتا اور اوسکی اوپر دکہن کی طرف قدم ہے
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کا جسوقت آپ براق پر سوار ہوئے اور وہ چٹان اوس طرف سے
جہک گئی آپکی دہشت سی اور دوسرے طرف انگلیان ہین فرشتونکی جنہون نے
اوسکو روکا جب وہ جہک گئی اور اوسکی نیچے وہ غار ہی کہ ہر طرف سی جدا ہی یعنی وہ چٹان
لٹکی ہوئی [illegible] ہی بیچ آسمان اور زمین کے اور مین اوسکی نیچے اوسکی ڈر سی نہ جا سکا کیونکہ مین
[illegible] ہونکی باعث سی میری اوپر نہ گر پڑے پہر ایک مدت کی بعد مین [illegible]
[illegible] حال دیکہا ہم اوسکی طرف [illegible] ہر طرف سی [illegible]
[illegible]
[illegible] امام ترمذی فرماتی ہین کہ کسی کہا حسین کی باپ عبد اللہ نے [illegible] احمد کے بیٹے یونس کے
بیٹی کہا کہ کسی کہا عشر نے جو قاسم کے بیٹے اونہون نے حصین [illegible]
عبدالرحمن کے اونہون نی سعید سی جو جبیر کے بیٹے اونہون نی ابن عباس سے اونہون نے

فرمایا کہ جب سیر کو بلائی گئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ گزرتے جاتی تہی ایسی نبی کے
اور نبیونکی پاس کہ اونکی ساتہہ بہت لوگ تہی اور گزرتے تہی ایسی نبی اور نبیونکی پاس کہ
اونکی ساتہہ تہوڑے لوگ تہی اور گزرتے تہی ایسی نبی کی ور نبیونکی پاس کہ اونکی ساتہہ کوئی
نہ تہا یہانتک کہ آپ گذری ایک بڑی جماعت پر آپ فرماتی ہین مین کہا یہہ کون ہے کہا گیا کہ
موسی ہین اور اونکی قوم ہے لیکن اپنا سر اوٹہاؤ اور دیکہو پہر ایکا ایک کیا دیکہتا ہون کہ ایک بڑی
جماعت ہی جسنی آسمان کا کنارہ ڈہانک لیا اس طرف سی اور اوس طرف سی کہا گیا یہہ تمہاری
امت ہی اور انکی سوا تمہاری امت مین سی ستر ہزار ہین جو جنت مین داخل ہونگی بغیر
حساب کے آپ یہہ بیان فرما کر گہر مین داخل ہوئی اور لوگون نی آپ سے نہ پوچہا اور نہ آپ نے بیان
نہین فرمایا لوگون نی کہا وہ لوگ ہم ہین اور بعضون نی کہا وہ ہماری بیٹی ہین جو اسلام پر
پیدا ہوئی ہین پہر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلی اور فرمایا وہ وہ لوگ ہین جو داغ
نہین لیتی ہین او منتر نہین کرتے ہین اور بدشگونی نہین لیتی اور اپنی مالک پر بہروسا
کرتے ہین پہر اوٹہ کہڑی ہوئی عکاشہ بیٹی محصن کی اور بولی کہ مین اونہین مین سی ہون اے
پیغامبر پہنچانیوالی اللہ کے فرمایا ہان پہر آیا آپکی پاس اور شخص وہ بولا مین اونہین مین سی
ہون فرمایا تجہسے آگی بڑہ گیا اس بات مین عکاشہ اس حدیث کی سند اچہی ہی
فائدہ بیماری مین بدن پر داغ لینا ہی ایک علاج ہی مگر مکروہ ہی اور وہ منتر جسمین شرک کی
کوئی بات ہو مگر اللہ کا ذکر ہی نہو وہ بہی مکروہ ہی اور بدشگونی لینا کسی چیز کو نحس
جاننا بہی مکروہ ہی جو لوگ دنی ادنی مکروہ باتون سی ہی بچتی ہون تو بڑی بڑی
گناہون سی تو خوب بچتے ہونگے ایسی لوگ بیحساب بہشت مین جاوینگی اور وہ منتر مکروہ نہین
جنمین اللہ کا کلام اور اللہ کا ذکر ہو جیسی حدیثون مین آپنی بتائی ہین وہ تو عین ایمان ہین
ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا محمود نے جو غیلان کی بیٹی کہا کہ ہمسے کہا عبد الرزاق نی
کہا معمر نے اونہون نی زہری سی کہا کہ مجہکو خبر دی سعید نے

اونہون نے ابوہریرہ سے اللہ اونسے راضی رہے اونہون نے فرمایا کہ جسوقت مین سیر کو بلایا گیا
مین موسیٰ سے ملا تو اونکا ایک کیا دیکھتا ہون کہ وہ ایک مرد ہین مجھے یاد پڑتا ہے کہ آپنے فرمایا کہ کہرا
بدن تہا سر کے بال بیچ بیچ کی یعنی نہ گہونگروالے نہ سیدہے گویا کہ وہ شنوءہ کی مردون مین سے تہے اور
مین عیسیٰ سے ملا اونکا قد بیچ بیچ کا قد تہا سرخ رنگ ہے گویا حمام سے نکلے ہین اور مین نے ابراہیم کو دیکہا
اور اونکی اولاد مین میری صورت اونسے بہت ملتی ہے اور میرے پاس دو برتن لائی گئی ایک
مین دودہ دوسرے مین شراب پہر مجسے کہا گیا دونون مین سے جو چاہو لے لو مین دودہ کو لیا اور اوسکو
پیا تب مجسے کہا گیا کہ تمکو راہ دی اصل پیدایش کے یا یون فرمایا کہ تم پہنچے اصل پیدایش تک
آگاہ رہو کہ اگر تم شراب کو لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہو جاتی اس حدیث کی سند اچھی ہے
اور یہہ حدیث صحیح مسلم مین بہی ہے **فائدہ** اللہ نے انسان کی اصل پیدایش مین
خصلت رکہی ہے کہ اللہ کو پہچانے اور اوسکو اکیلا جانے اور اوس سے محبت رکہے پیغمبر اوس موجودہ
مین اللہ نے اونکو دیا توحید و معرفت کا پیالہ پلایا شراب سے بچایا پہر جب آپ مدینہ مین تشریف لائے شراب کو
اللہ نے بالکل حرام کر دیا **امام** ابن ماجہ فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا ہشام نے جو
عمار کے بیٹے کہا کہ ہمسے کہا ولید نے جو مسلم کے بیٹے کہا کہ ہمسے کہا سعید نے جو
بشیر کے بیٹے وہ نقل کرتے ہین قتادہ سے اونہون نے مجاہد سے اونہونے
ابن عباس سے اونہون نے ابی سے جو کعب کے بیٹے اللہ اونسے راضی رہے
وہ کہتے ہین اللہ کے رسول پر اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے کہ جس رات
معراج کو بلائے گئے آپ نے ایک خوشبو پائی فرمایا اے جبرئیل کیا ہے یہہ اچھی
خوشبو کہا یہہ خوشبو ہے اوس کنگہی کرنیوالی عورت کی قبر کی اور اوسکی دو بچون کی اور
اوسکے شوہر کی فرمایا اور شروع اوسکا یون تہا کہ خضر تہے بنی اسرائیل کے سردارون مین سے
[illegible] گذر ہوا تہا ایک راہب پر جو اپنے گرجہ مین رہتے تہے وہ [illegible]
[illegible] نے [illegible] اور اسلام سکہلانے لگے [illegible] جب

خضر جوان ہوئی انکی باپ نے ایک عورت سی انکا نکاح کردیا [illegible]
اور اوسی اقرار لے لیا اور وہ عورت انکی نزدیک نہ جاتی آپ سر او [illegible]
باپ نے دوسری عورت سی انکا نکاح کردیا اونہون نے اوسکو بہی تعلیم کیا [illegible]
اور کسیکو [illegible] پہر ایک عورت نے چہپایا اور دوسری نے اوسکا بہید کہولدیا [illegible]
کہ سمندر کے ایک ٹاپو مین پہنچے [illegible] وان دو [illegible] نے انکو دیکہا ایک نے چہپایا [illegible]
نے بہید کہولا اور کہا مین نے خضر کو دیکہا کہا گیا او تیری [illegible] کسی نے دیکہا کہا فلانی شخص [illegible]
پوچہا تو اوسنے چہپایا اور انکے دین مین یہہ بات تہی کہ جو جہوٹ بولتا تہا [illegible]
اوسنے اوس چہپانے والی عورت سی بیاہ کیا [illegible] وہ کنگہی کرتی [illegible]
وہ بولی تباہ ہو فرعون [illegible] اپنے باپ کو خبر دی [illegible] اوس عورت کی [illegible]
اونکے پاس آدمی بہیجا اور اوس عورت [illegible] اوسکے خاوند سی کہا [illegible]
کہا مین تم دونوکو مار ڈالونگا ان دونون نے کہا اگر تو ہمکو قتل [illegible]
ہوگا اگر ہمسکو ایک ہی گہر مین رکہیں [illegible]
اللہ علیہ وسلم معراج کو بلائی گئے آپ نے ایک خوشبو پائی [illegible]
تب اونہون نے اسکو خبر دی در منثور مین ہی کہ امام احمد اور نسائی اور بزار اور طبرانی
اور ابن مردویہ نے اور بیہقی نے دلائل مین صحیح سند سی ابن عباس سی روایت
کی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مین معراج کو بلایا گیا میری پاس ایک
خوشبو گذری مین کہا ای جبرئیل کیا ہی یہہ خوشبو کہا وہ خوشبو [illegible] فرعون کی بیٹی
اور اوسکے اولاد وہ اوسکو کنگہی کررہی تہی کہ کنگہی اوسکی ہاتہہ سی گر پڑی وہ
بولی بسم اللہ فرعون کی بیٹی بولی میرا باپ یعنی تو میرے باپ کا
نام لیتی ہی وہ بولی نہین بلکہ وہ جو سب اسکا مالک اور تیرا مالک
اور تیرے باپ کا مالک ہی وہ بولی کیا تیرا کوئی اور بہی مالک ہی میری باپ کی سوا

کہا ہان کہا پہر مین اپنی باپ کو اسکی خبر کر دون کہا ہان پہر اوسنی اوسکو خبر کر دی پہر اوسنے
اوسکو بلایا اور کہا تیرا کوئی اور بہی مالک ہی میری سوا کہا ہان میرا مالک اور تیرا مالک اللہ تعالی ہے
جو آسمان مین ہی پہر اوسنی حکم کیا کہ ایک گائی تانبی کی گرم کی گئی پہر حکم کیا کہ وہ عورت
اوسکی اولاد سمیت اوسمین ڈالدی جاوی وہ بولی میرا تجہسے ایک مطلب ہے کہا وہ کیا ہی
کہا تو میری ہڈیونکو اور میری بیٹونکی ہڈیونکو جمع کری پہر اوسکو اکہٹا دفن کر دی کہا یہہ
تیری لیئی کہ تیرا ہمپر حق ہی پہر ڈالی گئی ایک ایک یہانتک کہ ایک دودہ پینی والی کی
نوبت پہنچی وہ ہٹی اگر پڑا اور تامل مت کر کہ تو حق پر ہے پہر ڈالدی گئی وہ اور اوسکی اولاد کہا ابن
عباس نی اور بولی ہین چار چہوٹی لڑکی یہہ اور گواہ یوسف علیہ السلام کا اور جریج والا اور
عیسی بیٹی مریم کے مجمع البحار مین لکہا ہی کہ شاید دیگ گائی کی شکل پر یا گائی کی برابر ہوگی جسکو
گائی کہا امام ابن ماجہ فرماتی ہین کہ ہمسی کہا ابوبکر نے جو ابو شیبہ کے بیٹی کہا کہ ہمسی کہا حسن نے
جو موسی کے بیٹی اونہون نی حماد سی جو سلمہ کے بیٹی اونہون نی علی سی جو زید کے بیٹی اونہونے
سنتی ہے اونہون نی ابو ہریرہ سی اونہون نی کہا کہ فرمایا اللہ کے رسول نے اللہ اونپر
درود بہیجی اور سلامت رکہی کہ جس رات مین مین سیر کو بلایا گیا مین آیا ایک قوم پر کہ اونکی
پیٹ گہر ہو رہی تہی اونکی اندر سانپ تہی اونکی پیٹ کی باہر سی دکہائی دیتی تہی مینی کہا
یہہ کون لوگ ہین ای جبریل کہا یہہ لوگ ہین سود کے کہانیوالی امام بزار نے اپنی
مسند مین فرماتی ہین کہ ہمسے کہا محمد نے جو مثنی کی بیٹی کہا کہ ہمسے کہا حجاج نی جو
منہال کی بیٹی کہا کہ ہمسے کہا حماد نی اور ہمسی کہا محمد نے جو معمر کے بیٹی کہا کہ ہمسی کہا
روح نی جو عبادہ کی بیٹی کہا کہ ہمسے کہا حماد نی یعنی سلمہ کے بیٹی اونہون نی روایت کیا علی سے
جو زید کے بیٹی اونہون نے انس سی اللہ اونسے راضی رہے کہ اللہ کے
رسول اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی فرمایا کہ جس رات مین مجہکو سیر کو بلایا مین گذرا
کچہہ لوگو نپر کہ اونکی ہونٹ کاٹی جاتی تہی آگ کے قینچیون سی مینی کہا ای جبریل یہہ کون

لوگ ہین کہا یہہ لوگ وعظ کہنے والے ہین تمہاری امت کی وہ جو حکم کرتے ہین لوگون کو
نیکی کا اور بہول جاتے ہین اپنے آپ کو امام ابن ماجہ فرماتے ہین کہ ہمسے خبر دیا محمد نے
جو بشار کے بیٹے کہا کہ ہمسے کہا یزید نے جو ہارون کی بیٹے کہ ہمسے کہا عوام نے جو حوشب
کی بیٹے کہ مجھسے کہا جبلہ نے جو سحیم کے بیٹے اونہون نے مؤثر سے جو عفازہ کی بیٹے اونہون نے
عبد اللہ سے جو مسعود کے بیٹے اللہ اونسے راضی رہے اونہون نے فرمایا کہ جب وہ رات ہوئی
جسمین اللہ کے رسول اللہ اوپر درود بہیجے اور سلامت رکہے سیر کو لیجائے گئے آپ ملے
ابراہیم سے اور موسی اور عیسی سے پہر آپس مین قیامت کا ذکر کیا سب نے حضرت ابراہیم سے
شروع کیا اونسے پوچہا یعنی کب آویگی تو اونکے پاس اسکی کچہہ خبر نہ تہی پہر موسی سے
پوچہا اونکے پاس بہی اسکی کچہہ خبر نہ تہی پہر بات کو حضرت عیسی پر رکہا جو مریم کے
بیٹے اونہون نے فرمایا کہ مجھسے اقرار کیا گیا ہی اسکی نزدیکی کا تو دیکہنا وہ جو اسکے
وقت ہی اوسکو کوئی نہین جانتا سوا اللہ کے پہر ذکر کیا دجال کا پہر فرمایا پہر مین اوترونگا
اور اوسکو مار ڈالونگا پہر لوگ اپنے شہرون کی طرف پہر جاوینگے پہر اونکے سامنے ہونگے یاجوج ماجوج
اور وہ ہر ایک اونچان سے دوڑینگے پہر جس پانی پر گذرینگے اوسکو پی جاوینگے اور جس چیز پر گذرینگے اوسکو
بگاڑ دینگے پہر لوگ اللہ سے فریاد کرینگے پہر مین اللہ سے دعا کرونگا کہ اونکو مار ڈالے پہر زمین بہر جاویگی
اونکی بدبو سے سڑ جاویگی پہر لوگ اللہ سے فریاد کرینگے پہر مین اللہ سے دعا مانگونگا اللہ آسمان سے
پانی بہیجیگا پہر اونکو اوٹہا لیجاویگا اور سمندر مین اونکو ڈالدیگا پہر پہاڑ اوڑائے جاوینگے اور زمین پہیلائی
جاویگی جسطرح چمڑا پہیلایا جاتا ہی پہر مجھسے اقرار کیا گیا ہی کہ جس وقت یہہ ہووے تو قیامت
لوگون سے ایسی ہوگی جیسی حمل والی جسکو اوسکے لوگ نہین جانتے ہین کہ کب اچانک جن پڑیگی
اس حدیث کو مولانا جلال الدین سیوطی نے درمنثور مین سعید بن منصور سے اور امام احمد کی
ابن ابی شیبہ سے اور ابن ماجہ سے اور ابن جریر سے اور ابن منذر اور حاکم اور ابن مردویہ سے اور بیہقی کی
کتاب بعث و نشور سے نقل کیا ہی اور کہا کہ حاکم نے کہا کہ اسکی سند صحیح ہی امام ترمذی نے

فرماتی ہین کہ ہمسی کہا احمد نے جو بدیل کے بیٹے وہ قریش کے بیٹے کوفی کی
کہا کہ ہمسی کہا محمد نے جو فضیل کے بیٹے کہا کہ ہمسی کہا عبد الرحمن نی جو اسحق کی بیٹے
اونہون نی قاسم سی جو عبد الرحمن کے بیٹے وہ عبد اللہ کے بیٹے وہ مسعود
کے بیٹے اونہون نے اپنی باپ سے اونہون نی ابن مسعود سی
کہا کہ اللہ کے رسول نے اللہ اونپر درود بھیجے اور سلامت رکھی اوس رات کا بات فرمایا
جسمین آپ سیر کو بلائی گئی کہ آپ فرشتونکی جس جماعت پر گزری اونہون نی آپکو
حکم کیا کہ اپنی امت کو حکم کیجئے پچھنی لگانیکا اس حدیث کی سند اچھی ہی امام ترمذی
فرماتی ہین کہ ہمسی کہا عبد اللہ نے جو ابو زیاد کے بیٹے کہ ہمسی کہا سیار نے
عبد الواحد نے جو زیاد کے بیٹے اونہون نی عبد الرحمن سی جو اسحاق کی بیٹے اونہون نے
قاسم سی جو عبد الرحمن کی بیٹے اونہون نی اپنی باپ سی اونہون نی حضرت ابن مسعود سے
اونہون نی کہا کہ فرمایا اللہ کے رسول نی اللہ اونپر درود بھیجی اور سلامت رکھی کہ مین
ملا ابراہیم سی اوس رات مین جسمین مین سیر کو بلایا گیا تو اونہون نی کہا ای محمد
اپنی امت کو میری طرف سی سلام کہنا اور اونکو خبر دینا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ ہی پانی میٹھا ہی
اور وہ چٹیل میدان ہی اور درخت اوسکی یہ ہین سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا
اللہ واللہ اکبر اس حدیث کی سند اچھی ہی در منثور مین ہی کہ اسحاق جو بشر کے بیٹے
اونہون نی روایت کی ہی کہا کہ ہمکو خبر دی ابو یعقوب نی جو کوفہ کے رہنی والی اونہون نی
[illegible] اونہون نے ابن عباس سے کہ اللہ کے رسول اللہ اونپر درود بھیجی اور سلامت
[illegible] سیر کو بلائی گئی [illegible] حضرت زکریا کو دیکھا اونپر سلام کہا [illegible] فرمایا ای
[illegible] مجھکو خبر دو اپنی قتل کی کسطرح ہوا اور کسلئی تمکو قتل کیا اسرائیل کی اولاد نی کہا ای محمد
[illegible] لوگوں سی بہتر تھا [illegible] زیادہ خوبصورت اور روشن چہرہ تھا اور تھا جیسا کہ اللہ نی فرمایا
[illegible] اوسکو عورتونکی حاجت تھی سو اسرائیلیونکی بادشاہ کی عورت [illegible]

اور وسکو اللہ نے بچا لیا اور یحییٰ نے اپنی شہر میں ... اوسکا کہنا نہ مانا اور وہ سبب یحییٰ کے قتل کا
ہوا وہ یہ کہ اون لوگونکی ایک عید تھی کہ ہر سال جمع ہوتی تھی اور بادشاہ کا دستور تھا
کہ وعدہ کرتا تھا اور خلاف نہ کرتا تھا اور جو جھوٹ بولتا تھا پھر وہ بادشاہ عید کے طرف نکلا
پھر اوسکی عورت دیکھتی اور وہ اسکو پہنچانی گئی اور وہ اسپر عاشق تھا اور اوس عورت نے پہلی بیٹی
تھی اوسکی یعنی ... اسکو کبھی کسی تھی پھر جب اوسکی بیٹی کو بھیجی بادشاہ نی کہا مجھسے مانگ کہ
جو چیز تو چاہے ... میں دونگا وہ بولی میں چاہتی ہوں خون یحییٰ کا جو زکریا کا بیٹا ہے
... اور کچھ مانگ کہا وہ یہی کہا ... یحییٰ نے پھر اوس عورت کی
... اونکو ... طرف بھیجا اور ... محراب میں تھا پیرو رہا تھا اور میں اوسکے پہلو میں
... بیٹا تھا پھر وہ ایک طشت میں ذبح کیا گیا اور اوسکا سر ... دوڑا کر اوس عورت
کی طرف بھیجا گیا پھر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ... پہنچا ... تمہارا
میں اپنی ... نہیں ہوتا پھر جب بادشاہ ... اوسکی طرف بھیجا گیا اوسکی آگ کہا گیا
پھر ... اللہ نے ... بادشاہ ... اور اوسکی گھر والوں کو ... اونکو ... پھر
... زکریا کا خدا ... کی واسطے غصہ ہوا پھر آؤ ہم اپنی بادشاہ کیواسطے
غصہ ہوں اور زکریا کو قتل کریں پھر ... تلاش میں نکلے کہ مجھکو قتل کریں پھر ڈر کے خبر سنائی
آیا پھر میں ... بھاگا اور ابلیس اونکی آگی ... راستہ بتاتا جاتا تھا پھر جب میں ڈرا کہ میں انکو
نہ پاسکونگا میری سامنی ایک درخت آیا اور وسنی مجھکو پکارا اور کہا میری طرف آ میری طرف
آ اور وہ میری واسطے پھٹ گیا پھر میں اوسمیں داخل ہوا اور ابلیس آیا یہانتک کہ اوسنی میری چادر
کا کونا پکڑا اور وہ درخت مل گیا اور میری چادر کا کونا باہر رہ گیا درخت سی ... بنی اسرائیل آ
آئی ... ابلیس نے کہا تمنے اوسکو نہیں دیکھا وہ اس درخت میں داخل ہوا ہے اور اوسکی چادر کا کونا
... رہ گیا ہی وہ اپنی جادو سی اس درخت میں داخل ہوا ہے وہ بولے ہم لوگ اس درخت کو چیرینگے
ابلیس نے کہا اسکو آری سی چیرو پھر میں درخت سمیت آری سی چیرا گیا پھر جناب پیغمبر صلی اللہ

[illegible] گھر میں [illegible] لگا [illegible]

[illegible] الله نے [illegible] اوسمین [illegible] کی بیٹی اور [illegible]

[illegible] کے بیٹی وہ محمد خان کی بیٹی اونھون نے [illegible]

[illegible] حضرت امام زین العابدین سے اونھون نے امام حسین سے [illegible]

وہ [illegible] نے فرمایا کہ ایک بادشاہ ہو گیا تھا اور اپنی عورت [illegible] بیٹی [illegible] ہو گیا تھا [illegible]

[illegible] بادشاہت کا [illegible] تھا کہ اپنی بہائی کی عورت سے نکاح کرتا [illegible]

[illegible] حضرت یحیی [illegible] حضرت زکریا کی بیٹی تھا [illegible] بادشاہ [illegible]

[illegible] کام کرتے تھے [illegible] آپ نے [illegible] فرمایا تو اوس نے نکاح [illegible]

عورت کو خبر پہنچی [illegible] تو یحیی کو قتل کر [illegible] بادشاہت چھوڑ [illegible]

بیٹی کی [illegible] پہر اوس [illegible] کہا اپنے چچا کے پاس [illegible]

بلا دیگا اور اپنی گود میں بٹھا دیگا اور کہیگا مجہسے مانگ جو تو چاہتی [illegible]

بہی دونگا پہر جب [illegible] تجہسے کہے تو کہیو میں کچھ نہیں مانگتی ہون مگر یحیی کا اور بادشاہ دیگا

[illegible] بات کہتا تہا [illegible] بادشاہت

[illegible] کیا [illegible] تہا پہر اوس [illegible] نے ایسا ہی کیا پہر اوس بادشاہ کو حضرت یحیی کے قتل [illegible]

[illegible] بادشاہت چھوڑ [illegible] عورت کا [illegible] ہوا پہر اوس نے اپنی بادشاہت

[illegible] قتل کیا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] نشان [illegible]

[illegible] انکو دست کے اندر کاٹا **فائدہ** اس روایت سے

ایک بات زیادہ معلوم ہوئی کہ اوس عورت کو حضرت یحییٰ سے دشمنی کی وجہہ یہی تھی

کہ انہوں نے بادشاہ سے کہا تھا کہ تو اسسے نکاح نہ کر یہہ بدکار ہے جناب مسیح حواری نے انجیل کے

تفسیر میں لکھا ہے کہ پھر اوسنے اوس سے نکاح کر لیا اور دوسری بات اس روایت سے یہہ

معلوم ہوگئی اوسنے خود بھی اذن لے رکھا تھا پھر بیٹی کو بھیج کر دوبارہ اذن لیا الٰہی انکو پاک

[illegible] جنہوں نے تیرے حکم لیے وشرک [illegible] تیری [illegible] گناہ [illegible]

دلمین [illegible] الٰہی [illegible] **امام** ابوداؤد فرماتے

ہیں کہ [illegible] کہا [illegible] عبدالرحمن [illegible]

[illegible] اللہ کے رسول نے فرمایا [illegible]

[illegible] میں [illegible] آگیا ہیں [illegible] لوگ [illegible]

[illegible]

ہیں گوشت لوگوں کے [illegible] ہیں [illegible] **فائدہ** یعنی مسلمانوں کو شبہہ [illegible]

[illegible] گوشت [illegible] ہیں [illegible] **امام** عبدالعظیم منذری

[illegible] ہیں کہ امام بیہقی نے [illegible] سند [illegible] جو [illegible]

[illegible] سے جو سعد [illegible] کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں [illegible]

[illegible] اور [illegible] کاٹی جاتی ہیں کہا یہہ کون [illegible]

ہیں [illegible] جبریل [illegible] لوگ ہیں [illegible] زنا [illegible]

[illegible] اور [illegible] سخت [illegible]

[illegible] عورتیں ہیں [illegible] کیا کرتے تہیں زنا کی

[illegible] قرآن اور [illegible]

[illegible] جبریل کہا یہہ [illegible]

عجیب چیز والی کی اور یہی مطلب ہے اللہ کے اس کلام کا کہ خواب ہے ہی ہر ایک
ہونے والے عجیب چیز والی کی ابن ابی شیبہ و امام احمد و ابن ماجہ و ابن ابی حاتم
مردویہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جس رات میں سیر کو بلایا گیا جب ہم ساتویں آسمان تک پہنچے میں نے اوپر دیکھا تو ایک
گرج اور چمک اور کڑکے تھے اور میں کچھ لوگوں پر آیا کہ انکے پیٹ گھر کی طرح تھے انمیں سانپ
انکے پیٹ کی باہر سے دکھائی دیتے تھے میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں اے جبریل کہا یہ لوگ ہیں کہ
سود کی پھر جب میں پہنچے والے آسمان تک اور اترا نیچے اسی سے نیچے دیکھا تو ایکا ایک
دیکھا کچھ غبار اور دھواں اور آوازیں پہنچیں تب میں نے کہا یہ کیا ہے اے جبریل کہا یہ شیاطین
ہیں کہ سامنے آتے ہیں آنکھوں پر بنی آدم کے تا کہ نہ فکر کریں آسمانوں اور زمین کے بادشاہت
میں اور اگر یہ نہ ہوتا تو البتہ وہ عجیب عجیب چیزیں دیکھتے روایت کیا ابن مردویہ نے
بیہقی نے البعث والنشور میں حضرت [illegible] کہ رسول اللہ [illegible]
سلامت کبھی فرمایا کہ جب میں سیر کو بلایا گیا [illegible] جنت میں داخل ہوا ایک [illegible]
[illegible] کا نام [illegible] تھا اور سفید خیمے تھے موتی کے اور سبز زبرجد کے اور سرخ یاقوت کے [illegible]
بولیں [illegible] سلام ہیں ہماری پیغام پہنچانے والے اللہ کے نبی تھا اے جبریل کیا ہے یہ آواز کہا یہ ہیں حوریں
ہوئی ہیں خیموں میں اذن مانگا انہوں نے اپنے رب سے کہ آپ پر سلام کہیں پھر اللہ نے انکو اذن
دیا پھر وہ کہنے لگیں ہم راضی ہیں والیاں ہیں ہم کبھی غصہ نہ ہونگی اور ہمیشہ رہنے
والیاں ہیں ہم کبھی کوچ نہ کریں گی اور پڑھا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
آیت کو حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ یعنی گویا ہیں رکی ہوئی خیموں میں اور ابن الشیخ نے
روایت کی ہے ابن عباس سے کہ جس رات میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیر کو بلائے گئے
پہلے جبریل سے فرمایا کہ دوزخ کو کھولدو انہوں نے کھولدیا آپ نے اسکی طرف دیکھا
احمد طبرانی نے اوسط میں اور ابن مردویہ نے صحیح سند سے حضرت جابر سے روایت

اور یہ جو فرمایا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس رات میں آسمان کو لیجایا گیا میں گذرا اور مجھے
خوشبو پہنچی [illegible] جبریل [illegible] ایسی [illegible] فرشتہ [illegible] امام شمس الدین
[illegible] الفردوس [illegible] ابو عبداللہ [illegible] کتاب الاولیاء میں محمد [illegible] سند
[illegible] عبداللہ [illegible] کے بیٹے کہ حضرت عمر کے بیٹے [illegible] ابن عباس سے
[illegible] کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کھلا بھیجا [illegible] حضرت
[illegible] کی [illegible] ایک [illegible]
[illegible] ہاشم بن [illegible] حسن میں فرماتے تھے
[illegible] فرمایا [illegible]
[illegible] ابو [illegible]
[illegible] تک [illegible] اللہ کے رسول
اللہ وزیر دو ہیں [illegible] جس رات [illegible] آسمان پر لیجایا گیا میں [illegible] بہشت کے
دروازہ پر لکھا ہوا [illegible] صدقہ [illegible] قرض [illegible]
جبریل [illegible] کیا حال [illegible] صدقہ [illegible] افضل [illegible]
[illegible] اور قرض [illegible] قرض نہیں مانگتا مگر حاجت [illegible] اس حدیث
ابن ماجہ نے اور حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور بیہقی کی بعض
[illegible] سے نقل کیا ہے سعید بن منصور اور ابن سعد اور طبرانی نے اوسط میں اور
ابن مردویہ نے ابوہریرہ سے روایت کی [illegible] اللہ کے رسول اللہ وزیر دو ہیں اور [illegible]
جس رات آسمان کو [illegible] گئی جب [illegible] ذی طوی میں پہنچے تو فرمایا اے جبریل میری
قوم کے لوگ مجھ کو سچا نہ جانیں گے کہا آپ کو ابوبکر سچا جانیگا اور وہ صدیق ہے امام مسلم
[illegible] میں کہ ہم سے فرمایا [illegible] جو [illegible] کہا کہ ہم سے [illegible] کہا کہ ہم سے کہا
عبدالعزیز [illegible] وہ عبداللہ ہیں جو فضل کے بیٹے [illegible] ابو سلمہ سے جو عبدالرحمن

نقل کی بیہقی نے ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا اللہ کے رسول نے اللہ اوپر درود بھیجی اور سلامت رکھی
البتہ میں اپنی تئین دیکھا حطیم میں اور قریشی لوگ مجھسے پوچھتے تھے میری سیر کا حال سو پوچھی مجھسے
بیت المقدس کی وہ چیزیں پوچھیں کہ میں نے انکو یاد نہیں رکھا تھا پھر مجھپر ایسا رنج ہوا کہ کبھی
ویسا رنج نہیں ہوا تھا پھر اٹھا دیا اوسکو اللہ نے میری لئی کہ میں دیکھتا تھا اوسکی طرف جو چیز
وہ پوچھتے تھے میں اونکو خبر دیتا تھا اور میں اپنی تئین دیکھا نبیوں کی ایک جماعت میں پھر ایکا یک دیکھا
کہ موسی کھڑے نماز پڑھ رہے تھے ایک مرد تھے اکہرے گھونگروالے گویا کہ وہ شنوہ کی مردوں میں سے تھے
اور ایکا ایک دیکھا کہ عیسی بیٹے مریم کے کھڑے نماز پڑھ رہے تھے سب لوگوں میں اونسے مشابہت زیادہ
بہت ملتی ہے عروہ ثقفی جو مسعود کا بیٹا ہے اور ایکا ایک ابراہیم کھڑے نماز پڑھ رہے تھے سب لوگوں میں زیادہ
اونسے مشابہت بہت ملتی ہے تمہارے رفیق کی مطلب آپکا یہ تھا کہ میری مشابہت اونسے
بہت ملتی ہے پھر نماز کا وقت آیا پھر میں نے اونکی امامت کی پھر جب میں نماز سے فراغت کی ایک
کہنے والے نے مجھسے کہا اے محمد یہ مالک ہے دربان آگ کا تم اوسپر سلام کہو پھر میں متوجہ ہوا اونکی
طرف دیکھا تو اوسنے پہلے مجھپر سلام کہا اور روایت کیا ابویعلی اور ابن عساکر نے ام ہانی سے
روایت کی کہا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس اندھیرے میں داخل ہوئے اور میں
اپنے بچھونے پر تھی آپ نے فرمایا تجھکو خبر ہے کہ میں سویا آجکی رات حرمت والی مسجد میں پھر میرے
پاس جبرئیل آئی پھر مجھکو مسجد کے دروازہ پر لیگئی پھر آئی بیت المقدس میں جانیکا اور آنیکا ذکر
کیا ام ہانی کہتی ہیں کہ آپ کی چادر لپٹ گئی اور میں نے کہا اے میرے چچا کے بیٹے میں تجھکو
اللہ کی قسم دیتی ہوں قریش سے یہ بات مت کہنا کہ جن لوگوں نے تمکو سچا جانا وہ بھی جھٹلاوینگے
پس میں نے اپنا ہاتھ اپنی چادر پر مارا اور اوسکو میرے ہاتھ سے کھینچ لیا اور چادر آپکی پیٹ پر سے
پھر میں نے آپکے پیٹ کی شکن دیکھی جو تہ بتہ سی ویسی ہی گویا کہ وہ کاغذ کی لپیٹ تھی اور ایکا ایک آپکی دل کے
پاس ایک نور بلند تھا قریب تھا کہ میری نگاہ کو اوچک لی پھر میں سجدہ میں گر پڑی پھر جب میں
سر اٹھایا تو دیکھا کہ آپ باہر جاچکی ہیں میں اپنی لونڈی سے کہا تو آپ کی پیچھے جا دیکھ آپ کیا کہتے

کہتی ہیں اور آپ سے کیا کہا جاتا ہے جب وہ پلٹی اوسنے مجھکو خبر دی کہ آپ چند قریش کے پاس پہنچے
اونمین تہا مطعم بیٹا عدی کا اور عمرو بیٹا ہشام کا اور ولید بیٹا مغیرہ کا آپ نے فرمایا
مینے آج اس مسجد مین عشا کی نماز پڑہی اور اوسی مین صبح کی نماز پڑہی اور اسکے بیچ مین
بیت المقدس مین گیا مطعم بولا کہ ہم اونٹونکے کلیجے مارتے ہین بیت المقدس تک مہینا بہر
چڑہتے ہین اور مہینا بہر اترتے مین تم کہتے ہو کہ مین وہان ایک رات مین گیا ابوبکر بولے کہ مین
گواہی دیتا ہون کہ وہ بیشک سچے ہین وہ لوگ بولے ای محمد ہمکو بتاؤ قافلے کی خبر فرمایا کہ مین فلان
قوم کے قافلے پر روحا مین آیا تہا اونکی ایک اونٹنی گوشت والی کہو گئی تہی وہ اوسکی ڈہونڈنے کو
گئے تہے پہر مین اونکے کجاوونکے پاس آیا اونمین سے وہان کوئی نہ تہا اور ایک پیالا
پانی کا دیکہا پہر مینے اوسمین سے پیا پہر مین پہنچا فلان قوم کے قافلے تک تو مجھسے اونٹ بہڑکی اور
ایک اونٹ سرخ بیٹھ گیا اوسپر سفید دہاریون دار جہولین تہین مین نہین جانتا کہ وہ اونٹ
ٹوٹ گیا یا نہین پہر مین فلان قوم کے قافلے تک تنعیم مین پہنچا اوسکے آگے ایک اونٹ خاکستری رنگ
تہا اور وہ یہ آتا ہے تمہارے اوپر ٹیلے سے تب ولید مغیرہ کا بیٹا اور کچہ لوگ چلے اور دیکہا جیسا
آپنے فرمایا تہا ویسا پایا اور تب پہر جادو کی تہمت کی اور بولے ولید سچا ہے پہر اللہ نے اوتارا وما
جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس یعنی ہمنے جو دکہایا تمکو وہ کہایا سو اوسکو
آزمایش بنایا لوگونکے لیے امام بیہقی نے دلائل مین سدی تک سند پہنچائی اوسنے کہا
کہ جب اللہ کے رسول اللہ [illegible] اور سلامت [illegible]
آپنے قافلہ والونکی اور اونکی نشانی کی خبر دی وہ لوگ بولے کب آویگا فرمایا بدہ کے دن
پہر جب وہ دن ہوا قریش اونکی راہ دیکہنے لگے اور دن چڑہ گیا اور قافلہ نہ آیا تب آپنے دعا کی تو دن
ایک ساعت بڑہا دیگئی اور سورج روکا گیا سو سورج کسی کے لیے نہین روکا گیا مگر واسطے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس دن اور حضرت یوشع کے لیے جو نون کے بیٹے تہے جسوقت وہ
ظالمون سے لڑتے اور ابن سعد اور ابن عساکر نے روایت کی عبداللہ سے جو عمرو کے بیٹے

اور حضرت مسلم نے اور حضرت عائشہ اور ام ہانی اور ابن عباس کی وہی بات [illegible]
بیان کی پھر روایت ہی کہ بعض نی بعضون سے کہا کہ اوس رات کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کھوئے گئے پھر عبد المطلب کے بیٹے جد امجد آپکو ڈھونڈھنے گئے اور حضرت عباس نکلے یہانتک کہ
ذی طوی تک پہنچے اور پکارنے لگے یا محمد یا محمد آپنے اونکو جواب دیا کہ مین حاضر ہون کہا ای بھتیجے میرے
تمنے اپنی قوم کو آج کی رات کو ہلکان کیا کہ بیت المقدس مین گیا تھا اس رات مین فرمایا ہان
کہا میری خیر تو گذرے فرمایا سوا خیر کے کچھہ نہین گذرا اور ام ہانی کہتی ہین کہ آپ ہمارے پاس اوس
رات سوئے آگے [illegible] کہ آپنے لوگون سے بیان کیا آپ فرماتے ہین کہ مین حطیم مین کھڑا
ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو ظاہر کر دیا پھر مین اونکو خبر دیتا اسکی نشانیان
بیت المقدس کی [illegible] دروازے ہین اور [illegible] اسکی [illegible] تھی [illegible]
[illegible] کہتا رہا اور [illegible] گنتا رہا اور اونکو خبر دیتا [illegible] اونکو [illegible] قافلہ
خبر دی جو رستے مین تھے اور اونکی علامتین بتلائین جیسا مینے اونکو خبر دی ویسا اونہون نے پایا اور
روایت کیا حاکم نے اور اسکی سند کو صحیح کہا اور ابن مردویہ نے اور بیہقی نے دلائل مین حضرت
عائشہ سے روایت کی اونہون نے کہا کہ جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد اقصیٰ تک سیر
کرائے گئے صبح کو لوگون سے بیان کرنے لگے تو بہت لوگ [illegible] ایمان لائے تھے [illegible] تصدیق کیا تھا
اونمین سے کچھہ لوگ اپنے دین سے پھر گئے اور حضرت ابو بکر سے جا کر کہا کہ تمکو خبر ہے اپنے رفیق کی
وہ کہتے ہین کہ وہ آج کی رات بیت المقدس تک سیر کرائے گئے اور صبح سے پہلے آ گئے وہ بولے
کہ مین تو اونکو اس بات مین سچا جانتا ہون جو اس سے بڑھکے ہے مین اونکو سچا جانتا ہون آسمان کی
خبر مین جو ایک صبح مین یا ایک شام مین آتی ہے اسلئے حضرت ابو بکر کا نام رکھا گیا صدیق
یعنی بڑے سچے امام احمد فرماتے ہین کہ ہمسے خبر دیا محمد نے جو جعفر کے بیٹے ہین [illegible]
اونہون نے کہا کہ ہمسے کہا عوف نے اونہون نے قتادہ سے [illegible] اونہون نے ابن عباس سے
[illegible] کہ رسول اللہ [illegible] فرمایا [illegible] رات [illegible]

مین سیر کو بلایا گیا اور مجھکو مکہ مین صبح ہوئی مینے اپنی معاملہ کا یقین کیا او پہچانا کہ لوگ مجھکو جھٹلاوینگی
پھر مین الگ غمگین ہوکر بیٹھا کہا پھر آپکی پاس اللہ کا دشمن ابوجہل آیا اور آپکی پاس بیٹھا اور ہنسی کیطرح پر
کہنی لگا کہ کچھ کوئی بات ہوئی آپ نی فرمایا ہان کہا وہ کیا ہی فرمایا مین آج کی رات سیر کو بلایا گیا
کہا کہان تلک فرمایا بیت المقدس تلک کہا پھر ہماری بیچ مین تمنی صبح کی فرمایا ہان کہا آپکی
قوم کو بلالاؤن اونسی بھی کہوگی جو مجھسی کہا آپنی فرمایا ہان وہ بولا ای لوگو قوم کعب کی پس سب
مجلسین اوسکی پاس آئین اور لوگ آئی یہانتک کہ آپکی پاس بیٹھی وہ بولا بیان کیجیی اپنی قوم سی جو مجھسی
بیان کیا تب اللہ کی رسول نی اللہ اونپر درود بھیجی اور سلامت رکھی کہ مین آج کی رات سیر کو
بلایا گیا وہ لوگ بولی کہان تک فرمایا بیت المقدس تک وہ بولی پھر تمکو صبح ہوئی ہماری بیچ مین فرمایا
ہان وہ لوگ بولی آپ سے ہوسکتا ہی کہ اوس مسجد کی پتی ہمسی بیان کیجیی اور اون لوگو مین وہ لوگ
بھی تہی جو اوس شہر تک سفر کرچکی تہی اور اوس مسجد کو دیکھ چکی تہی فرمایا اللہ کی رسول نی اللہ
اونپر درود بھیجی اور سلامت رکھی پھر مین پتی بیان کرنی لگا پھر مین پتی بیان کرتا رہا یہانتک
کہ مجھکو بعضی پتو مین شبہہ ہوا پھر وہ مسجد لائی گئی اور مین دیکھ رہا تہا یہانتک کہ رکھی گئی عقیل کی
یا عقال کی گھر کی پاس پھر مینی اوسکی پتی بیان کئی اور مین اوسکیطرف دیکھ رہا تہا تب اون لوگون
نی کہا یہ جو پتی ہین یہ تو قسم اللہ کی سب ٹھیک ہی ہین درمنثور مین ہی کہ ابن مردویہ نی حضرت
انس تک سند پہنچائی کہ اونہون نی کہا کہ اللہ کی رسول اللہ اونپر درود بھیجی اور سلامت رکھی
جب سی سیر کو بلائی گئی اونکی خوشبو دولہا کی سی خوشبو تہی اور دولہا کی خوشبو سی بھی بہت اچھی تہی
مولانا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لآلی مصنوعہ مین لکھتی ہین کہ مین کہتا ہون کہا ابو العباس
مستغفری نی جو جعفر کی بیٹی وہ محمد کی بیٹی اونہون نی طب نبوی کی کتاب مین فرمایا کہ مجھکو لکھ بھیجا علی نے
جو حسن کی بیٹی کہ ابو سلیمان محمد جو سلیمان کی بیٹی ہین وہ یزید کی بیٹی فاس کی رہنی والی اونہون نے
اونسی قزوین مین بیان کیا کہا کہ ہمسی کہا میری باپ نی کہا کہ مجھسی فرمایا اسمعیل خزاز نی جو
قزوین کی رہنی والی علی کی بیٹی وہ قدامہ کی بیٹی کہا کہ ہمسی کہا احمد نی جو سبرع کی رہنی والی

عبدان کی بیٹی کہا کہ ہمسی کہا سہل نی جو صقیر کی بیٹی کہ ہمسی کہا موسی نی جو عبدربہ کی بیٹی کہا
کہ مینی سنا علی سی جو ابوطالب کی بیٹی وہ فرماتی تہی کہ فرمایا اللہ کی رسول نی اللہ اونپر درود
بہیجی اور سلامت کہی کہ جس رات مین آسمان کی طرف سیر کو بلایا گیا زمین میری اوپر روئی
سو اللہ نی زمین کی رونی سی لصف یعنی کبر اوگا یا سو جو شخص چاہی کہ زمین کا رونا سونگہی تو کبر کو
سونگہی پہر جب مین اپنی رب کیطرف اونچا کیا گیا پہر اوسنی مجہپر بخشش کی پیغمبری سی اور بڑائی دی
مجکو نبوت سی اور مجکو عزت دی شفاعت سے اور مجہپر فرض کین پچاس نمازین اوترا مین ایک آسمان سی
ایک آسمان تک پہر جب مین نیچی والی آسمان تک پہنچا مجہسی پسینا بہنی لگا پہر میرا پسینہ زمین پر
گرا پہر اللہ نی میری پسینہ سی سرخ گلاب اگایا پہر جو شخص چاہی کہ میرا پسینا سونگہی تو سرخ گلاب
کو سونگہی واللہ اعلم فائدہ مولانا جلال الدین سیوطی نی اس سند کی کسی شخص مین کچہہ بحث
نہین کی معلوم ہوا کہ اس سند مین کچہہ خلل نہین پایا حضرت شیخ عبدالحق نی سفر السعادت کی
شرح مین لکہا ہی کہ ابو الفرج نہروانی نی حضرت انس سی روایت کی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا کہ جب مجکو آسمان پر لی گئی میری بعد زمین روئی اور اوس سی کبر اوگا جب مین
پہر آیا ایک قطرہ میری پسینی کا زمین پر گر پڑا اوس سی سرخ گلاب اوگا اس روایت مین
لصف کی جگہہ کبر ہی اور منتخب اللغات مین لصف کی معنی کبر کی ہی لکہی ہین لکہا ہی کہ کبر مین
کاف پر اور بی پر زبر ہی اور وہ ایک میوہ ہی کہ اوسکا آچار بناتی ہین مولانا جلال الدین
فرماتی ہین کہ ابن جوزی لکہتی ہین کہ ابن فارس نی کتاب الریحان مین کہا ہی کہ ہمسی کہا
ہمارے جو بندار کی بیٹی کہا کہ ہمسی کہا حسن نی جو علی کی بیٹی وہ عبدالواحد کی بیٹی مقدس کی رہنی
والی کہا کہ ہمسی فرمایا ہشام نی جو عمار کی بیٹی کہا کہ ہمسی کہا مالک نی جو انس کی بیٹی وہ
زہری سی وہ انس سی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ سفید گلاب میری پسینی سی
معراج کی رات مین بنایا گیا سرخ گلاب جبرئیل کی پسینی سی بنایا گیا اور زرد گلاب براق کی
پسینی سی بنایا گیا ابن جوزی کہتی ہین کہ وہ شخص جو مقدس کا رہنی والا ہی اوسپر گمان کیا گیا ہی

کہ اوسی نی یہہ حدیث بنائی ہی مولانا لکھتی ہین کہ مین کہتا ہون کہ ابن عساکر نی اپنی تاریخ مین
اس حدیث کو سند سمیت لکھا ہی کہا کہ مینی پڑہا ہی عبدالعزیز کتانی کی ہاتہہ کا لکھا ہوا کہ مجہی کہا
ابو النجیب عبدالواحد نی جو عبداللہ کی بیٹی ارموی کہ حسن جو عبدالواحد کی بیٹی ہین ان پہچان
مین یعنی معلوم نہین کہ کیسی شخص ہین اور یہہ حدیث بنائی ہوئی ہی کسی بی علم نی اوسکو بنا لیا ہی
اور یہہ صحیح سند اسپر جوڑدی ہی اور کہا ان مین کہ حسن جو عبدالواحد کی بیٹی ہین ابن ناصر نی
کہا کہ اونپر گمان کیا گیا ہی جہوٹ بولنی کا اونہون حق گلاب کی مقدمہ مین ایک حدیث روایت
کی ہی جسکی کہین اصل نہین میزان مین کہا کہ یہہ حدیث بنائی ہوئی ہی واللہ اعلم کہا ابن
فارس نی کہ روایت کیا ہشام نے جو عروہ کی بیٹی وہ اپنی باپ سی وہ حضرت عائشہ سی کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص چاہی کہ میری خوشبو سونگہی تو سرخ گلاب کو سونگہی
اور روایت کیا احمد ثعلبی نی جو محمد کی بیٹی وہ یحیی کی بیٹی اونہون نی روایت کی اپنی باپ سی
اونہون نی اونکی دادا سی اونہون نی اعمش سی اونہون نی ابن منکدر سی اونہون نی جابر سے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص چاہی کہ میری خوشبو سونگہی تو خوشبو گلاب کی
سونگہی اور احمد جو شخص ہے جسنی یہہ روایت کی ہی چہوڑ دیا گیا ہی یعنی حدیث والون نی اوسکو چہوڑ
دیا جب دیکہا کہ بہت غلطیان کرتا ہی ایک اور سند لکہی ہی مگر کتاب کا نام نہین کہا شاید خطیب
کتاب کی روایت ہی وہ یہہ ہی کہ خبر دی ہمکو محمد نی جو ناصر کی بیٹی کہ ہمکو خبر دی عبدالمحسن نی
جو محمد کی بیٹی وہ علی کی بیٹی کہ ہمکو خبر دی احمد نی جو عمر کی بیٹی وہ روح کی بیٹی نہراوان کی
رہنی والی کہ ہمکو خبر دی قاضی ابو الفرج معافی نی جو زکریا کی بیٹی کہ ہمسی کہا لیث نے جو مرو کے
رہنی والی بیٹی محمد کی وہ بیٹی لیث کی کہ ہمسے کہا ابوالحسن صعصعہ نی جو رقہ کی رہنی والی وہ حسین
کے بیٹی کہ ہمسے کہا محمد نی جو تنبسکی بیٹی وہ حماد کی بیٹی کہ ہمسے کہا میری باپ نی اونہون نی
جعفر سی جو سلیمان کی بیٹی وہ مالک سی جو دینار کی بیٹی وہ انس سی کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا کہ جب مین چڑہ گیا آسمان کیطرف مین میری بعد روئی پہر اوسکی پانی سے

لصف اوسکا پہر جب مین پٹا میر البینا زمین پر ٹپکا تو سرخ گلاب اوسکا خبر دار نسوجو شخص
چاہی کہ میری خوشبو سونگہی تو سرخ گلاب سونگہی ابن جوزی کہتی ہین کہ بنائی ہوئی ہی اس
سند مین وہ لوگ جو پہچانی نہین جاتی ہین فائدہ اسکی سند مین وہ لوگ ہین جنکا حال معلوم نہین
کہ معتبر ہین یا غیر معتبر تو یہہ سند کچی ہی یہہ کہدینا کہ یہہ بات ان لوگونمین سی کسی نی بنالی یہہ
ابن جوزی کی زیادتی ہی ایسی روایت کا بیان کرنا مضایقہ نہین درمنثور مین ہی کہ ابن مردویہ
نی ابن عباس تک سند پہنچائی کہ اللہ کی رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت کہی
فرمایا کہ جس رات مین سیر کو بلایا گیا مجکو اللہ نی بہیجا یا جوج اور ماجوج کی طرف پہر مینی اونکو اللہ کی
دین کیطرف اور اوسکی بندگی کیطرف بلایا پہر اونہون نی میرا کہنا ماننی سی انکار کیا سو وہ آگ
مین ہین اون لوگونکی ساتہہ جنہون نی کہنا نمانا آدم کی اولاد مین سے اور ابلیس کے اولاد مین بہی

اب یہہ ذکر ہی کہ معراج کی بعد اللہ کی حکم سی حضرت جبریل نی کعبہ کی پاس آکر آپکو پانچون نمازین پڑہائین اور پانچون وقت کہلائی اور نماز کی رکعتونکا بیان اور پکار کر پڑہنی کا اور چپکی پڑہنی کا بیان

مولانا جلال الدین سیوطی نی معراج کی رسالہ مین لکہا ہی کہ صحیح روایت ہی کہ معراج کی بعد پہلی دن حضرت
جبریل نی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر کی نماز پڑہائی امام ابوداود فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا
مسدد نی کہ ہمسی فرمایا یحیی نی کہ ہمسے فرمایا سفیان نی کہ مجہی فرمایا عبد الرحمن نی جو بیٹی فلان
شخص کے وہ بیٹی ابو ربیعہ کی ابو داود نی کہا وہ عبد الرحمن ہین بیٹی حارث کی وہ بیٹی عباس کے
وہ بیٹی ابو ربیعہ کی اونہون نی روایت کی حکیم سی جو بیٹی ہین حکیم کے وہ نافع سی جو بیٹی جبیر
کی وہ بیٹی مطعم کی اونہون نی ابن عباس سی اونہون نی کہا کہ فرمایا اللہ کی رسول نی
اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت کہی کہ امامت کی میری جبریل نی پاس کہر کی پاس یعنی
کعبہ کی پاس دو مرتبہ سو نماز پڑہائی مجکو ظہر کی جسوقت جہکا سورج اور تہا یعنی سایہ برابر
تسمہ کی اور مجکو عصر کی نماز پڑہائی جسوقت اونکا سایہ اونکی برابر ہوا اور دنماز پڑہائی مجکو یعنی

مغرب کی جسوقت روزہ دار روزہ کہولتا ہی اور نماز پڑہائی مجکو عشا کی جسوقت شفق غائب ہوا
اور نماز پڑہائی مجکو فجر کی جسوقت کہانا اور پینا روزہ دار پر حرام ہوا پہر جب دوسرا دن ہوا مجکو ظہر
کی نماز پڑہائی جسوقت اونکا سایہ اونکی برابر تہا اور مجکو عصر کی نماز پڑہائی جسوقت اونکا سایہ
اونکی دو برابر ہوا اور مجکو مغرب کی نماز پڑہائی جسوقت روزہ دار نی روزہ کہولا عشا کی نماز پڑہائی
تہائی رات تلک اور فجر کی نماز پڑہائی تو اوجالی مین نماز پڑہی پہر میری طرف موڑ کر دیکہا
پہر فرمایا ای محمد یہہ وقت ہی نبیون کا جو تجسی پہلی تہی اور وقت بیچ مین ہی ان دو وقتون کے
فائدہ یہہ وقت نمازونکی اللہ کی حکم سی حضرت جبریل نی دیکہادی بعد اسکی اللہ نی نمازونکی
وقت بڑہا دی اس مرتبہ عصر کی نماز دوسری دن اوسوقت پڑہائی جب سایہ دو برابر ہوگیا
یعنی آخر وقت یہانتک ہی پہر بعد اسکی وقت اللہ نی بڑہا دیا صحیح مسلم مین ہی کہ جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ عصر کا وقت جب تک ہی کہ سورج زرد نہو وی اس حدیث سی
معلوم ہوا کہ وقت عصر کا اللہ تعالی نی بڑہا دیا جب تک سورج زرد نہو جب تک اچہا عمدہ
وقت ہی اور بخاری اور مسلم مین ہی کہ حضرت ابوہریرہ نی کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا کہ جسنی ایک رکعت عصر کی سورج ڈوبنی سی پہلی پائی اوسنی عصر کو پایا اس حدیث
سی معلوم ہوا کہ جب تک سورج نڈوبی جب تک عصر کا وقت ہی مگر سورج کی زرد ہوجانی
کی بعد مکروہ ہی جان بوجہہ کر اتنی دیر نکری کہ سورج ڈوبتی وقت پڑہی صحیح مسلم مین ہی کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ وقت مغرب کی نماز کا جبتک ہی جب تلک شفق نڈوبی
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مغرب کا وقت اللہ نی بڑہا دیا پہلی پہل تو حضرت جبریل نی
دونون دن ایک ہی وقت نماز پڑہائی تہی اور عشا کی نماز حضرت جبریل نی دوسری دن تہائی
رات تک پڑہائی تہی پہر بعد اوسکی اللہ نی وقت بڑہا دیا صحیح مسلم مین ہی کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ وقت عشا کا آدہی رات بیچون بیچ تک ہی اس حدیث سی معلوم ہوا
کہ آدہی رات تک بہت اچہا وقت ہی ابن الہمام نی ہدایہ کی شرح فتح القدیر مین لکہا ہی

کہ ابن عمر نے فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا مین دیر کی یہانتک کہ دو تہائی رات گئی
اور حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا مین دیر کی یہانتک کہ بہت
سی رات گئی یعنی تہوڑی سی رہ گئی اور یہہ سب صحیح بخاری مین ہی امام بیہقی اپنی سنن مین فرماتے
ہین کہ مجکو خبر دی ابوبکر محمد حافظ نے جو بیٹی ابراہیم کی کہا کہ مجھے بیان کیا ابونصر احمد نے جو بیٹی عمرو کے
کہا کہ خبر دی سفیان جوہری نے جو محمد کی بیٹی کہ کہا ہمسے علی نے جو حسن کے بیٹی کہ کہا ہمسی
عبداللہ نے جو ولید کی بیٹی اونہون نے روایت کی سفیان سی اونہون نے لیث سی اونہون نے
طاوس سے اونہون نے ابن عباس سی اونہون نے فرمایا کہ وقت ظہر کا عصر تک ہی اور عصر کا
مغرب تک اور مغرب کا عشا تک اور عشا کا فجر تک اور امام بیہقی نے اپنی سنن مین دوسری جگہہ
لکہا ہی کہ یہہ باب ہی آخر وقت عشا کا اور روایت ہمین وقول ہین تہائی رات اور آدہی رات
اسکا مطلب یہہ کہ عمدہ وقت تہائی رات تک ہی پہر آدہی رات تک پہر لکہا ہی کہ یہہ باب ہی
نماز عشا کی آخر وقت جواز کا یعنی جایز کب تک ہی پہر لکہتی ہین کہ ہمکو روایت پہنچی ابن عباس
سی کہ اونہون نے فرمایا کہ وقت عشا کا فجر تک ہی اور اوسنی اور عبدالرحمن بن عوف سی
روایت پہنچی اوس عورت کی مقدمہ مین جو فجر کے نکلنی سی پہلی پاک ہو جاوی کہ نماز پڑہی مغرب
کی اور عشا کی اور عبید بن جریج سی روایت پہنچی کہ اونہون نے جناب ابوہریرہ سی پوچہا کہ نماز
عشا مین تقصیروار ہونیکا وقت کون ہی کہا نکلنا فجر کا امام طحاوی معانی الآثار مین فرماتی ہین
کہ ہمسی فرمایا یونس نے کہ ہمسے فرمایا عبداللہ نے جو یوسف کی بیٹی کہ ہمسے فرمایا لیث نے وہ یزید سی حبیب وہ جو
کی بیٹی وہ عبید سی جو جریج کی بیٹی کہ اونہون نے ابوہریرہ سی کہا کہ نماز عشا مین تقصیروار ہونیکا
وقت کون ہی فرمایا کہ نکلنا فجر کا سو ابوہریرہ نے وہ وقت فجر کی نکلنی کا بتلایا جس مین عشا کا وقت
جاتا رہتا ہی مطلب یہہ ہی کہ جسنی یہانتک عشا نہ پڑہی کہ فجر ہو گئی وہ گنہگار ہوا جسنی اس سی پہلی
پڑہ لی وہ گنہگار نہین ہوا اسنی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بیٹہنی سی پہلی تک عشا
پڑہنی کی رخصت دی ہی صحیح مسلم مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وقت صبح کی نماز کا

فجر کی نکلنی سنی ہی جب تک سورج نہ نکلی اب سنو کہ ظہر کا وقت بہی بعضون نی کہا ہی کہ آخر
مین بڑہا دیا ہی بعضی حدیثون سی اس کا اشارہ بعضون نے سمجہا ہی مشہور یون ہین کہ امام ابوحنیفہ
کا قول یہی ہی کہ ظہر کا وقت جب تک رہتا ہی جب تک سایہ انسان کا دو قد برابر ہوجاوی اوس سایہ
کی سوا جتنا دوپہر کی وقت پر تہا لیکن امام ابوحنیفہ کا یہہ قول انکی بڑی بڑی شاگردون نی
اختیار نہین کیا کیونکہ اسکی سند صاف نپائی اور امام ابوحنیفہ کا دوسرا قول سب کے موافق ہی
کہ ایک قد برابر سایہ ہوا اور عصر کا وقت آیا شاید امام نی اول قول کو چہوڑ دیا سو آخری قول یہی ہی
جو سب کے موافق ہی امام ابوحنیفہ کی شاگرد امام محمد اور امام ابویوسف اور امام زفر کا یہی قول ہی
کہ ظہر کا وقت جب ہی تلک ہی جب تلک سایہ ایک قد کی برابر ہوا اور یہی قول ہی امام مالک اور امام
شافعی کا اور امام احمد کا امام طحاوی حنفی نی فرمایا کہ ہم اسی قول کو لیتی ہین اور غرر الاذکار مین بہی
یہی قول لیا گیا ہی اور برہان مین ہی کہ یہی بہت ظاہر ہی کیونکہ حضرت جبرئیل نی وقت نماز
کا یون ہی ظاہر کردیا یہہ مطلب اوس سے صاف نکلتا ہی اور فیض مین ہی کہ اسی پر عمل ہی لوگون
کا اس زمانہ مین اور اسی پر فتوی ہی خلاصہ یہہ ہوا کہ حضرت جبریل نی ظہر کی نماز جب پڑہائی
تہی جب سایہ ایک قد برابر تہا بعد اسکی وقت کا بڑہادینا ثابت نہین مگر امام ابوحنیفہ نی کسی حدیث
کی اشارہ سی یہہ مطلب سمجہا تہا کہ ظہر کا وقت بہی بڑہادیا گیا ابن المنذر نی فرمایا کہ سوا امام
ابوحنیفہ کی یہہ بات کسی نی نہین کہی اب سنو کہ جس بات پر سب کا اتفاق ہی اور امام ابوحنیفہ کا
بہی دوسرا قول اوسکی موافق ہی وہی ٹہیک ہی اوسی پر چلنا چاہئی امام ابن ابی شیبہ مصنف
مین فرماتی ہین کہ ہمسے بیان کیا زید نی جو حباب کی بیٹی کہ مجہی فرمایا خارجہ نی جو بیٹی عبداللہ
کی وہ بیٹی سلیمان کی وہ بیٹی زید کی وہ بیٹی ثابت کی کہا کہ مجہی فرمایا حسین نے جو بیٹی بشیر کی
وہ بیٹی سلیمان کی اونہون نی نقل کی اپنی باپ سی کہا کہ مین اور محمد جو علی کی بیٹی ہین یا لوگ
او رمرد حضرت علی کی اولاد مین سے داخل ہوی جابر کی پاس جو عبداللہ کی بیٹی ہین ہمنی اونسی
کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ نماز کیون کرتی کہا کہ اللہ کی رسول نی

اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی ظہر پڑہی جسوقت سایہ تسمہ کے برابر تہا پہر ہمکو عصر کی نماز پڑہائی
جسوقت سایہ اونکی برابر اور تسمہ کی برابر ہوا آگی حدیث بڑہی ہی اوسمین یہہ بہی ہی کہ پہر ہمکو
دوسری دن ظہر پڑہائی جسوقت سایہ ہر چیز کا اوسکی برابر تہا پہر ہمکو عصر پڑہائی جسوقت سایہ
ہر چیز کا اوسکی دو برابر تہا اس حدیث سی صاف مطلب کہل گیا کہ جب دوپہر ڈہلی تب سایہ
تسمہ کی برابر تہا اوسوقت آپنی ظہر پڑہی پہر جب سایہ ایک تسمہ اور ایک قد کی برابر ہوا اوسوقت
عصر پڑہی اس سے معلوم ہوا کہ جتنا سایہ دوپہر کی وقت ہوتا ہی اوسکو یاد رکہنا چاہئی جب اوسکی
سوا اور ایک قد کی برابر ہو جاوی تب عصر کا وقت آتا ہی پہر دوسری دن آپنی ظہر
جب پڑہی جب دوپہر کی سایہ سمیت سایہ ہر چیز کا اوسکی برابر تہا اس جگہہ حضرت جابرنی
تسمہ کا نام نہین لیا یہہ ظہر آپنی اخیر وقت پڑہی بحر الرائق مین ہی کہ امام طحاوی حنفی
اور اکثر بزرگون نی فرمایا ہی کہ آدمی کا قد اوسکی سات قدمونکی برابر ہوتا ہی امام بخاری
فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا عبد اللہ نی جو یوسف کی بیٹی کہ ہمکو خبر دی مالک نی اونہون نی
صالح سی جو کیسان کی بیٹی اونہون نی عروہ سی جو زبیر کی بیٹی مین انہون نی حضرت عائشہ سی
جو ماں ہین ایمان والونکی اونہون نی فرمایا کہ اللہ نی جسوقت نماز فرض کی دو دو رکعت
فرض کی کہر رہنی مین اور سفر مین پہر سفر کی نماز برقرار رکہی گئی اور کہر رہنی کی نماز مین زیادہ
کر دیا گیا امام احمد نی یہہ لفظ زیادہ لکہا ہی کہ مگر مغرب کہ وہ تین رکعت تہی امام بخاری
فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا مسدد نی کہا کہ ہمسے فرمایا یزید نی جو زریع کی بیٹی کہا کہ ہمسے فرمایا معمر نے
وہ زہری سی وہ عروہ سی وہ حضرت عائشہ رض سی اونہون نی فرمایا کہ فرض کی گئی نماز دو دو رکعت
پہر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی وطن چہوڑا پہر چار رکعت فرض کی گئی اور نماز سفر کی
پہلی طور پر چہوڑ دی گئی اور ابن خزیمہ و ابن حبان کی روایت مین ہی کہ پہر جب آپ مدینی
مین آئی گہر رہنی کی نماز مین دو رکعتین بڑہا دی گئین اور فجر کی نماز پہلی طور پر رہی کیونکہ
اوسمین قران بہت پڑہا جاتا ہی اور مغرب کی نماز اس لئی پہلی طور پر رہی کہ وہ دن کی

نماز کا وتر ہی یعنی طاق گنتی اللہ کو پسند ہی کیونکہ وہ آپ اکیلا ہی فائدہ یعنی پہلی جو نماز فرض ہوئی
تو مغرب کی تین رکعت فرض ہوئی باقی ظہر اور عصر اور عشا اور صبح دو دو رکعت فرض ہوئی پہر جب
آپ مدینہ مین تشریف لائی ظہر اور عصر اور عشا مین دو دو رکعتین بڑہائی گئین مگر سفر مین وہی پہلا حکم
رہا کہ ظہر اور عصر اور عشا کی دو دو رکعتین پڑہو امام ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا عبد نی جو حمید کی
بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا سلیمان نی جو داود کی بیٹی وہ شعبہ سے وہ ابو بشر سے وہ سعید سی جو جبیر کے
بیٹی اور ذکر نہین کیا ابن عباس کا اور ہشیم نی ابو بشر سی وہ سعید سی جو جبیر کے بیٹی وہ ابن عباس
سی اس آیت کی بیان مین وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا یعنی اللہ فرماتا ہی کہ مت پکار کی پڑہ
اپنی نماز کو اور مت چپکی پڑہ اوسکو فرمایا یہ آیت مکہ مین اوتری کہ اللہ کی رسول اللہ اونپر درود
بہیجی اور سلامت کہی جب اپنی آواز قرآن مین بلند کرتی تہی کافر قرآن کو اور اوسکی اوتارنیوالیکو
اور اوسکی لانیوالیکو برا کہتی تہی پہر اللہ نی اوتارا کہ ایسا مت پکار کی پڑہ اپنی نماز کو کہ وہ
برا کہین قرآن کو اور جسنی اوسکو اوتارا اور جو اوسکو لایا اور مت چپکی پڑہ ایسا کہ اپنی ساتہہ والے
نہ سنین ایسا پڑہ کہ وہ سنین اور تجہ سے قرآن کو سیکہین ہمسی فرمایا احمد نی جو منیع کی بیٹی کہا کہ
ہمسی فرمایا ہشیم نی کہا کہ ہمسی فرمایا ابو بشر نی وہ سعید سی جو جبیر کی بیٹی وہ ابن عباس سے اللہ تعالی
کی اس قول مین وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا یعنی مت
پکار کی پڑہ اپنی نماز کو اور مت چپکی پڑہ اوسکو اور ڈہونڈ اسکی بیچ مین ایک راہ کہا کہ جب نبی
اللہ کی رسول اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت کہی مکہ مین چہپی ہوی تہی جب یہ آیت اوتری
اور جب آپ اپنی ساتہیون کو نماز پڑہاتی اپنی آواز قرآن مین بلند کرتی تہی پہر کافر جب
سنتی تہی تو برا کہتی تہی قرآن کو اور جسنی اوسکو اوتارا اور جو اوسکو لایا سو اللہ تعالی نی
اپنی نبی سی فرمایا کہ مت پکار کر پڑہ اپنی نماز کو یعنی قرآن کو کہ کافر سنین اور قرآن کو
برا کہین اور مت چہپا کر پڑہ اپنی ساتہیون سی اور ڈہونڈہ اسکی بیچ مین ایک راہ
اور امام بخاری نی بہی روایت یعقوب سے کی ہی جو ابراہیم کی بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا ہشیم نی

آگی وہی مطلب ہے درمنثور مین ہی کہ ابوداود نی مراسیل مین سعید تک سند پہنچائی جو جبیر کے
بیٹی اونہون نے کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر پڑہتی تہی
اور مکہ کے لوگ مسیلمہ کو رحمن بولتی تہی وہ بولی کہ محمد یمامہ کی ٹہاکر یعنی حاکم کیطرف بلاتی ہین
تب اللہ نی اپنی رسول کو اوسکی چپکی سی پڑہنی کا حکم کیا پہر آپ نی اوسکو پکار کر نہین پڑہا یہانتک
کہ آپ دنیا سے اوٹہہ گئے فائدہ اکثر یکی یکی سندونسی بسم اللہ کا چپکی سی پڑہنا ثابت ہی مگر بعض روایتین پکار
کر پڑہنی کی بہی آئی ہین شاید آپنی کبہی کبہی پہر بہی پکار کر پڑہا ہوگا اصحابون نی آپکی بعد اکثرون
نی چپکی سی پڑہا ہی اور بعضون نی پکار کر بہی پڑہا ہی اب یہہ ذکر ہی کہ حضرت ابوبکر
نی دین کی پہیلانی کی لئی اپنی گہر کی صحن مین ایک مسجد بنائی اور وہان
نماز اور قرآن پڑہنا شروع کیا جب وہ قرآن پڑہتی تہی تو بہت روتی تہی
کافرونکی عورتین اور لڑکی جمع ہو جاتی تہی کافرون نی کہا کہ اپنی گہر مین
نماز اور قرآن پڑہا اپنا دین ظاہر نکرو ایسا نہو ہماری عورتین اور
لڑکی تمہاری دین مین آجاوین حضرت ابوبکر نی کافرونکا کہنا نمانا
اور دین کی ظاہر کرنی سی موہنہ نہ موڑا اللہ اونسی راضی ہی اونکی
برکت سی سب یمان والونکو دین کی پہیلانی کی توفیق دی آمین امام
بخاری فرماتی ہین کہ مجہے فرمایا عبید نے جو اسمعیل کی بیٹی کہا کہ ہمسے فرمایا ابو اسامہ
نی وہ ہشام سی وہ اپنی باپ سی کہا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینی کی طرف نکلنی سی
تین برس پہلی حضرت خدیجہ مر گئین پہر آپ دو برس ہی یا اسکے قریب اور حضرت عائشہ سی
نکاح کیا اور وہ سات برس کی تہین پہر اونکی ساتہہ ہی جب وہ نو برس کی تہین امام
بخاری فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا یحیی نی جو بکیر کی بیٹی کہا کہ ہمسے فرمایا لیث نی وہ عقیل سے
نہ کہا ابن شہاب نی کہ پہر خبر دی عروہ نی جو زبیر کے بیٹی کہ حضرت عائشہ جو حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہین اونہون نی فرمایا کہ مینی اپنی ماں باپ کو اپنی ہوش مین

جو دیکہا تو دین ہی کی راہ پر چلتی دیکہا اور کوئی دن ہم پر ایسا نگذرتا تہا کہ اللہ کی رسول اللہ اونپر
درود بہیجی اور سلامت رکہی اون کی دونو وقت صبح اور شام ہماری یہان نہ آتی ہون پہر جب مسلمان
مصیبت مین پہنسی ابوبکر نکلی کہ حبش کی ملک کیطرف چلی جاوین جب برک الغماد تک پہنچی ابن
دغنہ اونکو ملا اور وہ قوم قارہ کا سردار تہا وہ بولا کہان کا ارادہ ہی ای ابوبکر وہ بولی کہ میری
قوم نی مجکو نکالدیا سو مین چاہتا ہون کہ زمین مین سیر کرون اور اپنی رب کی بندگی کرون ابن دغنہ
بولا کہ ای ابوبکر تم ایسی لوگ نکالی نہین جاتی تم تو اونہونی چیز تلاش کر دیتی ہو اور رشتی کو
جوڑتی ہو اور بوجہہ اوٹہا لیتی ہو اور مہمان کی مہمانی کرتی ہو اور حق معاملون پر مدد کرتی ہو
سو مین تمکو پناہ دیتا ہون تم پہر چلو اور اپنی شہر مین اپنی رب کی بندگی کرو تب وہ پلٹی اور انکی
ساتہہ ابن دغنہ نی کوچ کیا پہر ابن دغنہ قریش کی سردارون مین پہرا اور اونسی کہا کہ ابوبکر ایسا
شخص نہین نکالا جاتا ہہلا تم ایسی شخص کو نکالی دیتی ہو جو انہونی چیز کو تلاش کر دیتا ہی اور
رشتی کو جوڑتا ہی اور بوجہہ کو اوٹہاتا ہی اور مہمان کی مہمانی کرتا ہی اور حق معاملونپر مدد کرتا ہے
پہر قریشیون نی ابن دغنہ کی بات کا انکار نہین کیا اور کہا کہ ابوبکر کو حکم کر کہ اپنی گہر مین اپنی
رب کی بندگی کرین اور گہر مین نماز پڑہین اور پڑہین جو چاہین اور ہمکو نہ ستاوین اور اسبات کو
ظاہر نکرین کہ ہم ڈرتی ہین کہ ہماری عورتین اور لڑکی گمراہ ہو جاوین پہر ابن دغنہ نی
حضرت ابوبکر سی یہہ بات کہی سو حضرت ابوبکر اس طرح رہی کہ اپنی گہر مین اپنی رب کی
بندگی کرتی تہی اور نماز کو ظاہر نہین کرتی تہی اور سوا اپنی گہر کے کہین قرآن نہین پڑہتی
تہی پہر حضرت ابوبکر کی دلمین آیا تو اونہون نی اپنی گہر کی صحن مین ایک مسجد بنائی اور
وہ اوسمین نماز پڑہتی تہی اور قرآن پڑہتی تہی سو کافرون کی عورتون اور اونکی لڑکون کا
اوسپر مجمع ہوتا تہا اور وہ اونسی تعجب کرتی تہی اور اونکی طرف دیکہتی تہی اور حضرت ابوبکر بڑی
رونی والی مرد تہی جسوقت قرآن پڑہتی تہی اپنی آنکہون کو اختیار نہین رکہتا تہا تو کافرون مین
جو قریشیون کی سردار تہی ای گہبرا گئی سو اونہون نی ابن دغنہ کو بلا بہیجا وہ اونکی پاس

کیا تب ون لوگون نے کہا کہ ہمنی ابوبکر کو تیری پناہ سی پناہ دی تہی اس شرط پر کہ اپنی گہر
مین اپنی رب کی بندگی کرین سو وہ تو اس بات سی آگی بڑہ گیی اپنی گہر کی صحن مین ایک
مسجد بنائی اور نماز کو اور قران کو اوسمین ظاہر کیا اور ہم ڈرتی ہین کہ ہماری عورتین اور لڑکے
گمراہ نہو جاوین سو تو اونکو منع کر سو اگر اونہین منظور ہو کہ فقط اپنی گہر مین اپنی رب کی بندگی
کرین تو کرین اور اگر وہ بغیر ظاہر کیی نمانین تو تو اون سے کہہ کہ تیری پناہ پہیر دین کیونکہ
ہمکو برا لگتا ہی کہ تیری قول کو توڑین اور ابوبکر کو ہم یہ بات ظاہر کرنی نہین دینگی حضرت
عائشہ فرماتی ہین کہ پہر ابن دغنہ حضرت ابوبکر کی پاس آیا اور بولا کہ تمکو معلوم ہی جس بات
کی مین نی تمسی اقرار کیا تہا سو یا تو تم اوسی بات پر بس کرو اور یا میری پناہ پہیر دو کیونکہ مین نہین
چاہتا ہون کہ عرب کے لوگ سنین کہ جس شخص سی مین نے اقرار کیا تہا اوس سے لوگون نی قول توڑا
تب حضرت ابوبکر بولی کہ مین تیری پناہ تجکو پہیری دیتا ہون اور مین اللہ کی پناہ سے
راضی ہون اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اون دنون مکہ مین تہی سو حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی مسلمانون سی فرمایا کہ مجکو دکہلایا گیا تمہاری ہجرت کا گہر جو ہاری کی درختون
والا دو پتیریلی میدانونکی درمیان مین سو وہ مدینہ کی طرف ہجرت کی جن لوگون نے ہجرت کی وہ
جو لوگ حبش کے زمین کیطرف ہجرت کر گیی تہی اونمین بہی بہت سے مدینہ کی طرف پلٹ آئی
اور حضرت ابوبکر نی مدینہ کیطرف سامان کیا پہر اللہ کی رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت
رکہی اونسی فرمایا ٹہیری رہو کہ مین امید رکہتا ہون کہ مجکو اذن دیا جاوے حضرت ابوبکر بولی
کہ آپ یہہ امید رکہتی ہین میرا باپ آپ پر قربان آپ نی فرمایا ہان سو حضرت ابوبکر نی اپنی تئین تہانبی
روک رکہا کہ اللہ کی رسول کے ساتہ چلین اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی اور دو اونٹنیان
جو اونکی پاس تہین اونکو چار مہینی درختونکی پتی کہلائی اب یہہ ذکر ہی کہ جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نی کافرونکو سورہ والنجم سنائی اس سورہ کو تمام کرکے
آپ نی اللہ کو سجدہ کیا اوسوقت سب لوگونکو بہیر گئی ایسی تاثیر پڑی کہ مسلمان آدمی اور جن

اور جنونکی ساتہہ کافر آدمیون نی اور کافر جنون نی بہی اللہ کو سجدہ کیا
اور جن آیتونکو پڑہکر آپ سجدہ کرتی تہی اونکا ذکر ہی امام بخاری فرماتی ہین کہ
ہمسے فرمایا نصر نی جو علی کی بیٹی کہا کہ مجکو خبر دی ابو احمد نی کہا ہمسی فرمایا اسرائیل نی وہ ابو اسحاق
سی وہ اسود سی جو یزید کی بیٹی وہ عبد اللہ سی انہون نے فرمایا کہ اول سورۃ جو اوتری جسمین سجدہ ہین وہ والنجم
ہی تہی سو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی سجدہ کیا اور سجدہ کیا اون لوگون نی جو آپکی
پیچہی تہی مگر ایک مرد کہ مینی اوسکو دیکہا کہ اوسنی ایک مٹہی بہر مٹی لی اور اوسپر سجدہ کیا پہر مینی اوسکو اوسکی
بعد دیکہا کہ وہ کافر مارا گیا اور وہ امیہ تہا بیٹا خلف کا امام مسلم فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا محمد نی جو مثنی
کی بیٹی اور محمد نے جو بشار کی بیٹی کہا اون دونون کہ ہمسی فرمایا محمد نی جو جعفر کی بیٹی کہا کہ ہمسی
کہا شعبہ نے وہ ابو اسحق سی کہا کہ مینی سنا اسود سے وہ روایت کرتی ہین عبد اللہ سی وہ جناب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنی سورہ والنجم پڑہی اور اوسمین سجدہ کیا اور سجدہ کیا اون لوگون نے
جو آپکی ساتہہ تہی سوا اسکی کہ ایک بوڑہی نی مٹہی بہر کنکریا مٹی لی اور اوسکو اپنی پیشانی تلک
اوٹہایا اور کہا مجکو یہہ کفایت کرتا ہی کہا عبد اللہ نی کہ مینی اوسکو بعد اسکی دیکہا کہ وہ کافر
مارا گیا امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا ابو معمر نی کہا کہ ہمسے فرمایا عبد الوارث نی کہا ہمسے
فرمایا ایوب نی وہ عکرمہ سی وہ ابن عباس سی اونہون نی فرمایا کہ سجدہ کیا جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نی والنجم مین اور سجدہ کیا آپکی ساتہہ مسلمانون نی اور کافرون نے اور جنون نی
اور انسانون نی امام مسلم فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا ابو بکر نی جو ابو شیبہ کی بیٹی کہا کہ ہمسے
فرمایا محمد نی جو بشر کی بیٹی کہا کہ ہمسے فرمایا عبید اللہ نی جو عمر کے بیٹی وہ نافع سی وہ ابن عمر سی
فرمایا کہ بعضی وقت پڑہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو سو نماز کی آپ سجدہ پر گذرتی تو آپنی
ہمارے ساتہہ سجدہ کیا یہانتک کہ ہمنی ہجوم کیا اونکی پاس یہانتک کہ بعض شخص کو جگہہ نملتی
تہی کہ سجدہ کرے امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا ابو النعمان نی کہا کہ ہمسے فرمایا معتمر
وہ اپنی باپ سی وہ بکر سی وہ ابو رافع سی اونہون نی کہا کہ مینی حضرت ابو ہریرہ کے ساتہہ

عشا کی نماز پڑہی اونہون نی اذا السماء انشقت پڑہی اور سجدہ کیا مینی اونسی کہا تو اونہون نی
فرمایا کہ مینی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچہی سجدہ کیا ہی سو مین ہمیشہ اس سورۃ مین سجدہ
کرتا رہونگا یہان تک کہ ایسی ملون کا امام ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا قتیبہ نے جو سعید کے بیٹی
کہا کہ ہمسے فرمایا سفیان نے جو عیینہ کے بیٹی وہ ایوب سے جو موسی کی بیٹی وہ عطا سی جو میناکی
بیٹی وہ ابو ہریرہ سے اونہون نی فرمایا کہ ہمنی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ سجدہ کیا اقرا
باسم ربک مین اور اذا السماء انشقت مین امام ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا ابن ابی عمر نی کہ ہمسے
فرمایا سفیان نی وہ ایوب سے وہ عکرمہ سی وہ ابن عباس سے اونہون نی کہا کہ مینی جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کو سورہ صٓ مین سجدہ کرتے دیکہا ابن عباس نے کہا کہ یہہ سجدہ تاکیدی سجدون مین
سے نہین ہی امام نسائی نی ابن عباس تک سند پہنچائی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ داود نی یہہ سجدہ توبہ کی لئی کیا اور ہم یہہ سجدہ شکر کی لئی کرتی ہین فائدہ
حضرت داود علیہ السلام سی ایک ذرا سا قصور ہوگیا تہا جب وسی خبردار ہوی اللہ کی آگی
توبہ کرنیکو سجدہ مین گری جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی جو یہہ آیت سورہ ص کی پڑہ کر
سجدہ کیا تو شکر کی نیت سی کیا کہ اللہ کا شکر ہی کہ اوسنی حضرت داود کی توبہ قبول
کی امام ابوداود فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا محمد نی جو عبدالرحیم کے بیٹی وہ برقی کی بیٹی کہ
ہمسے فرمایا ابن ابی مریم نی کہ ہمکو خبر دی نافع نی جو یزید کے بیٹی وہ حارث سی جو سعید کے
بیٹی عتقی وہ عبداللہ سی جو منین کی بیٹی جو عبد کلال کی اولاد مین سے تہی وہ عمرو سی جو عاص کے
بیٹی تہی کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو قرآن مین پندرہ سجدی پڑہائی اونمین سے
تین مفصل مین ہین یعنی سورہ قاف سی آخر تک کی سورتون مین ہین اور سورہ حج مین دو سجدہ
ہین ہمسنی فرمایا احمد نی جو عمرو کی بیٹی وہ سرح کے بیٹی کہ ہمکو خبر دی ابن وہب نے کہ مجکو خبر دی ابن لہیعہ نی کہ مشرح
جو ہاعان کی بیٹی مصعب کے باپ ہین اونہون نی اونسی بیان فرمایا کہ عقبہ جو عامر کی بیٹی
ہین اونہون نے اونسی بیان فرمایا کہ مینی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا کہ سورہ حج مین

دو سجدہ ہین فرمایا ہان اور جو شخص وہ دونو سجدہ نکری تو اون دونو کو نہ پڑہی ہمسی فرمایا احمد نے
جو فرات کی بیٹی مسعود کی باپ ہی کی رہنی والی کہ ہمسے فرمایا عبد الرزاق نی کہ ہمکو خبر دی
عبد اللہ نی جو بیٹی عمر کے وہ نافع سی وہ حضرت عمر کے بیٹی سی اونہون نی فرمایا کہ جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہماری سامنی قران پڑہتی تہی تو جب سجدہ پر گذرتی تہی اللہ اکبر
کہتی تہی اور سجدہ کرتے تہی اور ہم بہی سجدہ کرتی تہی عبد الرزاق نی کہا کہ ثوری کو یہ حدیث
پسند آئی تہی ابو داود کہتی ہین اس لئی پسند آتی تہی کہ آپ نی اللہ اکبر کہا یعنی اس حدیث سے
یہہ معلوم ہو گیا کہ آپ اللہ اکبر کہہ کی سجدہ کرتے تہی ہمسے فرمایا محمد نی جو عثمان کی بیٹی
دمشق کی رہنی والی کہ ہمسے فرمایا عبد العزیز نے یعنی وہ جو محمد کے بیٹی وہ مصعب سے جو ثابت کے
بیٹی وہ عبد اللہ کے بیٹی وہ زبیر کے بیٹی وہ نافع سی وہ حضرت عمر کے بیٹی سے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے فتح کے سال مین ایک سجدہ کی آیت پڑہی تو سب لوگون نی سجدہ کیا
کوئی اونٹنی سوار تہا کوئی زمین مین سجدہ کرنیوالا تہا یہانتک کہ کوئی سوار اپنی ہاتہہ پر سجدہ
کرتا تہا ابن ابی شیبہ مصنف مین فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا ہشیم نی کہا کہ ہمکو خبر دی خالد نی
وہ روایت کرتی ہین ابن عربان مجاشعی سی وہ ابن عباس سے کہ اوس وقت قوم آنکی سجدون کا لوگون
نے ذکر کیا ابن عباس نی فرمایا کہ اعراف اور رعد اور نحل اور بنی اسرائیل اور مریم اور حج مین
وہ ایک سجدہ اور نمل اور فرقان اور الم تنزیل اور حم تنزیل اور ص ابن عباس نے کہا کہ
مفصل مین سجدہ نہین ہی فائدہ ابن عباس کو سورہ حج کا دوسرا سجدہ اور سورہ نجم اور
اذا السماء انشقت کا اور سورہ اقرا کا سجدہ معلوم نہ تہا لوگون نے ان سجدون کی گواہی
دی ہی اونکی گواہی ماننا ضرور ہی ابن ابی شیبہ فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا عفان نے
کہا کہ ہمسے فرمایا حماد نی جو سلمہ کی بیٹی وہ علی سی جو زید کے بیٹی وہ یوسف سی جو مہران
کے بیٹی وہ ابن عباس سے وہ حضرت علی سی اونہون نی فرمایا کہ تاکیدی سجدے قران کی
یہہ ہین الم تنزیل کا سجدہ اور حم تنزیل کا سجدہ اور والنجم اور اقرا باسم ربک الذی خلق

فائدہ دیکھو یہان ابن عباس بہی حضرت علی کی زبانی والنجم اور اقرا کی سجدہ کا اقرار کرتی ہین شاید پہلی بہل انکو معلوم نہو گا پہر جب حضرت علی سے سنا تب معلوم ہوا ابن ابی شیبہ فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا ہشیم نی وہ مغیرہ سی وہ ابراہیم سی وہ حضرت عبد اللہ سے جو مسعود کے بیٹی کہ وہ سجدہ کرتے تہی سورہ اعراف مین اور سورہ بنی اسرائیل مین اور النجم مین اور اقرا باسم ربک الذی خلق مین اور اذا السما انشقت مین مولانا ابراہیم کردی رحمتہ اللہ علیہ جو مدینہ شریف کی رہنے والی ہین مسالک الابرار مین مولانا جلال الدین سیوطی کی لقط المرجان سی نقل کرتی ہین وہ لکہتی ہین کہ طبرانی نی فرمایا کہ ہمسی فرمایا عثمان نی جو صالح کی بیٹی کہ مجہسے فرمایا عمرو بن جن نی کہ مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ تہا آپ نی سورہ والنجم پڑہی پہر آپ نی سجدہ کیا اور آپکی ساتہہ ہمنی بہی سجدہ کیا ابن عدی کامل مین فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا عثمان نی جو صالح کی بیٹی کہ مینی عمرو بن جن کو دیکہا جو طلق کی بیٹی ہین سو مینی اونسی کہا کہ تمنی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ہی وہ بولی ہان اور مینی آپکی بیعت کی اور مین مسلمان ہوا اور مینی آپکی پیچہی صبح کی نماز پڑہی آپ نی سورہ حج پڑہی اور اوسمین دو سجدے کئی حافظ ابن حجر اصابہ مین فرماتی ہین کہ عثمان جو صالح کی بیٹی ہین سن دو سو انیس مین مری ہین اب یہہ ذکر ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرض انکو سمجہانا تہی اوسوقت ایک مسلمان اندہی نی آیت قرآن کی آپسی پوچہی آپ اوس سے ناخوش ہوی کہ اسوقت کیون پوچہتا ہی اللہ تعالی نی آپ پر سورہ عبس و تولی اوتاری اور آپسی اس بات کا گلا کیا کہ اوس اندہی کی طرف سی کیون منہہ موڑ لیا اسکی بعد آپ اوس اندہی کی بڑی خاطر کرتی رہی اور پہر آپ کسی محتاج سی منہہ نہ موڑا یا اللہ اوس رسول تہہارا ن پر اپنی بیجہ درود مین اور رحمتین نازل کر آمین امام ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا

سعید نے جو یحیی کے بیٹے وہ سعید کے بیٹے کہا کہ مجھے فرمایا میرے باپ نے کہا یہہ ہے
جو دکھلایا ہے ہمنے ہشام کو جو عروہ کے بیٹے وہ روایت کرتے ہین اپنی باپ سے
وہ حضرت عایشہؓ سے اونہون نے فرمایا کہ اوتری عبس و تولی ابن اُم مکتوم اندہے
کے مقدمہ مین کہ وہ اللہ کے رسول پاس آیا اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت کیے پہرہ
کہنے لگا اسے پیغام پہنچانے والی اللہ کے مجکو راہ بتائی اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس کافرونکی سردارونمین کا ایکمرد تہا آپ اوس اندہے کیطرف سے منہہ پہیرنے
لگے اور دوسرے کیطرف منہہ کرنے لگے اور فرماتے تہے بہلا تو دیکہتا ہے میری باتین
کچہہ برائی وہ کہتا تہا نہین سواسی مقدمہ مین یہہ اوترا فائدہ یعنے اللہ نے شکایت کی
کہ اندہے کیطرف سے کیون منہہ پہیرلیا درمنثور مین ۔۔۔ ابن منذر اور ابن مردویہ سے لکہا ہی کہ او
مجلس مین کافرونکی سردار تہے اونمین تہا ابوجہل اور عتبہ بیٹا ربیعہ کا آپ اونسی فرماتے
تہے کیا بہتر نہین ہے اگر مین ایسا ایسا لاون اور دوسرے روایت مین لکہا ہے کہ آپ
اُبی سے باتین کر رہے تہے جو خلف کا بیٹا تہا اور ابن مردویہ اور ابن جریر سے لکہا ہے
کہ آپ عتبہ اور عباس اور ابوجہل سے باتین کر رہے تہے اور آپ اونکی طرف بہت
متوجہ ہوی تہے کہ ایمان لاوین عبداللہ جو ام مکتوم کے بیٹے تہے وہ آئے اور ایک
ایک آیت قران کی آپ سے پوچہنے لگے آپ نے منہہ پہیرلیا اور تیوری چڑہائی
اور اونکی بولنے سے ناخوش ہوے اور اون لوگون کی طرف متوجہ ہوے جب آپ
باتین کر چکے اور گہر کی طرف چلنے لگے اللہ نے آپ کے نگاہ کو کچہہ روک لیا آپنے
سر جہکالیا پہر اوتارا اللہ نے عبس و تولی ان جاءہ الاعمی یعنے تیوری چڑہائی اور منہہ
موڑا اس پر کہ آیا اوسکی پاس اندہا پہر جب یہہ اوترا تو آپنے اونکی عزت کی اور اونسی
باتین کین اور اونسے فرماتے تہے تیری کیا حاجت ہے تو کچہہ چاہتا ہے دوسری
روایت مین یون ہے کہ بعد اسکے آپ اونکی عزت کیا کرتے تہے ابن ابی حاتم

نے حکم سے نقل کی کہ اس آیت کی اوترنیکے بعد آپکو کسی نے نہین دیکھا کہ کسی محتاج سے منہہ موڑا ہو ابن سعد اور ابن منذر سے لکھا ہے کہ جب یہہ آیت اوتری آپنے ابن ام مکتوم کو بلایا اور اونکی بڑی خاطر کی اور مدینہ پر دوبار اونکو نایب کیا اور حاکم نے روایت کی اور سند کو صحیح کہا اور ابن مردویہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین مسروق تک سند پہنچا کہا مین داخل ہوا حضرت عایشہ کے پاس اور اونکی پاس ایک مرد تہا اندہا وہ اوسکی لئے ترنج کاٹتی تہین اور شہد کے ساتہہ اوسکو کہلاتی تہین مین کہا یہہ کون ہے اسی ماں ایمان والون کی کہا یہہ ابن ام مکتوم ہے جسکے سبب سے اللہ نے اپنی نبی پر غصہ کیا تہا اب یہہ ذکر ہی کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کوئی سورہ یا آیت اوترتی تہی آپ لوگونکو سنا دیتی تہی امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا عمر نے جو حفص کی بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا میری باپ نے کہا کہ ہمسی فرمایا اعمش نے کہا جسی فرمایا ابراہیم نے وہ اسود سے وہ عبد اللہ سی فرمایا کہ اس بیچ مین کہ ہم ساتہہ تہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک غار مین ایکا ایک آپ پر والمرسلات اوتری سو آپ اوسکو پڑہ رہی تہے اور مین اوسکو آپکی منہہ سی لے رہا تہا اور آپ کا منہہ اوسکی ساتہہ تر و تازہ تہا ایکا ایک ایک سانپ ہماری اوپر کود پڑا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکو مار ڈالو ہم جلدی چہپٹے وہ چلا گیا آپ نے فرمایا وہ تمہاری شر سی بچایا گیا جسطرح تم اوسکی شر سی بچائی گئی عمر جو حفص کی بیٹی ہین اونہون نے کہا کہ مجکو اپنی باپ کی زبانی یہہ لفظ یاد ہین کہ ایک غار مین جسمین تہے امام ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا سفیان نے جو موسی کی بیٹی اور عبد نے جو حمید کی بیٹی اونہون نے اور بہت لوگون نے کہا کہ ہمسی فرمایا عبد الرزاق نے وہ یونس سی جو سلیم کی بیٹی وہ زہری سی وہ عروہ سی جو زبیر کی بیٹی وہ عبد الرحمن سے جو عبد کی بیٹی قوم قارہ مین کی اونہون نے کہا کہ مینی سنا حضرت عمر سی وہ فرماتی تہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر جب اللہ کا پیغام اوترتا تہا آپکی چہرہ کی پاس شہد کی مکہیون کی سی آواز سنائی دیتی تہی سو آپکی اوپر ایکدن اللہ کا

پیغام اوتارا گیا سو ہم تہوڑی دیر ٹہیری رہی پہر آپ ہوشیار ہوی اور قبلہ کیطرف منہہ کیا اور
دونو ہاتہہ اوٹہای اور فرمایا یا اللہ ہمکو بڑہا اور ہمکو مت گہٹا اور ہمکو عزت دی اور ہمکو ذلیل مت
کر اور ہمکو دی اور ہمکو محروم مت رکہہ اور ہمکو غلبہ دی اور ہمپر اوروںکو غلبہ مت دی اور ہمکو راضی
رکہہ اور تو بہی راضی رہ پہر فرمایا کہ میری اوپر دس آئتین اوتاری گئین جو کوئی اونکو
قایم کریگا جنت مین داخل ہوگا پہر آپنے پڑہا قد افلح المومنون یہانتک کہ دس آئتین ختم
کین امام ترمذی نی حضرت عبد اللہ تک سند پہنچائی جو سلام کی بیٹی اونہون نی فرمایا کہ
اللہ نی اوتارا سبح للہ ما فی السموات و ما فی الارض و ہو العزیز الحکیم یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون
ما لا تفعلون پہر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو ہماری سامنی پڑہہ دیا اور امام ترمذی
نی حضرت ابوہریرہ تک سند پہنچائی اونہون نے فرمایا کہ ہم جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی
پاس تہے جس وقت سورہ جمعہ اوتری سو آپ نی اوسکو پڑہا امام ترمذی نی حضرت زید تک سند
پہنچائی جو ارقم کی بیٹی کہ عبد اللہ جو ابی کا بیٹا تہا ظاہر دار تہے مسلمانونکا سردار تہا
اوسنی کہا کہ گنوار جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سی چلی جاوین اوس وقت کہانا
لاو حضرت زید نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپنی عبد اللہ سی پوچہا اوسنی
قسم کہائی اونکار کیا پہر جب صبح ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سورہ منافقون
پڑہی اور دوسری روایت مین ہی کہ زید کہتی ہین اللہ نی سورہ منافقون اوتاری
جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی مجہکو بلا بہیجا اور اوسکو پڑہا پہر فرمایا کہ اللہ نی تجہکو سچا کہا
صحیح بخاری مین ہی کہ جب سعید ابن قرہ کی آئتین سورہ کی سعد مین اوترین جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم مسجد کی طرف تشریف لائی اور وہ آئتین لوگونکی سامنی پڑہین امام مسلم نی
انس تک سند پہنچائی اونہون نی فرمایا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن ہماری
درمیان مین بیٹہی تہی ایکبارگی ایک کچہہ سو گئی پہر مسکراتی ہوی سر اوٹہایا ہمنی کہا آپ کو کس چیز نے
ہنسایا یا رسول اللہ آپ نی فرمایا میری اوپر ابہی ایک سورہ اوتاری گئی پہر آپ نی

پڑھا بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ہو الابتر
یعنی ہمنی دیا تجھکو کوثر اب نماز پڑھ اپنی رب کے لیئی اور قربانی کر بیشک دشمن تیرا وہی ہی
پیچھا کٹا پھر آپ نی فرمایا تم جانتی ہو کوثر کیا چیز ہی ہمنی کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب
جاننی والا ہی آپ نی فرمایا وہ ایک نہر ہی کہ میری رب نے مجھسی اوسکا وعدہ کیا ہی اور اوسکی
اوپر بہت خوبی ہی اور وہ ایک حوض ہی کہ میری امت وسپر آوی گی قیامت کی
دن اوسکی برتن تاروں کی گنتی کی برابر ہین پھر کوئی بندہ اونمین سے ہٹا دیا جاویگا مین کہونگا
ای رب یہ تو میری امت مین سے ہی وہ فرماویگا تو نہین جانتا کہ اوسنی تیری بعد کیا
نئی راہ نکالی اب یہ ذکر ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے
کافرون پر بری طرحکا کال پڑا ایسی عاجزی کرنی لگی کہ اللہ سی
مینہ مانگنی آپنی اللہ سی مینہ مانگا جب مینہ برسا اور کال دفع ہوا پھر اون
کافرون نی شرارت شروع کی اس مقدمہ مین اللہ نی آپ پر
سورہ دخان اوتاری کافرونکو عذاب سے ڈرایا پھر بدر کی لڑائی کا
اونپر عذاب آگیا امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا یحیی نے کہا کہ ہمسی فرمایا ابو معویہ نے وہ اعمش
وہ مسلم سی وہ مسروق سے کہ کہا عبد اللہ نے کہ جب قریش نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا نمانا
اپنی اونکو بددعا دی کہ اونپر ایسی کال کی برس آوین جیسی کال کی برس حضرت یوسف کی
وقت مین آئی تھی پھر اونپر کال اور مصیبت پڑی یہانتلک کہ اونہون نے ہڈیان کہائین
سو جو مرد آسمانکی طرف دیکھتا تھا تو اپنی بیچ مین اور اوسکی بیچ مین اوسکو دہوین کی سی
صورت دکھائی دیتی تھی مصیبت کے سبب سے پھر اللہ تعالی نی یہ آیت اوتاری فارتقب
یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ہذا عذاب الیم یعنی راہ دیکھ اوس دن کی کہ لاوے
آسمان دہوان ظاہر کہ ڈہانک لیگا لوگونکو یہ عذاب ہے دکھ دینی والا پھر ایک شخص جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا اور عرض کیا ای پیغام پہنچانی والی اللہ کی قوم مضر کے لیے

واسطی اللہ سی مینہہ مانگئی کہ وہ ہلاک ہوگئی آپ بولی کہ مضر کی واسطے تو تو جرأت والا ہی پہر آپنی مینہہ مانگا پہر اونکو مینہہ دیا گیا پہر اونرہی انکم عائدون یعنی تم تو پہر وہی کام کرنیوالے ہو پہر جب اون کو ارام ملا اونکا وہی حال ہوگیا جب اونکو ارام ملا تب اللہ تعالی نی اوتارا یوم نبطش البطشۃ الکبری انا منتقمون یعنی جسدن ہم پکڑین گی پکڑ بڑی بیشک ہم بدلا لینی والی ہین یعنی بدر کی دن بخاری کی دوسری روایت مین ہی کہ پہر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا کی اونکو مینہہ دیا گیا اور سات دن تک برستا رہا اور لوگون نی مینہہ کی کثرتکی شکایت کی آپنی فرمایا یا اللہ آس پاس ہماری نہ ہمارا اوپر پہر بدلی آپکی سر پر سی ہٹ گئی اور اونکی آس پاس لوگونکو مینہہ دیا گیا امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا سلیمان نی جو بیٹی حرب کی کہا کہ ہمسی فرمایا جریر نی جو بیٹی حازم کی وہ اعمش سی وہ ابو الضحی سی وہ مسروق سی کہا کہ مین داخل ہوا عبد اللہ کی پاس اونہون نی فرمایا کہ اللہ کی رسول نی اللہ اوپر درود بہیجی اور سلامتی رکہی جب قریش کو اسلام کی طرف بلایا اونہون نی آپکو جہٹلایا اور کہنا نمانا آپ نی کہا اے اللہ میری مدد کر انکی اوپر سات برس سی جیسی سات برس یوسف کی پہر اون لوگون پر ایسا کال پڑا کہ ہر چیز کو تباہ کر دیا یہانتک کہ وہ لوگ مردار کہاتی تہی اور اونمین کا کوئی کہڑا ہوتا تہا تو اپنی بیچ مین اور آسمان کی بیچ مین دہونئی سی شکل دیکہتا تہا مصیبت سی اور بہوک سی اب یہہ فکر تہی کہ کافرون نی آزمانی کی لئی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی اگلی زمانہ کی دو قصے پوچہی اللہ نی آپ پر تہوڑی دنونکی بعد سورۂ کہف اوتاری اور وہ دو قصی صاف صاف سنائی اور صاف فرما دیا کہ جبریل بن حکم اللہ کی نہین اوتر سکتی جب حکم ہوتا ہی جب اوترتی ہین ابن اسحاق اور ابن جریر اور ابن المنذر نی اور ابو نعیم اور بیہقی دونونی دلائل مین ابن عباس سی روایت کی اونہون نی فرمایا کہ قریش کی لوگون نی یہودی ملاون پاس مدینہ مین بہیجا نضر کو جو حارث کا بیٹا اور عقبہ کو جو ابو معیط کا بیٹا اور اونسی کہدیا کہ اون سی محمد کا حال پوچہو اور اونکی بیچ اون سی

بیان کرو اور اونکی باتونکی اونکو خبر دو کیونکہ وہ پہلی کتاب والی ہین اور اونکی پاس نبیون کا علم
جو تمہاری پاس نہین پہر وہ دونو نکلی یہانتک کہ مدینہ مین آئی اور یہودی ملاؤن سے جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کا حال پوچھا اور اونسے آپکا حال بیان کیا اور آپکی بعض باتین بیان کین اور
کہا تم لوگ توراۃ والی ہو اور ہم تمہاری پاس اسلیئے آئی ہین کہ تم ہمکو ہماری اس ساتہی کی حال
کی خبر دو وہ بولے کہ اوس سے تین باتین پوچھو پہر اگر وہ تمکو ان باتونکی خبر دین تو وہ نبی ہین بہیجی ہوے
اور اگر نہ بتاوین تو اونہون نے ایک بات بنائی ہی تم اونکی لیئے جو تمہاری عقل مین آوی سو کرو
اونسی اون جوانون کا حال پوچھو جو اگلی زمانہ مین سے کسی زمین مین چلی گئی ہین کہ اونکا
احوال کیا ہوا کیونکہ اونکا ایک عجیب غریب قصہ ہی اور اونسی اوس شخص کا حال پوچھو جو گشت
کرنیوالا تہا جو زمین کی پورب اور پچہم تلک پہنچا ہی اوسکا احوال کیا ہے اور اونسی پوچھو کہ روح
کیا چیز ہی پہر اگر وہ ان باتونکی خبر دین تو وہ بیشک نبی ہین تم اونکی تابعداری کرو
اور اگر نہ بتاوین تو وہ بات بنانی والی ہین پہر نضر اور عقبہ دونو قریشیون پاس آئی
اور بولے ای قریشی لوگو ہم فیصلہ کر لائی تمہاری بیچ مین اور محمد کی بیچ مین ہمکو یہودی
ملاؤن نے حکم کیا ہی کہ ہم اونسی کئی باتین پوچھین اونہون نے اون باتونکی اونکو خبر دی وہ
لوگ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور بولی ای محمد ہمکو خبر دو پہر اونہون نے آپسے
وہ باتین پوچھین جنکا اونہون نے اونکو حکم کیا تہا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین
تمکو کل خبر دونگا اوسکی جو تم نے پوچھا اور آپ نی یہہ لفظ نہ کہا کہ اگر اللہ چاہیگا وہ لوگ آپکی
پاس سے چلی گئی اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم رکے پندرہ دن تلک اس مقدمہ مین
کچھہ پیغام نہ پہنچا اور جبرئیل آپکی پاس نہین آئی یہانتک کہ مکہ والون نے خبر اوڑا دی اور
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا غم ہوا کہ اللہ کی پیغام مین دیر لگی اور آپکو اون
باتونکا رنج ہوا جو مکہ والی کہتی تہی پہر جبرئیل اللہ کیطرف سے غار والون کی سورۃ لائی اوسمین
اللہ نے آپ پر غصہ کیا کہ آپ کو اون لوگو پر غم ہوا اور جو باتین اونہون نے پوچھین تہین وہ

اللہ نے بتائیں احوال اون جانورن کا اور اوس مرد کا جو گشت کرتا پھرتا تہا اور اللہ نے
فرمایا کہ تجہسی پوچھتی ہین روح کا حال تو کہہ روح میری رب کی حکم سی ہے اور تمکو نہین دیا گیا
علم مگر تہوڑا سا الفاظ نہین ہے کہ ترمذی نے صحیح سند کہکر ابن عباس تک سند پہنچائی کہ قریش نے
نے یہودیون سی کہا کہ تم کوئی چیز ہمکو بتاؤ کہ ہم اس مرد سے پوچہین اونہون نے کہا کہ اونسی روح
کا حال پوچہو اونہون نے پوچہا تب اللہ تعالی نے اوتارا ویسئلونک عن الروح اور پوچہتی ہین
تجکو روح سے اور صحیح بخاری مین ہے کہ ابن مسعود نے فرمایا کہ مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتہہ مدینہ مین چلا جاتا تہا اور آپ ایک چہڑی پر ٹیک لگا ہوی تہی آپ کا گذر کچہہ
یہودیون پر ہوا بعضون نے کہا تم اون سے کچہہ پوچہتی وہ لوگ بولی آپ ہمسی روح کا حال
بیان فرمائی آپ ایک ساعت کہڑی رہی اور اپنا سر اوٹہایا مینی پہچانا کہ آپ پر پیغام آرہا ہے
یہان تک کہ پیغام چڑہ گیا یہانتک کہ وہ حالت آپ پر سی اوٹہہ گئی پہر فرمایا الروح من امر
ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ابن کثیر نے کہا ہی کہ یہ آیت دو مرتبہ اوتری یعنی ایکبار مکہ
مین دوسری بار مدینہ مین امام ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا عبد نے جو حمید کے بیٹے کہا کہ ہمسی
فرمایا یعلی نے جو عبید کے بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا عمر نے جو ذر کی بیٹی وہ اپنی باپ سی وہ سعید سی
جو جبیر کی بیٹی وہ ابن عباس سے اونہون نے کہا اللہ کی رسول نے اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہے
جبریل سی فرمایا کہ تمکو کون چیز اس بات سے رکتی ہی کہ ہماری ملاقات اس سی زیادہ کیا کرو
حقتنی اب ملاقات کرتی ہو تب یہ آیت اوتری وما نتنزل الا بامر ربک لہ ما بین ایدینا وما خلفنا وما بین
ذلک یعنی اللہ تعالی نے جبریل سے کہوایا کہ یون کہو کہ ہم نہین اوترتی ہین مگر تیری رب کی
حکم سی اوسی کا ہی جو کچہہ ہماری آگی ہی اور جو کچہہ ہماری پیچہی اس حدیث کی سند اچہی ہے
اور یہی حدیث امام بخاری نے خلاد سی روایت کی جو یحیی کی بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا عمر نے
جو ذر کی بیٹی آگی وہی مطلب ہی فتح الباری مین ہے کہ روایت کیا عبد بن حمید نے اور ابن
ابی حاتم نے عکرمہ تک سند پہنچائی اونہون نے کہا کہ جبریل نے اوترنی مین چالیس دن

دیر کی پہر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبریل تم نہ اوترے یہان تک
کہ مین بہت مشتاق ہوا فرمایا کہ مین اس سے زیادہ آپ کا مشتاق تہا مگر مین حکم کا تابعدار ہون
تب اللہ نے جبرئیل کو پیغام بہیجا کہ اوسنے کہو وما نتنزل الا بامر ربک یعنی ہم نہین
اوترتے مگر تیرے رب کے حکم سے اور ابن اسحق کے پاس دوسری سند ابن عباس تک
پہنچی کہ قریشیون نے جب غار والون کا قصہ پوچہا تو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر
پندرہ راتون تک اس مقدمہ مین کچہہ پیغام نہ آیا پہر جب جبریل اوترے اپ بولے
تمنے دیر کی آگے وہی ذکر ہے امام احمد اپنے مسند مین فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا ابوالیمان نے
کہا کہ ہمسے فرمایا اسمعیل نے جو عیاش کے بیٹے وہ ثعلبہ سے جو مسلم کے بیٹے وہ ابی سے جو کعب
کی بیٹے ارا وغلام ابن عباس کے وہ ابن عباس سے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا
اے پیغام پہنچانے والے اللہ کے جبریل نے آپ پاس آنے مین دیر کی آپ نے فرمایا کیونکر
وہ میرے پاس آنے مین دیر نکرین اور تم میرے آس پاس ہو نہ مسواک کرتے ہو نہ ناخن
کترتے ہو نہ موچہین کترتے ہو نہ اپنی پورے صاف کرتے ہو اسیطرح کی روایت درمنثور مین ہے
کہ ابن ابی شیبہ نے اپنی سند مین اور طبرانی اور ابن مردویہ نے حفص کے مان تک سند پہنچائی وہ
اپنی مان سے روایت کرتی ہین کہ وہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خادم تہین اونہون نے فرمایا
کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی گہر مین ایک کتے کا پلا چلا آیا اور چارپائی کے نیچے گہس گیا
اور مر گیا تو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر چار دن تک اللہ کا پیغام نہ اوترا اپنے فرمایا
اے خولہ اللہ کے رسول کے گہر مین کیا نئی بات ہوئی کہ جبریل میرے پاس نہین آتے مینے
کہا اے نبی اللہ کی ہمارے اوپر تو آجکے دن سے بہتر کوئی دن نہین گذرا آپ چلے ذرا اودڑہ کر
چلی گئی مینے اپنے جی مین کہا کہ مین گہر کو سنوارون اور جہاڑو دون سو مین جہاڑو لیکر
چارپائی کے نیچے جہکی ایک ایک بہاری چیز معلوم ہوئی مین وہان سے نہین سرکی یہانتک
کہ مرا ہوا پلا مجکو دکہائی دیا مینے اوسکو اپنے ہاتہہ مین لیا اور کہر کی پیچہے پہینک دیا تب حضرت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نبیتی سوہی تشریف لاتی اور آپ پر جب اللہ کا پیغام اوترتا تہا
تو آپ کا نبینی لگتی تہی اونہی فرمایا ای خولہ مجکو اوڑہا دی پہر اللہ نے آپ پر اوتارا والضحی واللیل
اذا سجی یہانتک کہ فترضی اتقاتین سی طبرانی اور ابن ابی شیبہ نی حفص تک سند پہنچائی
جو میسر کی بیٹی وہ اپنی مان سے اور وہ اپنی مان سے آگی وہی مطلب ہی اب یہ ذکر ہی
اللہ نی اپنی رسول پر قرآن کی آیتین اور سورتین آہستہ آہستہ اپنی
حکمت سی اوتارین جو سورتین مکہ مین آپ پر اللہ نی اوتارین
اون سورتون مین اگلی وقت کی پیغمبرونکا احوال بہت سنایا کہ
دیکہو جن لوگون نی پیغمبرون کا کہنا نہ مانا وہ یون غارت
ہوئی اور اون سورتون مین قیامت کی دن قبرون سی سبکی
اوٹہنی کا حال اور باغ بہشت اور دوزخ کی آگ کا حال سنایا
اپنی بندونکو بت پرستی اور شرک سی ڈرایا اور اپنا اکیلا ہونا
خوب اونکو سمجہایا جب اصل ایمان کو خوب روشن کردیا تب
آپکو مدینہ مین پہنچایا اور جو سورتین مدینہ مین آپ پر اوتارین
اونمین فرض اور واجب اور حلال اور حرام اور شریعت
کی حکم بتلائی امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا ابراہیم نے جو موسی کے بیٹی کہا کہ ہمکو
خبر دی ہشام نے جو یوسف کے بیٹی کہ ابن جریج نے اونکو خبر دی کہا اور خبر دی مجکو یوسف نے
جو ماہک کی بیٹی کہا کہ مین پاس تہا حضرت عائشہ کی جو مان ہین ایمان والونکی
ایکا ایک اونکی پاس ایک شخص عراق کا رہنی والا آیا اور اوسنی کہا کون سا کفن بہتر ہی
وہ بولین افسوس تجہپر اور تیرا کیا نقصان ہے کہا ای مان ایمان والون کی مجکو اپنا قرآن
دکہلائی وہ بولین کس لئی کہا شاید مین جمع کرون قرآنکو اوسکی موافق کیونکہ وہ بیڑہا جاتا ہی
کر جمع کیا ہوا نہین ہے وہ بولین تیرا کیا نقصان ہے جسکو تو پہلی پڑہی اول اوس مین سے اوترا تو

ایک سورۃ اوتری مفصل مین سی اوسمین ذکر تہا بہشت کا اور دوزخ کا یہانتک کہ
جب لوگون نے رجوع کی اسلام کی طرف پہر اوترا حلال اور حرام اور اگر اول ہی اوترتا
کہ شراب مت پیو تو وہ لوگ کہتی ہم شراب کو کبہی نچہوڑینگے اور اگر اوترتا کہ زنا مت
کرو تو وہ کہتی ہم زنا کو کبہی نچہوڑینگے جن دنونمین لڑکی تہی کہیلتی تہی پہر تہی اوسدنونمین
مکہ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اوترا بل الساعۃ موعدہم والساعۃ ادہی وامر یعنی بلکہ
قیامت وعدہ کی جگہہ ہی اونکی اور قیامت بڑی آفت ہی اور بہت کڑوی ہی اور سورہ
بقر اور نسا جب اوتری جب مین آپ کی پاس تہی پہر حضرت عایشہ نی قران نکالا
اور سورتون کی کچہہ آیتین اوسکو لکہوادین **فائدہ** حضرت عایشہ کا مطلب یہہ ہے کہ جس سورۃ
کو چاہو پہلی پڑہو جسکو چاہو پیچہی پڑہو اس مین کچہہ حرج نہین پہر اسکی دلیل بتلائی کہ اللہ تعالی
نی اور ترکیب سی اوتارا ہی اور اب اور ترکیب سے لکہا گیا ہی پہلی پہل ایک سورۃ اوتری
مفصل مین سے مفصل کی معنی جدا جدا کی ہوئین سوتین سورۃ ق سی آخر تلک کی سورتین
مفصل کہلاتی ہین کیونکہ یہہ سورتین اور سورتون سی چہوٹی ہین یعنی ایک سورۃ سی دوسری
سورۃ کا جدا ہونا نزدیک بہت ہے سو حضرت عایشہ نی یہہ حکمت بتلائی کہ اللہ تعالی نی اس
حکمت سی قران اوتارا کہ پہلی ایک سورۃ اوتاری جس مین ذکر تہا بہشت کا اور دوزخ کا
اور حلال اور حرام کی حکم پہلی نہ اوتاری پہلی دوزخ سی ڈرایا اور بہشت کی امید لگائی
کہ ایمان لاؤ اللہ اور رسول کا کہنا مانو جب لوگ ایمان لائی تب آہستہ آہستہ بری کامونکو
منع کیا سب حکم الہی نہین بہیجی کہ لوگونپر ایکا ایک بوجہہ نہ پڑی بری عادتین آہستہ
آہستہ چہوٹین سورۃ قمر کی یہہ آیت بل الساعۃ موعدہم مکہ مین اوتری حضرت عایشہ
کا مطلب ہے کہ یہہ سورتین جو آخر مین لکہی ہوئی ہین یہہ پہلی پہل مکہ مین اوتریں تہین
اور سورۃ بقر اور نسا جو اول مین لکہی ہوئی ہین یہہ جب اوتری ہین جب مین آپکی
پاس تہی یعنی مدینہ مین اوتری ہین کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت

نکاح مکہ مین کیا تہا جب وہ چہ برس کی تہین جب آپ مدینہ مین تشریف لائی
اور وہ نو برس کی ہوئین جب آپکی پاس آئین سو سارتی ہین کہ سورہ بقرا و نسا مدینہ مین
اوتری ہین اتقان مین ہے کہ طبرانی نی ابن مسعود سے روایت کی ہی اونہون نے فرمایا کہ مفصل
یعنی یہہ جو آخر مین جدا جدا سورتین ہین یعنی سورہ ق سی آخر تک یہہ مکہ مین اوتری ہین ہم
کئی برس تک انکو پڑہتی رہی اسکی سوا کچہہ نہین اوترتا تہا امام بیہقی نی دلائل مین یونس
تک سند پہنچائی جو بکیر کی بیٹی ہا اونہون نے ہشام سی جو عروہ کے بیٹی وہ اپنی باپ سے اونہون نے
فرمایا کہ قرآن مین سے جو چیز ایسی اوتری ہے کہ اوسمین ذکر ہی اگلی استون کا اور اگلی قرنون کا یعنی
زمانون کا سو وہ مکہ مین اوترا ہی اور جسمین فرض کی ہی اون چیزونکا جو چیزین ضرور اور فرض کی
گئی ہین اور سنتین یعنی جو رسمین ایمان کی ہین وہ مدینہ مین اوتری ہین فائدہ یہہ دونو قاعدی
اکثری ہین یعنی اکثر وہ سورتین جن مین ذکر ہی اگلی پیغمبرونکی امتون کا کہ پیغمبرون نے اونکے الله
پیغام پہنچائی کافرون نے نمانا اونپر عذاب آئی کہین طوفان آیا کہین زمین اولٹ گئی اور طرح
طرحکی عذاب اونپر آئے یہہ احوال اگلی وقتونکی جن سورتونمین ہین وہ اکثر مکی ہین اوتری
ہین جیسی سورہ اعراف اور سورہ شعرا اور سورہ طہٰ اور سورہ قصص اور بہت سورتین
اسی طرحکی ہین اور مکی کی سورتونمین حکم احکام بہی ہین مگر کم مکہ مین فقط نماز فرض ہوئی تہی
مدینہ مین زکوۃ اور روزہ اور حج اور جہاد فرض ہوا جو سورتین مدینہ مین اوتری ہین اونکی اکثر
اکثر بیان شریعت کی حکمونکا ہی جیسی سورہ بقرا اور سورہ نسا اور سورہ ال عمران اور
سورہ مائدہ اور اکثر مدینہ کی سورتونمین ذکر جہاد کی قاعدونکا اور منافقونکی ہجو
اور حلال اور حرام کا بیان بہت ہے کہین کہین اگلی وقتونکا ذکر ہی تہوڑا تہوڑا آجاتا ہے
الله تعالی نی اسمین بڑی حکمت رکہی ہی مکہ کی لوگ الله کی صفتونسی اور پیغمبرونکی احوال
سی اور بہشت اور دوزخ سی اور قیامت سے واقف نتہی کلمہ مین جو سورتین اوتارین اونمین الله نے
صاف صاف دلیلون سے یہہ بیان فرمایا کہ مین اکیلا ہون سب میری بندی بنائی ہوئی

کوئی بیٹا نہین کوئی بی بی نہین پیغمبرونکا احوال بیان فرمایا کہ یہہ بات جو محمد صلی اللہ
علیہ وسلم تمکو بتلاتی ہین یہہ بات نئی نہین ہے سب پیغمبر یہی بتاتی آئی اگر تمکو پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے کہنی سی یقین نہین آتا تو اونکو یون آزماؤ کہ اگلی وقتونکا احوال اگلی کتابو
پڑہنی والون سے جاکر پوچہو اگر علم والی لوگ گواہی دین کہ یہہ احوال سب ٹہیک ہی
تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا جانو محمد صلی اللہ علیہ وسلم چالیس برسکی عمر تلک نہین
ان پڑہ ہو تمین سے کبہی کوئی کتاب نہین پڑہی کبہی کچہہ لکہا نہین ان پڑہی ہنی سی ہمکا
کلام سنو اور ایسہ کو اکیلا جانو سب پیغمبرون نے یہی بتایا جن لوگون نی پیغمبرون کا کہنا نمانا
اونپر ہمنی عذاب بہیجی اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد کوئی پیغمبر نہین ہے اب قیامت آویگی
اللہ سب کو زندہ کریگا اگلی پچہلی جتنی مر گئی ہین سبکو ایک پل مین اوٹہا کہڑا کریگا
سب سے حساب لیگا دوزخ اور بہشت کا سامنا ہوگا ان باتونکا ذکر مکی مین بہت اونترا ہی مدینہ
مین حکم احکام بتلائی یہہ طریقہ اللہ تعالے نی اسلیئے دکہلادیا کہ ہم بہی جسکو سکہلادین
یون ہی سکہلادین پہلی ایمان کی باتین بتلاوین جب وہ شخص اللہ کو پہچانی کہ اللہ
سب کا بنانی والا اکیلا ہی اوسکا دوسرا کوئی نہین اور حضرت محمد اوسکی بندی اور اوسکی پیغام
پہنچانی والی ہین نماز روزہ اور سب حکم اللہ کے اونکی پاس آئی ہین اونہون نے اللہ کے حکم سب کو پہنچائی
ہین جو شخص اسبات پر یقین لاوے اور زبانسی اقرار کری اوسکو نماز روزہ اور سب ایمانکی باتین
سکہلادین کہ اللہ کی فرشتون پر اور اللہ کی سب کتابون پر پیغمبرون پر ایمان لادین
اور قیامت اور بہشت اور دوزخ پر اور تقدیر پر ایمان لاوے اس آخری وقت مین یہہ بلا آئی
ہی کہ بہت لوگ اصل باتین ایمانکی نہین بتلاتی قرآن پڑہا دیتی ہین اور اتنا ہی نہین
بتلاتی کہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اوترا ہے جس جاہل سی پوچہو کہ قرآن کس پر اوترا تو کہتا ہی
کہ پڑہنی لکہنی والون پر اور مولویون پر اوترا ہی یہہ بلا اس سبب سے آئی کہ پچہلی لوگون نے اس بات کا
چرچا بہت کم کردیا مولود شریف مین اور وعظ مین بہی اس وقت مین خوب دیکہلیا کہ جناب پیغمبر

صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کی اوترنیکا ذکر بہت کم ہوتا ہی بڑی مصیبت یہہ ہے کہ بڑی
لوگونکو اگر کہو کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کیے اوترنیکا حال بیان کرو تو کہتی ہین
اس بات کی کچہہ ضرورت نہین اسکو سب مسلمان جانتے ہین یا اللہ پردی غفلت کے اوٹہادی
آمین اس زمانہ مین قرآن کا پڑہنا بہت کم ہوگیا اور پڑہتی ہین تو معنی سمیت نہین پڑہتے
ہین ای مسلمانو ہوشیار ہوجاؤ قرآن معنی سمیت اپنے لڑکونکو اور لڑکیونکو پڑہاؤ اور یہہ کلمہ
جو ساری قرآن کا خلاصہ ہی سبکو سکہلاؤ آمنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر
خیرہ وشرہ من اللہ تعالی مین ایمان لایا اللہ پر اور اللہ کے فرشتونپر اور اللہ کے کتابون پر اور اللہ کے
پیغمبرون پر یعنی جو کتابین اللہ نے پیغمبرونپر اوتارین توراۃ حضرت موسی پر اوتاری زبور حضرت
داؤد کو دی انجیل حضرت عیسی کو دی قرآن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا ان سب
کتابونپر مین ایمان لایا اور اللہ کے سب پیغمبرونپر مین ایمان لایا اور پچھلی دن پر یعنی قیامت کے دن پر
مین ایمان لایا جبدن اللہ سب آدمیون اور جنون کو زندہ کرکی اوٹہا کہڑا کریگا اور سب سے
حساب لیگا جو لوگ اللہ کو اور اوسکی فرشتون کو اور اوسکی کتابون کو اور اوسکی پیغمبرون کو برحق
جانتی ہین اونکو باغ بہشت مین ہمیشہ رکہیگا اور جو ان باتونمین سے ایک بات کا بہی منکر ہی اوسکو ہمیشہ دوزخ
کی آگ مین رکہیگا اور تقدیر پر مین ایمان لایا کہ نیکی اور بدی سب اللہ کی ٹہرائی ہوئی ہی انہین باتونکا قرآن مجید مین
بہت کثرت سی بیان ہے جو سورتین مکہ مین اوتری ہین اونمین اکثر انہین باتونکا ذکر ہی
یہی باتین ایمانکی جڑ ہین اور انہین باتونکو اس زمانہ مین بہت لوگ نہین جانتی ہین
اور خود جانتی ہین تو اپنی ساتہہ والونکو نہین سکہلاتی ہین اور بہت لوگ ان باتونکی
منکر ہوگئی ہین کوئی فرشتونکا منکر ہی کسی نے اللہ کی کتابون اور پیغمبرون سے بیر باندہا ہی
الہی دین محمدی کو پہر ہند مین پہیلاوے آمین امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا آدم نے
کہا کہ ہمسی فرمایا شعبہ نے وہ ابو اسحاق سی اونہون نے فرمایا کہ مینی سنا عبدالرحمن بن یزید سے
بیشک کہا کہ مینی سنا ابن مسعود سے کہ سورہ بنی اسرائیل اور سورہ کہف اور سورہ مریم اور سورہ طہ

اور سورہ انبیا کی ذکر مین وہ فرماتی ہتی کہ یہہ سورتین اول اول کی بڑہی عمدہ
سورتونمین سے ہین اور وہ میری یاد کی ہوی سورتونمین سے ہین امام بخاری فرماتی ہین
کہ ہمسی فرمایا مطر بن جو فضل کی بیٹی کہا کہ ہمسی کہا روح نی کہا کہ ہمسی فرمایا ہشام نی کہا
کہ ہمسی فرمایا عکرمہ نی وہ ابن عباس سے کہا بہیجی گئی اللہ کی رسول اللہ اونپر درود بہیجی
اور سلامت رکہی چالیس برس کی عمر مین پہر تیرہ برس مکہ مین رہے کہ اللہ کا پیغام اونکی
طرف آتارہا پہر اونکو ہجرت کا حکم ہوا پہر ہجرت کر کر دس برس رہے اور آپ جب تریسٹھ
برس کی ہتی دنیا سی اوٹہہ گئی مولانا جلال الدین سیوطی اتقان مین لکہتی ہین کہ
کہا ابو جعفر نحاس نے ناسخ اور منسوخ کی کتاب مین کہ ہمسی فرمایا یحیی نے جو مرتع کی بیٹی کہا کہ
ہمکو خبر دی حاتم کی باپ سہل نے جو محمد کی بیٹی سجستان کے رہنی والی کہا کہ ہمکو خبر دی
ابو عبیدہ معمر نی جو مثنی کی بیٹی کہا کہ ہمسی کہا یونس نی جو حبیب کے بیٹی کہا کہ مینی سنا ابو عمرو
جو علا کی بیٹی سے فرماتی تہی کہ مینی پوچہا مجاہد سے خلاصہ قرآن کی آیتونکا جو مدینہ مین اوترین
اور مکہ مین اوترین وہ لکہو کہ مینی یہہ بات ابن عباس سے پوچہی ہتی اونہون نے فرمایا کہ سورہ انعام
اوتری ہی مکہ مین اکہٹی ایکبارگی سورہ مکہ والی ہی مگر تین آئتین اوسکی کہ وہ مدینہ مین اوترین
ہین قل تعالوا اتل تین آیتون کی تمامی تلک اور جو سورتین اوس سے پہلی ہین وہ سب مدینہ
مین اوتری ہین اور مکہ مین اوترین سورہ اعراف اور یونس اور ہود اور یوسف اور
رعد اور ابراہیم اور حجر اور نحل سوا تین آیتون کے جو اوسکی آخر مین ہین کہ وہ مکہ اور مدینہ
کی بیچ مین اوتری ہین جب آپ احد کی لڑائی سی پلٹی ہین اور سورہ بنی اسرائیل اور
کہف اور مریم اور طہ اور انبیا اور حج سوا تین آیتونکی ہذان خصمان تین آیتونکی تمامی
تک کہ وہ مدینہ مین اوتری ہین اور سورہ مومنین اور فرقان اور سورہ شعرا سوا پانچ
آیتونکی جو اوسکی آخر مین ہین کہ وہ مدینہ مین اوتری ہین الشعراء یتبعہم الغاون
آخر سورہ تک اور سورہ نمل اور قصص اور عنکبوت اور روم اور لقمان سوا تین آیتونکی

کہ وہ مدینہ مین اوتری ہین ولوان ما فی الارض من شجرۃ اقلام تین آیتونکی تمامی تک
اور سورہ سجدہ سوا تین آیتونکی افمن کان مومنا تین آیتونکی تمامی تک اور سورہ سبا
اور فاطر اور یسین اور صافات اور ص اور زمر سوا تین آیتونکی کہ مدینہ مین اوتری ہین
وحشی کی حق مین جسنے حضرت حمزہ کو شہید کیا قل یا عبادی الذین اسرفوا تین آیتونکی تمامی
تک اور ساتون حامیمین اور ق اور ذاریات اور طور اور نجم اور قمر اور الرحمن اور
واقعہ اور صف اور تغابن مگر کچہ آیتین اوسکی آخر کی کہ مدینہ مین اوتری ہین اور ملک اور ن
اور حاقہ اور سال اور سورہ نوح اور جن اور مزمل مگر دو آیتین ان ربک یعلم انک تقوم
ادنی اور مدثر آخر قرآن تک مگر اذا زلزلت اور اذا جاء نصر اللہ اور قل ہو اللہ احد اور
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کہ یہہ مدینہ مین اوتری ہین اور مدینہ مین
اوتری ہین سورہ انفال اور براءۃ اور نور اور احزاب اور سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اور فتح اور حجرات اور حدید اور اوسکی بعد کی سورتین تحریم تک مولانا لکہتی ہین
سند اسکی مضبوط ہی اسکی مردوسب ثقہ ہین عربی کی قاعدونکی جاننی والی جو مشہور ہین
اور امام بیہقی نی دلائل النبوۃ مین فرمایا کہ ہمکو خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نی کہا کہ ہمکو
خبر دی ابو محمد عدل نی جو زیاد کی بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا محمد نی جو اسحاق کی بیٹی کہا
کہ ہمکو خبر دی یعقوب دورقی نی جو ابراہیم کی بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا احمد نی جو نصر کی بیٹی
وہ مالک کی بیٹی خزاعہ کی قوم کی کہا کہ ہمسی فرمایا علی نی جو حسین کی بیٹی وہ واقد کی
بیٹی وہ اپنی باپ سی کہا کہ ہمسی فرمایا یزید نحوی نی وہ عکرمہ سی اور حسن سی جو ابو الحسن
کی بیٹی یعنی امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اون دونون نی فرمایا کہ اول جو اللہ نی اوتارا
قرآن مین سی مکہ مین وہ یہہ ہی اقرا باسم ربک اور ن اور مزمل اور مدثر اور تبت یدا ابی لہب
اور اذا الشمس کورت اور سبح اسم ربک الاعلی اور واللیل اذا یغشی اور والفجر اور والضحی اور
الم نشرح اور والعصر اور والعادیات اور کوثر اور الہاکم اور ارایت اور قل یا ایہا الکافرون

اور اصحاب الفیل اور فلق اور قل اعوذ برب الناس اور قل ہو اللہ احد اور النجم اور عبس
اور انا انزلناہ اور والشمس وضحاہا اور والسماء ذات البروج اور والتین والزیتون اور
لایلاف قریش اور القارعہ اور لا اقسم بیوم القیمۃ اور ہمزہ اور والمرسلات اور ق اور
لا اقسم بہذا البلد اور والسماء والطارق اور اقتربت الساعۃ اور ص اور جن اور یٰس اور
فرقان اور ملٰئکہ اور طٰہٰ اور واقعہ اور طٰسم اور طٰس اور طٰسم اور بنی اسرائیل اور ساتویں
سورۃ اور ہود اور یوسف اور اصحاب حجر اور انعام اور صافات اور لقمان اور سبا
اور زمر اور حٰم مومن اور حٰم دخان اور حٰم سجدہ اور حٰم عسق اور حٰم زخرف اور جاثیہ
اور احقاف اور ذاریات اور غاشیہ اور اصحاب کہف اور نحل اور نوح اور ابراہیم
اور انبیا اور مومنون اور الم سجدہ اور طور اور تبارک اور حاقہ اور سأل اور
عم یتساءلون اور والنازعات اور اذا السماء انشقت اور اذا السماء انفطرت اور روم
اور عنکبوت اور جو مدینہ میں اترا وہ یہ ہی ویل للمطففین اور بقرہ اور آل عمران اور
انفال اور احزاب اور مائدہ اور ممتحنہ اور نسا اور اذا زلزلت اور حدید اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اور رعد اور الرحمن اور ہل اتی علی الانسان اور طلاق اور لم یکن اور حشر
اور اذا جاء نصر اللہ اور نور اور حج اور منافقون اور مجادلہ اور حجرات اور یا ایہا النبی
لم تحرم اور صف اور جمعہ اور تغابن اور فتح اور برائۃ اور کہا بیہقی نے کہ ساتویں سورۃ
سے مطلب کہا سورۂ یونس کو کہا اور اس روایت میں چھوٹ گیا ذکر سورۂ فاتحہ اور اعراف
اور کھیعص کا اور سوا ان کے جو مکہ میں اترین فرمایا اور خبر دی ہمکو علی نے جو احمد کی
بیٹی وہ عبدان کی بیٹی کہا کہ ہمکو خبر دی احمد نے جو عبید کی بیٹی بیٹیل کا کام کرنیوالی
کہا کہ ہمیں فرمایا محمد نے جو فضل کی بیٹی کہا کہ ہمیں فرمایا اسمعیل نے جو رقہ کی رہنے والی
ہیں عبد اللہ کی بیٹی وہ زرارہ کے بیٹی کہا کہ ہمیں فرمایا عبد العزیز قریشی نے جو عبد الرحمن
کے بیٹے ہیں کہا کہ ہمیں فرمایا خصیف نے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس سے کہ انہوں نے فرمایا

کہ اول جو اوتارا اللہ نے اپنی نبی پر قرآن مین سے وہ یہہ ہی اقرا باسم ربک پہر ذکر کیا
مطلب اوسی حدیث کا اور اون سورتون کو ذکر کیا جو روایت سے چھوٹ گئین اون سورتونکی
ذکر مین جو مکہ مین اوترین کہا اور اس حدیث کا ایک راوی گواہ ہی مقاتل وغیرہ کی تفسیر مین
ساتہہ اوس صحیح روایت کی جسمین صحابی کا نام چھوٹ گیا جو اوپر سو چکی اور کہا ابن
ضریس نی فضائل قرآن مین کہ ہمسی فرمایا محمد نی جو رہنے والے ہین عبداللہ کی بیٹی وہ ابو جعفر
کے بیٹی کہا کہ ہمکو خبر دی عمر نی جو ہارون کی بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا عثمان نے جو خراسانکی رہنے
والی ہین عطا کی بیٹی وہ اپنی باپ سی وہ ابن عباس سے اونہون نے فرمایا کہ جب کیسی سورۃ کا شروع
مکہ مین اوترتا تہا مکہ مین لکہا جاتا تہا پہر زیادہ کردیتا تہا اللہ اوسمین جو چاہتا تہا اور اول جو
اوترا تہا قرآن مین سے سو یہہ ہے اقرا باسم ربک پہر ن پہر یا ایہا المزمل پہر یا ایہا المدثر پہر تبت یدا
ابی لہب پہر اذا الشمس کورت پہر سبح اسم ربک الاعلی پہر واللیل اذا یغشی پہر والفجر پہر والضحی
پہر الم نشرح پہر والعصر پہر والعادیات پہر انا اعطیناک الکوثر پہر الہاکم التکاثر پہر ارأیت الذی
یکذب پہر قل یا ایہا الکافرون پہر الم تر کیف فعل ربک پہر قل اعوذ برب الفلق پہر قل اعوذ
برب الناس پہر قل ہو اللہ احد پہر والنجم پہر عبس پہر انا انزلناہ فی لیلۃ القدر پہر والشمس وضحاہا
پہر والسماء ذات البروج پہر والتین پہر لایلاف قریش پہر القارعہ پہر لا اقسم بیوم القیمہ پہر ویل لکل
ہمزہ پہر والمرسلات پہر ق پہر لا اقسم بہذا البلد پہر والسماء والطارق پہر اقتربت الساعۃ پہر
پہر اعراف پہر قل اوحی پہر یس پہر فرقان پہر ملٰئکہ پہر کہیعص پہر طہ پہر واقعہ پہر طسم
شعرا پہر طس پہر قصص پہر بنی اسرائیل پہر یونس پہر ہود پہر یوسف پہر حجر پہر انعام پہر والصافات
پہر لقمان پہر سبا پہر زمر پہر حم مومن پہر حم سجدہ پہر حم عسق پہر حم زخرف پہر دخان پہر
جاثیہ پہر احقاف پہر ذاریات پہر غاشیہ پہر کہف پہر نحل پہر انا ارسلنا نوحا پہر سورہ
ابراہیم پہر سورہ انبیاء پہر مومنین پہر تنزیل سجدہ پہر طور پہر تبارک الملک پہر الحاقہ پہر
سال پہر عم یتساءلون پہر والنازعات پہر اذا السماء انفطرت پہر اذا السماء انشقت پہر روم

پہر عنکبوت پہر ویل للمطففین سو یہہ ہی جو اوتارا اللہ نی مکہ مین پہر اوتارا مدینہ مین سورہ
بقرہ پہر انفال پہر آل عمران پہر احزاب پہر ممتحنہ پہر نسا پہر اذا زلزلت پہر حدید پہر قتال پہر رعد
پہر الرحمن پہر الانسان پہر طلاق پہر لم یکن پہر حشر پہر اذا جاء نصر اللہ پہر نور پہر حج پہر منافقون
پہر مجادلہ پہر حجرات پہر تحریم پہر جمعہ پہر تغابن پہر صف پہر فتح پہر مائدہ پہر براءۃ اور کہا
ابو عبید نے فضائل قرآن مین کہ ہمسی فرمایا عبد اللہ نی جو صالح کی بیٹی وہ روایت کرتی ہین معویہ سے
جو صالح کی بیٹی وہ علی سی جو ابو طلحہ کی بیٹی او نہون نے فرمایا کہ اوتری مدینہ مین سورہ بقرہ اور
آل عمران اور نسا اور مائدہ اور انفال اور توبہ اور حج اور نور اور احزاب اور الذین کفروا اور
فتح اور حدید اور مجادلہ اور حشر اور ممتحنہ اور حواریین اسی مطلب لیا سورہ صف کو اور تغابن
اور یا ایہا النبی اذا طلقتم اور یا ایہا النبی لم تحرم اور والفجر اور واللیل اور انا انزلناہ فی لیلۃ
القدر اور لم یکن اور اذا زلزلت اور اذا جاء نصر اللہ اور باقی جو ہین وہ مکہ مین اوترا
اور کہا ابوبکر بن انباری نی کہ ہمسی فرمایا اسمعیل قاضی نے جو اسحاق کی بیٹی کہا کہ ہمکو خبر دی
حجاج نے جو منہال کی بیٹی کہا کہ ہمکو خبر دی ہمام نی وہ قتادہ سی او نہون نے فرمایا کہ اوترا مدینہ
مین قرآنمین سے بقرہ اور آل عمران اور نسا اور مائدہ اور براءۃ اور رعد اور نحل اور حج
اور نور اور احزاب اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور فتح اور حجرات اور حدید اور الرحمن اور مجادلہ
اور حشر اور ممتحنہ اور صف اور جمعہ اور منافقون اور تغابن اور طلاق اور یا ایہا النبی
لم تحرم دس آیتونکی سری تک اور اذا زلزلت اور اذا جاء نصر اللہ اور باقی قرآن مکہ
مین اوترا فائدہ ان روایتونمین بہت سے سورتین ایسی ہین کہ سبون نے فرمایا کہ مکہ مین اوتری
اور بعضی ایسی ہین کہ سبون نے فرمایا کہ مدینہ مین اوترین اور بعضی سورتین ایسی ہین کہ کسی نی
کہا مکہ مین اوترین او کسی نی کہا مدینہ مین اوترین سب کے توبکا بیان تب سی لکہا جاتا ہے
مولانا جلال الدین سیوطی یون لکہتی ہین کہ سورہ فاتحہ اکثرون نے یہہ کہا ہی کہ وہ مکہ مین
اوتری ہی روایت کیا ہی واحدی نی اور ثعلبی نے علا تک سند پہنچا کر جو سیت کے بیٹی

وہ فضل ہی جو عمرو کی بیٹی وہ حضرت علی سی جو ابو طالب کی بیٹی اونہون نی فرمایا کہ
اوتری فاتحہ الکتاب یعنی وہ سورۃ جو شروع مین ہے کتاب کی یعنی سورہ الحمد مکہ مین ایک
خزانہ سی جو عرش کی نیچی ہی اور مجاہد کا یہہ قول مشہور ہی کہ وہ فرماتی تہی کہ وہ مدینہ
مین اوتری ہی یہہ روایت کی ہی فریابی نی اپنی تفسیر مین اور ابو عبید نے فضائل مین
صحیح سند سی مجاہد تلک کہا حسین نے جو فضل کی بیٹی ہین یہہ غلطی ہی مجاہد کی کیونکہ علما
اونکی قول کی برخلاف کہتی ہین اور ابن عطیہ نی یہی قول نقل کیا ہی زہری سے اور
عطا اور سوادہ سے جو زیاد کی بیٹی اور عبد اللہ نے جو عبید کی بیٹی وہ عمیر کی بیٹی کہ یہہ لوگ
اسی کی قائل تہی اور ابو ہریرہ سے یہی روایت آئی ہی مضبوط سند سی کہا طبرانی نی اوسط
مین کہ ہمسی فرمایا عبید نے جو غنام کی بیٹی کہا کہ ہمکو خبر دی ابو بکر نی جو ابی شیبہ کے بیٹی
کہا کہ ہمکو خبر دی ابو الاحوص نے وہ منصور سے وہ مجاہد وہ ابو ہریرہ سے اونہون نے فرمایا کہ ابلیس
چیخنی لگا جسوقت سورہ فاتحہ اوتری اور مدینہ سے اوتری یہان یہہ ہی گمان ہے کہ یہہ قول
مجاہد کا ہو کہ وہ مدینہ مین اوتری اور بعضون نے یون سمجہا ہی کہ یہہ سورہ دوبار اوتری
ایک بار مکہ مین اور ایک بار مدینہ مین اب سنو کہ سورہ بقرہ اور سورہ ال عمران اور سورہ
نسا اور سورہ مائدہ سب کے نزدیک مدینہ مین اوتری ہین اور سورہ انعام اور سورہ اعراف
سبکی نزدیک مکہ مین اوتری ہین اور سورہ انفال اور سورہ توبہ سب کے نزدیک مدینہ مین
اوتری ہین مولانا لکہتی ہین کہ سورہ یونس مشہور یون ہے کہ وہ مکہ مین اوتری ہی
اور ابن عباس سے دو روایتین ہین اوپر کی روایتو مین اونکی زبانی ہو چکا کہ وہ مکہ مین
اوتری ہی اور ابن مردویہ نے عوفی تک سند پہنچائی وہ ابن عباس سے اور ابن جریج تک
سند پہنچائی وہ عطا وہ ابن عباس سے کہ اونہون نی فرمایا کہ وہ مکہ مین اوتری ہی اور
ابن مردویہ نے عثمان تک سند پہنچائی جو عطا کی بیٹی وہ اپنی باپ سے وہ ابن عباس سے
کہ اونہون نے فرمایا کہ وہ مدینہ مین اوتری ہے اور مشہور بات جو وہ اس روایت سے نکلی ہوتی ہی

کہ ابن ابی حاتم نی ضحاک تک سند پہنچائی وہ ابن عباس سے اونہوں نی فرمایا کہ جب
اللہ نی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا پیغام پہنچانیکی لئی بہیجا عرب کے لوگ اس بات سے
سنکر ہوی یا جو لوگ اونمیں سی اس بات کی سنکر ہوی اور بولی کہ اللہ کی شان بہت
بڑی ہی اس سے کہ آدمی کی ہاتہہ پیغام بہیجی تب اللہ نی اوتارا اکان للناس عجباً
پوری آیت تک یعنی کیا لوگونکو تعجب ہوا اس سی کہ ہمنی پیغام بہیجا اونمیں سے ایک مرد کی
طرف کہ ڈرسنا لوگونکو اسکی بعد سورہ ہود اور سورہ یوسف سب کی نزدیک مکہ مین اوتری
ہین سورہ رعد کو مولانا لکہتی ہین کہ اوپر ہو چکا مجاہد کی سند سے وہ ابن عباس سے اور علی سی
جو ابو طلحہ کی بیٹی کہ وہ مکہ مین اوتری ہی اور باقی روایتونمین یہہ ہے کہ وہ مدینہ مین اوتری
ہے اور ابن مردویہ نے عوفی تک سند پہنچای وہ ابن عباس سے اور ابن جریج تک سند
پہنچائی وہ عثمان سی جو بیٹی عطا کی وہ عطا سی وہ ابن عباس سے کہ وہ مدینہ مین اوتری
اور ابو الشیخ نی قتادہ سے بہی نقل کیا ہی کہ مدینہ مین اوتری اور سعید جو جبیر کے بیٹی ہین یہہ نقل کیا ہی
کہ وہ مکہ مین اوتری ہے اور یہہ قول کہ وہ مدینہ مین اوتری یہہ قول پکا ہوتا ہی اس روایت سے
جو طبرانی وغیرہ نی حضرت انس سی روایت کی ہی کہ اللہ تعالی کا یہہ قول اللہ یعلم ما تحمل
کل انثی وہو شدید المحال تک اوترا ہی اربد بن قیس اور عامر بن طفیل کی قصی مین جب
وہ دونون مدینہ مین آئی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور دونو قول یون
موافق ہو جاتی ہین کہ یہہ سورۃ مکہ مین اوتری ہی مگر کچہہ آیتین اوسکی مدینی مین اوتری
ہین سورہ ابراہیم سی سورہ انبیا تک سب سورتین مکی ہین اوتری ہین سب کے نزدیک
سورہ حج کو مولانا لکہتی ہین کہ اوپر ہو چکا مجاہد کی سند سی وہ ابن عباس سے کہ وہ مکی
مین اوتری مگر کچہہ آیتین اور باقی روایتونمین یون ہے کہ وہ مدینہ مین اوتری اور ابن
مردویہ نے عوفی تک سند پہنچائی وہ ابن عباس سے اور ابن جریج اور عثمان تک سند
پہنچائی وہ عطا سی وہ ابن عباس سے کہ وہ مدینہ مین اوتری اور ابن فرس نے احکام القرآن

مین لکھا ہی کہ بعضون نی کہا کہ وہ مکہ مین اوتری مگر یذان خصمان اور بعضون نی
کہا مگر دس آتین اور بعضون نے کہا کہ مدینہ مین اوتری مگر چار آتین وما ارسلنا من قبلک
من رسول عقیم تلک یہہ بات کہی ہی قتادہ وغیرہ نی اور بعضون نے کہا کہ وہ سب مدینہ
مین اوتری یہہ بات کہی ہی ضحاک وغیرہ نی اور بعضون نے کہا کہ اوسمین بعضی آتین مدینہ
مین اوتری ہین اور بعضی مکہ مین اور یہی قول ہی اکثرون کا اور یہہ قول پکا ہوتا ہی اس بات سے
کہ اس سورۃ کی بہت سی آیتون کی حق مین یہہ روایت آئی ہی کہ مدینہ مین اوترین جیسا کہ
ہمنی اسکا بیان کیا ہی اسباب النزول مین سورہ مومنین سب کے قول مین مکی مین اوتری
سورہ نور سب کے قول مین مدینہ مین اوتری سورہ فرقان کو سولانا لکہتی ہین کہ کہا ابن
فرس نے کہ اکثرون کا قول یہہ ہی کہ وہ مکہ مین اوتری اور ضحاک نی کہا کہ مدینہ مین اوتری
سورہ شعراسی الم سجدہ تک سب سورتین مکہ مین اوتری ہین سب کے قول مین سورہ احزاب
مدینہ مین اوتری ہے سب کی قول مین سورہ سبا سے سورہ احقاف تک سب سورتین مکی مین
اوتری ہین سب کے قول مین سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور سورہ انا فتحنا اور سورہ
حجرات مدینہ مین اوتری ہین سب کے قول مین سورہ ق سی سورہ قمر تک سب سورتین
مکی مین اوتری ہین سب کے نزدیک سورہ رحمن کو سولانا لکہتی ہین کہ اکثرون کا قول
یہہ ہی کہ وہ مکہ مین اوتری ہی اور یہی بات ہی ٹھیک اسکی دلیل یہہ ہی کہ ترمذی اور حاکم
نی حضرت جابر رض تک سند پہنچائی اونہون نے فرمایا کہ جب پڑہا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نی اپنی رفیقون کی سامنی سورہ رحمن کو یہان تک کہ آپنی فراغت کی فرمایا کیا
باعث ہی کہ مین تمکو چپ دیکہتا ہون البتہ جنون نے تمسی اچہا جواب دیا تہا ہر بار جب مینی
اونکی سامنی پڑہا فبای الاء ربکما تکذبان یعنی پہر کیا کیا نعمتین اپنی ربکی جہٹلاؤ گی
وہ کہتی تہی ولا بشی من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد یعنی ہم تیری نعمتون مین سی کسی سے اے رب ہمارے
کسی چیز کو نہین جہٹلاتی ہین اور قصہ جنون کا مکہ مین گذرا ہی اور اس سے بڑہ کر صاف

دلیل یہہ ہی کہ امام احمد نی اپنی مسند مین مضبوط سند سی اسماء سی سند پہنچائی جو حضرت
ابوبکر کی بیٹی تہین اونہون نی کہا کہ اللہ کے رسول اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت
رکہے سیاہ پتہر کیطرف نماز پڑہ رہی تہی یہہ اس سے پہلی کا ذکر ہی کہ آپ اون باتونکا
شیشہ پہوڑین جنکا اونکو حکم ہوا اوسوقت مینی سنا آپ پڑہ رہی تہی فبای الاء ربکما تکذبان
اور کافر سن رہی تہی **فائدہ** یعنی پہلی پہل جو آپ چپکی چپکی لوگون کو اللہ کا پیغام پہنچاتے
تہی ابہی یہہ آیت نہین اوتری تہی کہ فاصدع بما تؤمر یعنی شیشہ پہوڑدی جس بات کا تجکو حکم
ہوا اس حکم کی اوترنی سی پہلی آپ کعبہ کے پاس سیاہ پتہر کیطرف نماز مین سورہ الرحمن پڑہ رہی
سورہ واقعہ سب کے نزدیک مکہ مین اوتری سورہ حدید کو مولانا لکہتی ہین کہ کہا ابن فرس نے کہ
اکثرون نے کہا کہ وہ مدینی مین اوتری ہے اور کچہہ لوگون نے کہا کہ وہ مکہ مین اوتری ہے اور اس مین
شک نہین کہ اوسمین کچہہ آیتین ہین کہ مدینہ مین اوتری ہین لیکن اوسکا اسلوب معلوم ہوتا ہے کہ مکہ مین
اوتری ہی مین کہتا ہون کہ جیسا ابن الفرس نے کہا ویسا ہی ہی کیونکہ مسند بزار وغیرہ مین حضرت
عمر سی روایت ہے کہ وہ ایمان لانی سی پہلی اپنی بہن کی پاس گئے اور اونکی پاس ایک کتاب تہی
کہ اوسمین سورہ حدید کا اول تہا اونہون نے اوسکو پڑہا ہی اونکی ایمان لانیکا باعث ہوا اور
حاکم وغیرہ نی ابن مسعودؓ سے روایت کی ہی کہ اونہون نے فرمایا کہ اون لوگونکی ایمان لانے مین
او اس آیت کی اوترنی مین فقط چار برس بیچ مین تہی کہ اللہ نے اونپر غصہ فرمایا ولا یکونوا
کالذین اوتوا الکتاب من قبل فطال علیہم الامد اور نہو جاوین اون لوگونکیطرح جنکو
دی گئی کتاب پہلی پہر لمبی ہوگئی اونپر مدت پہر سخت ہوگئی اونکی دل سورہ مجادلہ اور سورہ
حشر اور سورہ ممتحنہ مدینی مین اوتری ہین سب کے نزدیک سورہ صف کو مولانا لکہتی ہین
کہ پسند کیا گیا یہی قول ہی کہ وہ مدینہ مین اوتری ہی ابن فرس نے کہا کہ یہی قول ہی اکثرون
کا اور اسکی دلیل یہہ ہے کہ حاکم وغیرہ نی عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت کی ہی کہ ہم کئی آدمی
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابون مین سے بیٹہی تہی آپسمین فکر کیا ہمنی کہا اگر ہم جانتی

کہ کونسا کام اللہ کو بہت پیارا ہی تو ہم وہ کام کرتی تب اللہ نی اوتارا سبح للہ ما فی
السموات و ما فی الارض و ہو العزیز الحکیم یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون یہانتک کہ
اوسکو ختم کیا پہر اللہ کی رسول نی اللہ او نپر درود بہیجی اور سلامت رکہی اوسکو ہماری روبرو پڑہنی
پڑہا یہانتک کہ اوسکو ختم کیا **فائدہ** اللہ نی اس سورۃ مین فرمایا کہ اللہ اون لوگونسی محبت
رکہتا ہی جو اوسکی راہ مین قطار باندہ کر لڑتی ہین اس سورۃ مین ذکر جہاد کا ہی اور جہاد کا حکم
مدینہ مین اوترا اور عبد اللہ بن سلام بہی مدینی مین ایمان لائی ہین اس سی ثابت ہوا کہ یہہ
سورۃ مدینی مین اوتری سورہ جمعہ مولانا لکہتی ہین کہ صحیح یون ہی کہ یہہ بہی مدینی مین اوتری
کیونکہ بخاری نی ابو ہریرہ سی روایت کیا ہی اونہون نی کہا کہ ہم بیٹہی تہی پاس حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی سو اوتری اونپر سورہ جمعہ اور معلوم ہی کہ ابو ہریرہ بعد ہجرت کی مدت کی بعد ایمان لائی
ہین اور اس سورۃ مین ذکر یہود یونکا ہی اور وہ مدینہ مین تہی اور آخر اس سورۃ کا جب اوترا
جب لوگ آپکو خطبہ مین چہوڑ کر چلی گئی جب قافلہ اناج کا آیا جیسا کہ صحیح حدیثون مین اس سی ثابت
ہوا کہ وہ سبکی سب مدینی مین اوتری ہی سورہ منافقون مدینی مین اوتری ہی سبکی نزدیک سورۃ
تغابن کسی نی کہا مدینہ مین اوتری اور کسی نی کہا مکہ مین اوتری سورہ طلاق اور سورۃ تحریم
مدینی مین اوتری ہین سبکی نزدیک سورہ ملک سی سورہ قیامت تک سب سورتین مکی مین
اوتری ہین سبکی نزدیک سورہ انسان مولانا لکہتی ہین کسی نی کہا مدینہ مین اوتری اور
کسی نی کہا مکہ مین اوتری مگر ایک آیت ولا تطع منہم آثما او کفورا سورہ والمرسلات سی
اذا السماء انفطرت تک سب سورتین مکی مین اوتری ہین سورہ مطففین کسی نی کہا کہ
مکہ مین اوتری ہی کیونکہ اوسمین یہہ ذکر ہی کہ کافر کہتی ہین کہ یہہ اگلی لوگونکی لکہی ہوئی باتین
ہین یعنی کافر طعن کرتی تہی کہ اگلی پیغمبرونکی لکہی ہوئی باتین قرآن مین ہین وہ لوگ
پیغمبرونکی منکر تہی اور مدینہ کی کافر یہودی تہی وہ اگلونکی قائل تہی قیامت کی اور بہشت و دوزخ
کی قائل تہی وہ ایسی بات نہین کہتی تہی اونکا کفر یہہ تہا کہ حضرت عیسی کی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ

وسلم کی دشمن تہی اور بعضون نی کہا کہ مدینہ مین اوتری ہی نسائی وغیرہ نی صحیح سند ابن
عباس تک پہنچائی کہ جب آپ مدینہ مین آئی وہانکی لوگ ناپنی کی برتنونمین بڑی دغابازی
کرتی تہی اللہ نی اوتارا ویل للمطففین یعنی بڑا عذاب ہی گہٹتی دینی والونکو تب وہ لوگ اچہی
طرح ناپ کرنی لگی اذا السماء انشقت سی والشمس تلک سب سورتین مکہ مین اوتری ہین سورہ
واللیل کو مولانا لکہتی ہین کہ بہت مشہور یہہ ہے کہ وہ مکہ مین اوتری ہی اور بعضون نے کہا مدینی مین
اوتری ہی کیونکہ اوسکی اوترنیکا سبب مخلد کی قصہ مین وارد ہوا ہے جیسا کہ ہمنی اسباب النزول
مین لکہا ہی اور بعضون نے کہا کہ اوسمین کچہہ آیتین مکی مین اوتری ہین کچہہ مدینی مین اوتری
ہین والضحی سی اقرا تک سب سورتین مکی مین اوتری ہین انا انزلناہ کو مولانا کہتی ہین کہ دو قول
ہین اکثرون نے کہا ہی کہ مکہ مین اوتری ہے اور اسکی دلیل یہہ ہی کہ ترمذی اور حاکم نی امام حسن
علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دکہایا گیا کہ آپ کی منبر پر
امیہ کی نسل کی لوگ ہین آپکو اسکا رنج ہوا تب اوتری انا اعطیناک الکوثر اور اوتری انا
انزلناہ فی لیلۃ القدر کہا مزی نے کہ یہہ روایت پہچانی ہوئی نہین ہے فائدہ آپکی مسجد
اور منبر مدینہ مین ہے تو یہہ خواب آپنی مدینہ مین دیکہا ہی تب یہہ سورتین اوتری ہین سورہ لم یکن
ابن فرس نے کہا کہ بہت مشہور یون ہے کہ مکہ مین اوتری ہی اور ابن کثیر نی یقین کر کی کہا ہی
کہ مدینہ مین اوتری ہے اور یہہ دلیل پکڑی ہی کہ امام احمد نی ابو حبہ بدری سے روایت کی ہی کہ جب اوتری
لم یکن الذین کفروا من اہل الکتاب آخر تک تب جبریل نی کہا ہی پیغام پہنچانی والی
اللہ کی آپ کا مالک آپکو حکم کرتا ہی کہ یہہ سورہ ابی کو پڑہائی فائدہ ابی جو کعب کی بیٹی
تہی مدینہ کی لوگونمین سے تہی اس سے معلوم ہوا کہ مدینی مین اوتری سورہ اذا زلزلت مین دو
قول ہین اور مدینی مین اوترنیکی یہہ دلیل ہی کہ ابن ابی حاتم نی ابو سعید خدری سے روایت کی
ہی کہ جب اوتری فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ یعنی کہا ہی پیغام پہنچانیوالی اللہ کی آگی یہہ بات
انہون نے پوچہی ہے اور ابو سعید مدینی ہین سورہ العادیات مین دو قول ہین اور مدینی مین اوترنیکی

یہہ دلیل ہی کہ حاکم وغیرہ نی ابن عباسؓ سی روایت کی ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نی ایک فوج بھیجی تھی مہینہ بھر تلک اوس فوج کی کچھ خبر آپ پاس نہ آئی تب اوتری والعادیات
سورہ القارعہ مکہ مین اوتری ہی سورہ الہاکم بہت مشہور یون ہے کہ مکہ مین اوتری ہے اور مدینے
مین اوترنیکی دلیل یہہ ہے کہ ابن ابی حاتم نی ابن بریدہ سے روایت کی ہی کہ وہ انصار کے
دو قومونکی مقدمہ مین اوتری ہی اونہون نے آپس مین اپنی بڑائی کی تھی اور قتادہ سی
روایت کی ہی کہ وہ یہودیونکی حق مین اوتری ہے اور یہی قول پسند کیا گیا ہی کہ وہ مدینی
مین اوتری ہی والعصر سی لایلاف تک سب مکی مین اوتری ہین ارا آیت مین دو قول
ابن فرس نے نقل کئی ہین سورہ کوثر ٹہیک بات یہہ ہے کہ وہ مدینی مین اوتری ہی امام
نووی نی صحیح مسلم کی شرح مین اسی قول کو پسند کیا ہی کیونکہ مسلم مین حضرت انس رضؓ
سی روایت ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہماری بیچ مین تھے ایکا ایک آپ کچھہ سو گئی
پہر آپنی مسکراکر سر اوٹہایا اور فرمایا کہ مجپر ابہی ایک سورہ اوتری پہر آپنی پڑہا بسم اللہ الرحمن
الرحیم انا اعطیناک الکوثر یہانتک کہ اوسکو ختم کیا فائدہ یعنی حضرت انس مدینی کی لوگون مین سی
ہین رافعی فرماتی ہین کہ سونی سی مراد یہہ ہے کہ آپکو بیہوشی ہو گئی جیسی بیہوشی اللہ کی
پیغام کی وقت ہوتی تھی بعض رواتیون مین یہہ لفظ آیا ہی کہ آپکو بیہوشی ہو گئی قل یا ایہا
الکافرون مکہ مین اوتری اذا جاء مدینہ مین اوتری تبت یدا مکہ مین اوتری قل ہو اللہ
مین دو قول ہین کیونکہ اوسکی اوترنیکی سبب کے بیان مین دو روایتین ہین اور بعضون نی
کہا ہی کہ دو بار اوتری ہی پہر مجپر یہہ بات ظاہر ہوئی کہ پکا گمان یہی ہی کہ وہ مدینہ مین
اوتری جیساکہ مینی اسکا بیان کیا ہی اسباب النزول مین قل اعوذ برب الفلق اور قل
قل اعوذ برب الناس پسند کیا ہوا قول یہہ ہی کہ یہہ دونون مدینی مین اوتری ہین کیونکہ
لبید بن اعصم یہودی نے جب آپ پر جادو کیا تہا جب یہہ دونو سورتین اوتری تہین جیسا
کہ روایت کیا ہی بیہقی نی دلائل مین صحیح بخاری مین ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا قسم

اوسکی جسکی سوا کوئی مالک نہین کہ نہین اوتری کوئی ایسی آیت اللہ کی کتاب میں
کہ مین سمجہتا ہون کہ کسکی حق مین اوتری اور کس جگہہ اوتری ۞
تمام ہوا پہلا حصہ **پیغام محمدی** کا سنہ ۱۲۹۵ ہجری

صحت نامہ کتاب پیغام محمدی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۷	جوان ہین	جوان ہین	۳۷	۱۴	آپ	اب	۶۰	۷	جب سلیمان	جب سلیمان نے
〃	۱۷	بہیجا	بہیجا	〃	〃	طراوت	طراوت سے	۶۴	۲	دیکھہ لی	دیکھہ لی کی
۸	۲	بہیجا	بہیجا	۴۰	۱۹	قافہ	قحافہ	۶۵	۲۱	بولی اب	آپ بولی
۹	۱۳	صلے اللہ وسلم	صلے اللہ علیہ وسلم نے	۴۲	۱۲	کہ اوسکو	کہ تو اوسکو	۶۶	۷	پہونکتا	بہونکتا
〃	۱۴	یکایک	ایکاایک	۴۳	۷	لیعحل	لتعحل	۶۸	۳	بہتر ہو	بہتر ہو تو
〃	۱۵	یکایک	ایکاایک	〃	۱۹	ہلاق	ہلاق ہتی	〃	۱۸	بیان کیا	بیان کیا
۱۲	۷	اوس آگے	اوسی	۴۶	۲	بہیجتی	پہونچتی	۷۰	۱۵	اور پہر پیا	اور پیا
۱۸	۱۹	کہلا	دکہلا	۴۷	۹	جبتابک	جبتاک	۷۲	۲۱	ہاتہو	ہاتہون
۲۷	۱۰	سطعون	مطعون	۴۸	۷	ضحاک	ضحاک تک	۷۳	۵	ہوارہا	ہورہا
۰	۱۱	اوسکی	اور اوسکی	۵۱	۵	ابن سند	ابن سندر	〃	۸	فرماتالی	فرماتاہی
۳۳	۱۲	حبیب	صہیب	〃	۱۹	آئی تہتی	آئی تہی	۷۷	۸	دیکھہ لیتا	دیکھہ لیتا تہا
〃	۱۶	کرسنے	کرتے	۵۳	۱	مطلب	مطلب سے	۷۸	۱۰	حتبتک	حتبتک
۳۴	۱۲	حباب	خباب	۵۵	۱۴	او	اوتارا	〃	۱۷	اور کافروہی	کافروہنی
۳۵	۱	سعید	سعد	۵۹	۱۶	فرشتون	قریشیون	〃	۱۹	گہر	گہر گے
۳۶	۱۸	مالک	مانک	〃	۱۸	مین ہی	مین ہین	۷۹	۱۸	بولا	وہ بولا

۸۲	۲	بشیر	بشر	//	//	بضع	بضع	//	۶	پڑہی	بڑھی
۸۳	۹	ابوسعشیر	ابومعشر	۹۹	۱۰	اورمحرم	محرم	۱۴۷	۸	ابویعنی	ابویعلی
//	۱۱	ابوسعشیر	ابومعشر	//	۱۱	رہاشم	اورہاشم	۱۴۸	۱۵	برتنوں	برتنوں کا
۸۵	۱۲	پید	پیدا	۱۰۴	۱۲	تھورٹی	تہوڑی	۱۵۴	۲	سوسی پر اور	سوسی اوپر
۸۶	۱	ایسی سے	ایسی	۱۰۷	۱۱	نبوی	نیشوی	//	۳	بیتلی	تیلی
//	۱۳	زیردست	زیر دست	۱۱۴	۱۰	کہ آجکی	آجکی	//	۵	مختار	مختارہ
۸۷	۲۱	خبیر پوچھتی	[illegible]	//	۱۲	ہوئی	ہوی	۱۵۶	۹	تیری	تیزی
۸۸	۴	شبیب	شبیب	۱۱۵	۱۴	الله	السدی	۱۵۷	۴	درنشو	ورنشور
//	۱۷	توباتین	نوباتین	۱۲۰	۲۹	ہذیہ	ہُدیہ	//	۱۱	جنت کی	جنت کے ہی
۸۹	۱۲	چلادیتا	جلادیتا سے	۱۲۳	۵	اسی	اسی جبرئیل	//	۱۷	بار	باربار
//	۱۳	ڈل	ڈال	//	۱۱	بچاس کا	بچاس نماز کا	۱۵۹	۲۱	التاما	التامات
۹۱	۶	دجاکرتی ہیں	جنکو پہنچا سے	۱۲۴	۱۲	پکر	پکڑا	//	//	لسرتجاور	لایتجاوز
//	۱۴	اولاہین	اولادمیں	۱۳۶	۴	پڑہی	پیرہی	۱۶۲	۴	اماعلی	امام علی
۹۲	۷	ذباب	کہ ذُباب	//	۱۵	بچاس سے	بچاس میں	//	۱۰	وہ ہی	وہی
//	۱۱	سن کہا	مینی کہا	۱۳۲	۲	اوٹہانیوالے	اوٹہانیوالے ہیں	۱۶۴	۷	راہ دی	راہ دیکھی
۹۳	۷	لوانہ	لُوانہ	۱۳۹	۸	رباعی	ربائی	۱۶۶	۴	کہرونکی	کہرونکی طرح
//	۱۴	ناعر	ناجر	۱۴۱	۲	پاکینر	پاکیزہ	۱۶۷	۴	تشمیم	تشمیم
۹۵	۶	فریج	ذریج	۱۴۳	۱۱	وہ ہی	وہی	//	۱۰	[illegible]	[illegible]
۹۶	۷	جنی	جنتی	۱۴۴	۱۱	اولادمیں	اولادمیں سے	۱۶۸	۷	پہچنی	پہنچی
//	۱۰	آدم مینار کے	بوم کی انہماک	//	۱۲	حارزہ	دروازہ	//	۱۷۰	عمر	عمرو
//	۱۵	سیغلبون	سیغلبون	۱۴۶	۳	انکی	ماں کی	//	//	اپنی باپ سے	اپنی باپ سے

۱۷۱	۱۳	گرتی	گراتی	″	۲۱	شیم	اشیم	″	۱۶	لاوین	لاوی
۱۷۲	۱	پہنچی حوالی کے	چینی والے	۱۸۸	۳	وہ	اور	۲۰۶	۳	رُوح	رَوح
۱۷۳	۸	عروہ سے	عروہ کے	۱۸۹	۱۸	آپ	تو آپ	۲۱۱	۹	عام	غتام
″	۱۶	کہ آپ کے	کہ میں آپکی	۱۹۳	۹	ابن سند	ابن شند	″	۱۱	مدینہ سی	مدینہ میں
۱۷۵	۸	پیا	پیالہ	۱۹۸	۱۹	لکہا	نکہا	۲۱۶	۹	اور اسکی	اور مدینہ میں اوترنیکی
۱۷۶	۵	۱۲	۲	۲۰۰	۸	تعلبہ	ثعلبہ	″	۱۲	شدی	نری
۱۸۵	۱۲	نبیع	نبیع	۲۰۳	۱	نہیں ہی کوئی بچے	۴۲	۰	۰	۰	۰

اتہکا دیا فرمادیا بیت المقدس

الحمد للہ الذی علم القران خلق الانسان علمہ البیان والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد الذی انزل اللہ علیہ القران و الہ واصحابہ نجوم العرفان۔ امابعد یہ کتاب **پیغام محمدی** کہ جسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کی اوترنی کا اور معراج کا احوال اور آپ نی کس کس طرح خلق کو اللہ کی پیغام پہنچائی یہہ سب حال حدیث کی معتبر کتابون سی **مولوی عبد العزیز صاحب** محدث لکھنوی دام برکاتہ نی لکھا ہی اس کتاب کا پہلا حصہ تمام ہوا اللہ تعالے دوسرے حصہ کے چھاپنے کا سامان کردی آمین سبکو معلوم رہی کہ سوا حق تالیف رسوم رجسٹری ہی داخل کیجاتی ہی کوی صاحب اسکی چھاپنے کا قصد نکرین بدون اجازت محمد عظیم صاحب سوداگر اور مولانا محمد قمر الدین صاحب کے منصرم کتاب ہذا کی اور جسکو نسخی مطلوب ہون ان دونو صاحبون کی دکانوسی جو دہلی مین بازار چاندنی چوک مین مسجد فتحپوری کی متصل ہی طلب فرماوین فقط



ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا

نسخہ

بشارت احمدی

تقریظ جناب مستطاب قدوۃ العلما صدر الفضلا مولانا ابو الحسنات محمد عبد الحی صاحب لکھنوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اس رسالہ کے مضامین جنکو اطلاع ہوئی مضامین اسکے بہت مفید و نفیس ہیں بشارت وجود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور مدحین آپ کی کتب و اقوال قدما ہنود وغیرہ سے اور دوسرے اسکے اور فوائد اسمین مندرج ہیں حق تعالے اسکے مؤلف کو جزاء خیر دیوے اور اس رسالہ کو منتفع بہ فرماوے

حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات

محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا

اس کتاب مین ہنود کی پوتہیون سی یہہ بیان ہی کہ جو کتابین لتشدفا
طرف سی حضرت آدمؑ سی پہلی جنونکی زمانہ مین اوترین اونمین صاف صاف تہی



ور نشان حضرت محمدؐ کی موجود ہین جسی برکی دیوتا ہوا ہی حضرت محمدؐ کی بڑی بڑی
تعریفین کین ہین اور امام حسینؑ کی شہادت کی بھی خبر دی ہی اور اس
کتاب مین یہی بیان ہی کہ مسلمانونکو لازم ہی کہ سی دین ہنود کی اگلی بزرگونسی بد زبان نہون

در مطبع حسینی اثنا عشری باہتمام سید عابد علی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الہی تو اکیلا سے ہے سرکار
کیا قدرت سی پیدا تو نے سنسار

توہی ہے تہا سنے والا سبہون کا
نہین ہین تیرے سے مل سکتا ہی ذرا

محمدؐ ہین الہی تیرے بندے
تیری پیغام کے پہونچانی والے

اوتارا تو نی سے ہے قرآن اونپر
اسلیے لائے ہم ایمان سنکر

نبی عیسیٰؑ کو دی انجیل تو نے
الہی وہ سبے ہین تیری ہی بندے

نبی موسیٰؑ کو دی توراۃ تو نے
پیمبر اور ولے تیری ہین بندے

نبی جتنے الہی تو نے بہیجے
کلام اپنا اوتارا اونپہ تو نے

ہم اون پر لائی ہین ایمان سبے
زبان سی بہی ہین ہم اقرار کرتے

الہی عشق اپنا ہمکو دے تو
کہ ہمکو ہر طرف سوجہی توہی تو

محمدؐ کا ہمین دے عشق یارب
پیمبر اور ولے تیری ہین جو سب

سبہون کا عشق تو ہمکو عطا کر
اسی عشق و محبت مین فنا کر

یا اللہ تو اکیلا ہی تیرا دوسرا کوئی نہیں تہا پہلے تیرے سوا کچہہ نہ تہا تو ہی اکیلا ہمیشہ سی تہا
تو ایسا سیون کہ پہلی نہ تہا کچہہ بہی ہو یا کہ تو ہمیشہ سے تہا اور ہمیشہ رہیگا تو نی آسمانون کو
اور زمینونکو بنایا تو نی فرشتون کو نور سی اور جنون کو آگ سے اور انسان کو مٹی سی
بنایا تو نی پیغمبرون پر اپنا کلام اوتارا کبہی تو نی دو پیغمبرون پر باتین کین کبہی تو نے
فرشتونکی زبانی پیغمبرونکی پاس اپنی پیغام بہیجی حضرت محمد اللہ پر درود بہیجی اور سلامت
رکہی تو نی اوپر اپنا پاک کلام جبرئیل فرشتی کی زبانی بہیجا حضرت محمد نی اللہ پر درود بہیجے
تیرا کلام آدمیون اور جنون کو سنایا سارے جہان کو تیرا پیغام پہونچایا یہ قران جو ہم
پڑہتی ہین بیشک تیرا کلام ہی تو نی ساتون آسمانونکی اوپر اپنی تخت پر سی یہہ کلام
جبرئیل فرشتی کو سنایا جبرئیل نی زمین پر اوتر کر یہہ کلام حضرت محمد کو سنایا یا اللہ ہم تجہپر
ایمان لائی اور حضرت محمد پر ایمان لائی کہ وہ تیرے بندی ہین اور تیری پیغام
پہونچانی والی ہین اور قران پر ہم ایمان لائی کہ بیشک تیرا کلام ہی تو سچا اور جبرئیل سچی
اور محمد سچی جو تو نی فرمایا ہی اونہون نی ہمکو پہونچایا یا اللہ حضرت محمد سی پہلی جتنے
پیغمبر تو نی بہیجی اون سب پر ہم ایمان لائی اور جتنی کتابین تو نی اپنی پیغمبرون پر اوتاری
ہم اون سب کتابون پر بہی ایمان لائی حضرت عیسی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
چہہ سو برس پہلی تہی اون پر بہی ہم ایمان لائی کہ وہ تیری بندی ہین اور تیری پیغام
پہونچانی والی ہین انجیل کتاب پر بہی ہم ایمان لائی کہ وہ تیرا کلام ہی تو نی اپنی بندی پر
جیسے پر اوتارا تہا اونہون نی اپنی قوم کو سنایا حضرت داود جو اونسی پہلے تہے وہ بہی

تیری بندی ہین توفی اونکو زبور کتاب دی ہی حضرت داود پر اور زبور پر بھی ہم
ایمان لائی حضرت موسی جو اونسی پہلی تھی ہم اون پر بھی ایمان لائی یا اسد ہم تیری
سب نبیون پر اور تیری سب کتابون پر ایمان لائی یا اسد ہم تیری سب فرشتون پر
ایمان لائی اور قیامت پر بھی ایمان لائی توفی قرآن مین خبر دی ہی کہ تو سب آدمیون
اور جنون اور جانورون اور فرشتون کو زندہ کریگا سب سے حساب لیگا جو آدمی اور
جن تجھپر اور تیری فرشتون اور پیغمبرون اور کتابون اور قیامت پر ایمان رکھتی
اونکو ہمیشہ باغ بہشت مین رکھیگا جہان سب نعمتین موجود ہین اور جو آدمی اور جن
کسیکو تیرا شریک جانتی ہین یا تیری کسی فرشتی کی یا تیری کسی کتابکی یا تیری کسی
پیغمبر کی یا قیامت کی منکر ہین اونکو ہمیشہ آگ مین جلاویگا یا اسد ہمکو محمدی ایمان
پر قایم رکھیو آمین اس کتاب کا لکہنی والا بندہ گنہگار اسد کی رحمت کا اور محمد صلی اسد علیہ وسلم کی شفاعت
کا اسد سی امیدوار عبد العزیز ابن غلام احمد بن جمال الدین اسد اوسکی اگلی پچھلی
چھوٹی بڑی سب گناہ بخشدی اور دین محمدی پر قایم رکھی اور اس دین پر دنیا سے
اوٹھاوی کہ اے ایمان والو اسد تعالی نے ہماری پیغمبر حضرت محمد کو بہت بڑا رتبہ دیا
آپ سب بندونسی بڑھ کر اسد کی پیاری ہین اگلی پیغمبرون پر جو کتابین اوتارین
سب کتابون مین حضرت محمد کی بڑی بڑی تعریفین کین توراۃ شریف مین آپکی
بیتی اور نشانیان صاف دکھائی ہین زبور مین آپکی آنیکی خوشیان سب کو سنائی ہین
حضرت اشعیا علیہ السلام کی ساری کتاب کی آیتین آپ ہی کی تعریف مین آئی ہین

انجیل پاک مین آپکی بشارتین صاف سنائی ہین نصرانی اور یہودی جان بوجھہ کر
مکرتی ہین اور صاف صاف باتونکا مطلب الٹی ہین نصرانی کہتی ہین کہ یہ سب
بشارتین حضرت عیسے کی ہین اور انجیل پاک کی بشارت کا کچھہ اور مطلب اپنا لیکر
بتلاتی ہین یہودی کہتی ہین اچھی پیغمبر کی یہ بشارتین ہین وہ ابھی آئی نہین ہم اونکے
راہ دیکھہ رہی ہین ان دونون نی جنکو حضرت محمد سی ضد ہوگئی ہی جان بوجھہ کر
دوزخ کی آگ مین ہمیشہ کا جلنا اونہون نے قبول کیا نصرانیون نی جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم سی ضد باندہی ہی اور سب پیغمبرونکو مانتی ہین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
دشمن ہین یہودیون نی حضرت محمد اور حضرت عیسے دونو کی دشمنی پر کمر باندہی ہی
مگر اللہ کی قدرت دیکھو جو جو کتابین پیغمبرونکی اونکی پاس ہین یہ دشمن بہتیرا اون
کتابونکو چھپا دین مگر اللہ ظاہر کردیتا ہی اور محمدی بشارتین ہم محمدیونکو دکھا دیتا ہی
ہم محمدیونکی لئی بڑی خوشی کی بات ہی کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی آنیکی ہمیشہ سے
دہوم تھی اور سب پیغمبر آپکی آنیکی خوشی کرتی تہی اور اسوقت کی راہ دیکھتے تہی کہ
یا اللہ وہ وقت کب آویگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہون اور اونپر اللہ کا کلام اوترے
اور وہ کلام ساری دنیا مین پہیلے اور جو منکر ہون وہ قتل کئی جاوین اللہ کا شکر ہی
کہ ہمکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین پیدا کیا اور ہمکو قران سکھایا اور ہمکو ایمان دیا
کہ ہم حضرت محمد پر اور سب پیغمبرونپر اور قرآن پر اور اگلی سب کتابونپر ایمان لائی حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سی مدینہ مین تشریف لائی اوسوقت سی جب بارہ برس

گذر چکی اور تیرہویں صدی شروع ہوئی بہت لوگوں کی ایمانوں میں خلل پڑا چلا اللہ کی
کلام کا ادب اور اسکے پیغمبروں کا ادب دلوں سے کم ہو گیا مگر کئی ایمان والے بھی بہت
بھی اور انکو ادب سکھلاتے ہیں اور بے ایمانوں کو ایمان کا نور دکھلاتے ہیں جب تیرہویں صدی
ستر اوپر دو بہتر برس گذر گئے لکھنؤ اور تمام ملک میں پادری انصاریوں کا غلبہ ہوا ایک ایک
ایک نئی بلا آئی جو کبھی نہ دیکھی تھی نہ سنی تھی بہت سے نام کے مسلمان بھی پادریوں کے پیچ گئے
حضرت عیسےٰ کو اور انجیل پاک کو گالیاں دینے لگے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص نبیوں کو برا کہے وہ قتل کیا جاوے اب مسلمان حاکم کوئی اس ملک میں نہیں جو
بے ایمانوں کا شر دفع کرے وہ بھولا جو اللہ نے قرآن میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھلایا تھا کہ
سب پیغمبروں پر اور سب کتابوں پر ایمان لاؤ اوس ایمان کے بہت لوگ دشمن ہو گئے
اسوقت میں ہم سب محمدیوں کو دن رات کانپنا اور اللہ سے دعا مانگنا چاہیے کہ یا اللہ ہمارا
ایمان بچا اور ہمارے ایمانوں کو مضبوط کر اور یا اللہ اپنے سب پیغمبروں کی محبت اور انکا ادب
تعظیم ہمارے دلوں میں قائم رکھیو آمین اب سنو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو جو
بشارتیں توراۃ شریف میں اور زبور شریف میں اور انجیل پاک میں اور سب
کتابوں میں موجود ہیں وہ بشارتیں سب ایک جگہ جمع کر کے محمدی بھائیوں کے
دیکھنے کے لئے ایک کتاب طیار کی ہے اوسکا نام بشارت محمدی رکھا اللہ تعالیٰ
محمدیوں کو اسکے چھاپنے کی توفیق دے آمین اب یہ رسالہ اس بات میں لکھا جاتا
کہ حضرت آدم جو سب آدمیوں کے باپ ہیں اور اللہ کے نبی ہیں اللہ نے اونسے باتیں کیں

باتین کہین ہین اونکی پیدا ہونیسی پہلی زمین پر جن بستی تھے جنونمین مہادیو جو بڑی بزرگ
تھے اور اللہ کے پہچاننی والے تھے اونہونے بھی ہماری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی بشارتین دی ہین اور آپکی بڑی بڑی تعریفین کہین ہین اور آپکی صاحبزادی جناب
فاطمہ علیہا السلام کی بڑی بڑی تعریفین کیون اور آپکی دونو نواسون امام حسن امام حسین
علیہما السلام کی بڑی بڑی تعریفین کرکی جناب امام حسین علیہ السلام کی شہید ہونیکی
خبر دی وہ کتاب ہندوؤن کی پاس ہے اگرچہ ہندو لوگ حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور سب پیغمبرونکی بڑے دشمن ہین اور ایسی کتابونکی چھپانیمین بڑے
محنت کرتے ہین مگر یہ اللہ تعالے اپنی قدرتسے حق بات کو ظاہر کر دیتا ہے
ہندوؤنکی پوتھیون کی بولی اور ہی اوس بولی کو ہم مسلمان لوگ نہین سمجھتے مگر یہہ
بعضے بعضے مسلمان جو اوس بولی کو سیکھ لیتی ہین وہ اون کتابونسے خبردار ہو جاتے
ہین حضرت عبد الرحمن چشتی ایک بڑی بزرگ گیارہوین صدی مین تھے
جنہونے ہندوؤن کی زبان سیکھی تھی اور اونکی کتابین دیکھی تھین اونہون نے
ایک رسالہ فارسی مین لکھا ہی اوس رسالہ مین محمدی بشارتین بیان فرمائی ہین
جو ہندوؤنکی پرانی کتابونمین پائی ہین اور ہمارے زمانے مین ایک مسلمان
دیندار جو ہندوؤنکی بولی سنسکرت سے خبردار ہین اونہونے ایک رسالہ اردو مین
لکھا ہے جو جو بشارتین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہندوؤنکی اگلی ایمانوالونکی
کتابونمین پائی ہین وہ اسمین بیان فرمائی ہین ایک بشارت ایک اہد صاحب نے

ہمارے زمانے مین اپنے رسالہ مین لکہی ہے یہ سب بشارتین ایک رسالہ مین کہٹی
کر کے بہت صاف صاف ہندی بولی مین لکہی جاتی ہین اور ہر جگہ پر فائدہ کا لفظ
لکہکر قرآن اور حدیث سے اور بزرگونکی کتابونسے اوسکا بیان بہت پہیلا کر لکہا
جاتا ہے اور مولوی محمد علی صاحب جو بچہراون کی رہنے والے ہین اونہون نے جو جو باتین
ہندوونکی قائل کرنیکی واسطے اونکی کتابونسے نقل کین ہین اون باتونمین سے بہی بہت
باتین جو ہمارے دین کو قوت دیتی ہین اس مین لکہدین اور نام اس رسالہ کا بشارات
احمدی رکہا یا اللہ اسکو قبول فرما اور اپنے بندونکو اسسے نفع پہونچا آمین محمدی لوگونکو
لازم ہے کہ اسکو نہایت شوق سے دیکہین اور اپنے ایمان کو تازہ کرین دل و جانسے
اللہ کا شکر کرین کہ اللہ نے ہمکو ایسے پیارے پیغمبر کی امت مین پیدا کیا جنکا نام ہزارون
برس پہلے آدمیون مین اور جنونمین مشہور تہا اور اونکا اور اونکی امت کا ذکر
اور تعریفین ہر طرف ہو رہی تہین پہلے ایک بڑی کام کی بات ہے اوسکو سمجہہ لینیا چاہئے اللہ تعالے
نے قرآن شریف مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے کہ ہمنے بہت پیغمبر ایسے بہیجے ہین
جنکا احوال تجکو سنا دیا اور بہت پیغمبر ایسے ہین جنکا احوال تجکو نہین سنایا سورہ نحل مین اللہ
فرماتا ہے وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا یعنی بیشک ہمنے ہر قوم مین ایک پیغمبر بہیجا ہے
اور سب پیغمبرون نے اللہ کا پیغام بندونکو یہی پہونچایا ہے کہ اکیلا اللہ ہے تمہارا مالک ہے اوسکا
دوسرا کوئی نہین فقط اوسیکو پوجو پہر جنکو اللہ نے ایمان دیا وہ ایمان لائے جنکو
اللہ نے آگ مین جلانے کی لئے بنایا وہ کسی طرح نہین مانے جب یہ بات معلوم ہو چکی تو

سمجھنا چاہیے کہ جسطرح حضرت عیسے کی بعد بشارت ہوگئی اور اونکی راہ پر نہیں
اور جسطرح یہودی لوگ حضرت موسیٰ کا نام لیتے ہین مگر اونکی راہ پر نہیں اور
سب پیغمبرون پر ایمان نہین لاتے اسی طرح ہندؤونکا بھی حال ہی کہ جن بزرگونکا یہہ
نام لیتے ہین وہ لوگ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تھے اللہ کو پہچانتے تھے اور
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتین دیتے تھے کیا تعجب ہے کہ وہ پیغمبر ہون یا ولی
ہون نادان لوگ اونکا نام سنکر بے تحاشا برا کہنے لگتے ہین اور گمان کرتے ہین
کہ جیسے یہہ ہندو بے ایمان ہین کہ اللہ کا شریک اورونکو جانتے ہین اور پیغمبرونکو
نہین مانتے ہین ویسے وے بھی ہونگی یہہ گمان نادان مسلمانونکا بالکل غلط ہی اللہ تعالی
قرآن مین فرماتا ہی ای ایمان والو بہت گمانونسے پرہیز کرو کیونکہ بعضے گمان گناہ
ہین مطلب یہہ ہی کہ جب تک کسی شخص کی برائی تمکو خوب تحقیق نہو جاوے جبتک بدی
کا گمان مت کرو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ تم اپنی تئین گمان سے بچاؤ کیونکہ
گمان سب باتونسے زیادہ جھوٹا ہی مطلب یہہ ہے کہ گمان اکثر جھوٹھہ نکلتا ہی لوگ
اپنی اٹکل سے جن لوگونکو برا سمجھتے ہین وہ لوگ حقیقت مین اچھے ہوتے ہین گمان کرنے
والے ناحق گنہگار ہوتے ہین اس بات کو خوب سمجھنا چاہیے کہ ایمان اسکو
کہتے ہین کہ اللہ کو اکیلا جاننا اور اوسکی سب فرشتون اور پیغمبرونکو ماننا جو شخص اللہ کا
دوسرا کسیکو سمجھتا ہی یا کسی فرشتے یا پیغمبر کا منکر ہی وہ بے ایمان اور کافر ہی ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر جب سے اللہ نے قرآن اوتارا جن نصرانیون اور ہندؤون نے

قرآن کو نمانا وہ بی ایمان اور کافر ہین اور قرآن کے اوترنیسے پہلے جو نصرانی حضرت عیسے
کی شریعت پر قائم تھے اور سب پیغمبرونکو مانتے تھے اور اللہ کو اکیلا جانتے تھے وہ ایماندار
تھے اور بہت اچھے تھے یہودی جو حضرت عیسے کے دشمن تھے وہ کافر تھے اگرچہ حضرت
موسے کو مانتے تھے جو ایک پیغمبر کا منکر ہوا وہ سب کا منکر ہوا پیغمبر سب آپسمین ایک ہین
جو ایک کا دشمن ہے وہ سب کا دشمن ہے انجیل کے اوترنیسے پہلے جو یہودی حضرت
موسے کی شریعت پر قائم تھے وہ سب اچھے تھے جو ہندو قرآنکے اوترنیسے پہلے
اپنی پیغمبر کی شریعت پر قائم تھے اور سب پیغمبرونکو مانتے تھے وہ ایماندار تھے اور
اچھے تھے اور جو اپنی پیغمبر کی شریعت پر قائم نتھے یا کسی پیغمبر کے منکر تھے وہ کافر تھے
امام توربشتی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے عقیدونکی کتاب مین لکھا ہے کہ جنونمین ایک کتاب
ایک فرشتے کے وسیلے سے اوتری تھی مولانا شاہ غلام علی صاحب جو حضرت علی کے
اولاد مین تھے اور دلی کے رہنے والے تھے اور قرآن اور حدیث کے بڑے جاننے والے
تھے اونھون نے اپنے پیر و مرشد مرزا جان جانان صاحب شہید کا حال ایک رسالہ
مین لکھا ہے اور اونکے خط اوسمین جمع کئے ہین مرزا صاحب نے چودھوین خط مین یہ
بیان لکھا ہے کہ ہندوونکی پرانی کتابونسے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے ایک کتاب بھیجی تھی
جسکا نام بید تھا اوسمین چار دفتر تھے اللہ نے کچھ باتونکا حکم کیا تھا کچھ باتونسے منع
فرمایا تھا کچھ خبرین اگلے زمانہ کی تھین کچھ آیندہ زمانہ کی خبرین پہلے سے اللہ نے
دی تھین ایک فرشتہ جسکا نام برہما تھا اوسکے وسیلے سے اللہ نے یہ کتاب

بہیجی تھی اور جتنے فرقے ہندوؤنکے ہین سب اسپر اقرار رکھتے ہین کہ اسد اکیلا ہے
اور سارا جہان اوسی نے بنایا ہی اور قیامت اور حساب کتاب کو سب قائل ہین اس سے
معلوم ہوا کہ کوئی شریعت انمین تھی اب وہ موقوف ہوگئے اور اسد تعالی نے قرآن
مین فرمایا ہے کہ ہر قوم مین پیغمبر آئے ہین اس سے معلوم ہوا کہ ہندوستان کے ملکونمین
بھی اسد نے پیغمبر بھیجے ہین اونکا احوال ونکی کتابونمین لکھا ہوا ہی اونکی باتون سے
معلوم ہوتا ہی کہ وہ کامل تھے اور لوگ بہی اونکی برکت سے کامل ہوجاتی تھے اور
جناب پیغمبر صلی اسد علیہ وسلم پر قرآن جب نہین اوترا تھا اوس وقت ہر قوم پر
ایک پیغمبر بہیجے گئے تھے اور تابعداری انہین پیغمبر کی اوس قوم پر واجب تھی جب
ہمارے حضرت صلی اسد علیہ وسلم کو اسد نے ساری خلقت کی سمجہانیکے لیے بہیجا اور
وقت سے قیامت تک سب پر آپ ہی کی تابعداری فرض ہی آپ پر قرآن کے
اوترنے کی شروع ہونے سے آج کی دن تک ایک ہزار ایک سو اسی برس
ہوئے ہین جو کوئی آپ پر ایمان نہین لایا وہ کافر ہے جو کوئی آپ سے پہلے تھے وہ اگر
اپنی شریعت پر قایم تھے تو وہ اچھے تھے پھر مرزا صاحب نے یہ بیان فرمایا ہی کہ اگلی
زمانہ کے ہندو جو بتونکو پوجتے تھے وہ اونکو اسد کا شریک نہین جانتے تھے اپنے بزرگونکی
تصویرین برکت کے واسطے سامنے رکہتے تھے اسکا مطلب یہ ہی کہ اگلی شریعتونمین
تصویر بنانا حرام نہین تھا اچھے لوگونکی تصویرین برکت کے واسطے رکھنا درست
تھا اوس وقت مین جنھون نے تصویرین بنائین وہ گنہگار نہین ہوئے جنھون نے اونکو اسد کا

شریک سمجھا وہ البتہ دوزخی ہوی اب ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت
مین اللہ نے مورت بنانیکو حرام کر دیا جو کوئی مورت بناوی گا دوزخ مین جاویگا مرزا صاحب
پہر اگلی ہندوونکا حال لکہتے ہین کہ بعضے فرشتے جو اللہ کے حکم سے جہان مین کام
کر رہے ہین یا بعضے کاملونکی ارواحین کہ بدن کے چھوڑنیکے بعد بھی اونکا فیض اللہ نے
باقی رکھا ہے یا بعضے زندہ لوگ جو اونکے نزدیک حضرت خضر علیہ السلام کی طرح
پر زندہ ہین انکی صورتین بناکر اونکی طرف رجوع ہوتے ہین اور اس رجوع ہونے کے
باعث سے ایک مدت کی بعد جنکی وہ صورت ہی اونسے علاقہ پیدا ہوتا ہے اور اونکی
وسیلہ سی دین و دنیا کی مرادین حاصل ہوتی ہین اور اونکا سجدہ تعظیمی سجدہ ہی وہ سجدہ
نہین جو مالک مختار جانکر کیا جاوے اور اونکی طریق مین مان باپ کو اور پیر کو
اور استاد کو سلام کی جگہہ سجدہ کی رسم تھی جسکو ڈنڈوت کہتے ہین مرزا صاحب کا
مطلب یہ ہے کہ اگلی زمانہ کی ہندوونکا یہ طریقہ تھا اونکی شریعت مین مورت بنانا
منع نہین تھا وہ اس طریقہ سے اللہ کے اچھے بندون سے علاقہ پیدا کرتے تھے اور
اللہ اونکو دین اور دنیا کا فیض اپنے خاص بندونکی وسیلہ سی دیتا تھا اب اللہ نے
ہماری شریعت محمدی مین مورت بنانا حرام کر دیا اب جو کوئی اس طریقہ سے
بزرگونکا وسیلہ پکڑی گا او سپر اللہ کا غضب اوترے گا اور سب نیک بندے اوس سے بیزار
ہونگے البتہ دلسے اچھے لوگونکا دہیان کرنا ہماری شریعت مین باقی ہے مرزا صاحب
فرماتے ہین کہ اس طرحکا ایک معاملہ ہماری یہان بہی درویشونمین معمول ہی کہ اپنے پیر و مرشد

کی صورت کا تصور کرتے ہین اور طرح طرحکے فیض اوٹہاتے ہین مگر ظاہر ہین تصویر
نہین بناتی ہین مرزا صاحب جناب حاجی محمد افضل صاحب کے ذکر مین فرماتی ہین کہ حدیث
شریف کا سبق پڑہتے وقت اونکے دلکا فیض میری دلکو پہونچتا تہا اور اسد تعالے
سے جو دلکا علاقہ ہی وہ قوی ہو جاتا تہا حاجی صاحب حدیث شریف کی ذکر کے
وقت جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دہیان مین بالکل ڈوب جاتی تہی اور بہت
نور اور برکت ... ظاہر ہو جاتی ہین گویا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری
پوشیدہ طرح پر حاصل ہو جاتی تہی اوسوقت جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی
مہربانی اور ہماری طرف آپ کا مہربانی سے دیکہنا ہمکو دکہلای دیتا تہا حاجی صاحب
حدیث مین میرے اوستاد ہین اور صحبت کی پیر ہین ایکدن اونکے سامنے ایک شخص نے کہا
کہ مین نے خواب مین دیکہا ہی کہ ایک جنگل ہی آگ کا بہرا ہوا اور کشن آگ کی اندر ہین اور
رامچندر اوس آگ کی کنارے پر ہین ایک شخص اسکی تعبیر مین بول اوٹہا کہ یہ دونو
آگ مین عذاب پاتے ہین مینے کہا اسکی ایک تعبیر اور بہی ہی اگلی لوگو مین کسی
شخص کو معین کر کے کافر کہدینا درست نہین ہی جب تک اوسکا کفر شریعت سے
ثابت نہو کیونکہ اسد تعالے فرماتا ہی وان من امة الا خلا فیہا نذیر کوی بستی ایسی نہین
جس مین کوی ڈر سنانیوالا نہ گذرا ہو تو ظاہر ہی کہ ان لوگو مین بہی کوی خوشی سنانیوالا
اور ڈر سنانیوالا گذرا ہوگمان جاتا ہی کہ وہ لوگ نبی ہون یا ولی ہون رامچندر کہ جنہونکی
خلقت کی شروع مین پیدا ہوی اوسوقت مین عمرین لمبی تہین اور طاقتین زیادہ تہین

وہ اپنے زمانہ کے لوگونکو آہستہ آہستہ اللہ کی راہ پر چلاتے تھے اور کشن اون لوگوں کے
بزرگونمین پچھلے ہین اوسوقت ہین اگلی زمانہ سے عمرین چھوٹی تھین اور طاقتین کم ور تھین
اونہون نے اپنے وقت کے لوگونکے دلکو ایکا ایک اللہ کی طرف کھینچ لیا گانی کی
کثرت جو اونسے لوگون نے نقل کی ہے اوس سے معلوم ہوتا ہی کہ ذوق اور شوق اور
دل کو اللہ کی طرف کھینچ لیجاتا اونمین بہت تھا تو اللہ کی عشق اور محبت کی گرمیان
آگ کی جنگل کی صورت مین ظاہر ہوئین کشن جی جو اللہ کے عشق اور محبت کو منہ مین
ڈوبے ہوئے تھے وہ اس آگ کے اندر دکھلائی دیے اور رام چندر جو آہستہ آہستہ
اللہ کی محبت کی راہ مین چلتے تھے وہ اوس آگ کی کنارے پر دکھائی دی آگی اللہ جانے
حاجی صاحب نے اس بات کو پسند کیا اور اس تعبیر سے بہت خوش ہوئی بعد اسکے
شاہ غلام علی صاحب لکھتے ہین کہ ابو صالح خان جو حاجی صاحب کے مرید اور جانشین
تھے وہ بیان کرتے ہین کہ حاجی صاحب ایک بار ہندوستان مین گئے تھے اونکو کچھ ضرورت تھی کہ اوسکی سامانکے لئے سات
روپیہ درکار تھے ایک رات کو تہجد کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص ظاہر ہوئی
اونکی صورت ایسی تھی جیسے حضرت کشن جی کی ہندو لوگ بیان کرتے ہین
اوس شخص نی سلام کہا اور روپئے آگے رکھدئے حاجی صاحب بولے کہ ٹھیر و مین
نماز پڑھلون بعد نماز کے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہی وہ بولے کشن اور یہ سات روپئے تمہارے
ضیافت کی ہین کہ تم ہماری زمین مین آئے ہو اونہون نی فرمایا کہ مین محمدی ہون اور
ہمارے پیغمبر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ ہماری حاجتون اور مرادونکو کافی

کافی ہے ہم بیگانہ کا تحفہ نہین لیتی اسپر وہ رونے لگے کہ ہنے آخری زمانہ کی پیغمبر کی تعریف اور اونکے راہ پر چلنے والونکی خالص محبت کا حال جتنا سنا تھا اوسے زیادہ ہمنے دیکھ لیا تمام ہوا بیان شاہ غلام علی صاحب کا مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دلی مین قران اور حدیث کی بڑے جاننے والے تھے اور تیرہوین صدی کو اڈتالیسوین برس اونھون نے انتقال فرمایا اونسے مولوی رفیع الدین خان مرادابادی نے کچھہ باتین پوچھی تھین اور اونھون نے اوسکا جواب لکھا تھا اون سوالون اور جوابون کو مولوی رفیع الدین خان صاحب نے جمع کیا ہے اور یہین لکھا ہی کہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب لکھتے ہین کہ ہندو اس بات کو سمجھتے تھے کہ اسد تعالی کی تجلی اور ظہور بعضے چیزون مین ہوتا ہے اور اسد تعالی کی زبانی بعضے لوگ کچھہ بولتے ہین اور اونسے کرامتین ظاہر ہوتی ہین اور اسد کی حکم سے وہ لوگ خلق پر حکومت کرتے ہین سو وہ لوگ اس بات کو سمجھتے تھے اونسے ویسا ہی معاملہ ہوا اور بید اونھون نے لکھوائے بہت بڑی مدت تک اونکی تعلیم اسی طرحپر قایم رہے جیسا کہ کتاب جوگ بشست سے اور رامائن سے اور بھاگوت سے معلوم ہوتا ہے یہانتک کہ بیاس نام ایک شخص پیدا ہوا اوسنے اونکے مذہب کو برباد کیا اور شرک اور بت پرستی کو رواج دیا فائدہ معلوم نہین کہ مولانا نے کونسی بیاس کو کہا ہو وہ بیاس جنھون نے بید جمع کئے ظاہر ہے کہ وہ یہ نہین ہین کیونکہ وہ کرشن جی کی زمانہ مین تھے اور کرشن جی کو مولانا نے اچھے لوگون مین سمجھا ہی آگے انکا ذکر آتا ہے پھر مولانا لکھتے ہین کہ یہ جو ہندو اونکی شریعت مین کا تبہ اور

کہتری اور مہاجن اور ہر قوم کی واسطے حکم علیحدہ تھے سو ہماری شریعت مین بہی اسطرحکے حکم ہین حضرت موسے علیہ السلام کی شریعت مین بنی اسرائیلونکی بارہ قومونمین ہر قوم کے واسطے حکم علحدہ تہی ہماری محمدی شریعت مین ہاشم کی اولاد کو پانچوان حصہ کافرونکی لوٹ کا ملتا ہے اور زکوۃ اونپر حرام ہے اور ہندو لوگ جن لوگونکو اوتار کہتے ہین وہ لوگ ایسی تھے کہ اسد کے قدرت کا ظہور اور نمونہ اونمین تھا خواہ وہ انسانونمین سی ہون یا شیر او مچہلی وغیرہ ہون جیسے کہ حضرت موسے علیہ السلام کا عصا او حضرت صالح علیہ السلام کی اوٹنی مولوی امام الدین صاحب جو لکہنو مین مولانا کے شاگرد تہی اونہونے کچہہ باتین آپکی زبانی جمع کی ہین اوسمین لکہا ہی کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ حضور کنہیا کی حق مین کیا فرماتے ہین آپ نے فرمایا بہتر تو یہہ ہے کہ کنہیا کی حق مین چپ رہنا چاہئے اور بہاگوت جو ہندوونکی معتبر کتاب ہین اوس سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کنہیا اولیاؤنمین سے تھے اور اونکے مقام متہرا وغیرہ بلاشک عشق انگیز ہین یعنی اون مقامون مین اسد کا عشق دلسے جوش کرتا ہی اور حضرت شاہ عبد الرزاق صاحب جو مانسبہ کے رہنی والے تھے اونکی نقل بیان ہوئی کہ فرماتے تھے مین جو جانا ہوا کنہیا کے مقامونمین پہونچا کنہیا کی روح میرے سامنے حاضر ہوئے اور پانچ اشرفیان نذر کین کہ یہ کیتہیے کہ کو آپ جانتے ہین اسکو خرچ کیجئے مینے قبول نکیا اور کہا کہ مین محمدی ہون مین اسد کے سوا اور کسی سے مدد نہین چاہتا ہون اس روایت سے بہی معلوم ہوا کہ کنہیا نجات والونمیسے ہین تمام ہوا کلام مولانا کا اگلی لوگونکا یہہ طریقہ تھا اب

اس زمانہ مین بہت لوگ دوسرے فرقہ کی ضد مین اپنا ایمان کہو رہے ہین نصاریٰ کی ضد
مین حضرت عیسیٰ اور انجیل پاک کو برا کہتے ہین حضرت عیسیٰ کی تعریف جا بجا قران مین
موجود ہے جسنے اونکو برا کہا وہ کافر ہوا اوسکا قتل واجب ہے ہندؤنکی بزرگونکا ذکر
قرانمین صاف صاف نہین ہے تو اتنا تو خوب معلوم ہے کہ اللہ نے ہر قوم مین پیغمبر بھیجے ہین
جن لوگون نے یہہ گمان کیا کہ جیسے یہہ ہندو ایمان کے دشمن ہین ایسی ہی انکی اگلے
بھی ہونگے جن لوگون نے یہہ گمان کرکے اونکو برا کہا وہ جلدی توبہ کرین جن پیغمبرونکا
حال خوب معلوم نہین اونکی حق مین یون کہنا چاہئے اگر وہ پیغمبر ہین تو ہم اوپر ایمان لا ئے
اور اونکے ساتھ کسی طرحکی بی ادبی نکرنا چاہئے اگر کوئی ضدی اوجڈ ادمی یہہ خیال
کریگا کہ اگر وہ پیغمبر تہے تو وہ دوسری قوم کے ہین ہم اونکو ہرگز نہین مانینگے یا یہہ
خیال کرکے اونکو برا کہیگا وہ بیشک کافر ہو جاویگا اب یہہ سمجھنا چاہئے کہ ہمارے پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم کی خوشخبریان جو اگلی وقت کے کتابونمین لکہے ہین اونکے
جاننے مین اور بیان کرنےمین ہماری دین کی بہت بڑی مدد ہے ایک تو اپنا دل بہت
خوش ہوتا ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے بہت بڑا رتبہ دیا کہ اگلی سب
اچھے لوگ آپ کا ذکر کرتے تھے اور آپکی تعریفین کیا کرتے تھے جن لوگونکی دلمین محمدی
ایمان کا نور باقی ہے وہ ان خبرونکو سنکر بہت خوش ہوتے ہین اس بارہ سو برس کے
عرصے مین جو جو محمدی علم والی گذری ہین جنہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریفین
لکہی ہین وہ سب اپنی اپنی کتابونمین اس بات کا بیان بہی بڑی خوشی سی اور بڑی

توہوم سے لکتے ہین کہ توراۃ اور انجیل ور زبور مین اور سب کتابونمین حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی تعریفین موجود ہین بیہ لکہکر وہ آیتین توراۃ اور انجیل کی بڑی خوشی سے لکتے
ہین جو آپ کی تعریف مین آئی ہین اور اس ذکر سے اونکا دل باغ باغ ہوتا ہی بارہ سو بہتر ۱۲۷۲
برس تک تو یہی قاعدہ جاری رہا مگر جب سے تیروین صدی کے بہتر برس گذرے
ایکا ایک دلونکا رنگ بدلا بہت لوگ حضرت عیسے کے اور انجیل پاک کی دشمن ہو گئے
بالکل بے ایمان ہو گئے بہتونکو تھوڑی سی اونکی ہوا لگی اونکے سامنے جب توراۃ
اور انجیل مین سی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریفین بیان کرو تو وہ لوگ بہت ناخوش ہوتے
ہین اور کہتے ہین کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریفین قران اور حدیث مین کیا
تھوڑی ہین جو ہم توراۃ اور انجیل مین سے آپکی تعریفین بیان کرین اگلی کتابون اور اگلی
پیغمبرونکی ذکر سے اونکا دل رکتا ہی یا اللہ ہمکو قدیمی محمدی دین پر رکہیو تیروین صدی کے
آفتونسے بچائیو آمین اللہ تعالے نے قران شریف مین ہمکو یہ خوشی سناتا ہی کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور اونکی امت کی تعریفین ہمنے توراۃ اور انجیل ور زبور مین لکھی ہین جس
بات کی خوشی ہماری اللہ نے ہمکو سنائی اوس بات پر ہم کیونکر خوشی نکرین ہم محمدیونکو
لازم ہی کہ خوشی سے پہولے نسماوین کہ ہمارے رسول پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی تعریفین اللہ نے پہلے سے سب آدمیونکو اور جنون کو سنائین اور آپکی امت کی تعریفین
بھی سب کو بتائین جو لوگ اس ذکر سنکر ناخوش ہوتے ہین معلوم ہوا کہ نور ایمان کا اونکے
دلونمین بہت کم ہو گیا یا اللہ نور محمدی کو ہند مین پھر پہیلا دی آمین دوسرا فائدہ اس

ذکرہین یہ ہو کہ جس فرقہ کی لوگ جس کتاب کو مانتے ہین اونکو ہم اوسی کتاب سے قائل کرین نصارے اور یہود کو توراۃ اور انجیل سے قائل کرین ہندوؤنکو اونہین کی اگلی کتابونسے قائل کرین اور اللہ سے مانگین کہ یا اللہ اپنے بندونکو ایمان دے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور سب پیغمبرونکو پہچانین اور ایمان لاوین آمین جاننا چاہئے کہ یہ کتاب اب بہی ہندوؤنکی یہان موجود ہو ایک پنڈت نے لکنو مین میرے سامنے امام حسین علیہ السلام کی ذکر مین کہا تہا کہ ہمارے یہان خبر ہی کہ یون ہونگے اور یون شہید ہونگے مینے کہا پہر تم کیون نہین محمدی دین مین آتے ہو اوسنے کہا کہ ہمارے ہیان کا علم ایک دریا ہی جہان اور باتونکا ذکر ہے وہان تمہارا بھی ذکر ہے پھر ایک اور پنڈت کاکوری مین ملا تھا اوسنے بھی بیان کیا کہ تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر ہمارے یہان موجود ہی مینے کہا اوس کتاب کا کیا نام ہی کہا برم اوتر لفظ اوترکمند ہوا اوسنے بولا یہی لفظ مولانا عبد الرحمن چشتی نے بھی اپنے رسالہ مین لکہا ہی پھر مینے کہا تم ایمان کیون نہین لاتے وہ بولا کیا کرین باپ دادا سے لاچار ہین باپ دادا جو راہ ڈال گئے ہین ہم اوسی راہ پر چلتے ہین پھر ایک مدت کے بعد منشی ظہیر الدین صاحب جو ایین اباد مین رہتے تھے اونہون نے ایک راجہ سے کہکر بنارس سے ایک پنڈت بلایا اور اوس پنڈت سے اس کتاب کا حال پوچھا اوس پنڈت نے بھی اقرار کیا کہ یہ کتاب ٹھیک ہی مہادیو کلمہ بھی کلام ہی ایکدن مین منشی صاحب کی پاس مسجد مین بیٹھا تھا اور وہ بنارس کا پنڈت بھی بیٹھا تھا مینے اوس پنڈت سے پوچھا اوسنے کہا یہ سب باتین سچی ہین

میننے کہا پھر تم ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسا جانتے ہو کہنے لگا ہم اونکو اچھا جانتے
ہین مینے کہا پھر تم کیون نہین اونکے دین مین آتے اوسنے کہا کہ وہ پیغمبر تمہاری
واسطے ہین ہمارے واسطے نہین اس بات کا جواب یہہ ہی کہ جب تمنے اونکو سچا جانا تو
اونکے سب بات کو نہین سچا جانا تو اونہون نے یہہ فرمایا ہی کہ مین ساری خلقت کے لیے بھیجا گیا ہون
قران شریف مین اللہ تعالے نے ہم پر یہہ بھی فرض کردیا ہی کہ تم مین کچھہ لوگ ایسے
بھی رہین جو نیکی کی طرف لوگونکو بلاتے رہین اور نیک کام کا حکم کرین اور بری کام سے
منع کرین اور وہی لوگ مراد کو پہونچنے والے ہین اس زمانہ مین بہت سے علم والے
کسی سے کچھہ نہین کہتے اللہ کا فرض جانکر جبکہ ترک کرتے ہین کافرونکو اور جاہل
مسلمانونکو کیا سمجھاوینگے اپنے گھر والونسے کچھہ نہین کہتے اتنی خبر بھی اونکو نہین
پہونچاتے کہ قران حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ نے اوتارا ہی جاہل لوگ کہتے ہین
قران پڑھے لکھے لوگون پر اور مولویون پر اوترا ہی بہت سے علم والون نے تو یون
زبان بند کرلی ہی اور بہت لوگ وہ ہین جو اور کافرونسے اسطرح بحث کرتے ہین
کہ اونکے ساتھہ آپ بھی کافر بن جاتے ہین نصاری کو توراۃ اور انجیل سے قائل
نہین کرتے بلکہ اونکی ضد مین توراۃ اور انجیل سے بے ادبیان کرکے اپنا ایمان کھوتے
ہین ہندوونسے بحث کرتے ہین تو اونکی اگلی زمانے کے خدا پرست بزرگون کو برا
کہتے ہین ایک نادان مسلمان نے ایک رسالہ ہندوون کے قائل کرنیکے لیے چھاپا
اوس مین ہنادیہ کو جو حضرت آدم سے پہلے تھے اور بڑے خدا پرست تھے اونکو

اوس نادان مسلمان نے بہت برا کیا اور یہ دلیل لایا کہ ہندوؤنکی بعض کتابون مین لکہا ہے
کہ مہادیو نے ایسی ایسی برے فعل کئے ہین تو نادان یہ نہین سمجہا کہ جب ہندوؤن نے کتابونمین
بہت جگہ اونکی خدا پرستی اور دینداری اور پرہیزگاری کا بہی حال لکہا ہے پہر اگر
کسی کتاب والے نے اونکی کسی بری کام کی تہمت جوڑ دی تو ہمکو یہی کہنا چاہیے کہ جس
شخص کی دینداری اور پرہیزگاری کی اتنی لوگ تعریف کرتے ہین اوس شخص کو
اگر تہوڑے لوگ برا کہتے ہین وہ جہوٹے ہین یا وہ مہادیو کوئی دوسرا ہوگا جسکے
برے فعل لکہے ہین ایک نام کی بہت لوگ ہوتے ہین مولوی محمد علی صاحب کہتے
ہین کہ فرقہ جین اور بودہ جو ہندوؤن ہی مین ہین وہ کرشن جی کو بہت برا جانتے ہین
اور زنا کی نسبت اونکی طرف کرتے ہین اور بدہم پران مین مہادیو کو برا لکہا ہے اب
ہم کہتے ہین کہ جب ایسی غرضی بہی ہندوؤن مین موجود ہین تو ہمکو یہی گمان کرنا چاہیے
کہ جو جو برے فعل مہادیو اور کرشن جی کی طرف نسبت کرکے لکہے ہین وہ اونکے دشمنون
نے جوڑ دئے ہین اور نادان دوستون نے بن سوچے بن سمجہے لکہ لئے ہین اوس نادان
مسلمان نے مہادیو کی ہجو لکہہ کر اور چہاپ کرا کے تین ہی گناہ مین گرفتار کیا
اور بدگمانی کا گناہ اپنے سر لیا دوسرا گناہ اوسکے سر یہ ہوا کہ اوسکے رسالہ کو
دیکہکر ایک ہندو کو ضد چڑہا اوسنے بہت سے رسالہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہجو مین اور سب پیغمبرونکی ہجو مین چہاپے اور بڑے بڑے کفر بکے اون سالونکو نام
مسلمان نے ایمان کو بیچا چار پیسون کے لئے ایمان کہویا اسمین فتنہ اور فساد کا بیج بو

نادان مسلمان ہے بوبا پہر بعد اوسکے یعنی ادمیون سے اوس فرقہ مین کتابین
لکہین مولوی محمد علی صاحب نی سوط الله الجبار اور ظفر مبین اور فتح مبین اور سیف الله
القہار کتابین لکہین ایک صاحب نی تحفۃ الہند لکہی ان کتابونمین ہندوونکو اونہین کی
کتابونسے قائل کیا یہ کام بہت اچہا کیا اور الله کا فرض ادا کیا مگر ہندوونکی اگلے
بزرگونکی حق مین وہنون نے بہی نیک گمان نکیا اور یہ نسوچا کہ ہندوونکی کتابونمین
طرح طرحکی باتین لکہین ہین کہین تو ایمانکی بڑی بڑی پکی باتین اور الله کی پہچانیکی پرلے
درجے کی سیدا ونکی کتابونمین اپنے بزرگونکی زبانی لکہی ہین کہین ایسی باتین بہی لکہین ہین
جن سے شرک اور کفر نکلتا ہے اس صورت مین ہمکو بہی گمان کرنا چاہیئے کہ اگلی لوگ
جنکی زبانی ایمانکی باتین لکہی ہین وہ بیشک اچہی تہے اور جہان کفر کی باتین اونکی زبانی
لکہی ہین یا برے برے فعل اونپر تہوپے ہین وہ اونکی دشمنون نی اونپر تہوپ دیے ہین
ہمیشہ سی یہی دستور چلا آتا ہی کہ سب اچہی لوگونپر اونکے دشمنون نی اور نادان دوستون
نی تہمتین جوڑی ہین یہودیون نے دشمنی سی اور نصارے نے نادانی کی دوستی کر
حضرت عیسی پر کیا کیا تہمتین جوڑین کہ الله کی پناہ یہودیون نے حضرت ہارون
اور حضرت داود اور حضرت سلیمان پر کیسی کیسی تہمتین جوڑین الله نے جب حضرت
محمد صلی الله علیہ وسلم پر قرآن اوتارا حضرت ہارون اور حضرت داود اور حضرت
سلیمان کی پاکی خوب طرح ظاہر کردی یہودیونکو جہوٹا کردیا ہندوونکے بزرگونکا
ذکر صاف صاف قرآن مین نہین کیا مگر یہ قاعدہ تو بتلادیا کہ برا گمان مت کرو

بہت سے گمانوں سے پرہیز کرو محمدی دین کا قاعدہ یہہ ہے کہ جس شخص کی برائی
لوگون مین مشہور ہو گئی اوسکا برا ہونا خوب طرح تحقیق نہووے اوسکو برا کہنا چاہیے
اور جسکی خوبیان بہت لوگ بیان کرتے ہوان اور کچھ لوگ . اوسپر تہمت دہرتے
ہوویں اون لوگونکو ہرگز سچا نجاننا چاہیے اور اگر کوئی شخص ایسا ہو جسکی برائی اگر
خوب تحقیق ہو گئی ہو مگر ہم جانتے ہوین کہ جو اوسکو برا کہینگے تو اوسکے ماننے والی
ضد مین آنکر اچھے لوگونکو برا کہنے لگینگے ایسی جگہ پر اوس برے شخص کو بھی زبانسے برا
نکہنا چاہیے اپنے دلمین اوسکا بغض رکہنا چاہیے عرب کے کافر لوگ بتونکو اللہ کا
شریک جانتے تھے شرک سے کافرونکے دل ناپاک تھے اونکے بتونکو اللہ نے قران
مین فرمادیا کہ یہہ بت ناپاک ہین اور دوزخ کا ایندہن ہین اور ایک جگہہ قران مجید
یون فرمایا کہ اونکے بتونکو برا مت کہو کہ وہ ضد کے مارے نادانی سے اللہ کو برا
کہنے لگینگے یہہ حکمت بھی بتلادی کہ جہان ایسا موقع دیکھو وہان بتونکو بھی زبانسے
برا مت کہو دل مین برا سمجھے ہو یعنے کافرونکی ضد مت بڑہاؤ اس زمانے کے نادان
مسلمان کچھہ نہین سوچتے جو جی مین آتا ہے سو بک ڈالتے ہین اور جھٹ پٹ رسالہ
طیار کرکر چھپوا دیتے ہین محمدیونکو لازم ہے کہ جہالت کی باتونسے توبہ کرین اور جناب
مولانا عبد الرحمن چشتی کا بیان سنین اگلے زمانہ کے پکے علم والونکی راہ پر چلین
کتہہ ملا اونکی کتابین آگ مین جلا دین مولانا عبد الرحمن چشتی فرماتے ہین کہ ہندو
وہ کتابین جن کتابونمین اگلے وقتونکا احوال لکہا ہے جو کتابین جنونکی اور زمین

فائدہ

رہنے والے ہندوستان کے زمانہ مین لکہے گئین ہین وہ کتابین مینے بہت سی پیدا کین
جنکا بیان ہے کہ زمین کے رہنے والے فرشتے مولانا عبدالرحمن چشتی نے اون لوگونکو
کہا ہے جنکو اللہ نے نور اور آگ سے بنایا اونسے اولاد بہی ہوتی تہی وہ ایک قسم کے
جن تہے کہ جنکا بیان نہین ہو سکتا ہے تفصیل تہوڑا اس لئی اونکو فرشتہ بہی کہدیا مولانا لکہتے
ہین کہ اون کتابون مین جنکے لکہے ہین حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونیکا ذکر
نہ پایا آخر کو مینے بہت تلاش کی تو مجکو ایک کتاب ملی جسمین بسست کی زبان کو
پایا اوسمین اونکی اوسکی گذشتہ پیدایش ورہ بہی حضرت آدم علیہ السلام کے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور اونکی اولاد پاک کی صاف صاف بیان کی ہے اور بسست جنونکی قوم اور تمیز
کی رہنے والی تہی تمین تہے اور اون لوگونکی بولی مین رسول کو یعنی پیغام پہونچانیوالے کو کہتے ہین پیغمبر
اور بسست اگرچہ خود بہی کامل تہے مگر اکثر علم تا قیض مہادیو سے لیتے تہے اور اپنی قوم کو سمجہاتے
تہی اور اپنی قوم کی بہیجے ہوئے پیغمبر تہے اور مہادیو کو ابوالجن کہتے ہین یعنی سب
جنون کے باپ اور وہ اون لوگونمین بہیجے ہوئے پیغمبر تہے جنون کے قوم مین اور
جن بزرگ نے جواہر التفسیر لکہی ہے وہ اور تاریخ طبری جنہون نے لکہی ہے وہ اور اونکے
سوا اور بہی معتبر لوگون نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ جنون کے راہ بتانے کی واسطے کوئی
جن پیغمبر ہوکر اسکی طرف سے آتے تہے تمام ہوا کلام مولانا کا فائدہ قران شریف مین
بہی اس بات کا صاف اشارہ موجود ہے سورہ انعام مین اللہ تعالے فرماتا ہے
یٰمَعۡشَرَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ اَلَمۡ یَاۡتِكُمۡ رُسُلٌ مِّنۡكُمۡ یَقُصُّوۡنَ عَلَیۡكُمۡ اٰیٰتِیۡ وَیُنۡذِرُوۡنَكُمۡ لِقَآءَ یَوۡمِكُمۡ هٰذَا

اللہ تعالے قیامت کے دن فرماویگا کہ اے قوم جنون اور انسانون کے کیا نہین آئے
تھے تمہارے پاس پیغام پوہنچانیوالے تمہین مین سے جو بیان کرتے تھے تمہارے سامنے
میری آیتین اور ڈراتے تھے تمکو تمہارے اس دن کے ملنے سے مطلب یہہ ہے کہ اللہ تعالے
کافر انسانونکو اور کافر جنونکو یون قایل کریگا کہ تمہارے پاس میری طرف سے پیغام
پوہنچانیوالے آئے تھے جو تمہین مین سے تھے یہہ لفظ جو فرمایا کہ تمہین مین سے اسکا ظاہر
مطلب یہی نکلتا ہے کہ جنونکے پاس پیغام پوہنچانیوالے جنون مین سے آئے تھے اور
آدمیونکے پاس پیغام پوہنچانیوالے آدمیون مین سے آئے تھے اور بعضے لوگ اسکا
یہہ مطلب سمجھے ہین کہ تمہین مین سے ہونیکا یہہ مطلب ہے کہ آدمیون مین پیغمبر ہوئے
اور اونہون نے آدمیون اور جنون کو دونو کو پیغام اللہ کا پوہنچایا اسکا پورا بیان
یون ہے کہ بیشک ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا پیغام سب آدمیون
کو اور سب جنونکو پوہنچایا ہے آپکے بعد کوئی پیغمبر نہین نہ آدمیونمین نہ جنونمین آپ سے
پہلے جو پیغمبر تھے اونمین حضرت عیسے علیہ السلام کے پاس جنونکا آنا اور ایمان لانا ثابت ہے
مگر اس سے یہہ نہین ثابت ہوتا کہ جنون مین کوئی پیغمبر ہوا ہو جاننا چاہئے کہ ہمارے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ایک ہی وقت مین بہت سے پیغمبر ہوتے تھے ہر پیغمبر کو یہہ
حکم تھا کہ اپنی قوم کو ہمارا پیغام پوہنچاؤ اللہ کو پہچاننا اور سب پیغمبرونپر ایمان
لانا سب پر فرض تھا اور ہر قوم پر یہہ فرض تھا کہ اپنی پیغمبر کے حکمونپر چلین اور اگر
اپنی پیغمبر کے راہ کا جاننے والا کوئی نہ ملتا تھا اون لوگونکو دوسرے قوم کے پیغمبر کے

شریعت پر چلنا بھی درست تھا عرب کے لوگ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ملت مین
تھے مگر جب مدتین گذر گئین اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی راہ کو لوگ بھول گئے عرب
کے بہت لوگ حضرت عیسی کی شریعت کے تابع ہوے ورقہ جو حضرت خدیجہ
کے چچا کی بیٹے تھے عیسائی تھے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب پہلے پہل
حضرت جبرئیل آئے اور سورہ اقرا کی پانچ آیتین لائے اونھون نے سنکر گواہی
دی کہ یہ ویسا کلام آیا ہے جیسا حضرت موسی پر اوترا تھا اسی طرح جن لوگو حضرت عیسے
پاس حاضر ہو کر ایمان لائے تو ایمان انکا تو سب پیغمبرون کا سب جنون اور
آدمیون پر حضرت آئے تھے نہین نکلتا کہ جنون مین کوئی پیغمبر نہین ہوا اور اگر
وہ جن حضرت عیسی کی شریعت کے تابع ہوئے تھے جنون تو بھی اوس سے یہ نہین نکلتا
کہ جنون مین کوئی پیغمبر ہو کیا عجب ہے کہ اونکی شریعت کا جاننے والا کوئی
اونمین نرہا ہو جسطرح عرب مین حضرت اسمعیل کی شریعت کا جاننے والا کوئی
نرہا تھا صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ مجکو پانچ چیزین دیگئین جو مجسے پہلے نبیون مین سے کسیکو نہین
دیگئین وہ پانچ باتین آپنے بیان فرمائین اونمین یہ بھی فرمایا کہ نبی فقط اپنی
قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مین بھیجا گیا تمام لوگون کی طرف مولانا محمد شبلی
حنفی آکام المرجان مین لکھتے ہین کہ ابن عقیل نے فرمایا کہ عربی بولی مین ناس کا
جو لفظ بولتی ہین تو اوسمین جن بھی داخل ہوتے ہین اور جوہری نے فرمایا

کہ ناس کبھی آدمیون کو کہتی ہین کبھی جنون کو مولانا کا مطلب یہ ہی کہ اس
حدیث مین جو آپ نے لفظ ناس کا فرمایا کہ بعثت الی الناس عامۃ تو ناس مین آدمی
اور جن سب داخل ہین جیسی ہندی بولی مین لوگ کا لفظ بھی آدمیون اور جنون دونو کو
کہسکتے ہین تو اس حدیث کا مطلب یہ ہی کہ مین ساری آدمیون اور جنونکی طرف
بہیجا گیا قرآن شریف مین سورۂ فرقان کے سری پہ اللہ تعالی نے صاف فرمایا
کہ اللہ نے اپنی بندی یعنی محمد پر یہ قرآن اسلئی اوتارا کہ وہ ہون ساری جہان والون
کو ڈرانی والا ہو اس لفظ مین بیشک ساری جن اور ساری آدمی داخل ہین ابن عبد البر
نی فرمایا کہ کسی کا اس مین اختلاف نہین یعنی سب مسلمانونکا اسپر یکا ہی کہ حضرت محمدؐ
اللہ کی پیغام بہچانیوالی ہین آدمیون اور جنون کی طرف خوشی سنانی والی اور ڈرنانی
والی اور جن باتو مین اللہ نی آپ کو سب نبیون پر بزرگی دی ہی اونہین باتون مین سے
یہ بھی ہی کہ آپ ساری خلقت کی طرف جنون اور انسانون کی طرف بہیجی گئے
ابن حزم جو قرآن اور حدیث کی بڑے جانی والی ہین اونہون نے فرمایا کہ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انسانون مین کا کوئی نبی جنونکے طرف نہین بہیجا گیا کیونکہ
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ نبی فقط اپنی قوم کی طرف بہیجا جاتا تہا اور جن
انسانون کی قوم مین سی نہین ہین ابن حزم کا مطلب یہ ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا کہ نبی فقط اپنی قوم کی طرف بہیجے جاتی تہی تو معلوم ہوا کہ حضرت عیسی
اور حضرت موسی اور سب اگلی پیغمبر جنونکے طرف نہین گئے انسانون مین فقط اپنی قوم کے طرف بہیجے گئے

کہ اب ثابت ہوگیا کہ جنونکے ڈرانیکے لئے اونہین جنونمین پیغمبر ہوئے ہین کیونکہ اللہ
تعالے قرآن مین خبر دیتا ہی کہ قیامت کے دن فرماویگا کہ اے قوم جنون کی اور انسانونکے
کیا نہین آئے تھے تمہارے پاس پیغام پہونچانیوالے تمہین مین سے جو بیان کرتے تھے
تمہارے سامنے میری آیتین اور ڈراتے تھے تمکو تمہارے اس دن کے ملنے سے مطلب
یہہ ہے کہ اس آیت سے صاف نکلتا ہے کہ جنونکو بہت سے پیغمبرون نے ڈرایا انسانونمین سے
تو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے سب پیغمبر فقط اپنی اپنی قومونکی طرف بھیجے
بھیجے گئے جنونکی طرف نہین بھیجے گئے تو صاف ثابت ہوا کہ جنونکے پاس جو پیغام پہونچانے
ڈرانے کو آئے جنکی اللہ خبر دیتا ہے وہ اونہین جنون مین کے تھے ابن
جریر فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا ابن حُمید نے کہا کہ ہمسے فرمایا یحیی نے جو واضح کی بیٹی ہین
کہا کہ ہمسے فرمایا عُبید نے جو سلیمان کی بیٹی اونہون نے فرمایا کہ ضحاک سے
پوچھا گیا کہ جنونمین ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی نبی ہوئے ہین یا نہو تو انہونے
فرمایا تونے نہین سنا کہ اللہ تعالے فرماتا ہی یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ
مِنْکُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیَاتِیْ اے قوم جنون اور انسانونکے کیا نہین آئے تھے تمہارے
پاس پیغام پہونچانیوالے تمہین مین سے جو بیان کرتے تھے تمہارے سامنے میری آیتین اسکا
مطلب یہہ ہی کہ پیغام پہونچانیوالی انسانونمین سے اور پیغام پہونچانیوالی جنونمین سے یہہ جو
ضحاک ہین اونہونے ابن عباس کو اور جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت سے دیکھنے والونکو دیکھا ہے
ضحاک خاص شاگرد ابن عباس کے ہین وہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس کے بیٹے ہین

جنکا نام عبد اللہ ہے وہ ابن عباس کہ کے مشہور ہیں اللہ نے اونکو علم کا دریا بنا دیا تہا
سو ضحاک نے بھی اس آیت کا یہی مطلب سمجہا مولانا محمد شبلی لکھتے ہین کہ ابن عباس
اور ابن جریج اور ابی عبید سے یہہ بھی روایت ہے کہ جنون کے پیغام پونہچانیوالے
وہ تہے جو انسانونکے پیغمبرون پاس حاضر ہوئے حضرت عیسی یا حضرت موسے یا
اور پیغمبرونکی باتین اونہون نے سنین وہی باتین اونہون نے اور جنون کو جاکر
سنائین تو وہ جن پیغمبرونکی طرف سے پیغام پونہچانیوالے ٹہرے یعنے خود اون جنون پر
اللہ کا کلام نہین اوترا اب ہم کہتے ہین کہ یہہ ذکر حضرت آدم کے بعد کا ہے
حضرت آدم سے پہلے تو زمین مین آدمی نہ تہے فقط جن بستے تہے لاکہو برس تک
جن زمین مین رہے یہہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ اوس زمانہ مین اللہ نے اونکی طرف کوئی
پیغمبر نہ بہیجا ہو تو اس آیت مین صاف اشارہ اون پیغمبرونکی طرف ہے وہ پیغمبر جو
جنو مین حضرت آدم سے پہلے تہے وہ بیشک اصل پیغمبر اللہ کے تہے اونپر اللہ کا
کلام اوترتا تہا مولانا محمد شبلی آکام المرجان کے دوسرے باب مین لکہتے ہین کہ حذیفہ
کے باپ اسحاق قریشی جو بشر کے بیٹے ہین وہ کتاب مبتدا مین لکہتے ہین کہ ہمکو
خبر دی جویبر نے وہ ضحاک سے وہ ابن عباس سے اونہون نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے
جنونکی طرف ایک پیغمبر کو بہیجا تہا اور اونکو حکم کیا تہا کہ اللہ کی تابعداری کرین اور
اوسکے ساتھہ کسی چیز کو شریک نہ کرین اور ایک کو ایک قتل نکرین جب جنون نے
اللہ کی تابعداری چہوڑدی فرشتون نے کہا اتجعل فیہا من یفسد فیہا یعنے یا اللہ

تو زمین مین بناتا ہی اون لوگونکو جو اوسمین فساد کرینگی اور خون کرادین گے
مطلب ہی کہ اللہ نی جب حضرت آدم کی بنانی کا ارادہ کیا تب فرشتون نی یون کہا
اور یہ گمان کیا کہ انسان بھی جنونکی طرحکی ہونگی اسحاق فرماتی ہین کہ مجکو خبر دی مقاتل
اور جویبر نی وہ ضحاک سی وہ ابن عباس سی اونھون نی فرمایا کہ جب اللہ نی حضرت آدم
کی بنانی کا ارادہ کیا فرشتونسی فرمایا اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً مین
بنانی والاہون زمین مین ایکنائب تب فرشتی بولی کیا تو بناتا ہی اون
لوگونکو جو فساد کرینگی زمین مین اور خونونکو کرادینگی ابن عباس نی فرمایا
کہ فرشتونکو غیب کی خبر نتھی لیکن اونھون نی آدم کی اولاد کی اعما لونکو جنون کے
اعمالو نپر قیاس کیا اور کہنی لگی کیا تو بناتا ہی زمین مین اونکو جو اوسمین فساد کرینگی
جسطرح جنونی فساد کیا اور خونونکو کرادینگی جسطرح جنونی خونونکو بہایا
اسکا باعث یہ تھا کہ جنونی اسپنے نبی کو قتل کیا تھا جسکا نام یوسف تھا اسحاق
فرماتی ہین کہ ابو روق نی فرمایا وہ عکرمہ سی وہ ابن عباس سی اونھون نی فرمایا کہ جب اللہ
نے سومنا کو بنایا جو سب جنون کے باپ ہین اور وہی ہین جو آگ کی شعلی سی بنائی
گئی پھر اللہ تعالی نے فرمایا کہ آرزو کر اونھون کی یہ آرزو کی کہ ہم دیکھین اور ہم دکہائی
ندین اور ہم مٹی مین غائب ہوجاوین اور ہمارا ادہیڑ جوان ہوجاوے
سو یہ باتین اونکو دی گئین وہ دیکھتی ہین اور وہ دکہائی نہین دیتی اور جب
مرجاتی ہین مٹی مین غائب ہوجاتی ہین اور اونکا ادہیڑ نہین مرتا ہی جبتک

کری کی طرح سکا پھر شجبا و کی جانا چاہیے کہ یہ جو اسحاق ہین جو بشر کی بیٹے ہین
اونکو حدیث والون نے معتبر نہین جانا مگر اونکی اس بات کا اور جگہ سے پتا لگتا ہے
اسواسطے اونکی روایتین لکھدین مولانا عبدالرحمن چشتی لکھتے ہین کہ روضۃ الصفا
مین لکھا ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ جنون کے باپ کا نام سومان نستت
ہے اور جان اونکا خطاب ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کی کتابون مین لکھا ہے
کہ جان کا نام طارنوس تھا جب اوسکی اولاد زمین مین بہت ہوئی اللہ تعالے
نے ایک شریعت اونکو عنایت فرمائی اور اون سب کو اپنی تابعداری کا
حکم فرمایا اور ہند کی تاریخ یعنی اگلی وقت کی احوال کی کتابون مین بیاس جو
جو بشست کی نواسی اور جانشین وہ لکھتے ہین کہ سومان نستت نام مہادیو کا ہے اور
طارنوس ایک اور بزرگ مہادیو کی وقت مین تھے اور وہ اللہ کی بندگی مین مشغول
رہتے تھے اونکا نسب نامہ برہما تلک پہونچتا ہے یعنی وہ برہما کی اولاد مین تھے
اور بشست بھی برہما کی نسل مین ہین اور برہما کو بعضے تو کہتے ہین کہ وہ
آتشے یعنی آگ سے بنا ہوا ہے جنون کے باپ ہین لیکن بیاس کی کلام
سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عنصری دیوتہ ہین اور اون لوگونکی بولی مین دو طرح کے
دیوتہ بیان کئے ہین ایک تو رانی جنکا سردار شین ہے وہ آپس
مین ایک سے ایک پیدا نہین ہوتی اور دوسرے طرح کے دیوتہ عنصری
کہ اونسے اولاد پیدا ہو سکتی ہے تمام ہوا کلام مولانا عبدالرحمن چشتی کا اب ہم کہتے ہین

اللہ نے نور اور آگ سے بنایا ہے اب ہم کہتے ہین کہ اس سے ثابت ہوا کہ اون لوگونکے
بولی مین دیوتہ فرشتونکو کہتے ہین اور اون لوگونکو ہی کہتے ہین جو نور اور آگ سے بنائے گئے
ہین سے اونہون نے دو طرحکے دیوتہ بیان کئے ایک نورانی یعنے جو نور سے بنائے
ہوئے ہین جنکا ذکر اسمین ہے یعنے ذکر فرشتونکا ہے چنانچہ ایک کتاب دیکہنے مین
آئی اوسکے لکہنے والے نے اپنا نام کلب حسن لکہا ہے اور اپنے باپ کا نام مرزا
کلب علی خان اور دادا کا نام مرزا محمد تقی اصفہانی لکہا ہی اور لکہا ہی کہ یہ کتاب مین نے
بارہ سو بیالیسوین برس ہجریمین لکہی اوسمین لکہا ہے کہ بیاس جی بید انت
مین فرماتے ہین کہ نرگن سروپ پاربرمہ یعنے اللہ جو کسے کی طرحکا نہین ہے
اوسکی صورت ان تینو دیوتہ سے علحدہ ہی اور تین دیوتہ اون لوگونکی نزدیک
یہہ ہین ایک برہما جو اللہ کے حکم سے بدن کو بناتا ہے شاید یہہ نام حضرت اسرافیل
کا ہو دوسرے بشن جو اللہ کے حکم سے پرورش کرتے ہین شاید حضرت میکائیل
کا یہہ نام ہو تیسرے مہیش جو اللہ کے حکم سے جان نکالتے ہین یہہ نام حضرت عزرائیل
علیہ السلام کا ہی تمام ہوئی بات اوس کتابکی اب دوسری طرحکی دیوتہ جو بیان کئے
جنسے اولاد بہی ہو سکتی ہی اور اونکو اللہ نے عنصر سے بنایا ہی یعنے آگ سے بنایا ہے
سو اوس آگ مین نور بہی ملایا ہے اس واسطے اونکو بہی دیوتہ کہا مولانا عبد
الرحمن چشتی لکہتے ہین کہ عنصری دیوتا ایک قسم کے فرشتے ہین اور اونسے اولاد
بہی ہوتی ہی اور اونسے گناہ بہی ہو جاتا ہے اور دوسری جگہہ پر جہان یہہ ذکر ہے

کہ حضرت آدم پیدا ہو چکی وہان لکھتے ہین کہ اوس زمانہ مین عنصری فرشتونکو دیو
کہتے تہے اور منکہہ بہی کہتی تہے اور نورانی فرشتونکو دیوتا اور گن اور گندہرب
اور جچہہ کہتے تہے اور جنونکو دیوا ور دیت اور راچہسون دانو کہتے تہے اور انسانکو
نل کہتے تہے اس بیان سے صاف یہہ بات ثابت ہوتی ہی کہ عنصری دیو تہ ایک تیسری
قسم تہی فرشتون اور جنونکے سوا اوس زمانہ کی لوگون نے اونکو جنونسے الگ شمار
کیا اسکا باعث صاف ظاہر ہی کہ اونکا اصلی باپ الگ ہی اور وہ نور اور آگ سی
بنای گئی ہین اونکے خواص جنونکے سے نہونگے اونکی خصلتین بہت عمدہ ہونگی مگر
اونکو فرشتون مین بہی شمار کرنا نچاہیے کیونکہ اونسے اولاد پیدا ہوتے ہی اور
گناہ بہی ہو جاتا ہی اونکے خواص جنونسے ملتے ہین فرشتونسے نہین ملتی بہتر
یون ہے کہ اونکو ایک تیسری قسم کہنا چاہئے کہ وہ نور سے اور آگ سے بنای گئی
ہین اسی باعث سے برہما کو بعضون نے آتشی کہا اور بیاس نے کہا کہ وہ دیوتہ
عنصری ہی دونو باتونکا ایک ہی مطلب ہی برہما جو عنصری دیوتونکا سردار ہی
آگ کی عنصر سے اور نور سے دونو سے بنایا گیا ہی طارنوس اور شبست اوسکی
نسل مین ہین حضرت آدم کی کتاب سے جو لفظ نقل کیا اوسمین طارنوس کو جن
کہا ہی معلوم ہوا کہ اس قسم کی لوگ بہی جنونمین داخل ہین مگر دونو قوم کا باپ علحدہ
ہی عنصری دیوتونکا اصل باپ برہما ہی اور جنون اور دیوونکا اصل باپ مہادیو ہی
جنکو مہادیو کہتے ہین مولانا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

درمنثور مین لکہتے ہین کہ ابن جریر ابن عباس سے روایت لای ہین اونہون نے فرمایا
کہ ابلیس فرشتونکی ایک قوم مین سے تہا کہ وہ جن کہلاتے تہے وہ اون کی
آگ سے بنای گئے ہین یہانسے معلوم ہوا کہ ایک قسم کے فرشتے وہ بہی ہین
جو آگ سے بنای گئے ہین وہ جن بہی کہلاتے ہین مولانا عبدالرحمن چشتی لکہتے ہین
کہ ان دونو شخصون کو اللہ تعالے نے بن مان باپ کے بنایا برہما کو نور
اور آگ سے بنایا اور مہادیو کو آگ اور ہوا سے پیدا کیا اس سے معلوم ہوا کہ
اس تیسری قسم کی خلقت کو بعضون نے اس راہ سے فرشتہ کہا کہ نور کا بہی اونمین
میل ہی مگر اونکو جنون مین داخل سمجہنا چاہی جنونکا خواص اونمین ظاہر ہی
اولاد کا ہونا اور گناہ کا بہی ہو جانا یہان ایک اور بات یہی سمجہنا چاہی کہ
ہندوونکی کتابونمین جابجا دیوتاونکی بڑے بڑے گناہ لکہے ہین وہان سمجہنا
چاہی کہ وہ دیوتا فرشتے نہین ہین وہ وہی دیوتا ہی جو منکگنہ کہلاتے تہی
اونسے گناہ بہی ہوتی تہی اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ایک نام کے دو شخص ہوتے ہین ایک
اچہا ایک برا ہندوونکے کتابونمین ایک جگہہ بہشت کی بیان مین لکہا ہے کہ
اندر وہانکا دربان ہی دوسری جگہہ لکہا ہی کہ اندر مینہہ اور بدلی وغیرہ پر مقرر
ہین ان دونون جگہہ پر بیشک فرشتونکا ذکر ہے اور ایک اندر وہ ہی جسکا حال یون
لکہا ہی کہ اندر راجہ گوتم کی بیوی پر عاشق ہوا ایسا عشق مین ڈوبا کہ سلطنت
کی بندوبست سے غافل ہوا اس راجہ اندر کے بیوی کہتی اس اندر راجہ کی

بڑی بڑی بدکاریاں لکھی ہین کیونکہ اللہ پناہ میں اندر ہے گیر فرشتہ نشین ہی یہہ بہی دیوتو نکلا
بادشاہ تہا بہت برا بدکار رہتا اسی طرح لکی جگہہ پر ہندو ونکی کتابون سے معلوم
ہوتا ہی کہ جو نام فرشتونکی ہین ہی نام اور لوگونکے بہی ہوتے تہے مگر اونکی
خصلتون سے دونوکا فرق کہا ہی دیتا ہی اب سمجہنا چاہئے کہ جناب ابن عباس کی
زبانی جدا اسحاق نے لکہا ہی کہ جنونکے باپ کا نام سومنا ہے اور روضۃ الصفا
مین ابن عباس کی زبانی سومان نسنت لکہا سومنا اور سومان دونو لفظ
ایک ہی ہین کسی نے نون کو پہلے کہا کسی نے الف کو پہلے کہا اور بیاس نے لکہا
کہ سومان نسنت نام مہادیو کا ہے جو نام کہ ابن عباس نے بتایا تہا وہی نام
بیاس نے بھی لکہا معلوم ہوا کہ وہی سومان جو سب جنونکے باپ ہین اونہیں
کو مہادیو بہی کہتے ہین مہا ہندی بولی مین بڑے کو کہتے ہین جیسے مہاراج
یعنی بڑے راجہ یعنے بڑے بادشاہ سو مہادیو کے معنے ہوے بڑے دیو یعنے
سب دیو اور جنونکے باپ یہہ اونکا خطاب ہی اصل نام سومان ہی مولانا
عبدالرحمن چشتی فرماتے ہین کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مین جن
لوگون نے احوال اگلے زمانے کا لکہا ہی اون سبون نے اسی بات پر اتفاق کیا ہی
کہ زمانہ کے چار دورے ٹہیرائے ہین اور لکہا ہی کہ پہلے اور دوسرے دورہ مین
جنون نے اور عنصری دیوتون نے زمین مین بادشاہت کی ہی اور جو شریعت
اللہ تعالے نے اونپر بہیجی تہی اوسپر عمل کیا ہی اور تیسرے دورہ مین تہا کہ ...

اور اوسکی غلبہ میں احمد کی حکومت پر جانا چھوڑ دیا اور گناہ کرنا شروع کیا اللہ تعالی نے فرشتونکو حکم دیا کہ اونکو فنا کر دو فرشتونکی فوجین آسمان سے اوترین تمام جنونکو غارت کر دیا اونکی بعضے بچے جو معصوم تھے اونکو قید کر لیا اور آسمان پر لیگئے اور سب قیدیون میں سے ایک عزازیل تھا جب اوسنے فرشتونکی صحبت مین پرورش پائی اوسکا رتبہ یہانتک پہونچا کہ اللہ تعالے کے تخت کے پاس بیٹھکر فرشتونکو تعلیم کرتا تھا فرشتونکی فوجونکے ساتھ آسمان سے زمین پر اوترکر حکم کرتا تھا ساری زمین کو اوسنے اپنی حکومت کی نیچے کر لیا کبھی آسمان پر جاتا تھا کبھی زمین پر آتا تھا بہت ترقی کے باعث سے اوسکو غرور پیدا ہوا کہ میرا رتبہ سب سے بڑا ہے یہانتک کہ اللہ تعالے نے فرشتون سے فرمایا کہ مین زمین مین ایک نائب بنانیوالا ہون ذاہب ہو اکلام الہی جانے دو کہ ابن جریر نے فرمایا کہ ہمسے فرمایا ابن حمید نے کہا کہ ہمسے فرمایا یحیی نے جو واضح کی بیٹے لیا ہے فرمایا ابو سعید یحمدی اسمعیل نے جو ابراہیم کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا سراسر نے جو ابو الجمد کے بیٹے وہ شہر سے جو حوشب کی بیٹے اوسنے فرمایا کہ ابلیس اون جنون کا تھا جسکو فرشتون نے نکالدیا تھا اوسنے فرشتے اوسکو قید کر کے آسمان پر لے گئے مجھسے فرمایا علی نے جو حسن کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا نصر کے باپ احمد نے جو محمد کے بیٹے بیٹے ہجری والی کہا ہمسے فرمایا سعید نے جو داؤد کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا ہشیم نے کہ ہمکو خبر دی عبد الرحمن نے جو یحیی کے بیٹے وہ موسی سے جو نمیر کے بیٹے اور عثمان سے جو سعید کے بیٹے

وہ سعد سے جو مسعود کی بیٹے اونہون نے فرمایا فرشتے جنون پر جہاد کرتے تھے سو ابلیس قید کر لیا گیا اور وہ چہوٹا تہا اور فرشتون کے ساتھ رہا اور اونکے ساتھ اللہ کی بندگی کرتا تہا جب فرشتونکو حکم ہوا کہ آدم کو سجدہ کرین سبنے سجدہ کیا ابلیس نے نمانا اللہ تعالے فرماتا ہی الا ابلیس کان من الجن یعنے ابلیس نے نمانا وہ جنون مین کا تہا مولانا لکہتے ہین کہ تیسری دور کے اخیر مین اللہ تعالے نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور وہ جو جنات مین جن عنصری دیو تو نہین اگلی زمانہ کا احوال لکہنے والے ہین جیسے لبشٹ اور بیاس وغیرہ اونہون نے بہی زمانہ کے چار دور سے ٹہیرائی ہین پہلا زمانہ ست جگ کا یعنے سچا زمانہ جو سترہ لاکہہ اور بیس ہزار برس کا تہا دوسرا زمانہ ترتیا کا جو بارہ لاکہہ اور چہیانوی ہزار برس کا تہا تیسرا زمانہ دواپر کا جو آٹہہ لاکہہ چونسٹہہ ہزار برس کا تہا چوتہا زمانہ کل جگ کا جو چار لاکہہ بتیس ہزار کا ہی مولانا عبد الرحمن چشتی فرماتے ہین

کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ سے مدینہ مین تشریف لائے اسوقت سے اسوقت تک ایک ہزار اکتالیس برس گنی رہی ہین اور کل جگ کے زمانہ سے چار ہزار سات سو تین تیس برس گذرے ہین مطلب یہ ہی کہ مولانا عبد الرحمن چشتی گیارہوین صدی مین تہی اوسوقت تک اتنی برس گذری تہی اور آگے یہہ بیان آویگا کہ زمانہ کل جگ کا قیامت سمیت مراد ہی جسوقت مسلمان

لوگ بہشت مین جاوینگی کل جگ کا زمانہ تمام ہوگا جناب شیخ محی الدین ابن عربی
رحمۃ اللہ علیہ فتوحات کی نوین باب مین لکھتی ہین کہ جب زمین مین حضرت آدم و
ساٹھہ ہزار برس پہلی تہے اسکا مطلب یا تو یون ہی کہ ساٹھہ ہزار برس پہلی تک
کا حال انکو معلوم ہوا اور اس سی پہلی کا نہ معلوم ہوا یا یہہ کہ برسونکا حساب
کئی طرح پر ہے شاید کوی حساب ایسا بہے ہو کہ لاکھون برس [illegible]
سی ساٹھہ ہزار برس ٹہیرین مولانا عبد الرحمن
چشتی لکھتے ہین کہ بعضے نادان آدمیون نے رام چندر اور کشن اور برہما
وغیرہ کو حضرت آدم کی اولاد مین سمجہا ہی یہہ بات بالکل غلط ہی کیونکہ رام
چندر تریتا کی زمانہ مین تہی اور بششت نے اونکو برہما کی نسل مین لکہا ہی
اور برہما ستجگ کے زمانہ مین تہے اور مہادیو بہی ستجگ کی زمانہ مین تہے
ان دونو شخصونکو اللہ تعالے نے اپنی قدرت سے بن ماں باپ کے بنایا تہا
برہما کو نور اور آگ سے بنایا اور مہادیو کو آگ اور ہوا سے بنایا اور حضرت
آدم علیہ السلام کی پیدایش دواپر کے زمانہ کے اخیر مین ہوئی اور کشن اور
رام چندر نے حضرت آدم کی اولاد کا زمانہ پایا ہے لیکن بیاس نے اونکا
پشت نامہ راجہ جدہ تلک پہونچایا ہی اور راجہ جدہ بہی تریتا کے زمانہ مین
تہی اسی باعث سے کشن وغیرہ کو جدہ بنسی کہتے ہین بعضے کہتے ہین کہ نسل
راجہ جدہ کے ماہتاب کے نسل سی تہے اور رامچندر آفتاب کے نسل سے تہے

فائدہ فرشتونکا سردار برہما زمین کی [illegible] اور برہما ملک سے پہونچتا ہی برہما [illegible] فرشتونکو [illegible]
جن کی ایک قسم وہ ہی بنایا ونوسی آگ اور نور اللہ نے جنکا دیوتہ عنصری [illegible] ذکر مطابق
سیت ہی کہ ہی مین مین ظفر اور ہی میل کا بھی [illegible] فرشتہ کہلاوینگے [illegible]
بھی پیدا نشی ہین جی بھی سری کشن مین اونہین ہین منشی عمدہ مین نسل کی [illegible] فرشتہ دیوتہ
ثابت ہوا کہ سری کشن جی دیوتا انکی نسل مین ہین مولانا عبدالرحمن چشتی لکھتے ہین
کرشن اور راجن کے زمانہ تک حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کی لوگ ملک
ہند مین نہین آئے تھے ہند کے سارے ملک مین جنات اور عنصری دیوتہ پہیلے
ہوئے تھے بیاس جی لکہتے ہین کہ کشن کا ظہور اسی لئے تہا کہ کنس دیت کو مار ڈالنے
اور مہابھارت کی لڑائی مین تمام قوم جنات کو اور عنصری دیوتہ کی قوم کو
ہلاک کرے کہ ہند کا ملک اونسے خالی ہوجاوے اور حضرت آدم علیہ السلام کی
اولاد کے لوگ آنکر اس ملک مین اپنا قبضہ کرین کہ زمانہ جنونکا تمام ہوچکا اوس
زمانہ مین عنصری فرشتی کو دیوتہ بھی کہتے تہے اور سنکہہ بھی کہتے تہے اور نورانی فرشتونکو
دیوتہ اور گن اور گندہرب اور ججہہ کہتے تہے اور جنون کو دیوا ور دیت اور راچہس اور
دانو کہتے تہے اور انسان کو نل کہتے تہے خلاصہ یہہ کہ مہادیو آتشی جن تہے اور
کہلے اونچی خوبیان اونمین اتنی نہین کہ اونکی قوم مین اونکی طرح کا کوئی تہا اور
اللہ کا اکیلا ہونا خوب بیان کرتے تہے اور غیب کا حال اکثر اللہ اونپر کہول دیتا تہا
اللہ تعالے قران شریف مین فرماتا ہی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنی

جنون کو اور انسانون کو اسی لئے بنایا ہے کہ مجھکو پوجین اس ایت مین صاف دلیل ہے
اس بات پر کہ جنون مین بہت سے خدا پرست اللہ کے پہچاننے والے ہین
اب سنو کہ ست جگ کہ تمام زمانہ مین پہلا دورہ تھا عنقریب دیوتون نے اور
جنون نے نہایت عیش اور خوشی مین اپنے عمر کاٹی کسی طرح کا رنج اور مصیبت اونہون نے
نہین اوٹھایا اس باعث سے اونکے دلون مین غرور سما گیا دنیا کی مزون مین مست ہوئے
دوسرہ دورہ یعنے ترتیا کا زمانہ جب تمام ہونے لگا اون لوگون نے اللہ کے حکم کے
برخلاف برے برے کام کرنے شروع کئے اسوقت مہادیو نے اون سے فرمایا کہ اگر
اپنی بہتری چاہتے ہو تو اللہ کی شریعت کو مت چھوڑو نہین تو اپنے کئے سے پشیمان
ہوگے وہ لوگ دنیا کے غرور کے نشے مین ایسے مست تھے کہ اونہون نے مہادیو کی
نصیحت کا ذرا بھی خیال نکیا مہادیو نے اون سے ناراض ہوکر اون فسادی اور
شریر لوگون سے یون فرمایا کہ ہوشیار رہو کہ اگر اللہ چاہے گا دواپر کے زمانہ کے اخیر مین
اللہ تعالے ایک شخص کو پیدا کریگا کہ وہ ساری زمین مین تمہارا نام و نشان نچھوڑیگا
مہادیو یہہ بات فرماکر کیلاس پہاڑ کی طرف تشریف لیگئے اور اپنی مقام مین جاکر
آرام لیا ایکدن پاربتی نے مہادیو کو خوش دیکھا اور عرض کیا کہ آپ نے فرمایا تھا
دواپر کے زمانہ کے اخیر مین اللہ تعالے جو بڑا حکمت والا اور بڑا قدرت والا ہے
وہ ایک شخص کو پیدا کریگا جو سارے دیودیت وغیرہ کو فنا کرکے ساری زمین مین
اپنا قبضہ کریگا جسوقت سے مینے یہہ بات سنی ہے مجھکو بڑی حیرت ہے اب اس حقیقت کو

بیان فرمائی کہ وہ قادر برحق اوس شخص کو کس طرح پیدا کریگا مہادیو نے پاربتی کو
ان باتونکو پوچھنے سی منع فرمایا چونکہ عورت کی عقل ناقص ہی منع کرنیسے کچھ فائدہ
نہوا پاربتی نے نہایت ہٹ کے کہ جب تک بیان نفرمای گا مین اپنی قالب میں
جان کو نرکہونگی مہادیو کو اپنی بی بی سے بڑی محبت تھی لاچار ہو کر انہون نے
کہنا شروع کیا اوسوقت بشست من کیلاس پہاڑ کے نیچے اسد کے بندگی مین
مشغول تھی جو سوال اور جواب مہادیو اور گوراپاربتی کی آپس مین ہوتے تھے
بشست من چونکہ مہادیو سے نہایت محبّت رکہتے تھے وہ اون سب باتونکو ذرا ذرا
لکہتے جاتے تھے چنانچہ سوت اور سونک جو مقام نکہار مین اپنی قوم مین بڑے
علم والے اور کامل تھی اور دنیا سے الگ ہو کر اسد کی بندگی مین مشغول تھی وہ دو نو
ان باتونکو بشست من کی زبانی نقل کرتے ہین وہ باتین یہہ ہین بغیر گہٹا نے کے
اور بغیر بڑہ نیکے ترجمہ اشلوک کا لکہا جاتا ہی مولانا عبد الرحمن چشتی فرماتے
ہین کہ اول چاہا تہا کہ اون اشلوکون کو بعینہ لکہدون لیکن کسی کی سمجہہ مین آتا
اس باعث سی نمونہ کے طور پر ایک اشلوک لکہدیا باقی اشلوکونکا ترجمہ لکہا
کہا تکہ ہر شخص نے سونچی معلوم کرلے ایک اشلوک یہہ ہے اُدُمانہ پرت بُودواَبت
سوچہہ ہیل کنتی بشست منیا کو نتھا اوترکمندی ندیتیہ اب سنو مہادیو فرماتی ہین
کہ اے پاربتی دواپر کے زمانہ مین عجائب غرائب معاملے ظاہر ہونگے وہ قادر برحق
جو سب ہی نرالا ہی نارد کو حکم فرماوی گا کہ وہ گن یعنے فرشتہ جسکا نام ساید کے ہے

اوسے کہدے کہ زمین پر جاکر ایک مٹھی خاک لاوے اور اوس خاک کو برہما کی
حوالہ کرے مولانا عبدالرحمن چشتی لکھتے مین کہ اون لوگون کی بولی
مین برہما اللہ کے حکم سے خلقت کے بنانیکے لئے مقرر ہی اور نارد بھی دیوتہ
یعنے فرشتہ ہی جو اوس وقت ملکی کاملون پر اوترتا تھا مہادیو نے فرمایا کہ پہر نارد
جاکر اللہ کا پیغام اوسکو پہونچا دیگا اور کہے گا کہ قادر حق نے کمال محبت سے
یہہ خدمت تجکو فرمائی ہی وہ چاہتا ہے کہ اوس خاک سے ایک شخص پیدا کرے
جب نارد نے بات تمام کی سا بد ہی فرشتہ کی دلمین خیال آیا کہ نہین معلوم نارد
اپنے طرف سے کہتا ہی یا اللہ نے مجھے حکم فرمایا ہی تحقیق کرنیکے واسطے وہ اللہ کی
ذات پاک کی طرف رجوع ہوا کہ مین حاضر ہون کیا حکم ہوتا ہی جو کچہہ حکم ہو وہ
کام ابہی پورا کرون بغیر تالوا ور زبان کے آواز آدی گئی جو کچہہ ہمنے فرمایا تہا
وہ اوسنے تجہسے کہا تو کلال یعنی کمہار چار صورت والیکی یعنی برہما کی جا اور اوس سے کہہ ایک
شخص کو ٹھیک درست کرکے بناوے کہ بہت زور والا اور خوبصورت آگ کی طرح
ہو یعنے اتنا حسن اور جمال اور کمال رکہتا ہو کہ کوئی اوسکے طرف دیکھہ نسکے اور پہلا
نام اوسکا دنیا ہوگا اور دوسرا نام اوسکا آدم ہوگا جب برہما اوسکے قالب کو
موجود کر دیگا مین اوسکو ایسی قبولیت دونگا کہ تمام خلقت کے لوگ اوسکی تعظیم کرینگے
اس بیچ مین پاربتی نے مہادیو سے کہا کہ جس شخص کے اسطرح کی کمال اوس
قادر برحق نے بیان فرمائی وہ کس وقت پیدا ہوگا مہادیو نے فرمایا کہ دواپر کے

زمانہ سے تین ہزار سال باقی رہینگے جب آدم پیدا ہونگے ای پاربتی وہ گندہ پتّت یعنے فرشتہ آسمان سے زمین پر آکر کہے گا کہ ای مای زمین ایک مٹھی خاک اپنی مین سے دے زمین اوسکو جواب دیگی کہ اے بیٹا مین ہرگز تجکو مٹی نہین دونگی مجکو معاف رکھہ کہ وہ چاہتا ہی کہ ایسا شخص مجسی پیدا کرے جو بہت گناہ کریگا نہ جگ کریگا نہ دان دیگا نہ برت رکھے گا نہ تیرت جاویگا فائدہ چار صورتکے یہہ معنی ہین کہ برہما کے چار سر ہین جیسا کہ ہندونکی کتابونمین لکھا ہی اس مین کچہ تعجب کی بات نہین ہی اور ان لفظونکا مطلب یہ ہی کہ آدم کی اولاد مین ایسی لوگ بہی ہونگے جو جگ یعنے نماز نہین پڑہین گے اور دان یعنے زکوۃ نہین دینگے اور برت یعنی روزہ نہین رکہنگے اور تیرت یعنے زیارت کو نہین جاوینگے یعنے جو مقام زیارت کے اونکی لئے مقرر ہونگے جیسے کعبہ اور بیت المقدس اون مقامونمین بہت لوگ نہین جاوینگے اور اللہ کے لئے نماز اور روزہ بہی نہین کرینگے اور اوسکے نام پر بہی نہین مہادیو فرماتے ہین کہ پہر وہ جچہہ یعنے فرشتہ زمین کی باتین سنکر پلٹ کر آسمان پر چڑہ جاویگا اور اپنی جگہہ پر کہڑا ہوگا اور اس حوال کو اللہ تعالے کے سامنے عرض کریگا اوسوقت وہ قادر برحق جو بڑا جاننے والا ہی جم سی یعنی روح کے نکالنے والے فرشتے سے فرماویگا کہ تونے دیکہا یہہ گن یعنے فرشتہ خاک زمین سے نہ لایا روح نکالنے والا کہے گا کہ مین خاک لاتا ہون اوسیوقت آسمان سے زمین پر گر پڑیگا جسطرح مینہہ کا قطرہ جلدی سے گر پڑتا ہی اور زمین کی رضامندی کے بغیر اپنا ہاتہہ لمبا کرکے

ایک مٹھی خاک لیکر برہنہا کے آگے جاوے گا برہنہا کہے گا شاید تو جم ہی کہ تو نے یہہ
کام کیا کہ بن رضامندی زمین کے تو مٹی لایا وہ فریاد کر رہی ہے ہاں میں اس مٹی سے قالب
بناؤں وہ کسطرح برکت والا ہوگا روح تو نکالنے والا جواب میں کہیگا کہ اوس
قادر برحق نے جو کچھہ حکم فرمایا میں بجالایا تجکو جو قالب بنانے کا حکم ہوا ہی تو بجالا او
تکرار مت کر کہ اس میں کچھہ فائدہ نہیں فائدہ جیسا مہادیو نے خبر دی تھی ویسا ہی ظہور
میں آیا مولانا محمد شبلی حنفی آکام المرجان میں لکھتے ہیں کہ امام ابن جریر نے لکھا ہے کہ
ہمسے فرمایا موسے نے جو ہارون کے بیٹے اونہوں نے اپنی سند ابن عباس اور ابن
مسعود تک اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اصحابوں تک پہونچائی کہ اللہ تعالے
نے حضرت جبرئیل کو زمین کی طرف بھیجا تاکہ اوسمیں سے مٹی اللہ کی پاس لاویں زمین نے
کہا میں تجھسے اللہ کے پناہ میں آتی ہوں کہ تو مجھہ میں سے کچھہ مت لے وہ پلٹ گئے
اور اوسمیں سے کچھہ نہیں لیا اور عرض کیا ای رب اوسنے پناہ مانگی میں نے اوسکو پناہ دے
پھر اللہ تعالے نے میکائیل کو بھیجا زمین نے اونسے پناہ مانگی اونہوں نے پناہ دی
اور پلٹ گئے جسطرح حضرت جبرئیل نے کہا تھا اونہوں نے بھی کہا پھر اللہ نے ملک الموت کو
زمین کی طرف بھیجا زمین نے اونسے پناہ مانگی اونہوں نے فرمایا میں بھی اللہ کے
پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ پلٹ جاؤں اور اوسکا حکم بجا نلاؤں اونہوں نے
زمین کے اوپر سے مٹی لی اور ملادی ایک جگہہ سے نہیں لی اونہوں نے مٹی سرخ
اور سفید اور سیاہ میں سے لیا اسی لئے آدم کی بیٹی کئی کئی طرح کے ہوے پھر اوس مٹی کو

لیکن چڑہ گئے اور مٹی کو بھگویا یہانتک کہ چکنی مٹی ہو گئی اب سنو کہ شاید نام یا حضرت
جبرئیل کا ہی یا حضرت میکائیل کا ہر زبان مین فرشتونکے نام الگ ہین جیسے اوس
زبانمین جناب ملک الموت علیہ السلام کا نام ہی مہادیو فرماتے ہین کہ اے پاربتی
وہ تین ہزار سال جو دواپر کے زمانہ سے باقی رہین گے اونمین پانسو برس مین پہلا
کو قالب کی ٹہیک کرنے مین گذرین گے پاربتی نے پوچہا کہ قالب ہم کیا انسو برس
مین بناویگا اوس خاک کو کس پانی سے گوندہیگا اور کس آگ مین پکاویگا بیان تو فرماؤ
ہون جلد جواب فرمائے مہادیو نے فرمایا کہ اے میری بی بی اوس تن و برہم کی
پیشانی سے پانی ٹپکیگا اوس پانی سے وہ خاک گوندہی جاویگی اور وہ آگ جو
برہما کی آگ امانت رکہی ہی اوس آگ سے پکاویگا **فائدہ** پیشانی کا لفظ جو اللہ تعالے
کی حق مین آیا ایسی لفظین قران اور حدیث مین بہی بہت ہین اللہ کا منہہ اور
اوسکا ہاتہہ اور اوسکا قدم سب جگہہ یہہ مطلب سمجہنا چاہئے کہ بندونکا سا منہہ
اور بندونکا سا ہاتہہ نہین بندونکا سا قدم نہین ہم نہین جانتے کہ اوسکا منہہ
کیسا ہے اور ہاتہہ اور قدم کسطرحکا ہی کیونکہ ہم یہہ نہین جانتے کہ وہ آپ کسطرحکا ہے
اب یہہ سمجہنا چاہئے کہ وہ پانی بہی اللہ کا بنایا ہوا ہی پیشانی سے ٹپکنے کا یہ مطلب نہین
معاذ اللہ خود بلکہ مطلب یہہ ہی کہ اللہ تعالے اپنی پاس اپنی قدرتسے اوس پانی کو موجود
کردیگا کہدیگا کہ موجود ہوجا وہ موجود ہو جاویگا اپنی ذات پاک کی پیشانی
کی پاس اوس پانی کو اپنی قدرتسے موجود کرکے فرشتونکے پاس ٹپکاویگا مہادیو

فرماتے ہین کہ تمام قالب آدم کا برہما اپنے ہاتھہ سے بناویگا لیکن سر او رمنہہ کے بنانے مین برہما حیران ہویگا اوس وقت وہ قادر برحق غیب سے اپنی قدرت کا ہاتہہ ظاہر کر کے آدم کے چہرے کو اپنے ہاتہہ سے بناویگا او سوقت برہما اس حالکو دیکہہ کر جدا ہو جاوے گا اور ادب سے کہڑا ہو جاویگا بعد اوسکے ایک دوسرا ہاتہہ آدم علیہ السلام کے سر پر ظاہر ہوگا پہر وہ قادر جسکو سب کچہہ قدرت ہی اور اوسکی طرح کا کوی نہین ہی وہ قادر برحق آدم کے سر پر ہاتہہ رکہہ کر اپنی قدرت کے منہہ سے آدمکے کان مین ہوا پہونک دیگا وہ خاک جو قالب کے درمیان مین ہوگی باہر اوڑجاویگی اور پہونکنے کے وقت اچہی آواز آدم کے بدن مین ظاہر ہوگی اور وہ ذات پاک جسکی طرح کا کوی نہین ہی آدمکی سر سے پاؤن تک اوسکے بدنکی تمام ٹکڑون مین اپنی ذات کا سایہ ایسا ظاہر کریگا کہ خود کہیر لیگا فائدہ روح کو بہی اللہ ہی نے بنایا ہی جسطرح بدن کو بنایا ہی روح بہی ہوا کے مانند ہی ہوا کے پہونکنے کا یہہ مطلب ہی کہ اللہ تعالے نے جو روح آدم علیہ السلام کی بنائی اوس روح کو اپنی قدرتکی منہہ سے آدمکے بدن مین پہونک دیگا اور جسوقت اپنی بنائے ہوے روح کو آدم کی بدن مین پہونکیگا اوسوقت اللہ تعالے اپنی ذات پاک کا نور بہی آدم کے اوپر اوسکے سر سے پاؤن تک ظاہر کریگا اوسکا نور آدم کو کہیر لیگا یعنے جسم کو اور روح کو اور دلکو سبکو کہیر لیگا جسطرح اوسنے اپنی ذات پاک کو اپنی عرش پر ظاہر کیا ہی اوسطرح پر اپنی تئین آدمکی تمام جسم اور روح پر ظاہر کریگا سبب اسکے بہوت سے لوگ اس جگہہ پر دہوکا کہاتے ہین روح کو کہتے ہین کہ معاذ اللہ

اللہ کی بنائی ہوئی نہین ہی خود اللہ ہی بول رہا ہی روح کو سمجھے ہین وہ لوگ بیشک
بی ایمان ہین اور کافر ہین اللہ تعالے نے جو قران شریف مین فرمایا ہی نفخت فیہ
من روحی یعنے پہونکون مین اوسمین اپنی روح کو ــ یعنے اپنی بنائی ہوئی روح کو
یعنے سب فرشتونسے فرمایا کہ آدم کو مٹی سے بنانیوالا ہون پہر جب اوسکو ٹہیک
کر چکون اور پہونکون اوسمین اپنی روح کو ــ یعنے اپنے بنائے ہوسے روح کو
تو تم اوسکے آگے سجدے مین گر پڑیو اپنی روح کا مطلب بی ایمانون نے سمجہا اتر
کہ خود اللہ آپ آدم ہین سما گیا اپنی روح آدم مین ڈالدی وہ لوگ کہتے ہین کہ بوڈ
کو پہچانو ہر ہر گہٹ مین اللہ ہی بول رہا ہی یا اللہ بی ایمانونکو ایمان دے تیری رحمت
بہت بڑی ہی پردے غفلت کی اوٹہا دے کہ تیری بنائی چیز ونکو الک اور تجکو
الک پہچانین آمین جو لفظ اللہ نے حضرت آدم کے حق مین فرمایا ہی وہی لفظ
حضرت عیسے کے حق مین بہی فرمایا ہی حضرت مریم جو حضرت عیسے کی مان ہین اونکی
ذکر مین اللہ تعالے فرماتا ہی فنفخنا فیہا من روحنا یعنے پہونکدے ہمنے اوسمین یعنے مریم مین
اپنی روح مطلب یہ ہی کہ حضرت عیسے کی روح جو اللہ کی بنائی ہوئی ہی وہ روح
اللہ نے حضرت مریم مین ڈالدی حضرت مریم سے حضرت عیسے کو بن باپ کی پیدا کر دیا
نصاری اس جگہہ یہہ مطلب سمجہتے ہین کہ معاذ اللہ اللہ نے خود اپنی روح حضرت مریم مین
ڈالدی اور خود آپ ہی اللہ اونکے پیٹ سے پیدا ہوا جو بات نصارے نے حضرت
عیسے کے حق مین کہی وہی بات تمام کے مسلمانون نے ہر ہر آدمی کی حق مین ہی

ان نئے ایمانون نے نصارے کے بھی کان کاٹے اس زمانے نکلے ہی ایمان فقیر کہتے ہین
کہ اگلے زمانہ کے جتنے کامل درویش تھے معاذاللہ سب کا یہی عقیدہ تہا سب جہوٹونکا
یہی قاعدہ ہی کہ بڑے بڑے سچے لوگون پر تہمت جوڑتے ہین اور رکھتے ہین وہ سب
ہمارے راہ پر تھے جسطرح نصارے نے حضرت عیسی کی باتونکا مطلب بدل رکہا تہے
اوسی طرح ان نئے ایمانون نے اگلے اولیاونکی باتونکا مطلب بدل رکھا ہی اس مقام
مین دیکھو مہادیو نے پہلے ہواکے پہونکنے کا بیان فرمایا یعنے وہ روح جو اللہ نے
بنای ہی اوسکے پہونکنے کا ذکر کیا پھر دوسرے بات اور بتای کہ اوسوقت اللہ
تعالے اپنا نور بہی آدم کی اوپر پہیلا دیگا روح کا بدن مین ڈالنا الگ بات ہے
پہر اپنے نور کا آدم علیہ السلام کے تمام بدن پیر اور روح پر ظاہر کرنا یہہ دوسری
بات ہی اللہ تعالے قران شریف مین قیامت کے ذکر مین فرماتا ہی واشرقت الارض
بنور ربہا اور چمک اوٹھی گی زمین اپنے رب کی نور سے یعنی قیامت کی دن اللہ تعالی
اونسی حساب لینے کی لئے زمین پر آویگا اوسکی نور سی زمین روشن ہو جاویگی اسی طرح
سمجھنا چاہئے کہ جب اللہ اپنی بنائی ہوئے روح آدم علیہ السلام کی بدن پاک مین
ڈالنی کی لئے آدم سی نزدیک ہوا اوسوقت اپنا نور حضرت آدم کی تمام جسم پر اور روح
پر پہیلا دیا حضرت شیخ فریدالدین عطار اللہ اونکی درجے بلند فرماوی اس جگہہ فرماتے ہین
شعر گر نبودی ذات حق اندر وجود ۔ اب و گل را کے ملک کردی سجود ۔ یعنی اگر
اللہ کی ذات پاک کا نور اوسوقت حضرت آدم کی جسم پاک پر اور روح پاک پر

ظاہر ہوتا تو فرشتے پانی اور مٹی کو کب سجدہ کرتے اسکا مطلب یہ کہ اللہ نے جو فرشتون کو
حکم کیا کہ تم آدم کے آگے سجدہ کرو یعنے آدم کی یون تعظیم کرو اس سے یہ حکمت تھی کہ اللہ نے
اپنی تجلی کو اوس وقت حضرت آدم کے جسم اور روح پر ظاہر کیا تھا حضرت آدم کو
جب یہ مرتبہ دیا تو فرشتونکو حکم کیا کہ تم آدم کو سجدہ کرو دیکھو اس مٹی اور پانی کا یہ
رتبہ ہے کہ مینے اپنا نور اسپر ظاہر کیا ہے اس باعث سے مٹی اور پانی لائق تعظیم کے ہو گیا
جسطرح کعبۃ اللہ نے اپنا نور ظاہر کیا اور کعبہ حق بات یہ ہے کہ تعظیم کیا اوسکے آس پاس پھرو
اور جسطرح اللہ نے اپنی ذات پاک کو اپنے عرش پر ظاہر کیا اور اپنا خاص مقام ٹھیرا دیا
اس باعث سے فرشتے عرش کے آس پاس پھرتے ہین محمدی شریعت مین سجدہ اپنے سوا کسیکے
لئے نہین فرمایا کعبہ کی تعظیم کے لئے اوسکے آس پاس پھرنا مقرر کر دیا اور یہ حکم فرمایا
کہ جب اللہ کے لئے نماز پڑہو تو اپنا منہہ کعبہ کی طرف کر لو کیونکہ اللہ نے اپنا خاص نور
اوسپر ظاہر کیا ہے اللہ کے لئے سجدہ اور رکوع کرو اور نماز پڑہو کعبہ جو اوسکا خاص گھر ہے
اوسکے آس پاس گھومو اللہ کا نور جو کعبہ پر ظاہر ہوا اس سے کعبہ خدا نہین ہو گیا جو کوئی
کعبہ کے لئے نماز پڑہیگا کافر ہو جائگا حضرت موسے کے وقت مین طور پہاڑ پر اللہ نے
اپنا نور ظاہر کیا پہاڑ ڈہے پڑا حضرت موسے بیہوش ہو کر گر پڑے جو ایک بار اللہ نے
ایک درخت مین سے حضرت موسے کو پکارا اور اونسے باتین کین جو کوئی اوس درخت
کو خدا سمجھے وہ کافر ہے اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام کے جسم پر اور روح پر اللہ نے
اپنا نور ظاہر کیا اس سے اونکی روح خدا نہین ہو گئے اور جسم بھی خدا نہین ہو گیا

جو کوی کہے کہ اونکی روح اللہ کی بنای ہوی نہین خود خدا سمایا ہی جو یہ سمجھی وہ کافر ہی
اور جسنی کہا کہ جسم اور روح دونو کو اللہ نے بنایا پھر اللہ نے اپنا نور جسم پر اور روح پر
ظاہر کیا جسنے یون سمجھا وہ دین محمدی پر قایم ہوا یا اللہ اس فساد کے وقت کی آفتونسی
ہمارا ایمان بچائیو آمین مولانا عبد الرحمن چشتی اس رسالہ مین دوسری جگہ
لکھتے ہین کہ اگلے ہندون مین اوتنان چارج اپنی کتاب کلمانچال مین جمن کی بات
کو رد کرتا ہی کیونکہ جمن کہتا تہا کہ معاذ اللہ روح کو کسی نے نہین بنایا ہی خود بخود آتی ہی
اور جاتی ہی اوتنان چارج اس بات کو رد کرتا ہی اور کہتا ہی کہ تو بولا کرتا ہی مخلوق آتمان
اور پرم آتمان سو مخلوق یعنی پیدا کیے ہوے آتمان اسی روح کو کہتے ہین اور پرم آتمان
خدا کو کہتے ہین جو ہمیشہ سی ہی مطلب یہ ہی کہ جمن کافر تہا روح کو کہتا تہا کہ اللہ کے
بنای ہوی نہین سو چارج نے اوسکا کفر توڑا اور اوسکو خوب قائل کیا یہ جو مہادیو نے
فرمایا کہ اللہ تعالے چہرہ حضرت آدم کا اپنی ہاتھ سے بناویگا پھر دوسرا ہاتھ اونکے سر پر
رکھ کر ہوا کو یعنے اوتہای ہوی روح کو اونکے بدن مین پھونکیگا اوسکے موافق قرآن
مجید مین بہی فرمایا ہی خلقتہ بیدی یعنے بنایا مینے اوسکو اپنے دونو ہاتھونسی یہان بہی
وہی بات یاد رکھنا چاہیے کہ ہم نہین جانتے کہ اللہ کا ہاتھ کیسا ہی اتنا جانتے ہین
کہ کسی بندیکا سا ہاتھ نہین مہادیو فرماتے ہین ای پاربتی دوا پر کے زمانہ کی موافق
وہ بڑی عمر پاویگا اور تمام خلقتون مین ساری خلق سی بہتر ہوگا اوسکی آنکھین نیلوفر
کے پہول کی طرح پر کہلی ہوی ہونگی اور اوسکا چہرہ چودھوین رات کی نہاروں

چاندون کے برابر روشن ہوگا فائدہ یہ جو فرمایا کہ دواپر کے زمانہ کے موافق اسکا مطلب کہ جیسے عمرین اول اول جیون کی وقت مین یعنے ست جگ مین ہوتی تہین ویسی لنبی عمر تو اوسکی نہین ہوگی لیکن دواپر کے زمانہ کی مناسب بڑی عمر ہوگی سو حضرت آدم علیہ السلام نے ہزار برس کی عمر پای جیسا حدیث محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت ہی مہادیو فرماتے ہین ای پاربتی برنہا جب اسکی ذات پاک کا نور آدم کی ہستی مین یعنی جسم اور روح مین ظاہر دیکہیگا بالاختیار ہوکر اپنی تئین آدم کے نثار کرکے اونکو سجدہ کریگا ای پاربتی اوسوقت اوس قادر برحق کا حکم خلقتون کو ہوگا کہ آدم کو سجدہ کرو سارے دیوتہ اور رشن اور رکہسر اور دیتیہ اور گنہکہار اور راچہس وغیرہ سب ایکبار سجدہ مین منہہ لاوینگے ای پاربتی جب ساری خلق کی سب لوگ آدم کی سجدہ مین منہہ لاوینگی ایک دیوتا جسکا نام بہوت ہی یعنے عزازیل وہ سجدہ نہین کریگا اور رشک کی غلبہ سی آدم علیہ السلام کی حقارت مین زبان کہولیگا کہ ہم سب خلق سی بدتر ہی کیونکہ ہماری خلقت آگ سی ہی جو پاکیزہ عنصر ہی اور اسکو خاک کثیف مردار سی بنایا پہر وہ ساری دیوتون سی کہیگا کہ ای عزیزو انصاف کرو مین کیونکر اوسکو سجدہ کرون ای پاربتی بہوت جان بوجہہ کر اپنی تئین اوس بڑی قادر داما کی حکم سی برخلاف کریگا کیونکہ سارے دیوتے خود دیکہینگے کہ اوس بڑی قادر نے آدم کو اپنی ہاتہہ سے بنایا اور اپنی نور کو اوسکے قالب مین پہونکا پہر اسپر سجدہ سے انکار اور نافرمانی کریگا فائدہ یہان جو یہ لفظ ہی کہ اپنی نور کو اوسکے قالب مین پہونکا

اسکا یہ مطلب کہ روح جو اسد کی بنای ہوی ہے اوسکو یہان یون کہا کہ اپنا نور یعنی
اپنا بنا ہوا نور جیسے روح کو اسد نے فرمایا کہ میری روح یعنی بنای ہوی روح اور روح
کو نور اسلئے کہا کہ روح نورانی اور روشن چیز ہے خصوصا خاص بندونکی روح جسکو وہان ہو ا
کہا تھا اوسی کو یہان نور کہا ہے و قوف نہ کہ ایسے ہی لفظونسے دہوکا کھاتے ہین
اور شرک مین پہنس جاتے ہین یا اسد شرک اور کفر سے بچا یو آمین جہاد یو فرماتی
بر نہیا یہ حال و یکہ کر سب یہ تون سمیت اوسکو سجدہ کرینگا اور بہوت وا اور نادانی کی
غلبہ سے اپنے تئین آپ سے واکر یگا آسمان پر نہ آسمانون کی آسمان پر یعنی عرش پر اور نہ
بر نہیا کی مقام مین اور نہ ہمارے مقام مین اور نہ دیوتہ کے مقام مین اور نہ کندہر بکی
یعنی فرشتونکی مقام مین اور نہ کمسر ونکی یعنی درویشونکی مقام مین اور نہ راجاونکی
آگی اور نہ جوگیوںکی آگے کہ یہ شخص اوسکو جگہہ نہین دیگا وہ درمیان آسمان اور
زمین کی سرگردان رہیگا اور یاد رہے غرور سب بلاونسی بڑی بلا اور سب عیبونسی
بدتر ہے عقلمند وہ ہے کہ اسد کی ذات پاک کو حاضر ناظر جانکر سب چیزونکی ساتھہ او
ستہ رہے جو اوسنے آدم علیہ السلام کو حقارت کی نظر سے دیکہا وہ دوزخ مین جا دیگا
فائدہ جیسا جہادیو نے خبر دی ویسا ہی ظہور مین آیا معلوم ہوا کہ بہوت نام
ابلیس کا ہے اسد تعالی نے یہ قصہ قرآن شریف مین بہت جگہہ پر بیان فرمایا ہے کہ ہمنی
فرشتونسی کہا کہ آدم کو سجدہ کرو سب فرشتونے سجدہ کیا مگر ابلیس نے تہا نا اور گہمنڈ
کیا اور وہ کافرونمین سے ہوگیا اسد نے فرمایا ای ابلیس تونی کیون سجدہ نکیا

اوسکو جسکو مینی اپنی دونو ہاتھونسی بنایا ابلیس بولا مین اوس سے اچھا ہون تونے مجکو
آگ سی بنایا ہی اور اوسکو مٹی سی بنایا ہی اللہ تعالی نے فرمایا نکل دور ہو تجھ پر میری
پھٹکار ہی انصاف کے دن تک ابلیس بولا ای رب مجکو ڈھیل دی اوس دن تک کہ لوگ اوٹھائے
جاوین یعنی جسدن تو سب انکو زندہ کر کی اوٹھاویگا اوس دن مین زندہ رہون اللہ نے
فرمایا تو اونہین لوگون مین ہی جنکو مہلت دی گئی ہی ایک جانے ہوئی وقت تک سورہ کہف
مین اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ابلیس جنون مین کا تہا اوسنے اپنے رب کا حکم نمانا بہلا پہر تم اوس سے
اور اوسکی اولاد سی دوستی کرتے ہو اور وہ تمہارے دشمن ہین ابلیس نے کہا ای رب جو تونے
مجکو گمراہ کیا تو مین آدم کی اولاد کو خراب کرونگا انکو زمین مین بہار دکھاؤن گا
اونکی آگی سی اور پیچھے سے اور اونکی داہنی سے اور اونکی بائین سی آونگا مگر جو تیری خاص بندی ہین
اونکو نہین بہکا سکونگا اللہ تعالی نے فرمایا کہ جو تیری راہ پر چلینگے مین تجھ سی اور اونسی
دوزخ کو بہر دونگا مجاہد یون فرماتی ہین ای یار تہی آدم علیہ السلام کو وہ بڑا قادر سات
ولایتونکی بادشاہی عنایت فرماویگا نہایت قوت اور زور اور سخاوت اونکو دیگا
تمام علم اگلون اور پچھلونکا اونکو سکہلاویگا فائدہ اللہ تعالے قران شریف مین
فرماتا ہی اللہ نے آدم کو سب نام سکہلائی پہر اون لوگونکو فرشتونکے سامنے کیا اور فرمایا
مجکو ان چیزونکی نام بتلاؤ اگر تم سچے ہو فرشتے بولے تو پاک ہی ہمکو کچہہ علم نہین مگر جتنا تونے
سکہلایا بیشک تو ہی ہی جاننے والا حکمت والا اللہ نے فرمایا ای آدم تو اونکو نام ان کی بتلا
جب آدم نے سب نام اونکو بتلا دیئی اللہ نے فرمایا کہ مینے تمسے نہین کہا تہا کہ مین جانتا ہون چھپی

آسمانون کا اور زمین کا اور جانتا ہون جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھہ تم چھپاتی تھے
آکام المرجان مین ہی کہ ابن عباس نی فرمایا ہی کہ اللہ تعالی نے حضرت آدم کو نام بتلای
انسان اور جانور اور زمین اور پہاڑ اور اونٹ اور گدہا اسی طرح سب قومون وغیرہ
کی نام بتای مجاہد نے ابن عباس کی زبانی فرمایا کہ برتن اور دیگ کا بہی نام بتایا مجاہد نے
فرمایا کہ ہر جانور کا اور ہر اوڑتے جانور کا اور ہر چیز کا نام بتلایا ربیع نی فرمایا کہ فرشتونکی
نام سکہلای زید کے بیٹے عبد الرحمن نی فرمایا کہ اونکی اولاد کی نام اونکو سکہلای صحیح بخاری
اور صحیح مسلم مین ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ قیامت کو دن ایمانوالی لوگ
جمع ہونگی اور کہینگی اگر ہم اپنی رب کی طرف سفارش ڈہونڈتی پہر آدم کی پاس آوینگی اور کہینگی
تم باپ ہو سب آدمیون کی اللہ نے تمکو اپنی ہاتہہ سی بنایا اور اپنی فرشتون سے تمہاری سامنی
سجدہ کرا دیا اور تمکو ہر چیز کی نام سکہلای آگی پہر یہ بیان ہی کہ حضرت آدم شفاعت سی
انکار کرینگی آخر کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی حکم سی بار بار سفارش کرینگی یا اللہ اپنا
دیدار اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ہمکو نصیب کر آمین توراۃ شریف کی پہلی سورۃ
کی دوسری باب مین لکہا ہی کہ اللہ تعالی نے میدان کی ہر ایک جانور اور آسمان کی پرندونکو
زمین سے بنا کر آدم کی پاس بہیجا تا کہ دیکھے کہ وہ اونکی کیا نام رکھی سو جو آدم نی ہر ایک جانور
کو کہا وہی اوسکا نام ٹہیرا اور آدم نی سب مواشیون اور آسمانکی پرندون اور ہر ایک
جنگلی جانور کا نام رکہا مہادیو فرماتے مین ای پاربتی ساری خلقت آتشی وغیرہ
اونسی یعنی آدم علیہ السلام سی ڈرینگی آدم تمام خلقتون پر غالب ہونگی اور زمین مین گہر بنا کر

آباد ہونگے اور تمام زمین کو اپنے قبضہ مین کرینگی پاربتی نی مہادیو سی پوچھا کہ جستوقت
اسطرح کا شخص حسن اور جمال والا اور ہمت والا اور پہچان والا خاک سی پیدا
ہوگا عورت اوسکی لئے کہانسے پیدا ہوگی مہادیو نے فرمایا کہ اوسکی عورت اوسکی
بائین پسلی سی پیدا ہوگی جیسی چودہوین رات کا چاند اور اوسکا بدن خالص سونیکی
طرح روشن ہوگا پہلی دن سولہ برس کی پیدا ہوگی وہ اوسی وقت اوسکے ساتھہ
عیش کریگا اور اتنا حسن کیتی ہوگی کہ کامرت کی عورت کی مانند اوسکو سمجھینگی پاربتی
اور اکثر لوگ اوسکی حسن کو دیکہہ کر کہینگے کہ یہ پاربتی ہی اور آدم کو مہادیو کہینگے
اور تو میرے ساتھہ کیلاس پہاڑ مین بیٹھی رہیگی اور طرح طرح کی نئے نئے تماشی
دیکھےگی **فائدہ** فی الحقیقت ایسا ہی ظہور مین آیا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نی حدیث مین خبر دی ہی کہ حوا بنائی گئین آدم کی بائین پسلی سی یعنی حضرت
حوا جو حضرت آدم کی بی بی تہین اونکو اللہ تعالی نے حضرت آدم کی بائین پسلی
سی بنایا توراۃ شریف جو اللہ نے حضرت موسی کو دی ہی اوسمین لکھا ہی کہ اللہ تعالی
نی حضرت آدم پر نیند ڈالدی جب وہ سو گئے اللہ تعالی نے اونکی پسلی سی عورت
کو بنایا اور اوس جگہہ پر گوشت بھر دیا قرآن شریف مین اللہ تعالی نی کئی جگہہ پر
بیان فرمایا ہی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ای آدم تو اور تیرا جوڑا باغ مین رہو اور جہان
چاہو کثرت سی کہاؤ مگر اوس درخت کی پاس نجاؤ نہین تو تم گنہگار ہوجاؤگے
ابلیس نے جاکر بہکایا اور کہا تم اسں درخت کو کہاؤگے تو تم دونو فرشتے ہوجاؤگے

یا ہمیشہ جیو گے قسم کہا کہ میں تمہارا بھلا چاہتا ہوں دونو نے اوس درخت کو چکھا
اسنے پکارا کیوں میں نے تمکو نہیں کہدیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہی دونو
بولے ای رب ہمنے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر تو ہمکو نہ بخشیگا اور ہم پر رحم نہ کریگا تو ہم
تباہ ہوجاوینگے اللہ نے فرمایا اوترو تمکو زمین میں رہنا ہوگا اوسمیں جیوگے اوسمیں
مروگے اوسی میں سے نکالے جاؤگے یعنے قیامت کے دن زمین میں سے زندہ کرکے اللہ تمکو
نکالیگا حضرت آدم اور حضرت حوا دونو زمین پر اوترے دونو سے اولاد پھیلی مہادیو
فرماتے ہین ای پاربتی پہلا بیٹا جو آدم علیہ السلام کی عورت سے پیدا ہوگا اوسکا
نام برنیلا ہوگا جسم میں بہت قوی ہوگا اور اکثر عجائب چیزیں اوس سے ظاہر ہونگے
پھر ایک لڑکی پیدا ہوگی حضرت آدم اوس لڑکی کو اوس لڑکے کی نکاح میں حوالہ
کرینگے اور برنیلا اپنی بی بی کو ہمراہ لیکہ آدم علیہ السلام سے جدا ہوکہ زمین پر
آباد ہوگا تھوری مدت میں اولاد اوسکی بہت ہوجاینگی اور متصرف عالم میں
ہوگی اور دوسرا بیٹا ہنسیلا نام ہوگا وہ لیسا بہادر اور زور آور ہوگا کہ سارے دنیت کو یعنے
جنونکو اپنا تابعدار کریگا جو کوئی اوسکی تابعداری کریگا اچھا رہیگا نہیں تو وہ اوسکو ہلاک
کریگا اور آدم علیہ السلام کی بی بی سے ایک اور لڑکی پیدا ہوگی حضرت آدم اوسکو ہنسیلا کی نکاح
میں دینگے فائدہ اوسوقت بہائی کا نکاح بہن سے اللہ تعالی نے درست کہا تھا پھر حضرت موسی کی
توراۃ میں حرام کردیا قرآن میں بھی حرام کردیا مہادیو فرماتی ہین بعد اوسکے تیسرا بیٹا اونسے پیدا ہوگا
اوسکا نام دہنگی ہوگا وہ بیچ باپ یعنی دور ہوگا یہ بہار برشن او جھ ... اسکو قبول نکرینگے وہ سب عبادتین

بندونکی دین کی منسوخ کریگا یعنی موقوف کردیگا اور جس جگہ پہ ہمارا عبادتخانہ ہوگا
وہ اوسکو توڑ کر گرا دیگا اور طرح طرحکی قباحتین یعنی برائیان جو ہماری دین کے خلاف ہین
اختیار کریگا اور ساری فعل اور عبادتین و معاملی ہماری ہیں تونکی برخلاف کریگا فائدہ جاننا
چاہیے کہ عبادت کہتی ہین بہت بڑی تعظیم کو اور اوسکو فارسی مین پرستش اور ہندی
مین پوجا کہتی ہین سوایک بڑی تعظیم تو وہ ہی جو اللہ کی لیے خاص ہی ویسی تعظیم کسی
دوسری کی نہین ہوسکتی وہ تعظیم یہی کہ اللہ کو اکیلا سب کا مالک مختار سمجھ کر اوسکی
سامنی اپنے تئین جھکانا طرح طرحکی عاجزی اوسکی آگی کرنا یہ سمجھ کر کہ ہر چیز کا اختیار اوسکی
ہاتھ مین ہی اوسکی بن حکم ذرہ نہین ہل سکتا یہ تعظیم کسی دوسرے کی لئے کسی مانہ مین
درست نہین ہوسکتی کیونکہ اللہ کا دوسرا کوی نہین وہی اکیلا ہمیشہ سی ہی وہی اکیلا
سب کا بنانیوالا ہی کسی زمانہ مین کوی اوسکا ساجھی نہین ہوسکتا اوسنے کسی
زمانہ مین کسی بندے کو اپنی بندگی اور غلامی سی باہر نہین کیا اور کسیکو خود مختار نہین
کر دیا کہ جو چاہی سو کرے اور اوسپر بکیڑ نہو فرشتی جنکو اللہ نے نور سی بنایا ہی وہ بہ
سب اوسکی بندے ہین اوسکی دہشت سی ڈرتے ہین بن اوسکی مرضی کسیکی سفارش
نہین کرسکتی اوس سے بڑہ کر بول نہین سکتی اوسکی حکم سی کام کرتے مین جو حکم ہوتا ہی
بجالاتے ہین جو کوی فرشتونکو یا پیغمبرونکو خود مختار سمجھ کر تعظیم کریگا وہ بیشک
کافر اور مشرک ہی اب سمجھنا چاہیئے کہ اللہ کی جو خاص بندی ہین اللہ تعالی سارا
فیض دین اور دنیا کا اور سب بندونکو اونکی وسیلی سی دیتا ہی اسی لئے اونکی بہی

کچھہ تعظیم مقرر کی ہی دلمین اونکو اپنی سی بڑا سمجھنا اور اونکا ادب کرنا اور اونسی محبت رکھنا
اور اونکی تعریفین کرنا اتنی تعظیم تو اونکی ہر زمانے مین اللہ نے اپنی بندونپر فرض کی ہی
اور بعضی تعظیمین ایسی ہین کہ ایک زمانہ مین اون تعظیمونکا حکم کیا دوسری زمانہ میں اون
تعظیمونکو منع کیا جیسے اونکو اللہ کا پیارا بندہ سمجھکر تعظیمی سجدہ کرنا فرشتونکو
اور سب جنونکو حکم کیا کہ حضرت آدم کو تعظیمی سجدہ کرین قرآن شریف مین آیا ہی
کہ حضرت یوسف کو اونکی ماں باپ نی اور گیارہ بھائیون نی تعظیمی سجدہ کیا اس
تعظیم کو محمدی شریعت مین اللہ نے موقوف کردیا سجدہ فقط اللہ نے اپنی ہی لئی
رکھا دوسری تعظیم یہ کہ اونکا دھیان کرنیکی لئے اونکی تصویر بنایا توراۃ مین حضرت
موسی کو حکم ہوا کہ ایک صندوق بناؤ اور اوسکے اوپر دو فرشتونکی تصویرین
بناؤ لوگ اوس صندوق کو دیکھکر اللہ کی عبادت کرنے آتے تھے منظور یہ تھا کہ فرشتونکی
تصویرین دیکھکر فرشتونکا بھی دھیان آوے کہ وہ اللہ کی خاص بندی ہین اب اللہ نے
محمدی شریعت مین تصویر بنانا موقوف کردیا اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمادیا کہ تصویر بنانی والے دوزخ مین جاوینگے مطلب یہ ہی کہ جب سی اللہ نے منع کردیا
اوسوقت سی جو کوئی بناویگا دوزخ مین جاویگا جس کام کو اللہ نی توراۃ مین حکم فرمایا تھا
اوسکو حرام کردیا اور جو کوئی پچھلی حکم کو چھوڑکر پچھلی حکم پر چلی وہ اللہ کا تابعدار نہین بلکہ
ضدی اور باغی جہنمی ہی اب سنو کہ ہندوونکی اگلی کتابونسی ثابت ہوتا ہی کہ اگلی
زمانہ مین دیوتاؤنکی یعنے فرشتونکی اور خاص بندونکی تعظیم کا یہ طریقہ تھا کہ

اونکی تصویرین بناکر سامنی رکھتی تھی اور اون خاص بندونکا دھیان جماتی تھے اسمین حکمت یہ تھی کہ فرشتونکا اور خاص بندونکا دھیان خوب جما رہی اور اونکی محبت دلمین رچی رہی اور دھیان کرتے کرتے اونکی اچھی خصلتین اس شخص مین آجاوین جو شخص جسکے دھیان مین بہت رہتا ہی اوسکی خصلتونکا اثر اوسکی دلپر پیدا ہو جاتا ہی وہی خواص اوسکو بھی اللہ دیتا ہی مہادیو کے اس قول سی معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالی نی دیوون اور جنون کو ایسی تعظیم فرشتونکی بتائی تھی جب حضرت آدم کو پیدا کیا تو حضرت آدم کا رتبہ فرشتونسی بڑھا دیا سب فرشتونکا اور جنونکا اونکی سامنی سر جھکایا تو فرشتونکی تعظیم کا جو طریقہ دیوونکو بتایا تہا وہ منسوخ کردیا یعنی موقوف کر دیا اسکا بیان آگی بھی آویگا اگر اللہ چاہیگا اس جگہہ پر مہادیو نے حضرت آدم کی تین صاحبزادونکا ذکر کیا سو ظاہر یون ہی کہ برنیلا قابیل کو کہا اور ہنسیلا ہابیل کو کہا ہی کیونکہ توراۃ شریف سی ثابت ہی کہ پہلی قابیل پیدا ہوی پھر ہابیل پیدا ہوی پھر قابیل نی ہابیل کو ناحق مار ڈالا اور قرآن شریف مین اللہ تعالی نے یہ قصہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا ہی کہ آدم علیہ السلام کی ایک بیٹے نے اپنی بھائی کو مار ڈالا اور یہ بھی توراۃ شریف سی ثابت ہی کہ قابیل اللہ کے حضور سے چلا گیا اور عدن کی پورب طرف نود کی سرزمین مین جا رہا اور قابیل سی حنوک پیدا ہوا یہانسے معلوم ہوا کہ اوسوقت تک خون کی بدلے خون کا حکم نہین ہوا تھا پھر توراۃ شریف مین حضرت نوح علیہ السلام کی طوفان کی بعد لکہا ہی کہ اللہ تعالی نے حضرت نوح سی فرمایا کہ مین

آدمی کی جانکا بدلہ ہر ایک آدمی کے ہاتھہ سے کہ اوسکا بھائی ہے لونگا جو کوئی آدمی کا
لہو بہاویگا آدمی ہی سے اوسکا لہو بہایا جاویگا ان آیتون سے معلوم ہوا کہ اوسوقت سے
خونکے بدلے خون کا حکم ہوا یہ جو تیسرے صاحبزادیکا ذکر ہے جنکا نام
دہنکی لکہا ہے یہ ذکر حضرت شیث علیہ السلام کا ہی حضرت شیث علیہ السلام جب پیدا
ہوے تو توراۃ شریف مین لکہا ہی کہ حضرت حوا نے فرمایا کہ اللہ نے مجکو ہابیل کے بدلے
دوسرا بیٹا دیا اسلیئے اونکا نام شیث رکہا عبرانی مین شاث کی معنی ہین بانتو راۃ شریف
مین ہے کہ حضرت شیث حضرت آدم کی صورت پراور اونکی مانند ہوے سو یہادیونے
حضرت شیث کی شجاعت اور بہادری کو یون بیان فرمایا کہ وہ بیباک لیکن ڈرہونگے
اللہ کے سوا کسیکا ڈر نمانینگے بر ہنما اور بشن اور مہیش جو تین فرشتے ہین اس بات
کو قبول نکرینگے کہ یہ ہماری بہت بڑی تعظیم کرین کیونکہ فرشتے اونکو اپنے آقا حضرت
آدم کا جانشین سمجہینگے حضرت شیث اس طریقے کو موقوف کردینگے جو دیوون
مین پہیلا ہوا تہا کہ فرشتونکی تصویرون کو سامنے رکہہ کر اونکی بڑی تعظیم کرتے
تہے اسطرحکی عباد تخانے جسمین تصویرین ہونگی وہ توڑ دالینگے آگے بڑہ کر یہ بیان
آتا ہی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالی نے پیدا کیا دیوون کو حکم ہوا کہ تم
پہاڑون اور جنگلونمین اور تاپوون مین رہو کہ جینے ساری زمین آدم کی اولاد
کو دی یہانسے معلوم ہوتا ہی کہ جب جنون کو زمین پر رہنا منع ہوا اور اونکا ملک
آدمیون کو ملا او نکے عباد تخانے توڑے گئے کیونکہ وہ شریعت آدمیونکی واسطے نہین تہی

آدمیونکو اسد نے نئی شریعت دی اور جنونکی شریعت مین بھی بہت بڑا رتبہ
اونہین کا تھا جو اللہ کی یاد مین مشغول ہتے تھے اونکو فرشتونکی خدمت مین ہنے
کی حاجت نہین تھی **مولوی** محمد علی صاحب نے سوط اسد الجبار مین لکھا ہی کہ سنز
بید اینکمد حجر بید مین ہی کہ اوسکی پہچاننے سی تمام جہان تابعدار اور دیوتا سب
تابعدار ہو جاتے ہین پہر مین کسکے واسطے جگ کرون یعنی اسد کے پہچاننے سی سب
فرشتے تابعدار ہو جاتے ہین سو مین فرشتونکی بڑی بڑی تعظیمون مین کیون مشغول
رہون اور ست اسر اینکمد حجر بید مین ہی کہ جسکو ایسا علم ہو وہ کسواسطے جگ کرے کیونکہ
جو جگ کا نتیجہ دینے والا ہی اوس تو ایسی سمجہ والا اونچا ہی اور بہت بڑا ہی یعنی فرشتے
جو جگ کا نتیجہ اسد کے حکم سے دیتے ہین اونسے اسد کا پہچاننے والا بہت افضل ہی وہ کیون
فرشتونکی یاد مین اور اونکی دہیان مین زیادہ مشغول رہی تتیر اینکمد حجر بید مین لکھا ہی
کہ جو اس قول کے موافق عمل کرے وہ دیوتاؤن اور فرشتون سی بلند مرتبہ پاوے
بلکہ اونکا راہ بتانے والا اور سردار اور سفارشی ہو جاوے اور سرب بید اینکمد
حجر بید مین ہی کہ کل جہان کو جگ کی چیزونکی طرح سمجھی اور آتما کو یعنی اسد تعالی کو آگ
کی جگہہ پر جانے پہر اوسمین ہوم کوی پہر جو مرتبہ تمام دیوتاؤنکا ہوا وسی زیادہ اوسکا
ہووے **فائدہ** جگ ایک طریقہ تعظیم کا تھا کہ غلہ اور میوہ اور بہت چیزونکو
فرشتونکی نیاز سمجھکر آگ مین جلا دیتی تہی اسی جلا دینی کو ہوم کہتی ہین سو اس جگہہ یہ مطلب ہے کہ
جسطرح آگ مین غلہ اور میوہ وغیرہ سب جل جاتا ہی اسطرح اسد کے عشق کی آگ

اور اوسکے دھیان مین سارے جہانکو اپنے دھیان سے مٹاوے تو اوسکا مرتبہ سب
فرشتونسے زیادہ ہی وہ فرشتونکی تعظیم کیعوض ان بجالاوی ہان اتنا سمجھے رہی کہ فرشتے اللہ کے
اچھی بندے ہین اونکا ادب اور لحاظ رکھی سوطا اسد الجبار مین ہی کہ بید یہ بات ظاہر ہی
کہ جگ دیوتاؤنکے تعظیم کے لئے ہوتا تھا چنانچہ چہاندوک اپنکہد شام بید وغیرہ مین
صاف لکھا ہی کہ جگ تین دیوتاؤنکے واسطے ہوتا ہی بشن رودر آفتاب اور بید مین
یہ بھی لکھا ہی کہ آفتاب باوجود اسقدر شرف اور منزلت کے اوس نورکا ایک ذرہ ہے
یعنے اسد کے سامنے اوسکی شان و شوکت کچھ بھی نہین ہی اور بید وغیرہ سی خوب ثابت
ہی کہ برہمن وغیرہ لوگون نے دیوتاؤنکی واسطے جگ کیا ہی یہ طریقہ فرشتونکی تعظیم کا
حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت مین اسد نے موقوف کردیا مگر معلوم ہوتا ہے
کہ جنونکے واسطے وہی شریعت قایم رہی یہانتک کہ ہمارے حضرت صلی اسد علیہ
وسلم کو اسد تعالی نے ایسی شریعت دی کہ سب آدمیون پر اور سب جنون پر اوس
شریعت پر چلنا فرض کردیا سرب بید اپنکہد ججر بید مین ہی کہ حیف ہی اوسپر جو ایسی
ذات پاک کو چھوڑ کر کسی دیوتا کی خوش کرنیکو جگ کرے ایسی داناہی کو چھوڑ کر
مین کسواسطے جگ کرون اور جگ کی بید مین بھسون خلاصہ یہ کہ فرشتونکی
تعظیم مین اور اونکی دھیان مین مشغول رہنا اون لوگونکے واسطے تھا جنکے عقل
ناقص ہے اور اونکا دل ایکا ایک اسد کی یاد مین نہین لگسکتا اونکی واسطے پہلی پہل
یہ طریقہ تھا سری کشن جی نی بتیسری لی دہیا مین حکم دیا کہ دیوتونکی واسطے جگ کر تاکہ

وہ تیرے مدد کرین جو دیوتونکی نذر کریگا وہ اوسکی مراد بر لاتمین سنگی اگر کوئی بدلہ نہ دیوے
تو چور کے برابر ٹہیرینگے ظفر مبین مین ہی کہ سری کشن جی نے کرشن گیتا مین شلوک
۴۰۔۳ مین فرمایا کہ بیوقوف ہین جو میری صورت بناتے ہین کرشن کینا کی ۳۰۰ اشلوک
مین ہی کہ جاہل دیوتون اور ستارونکو پوجتے ہین اشلوک ۳۰۔۳ مین ہی کوتاہ عقل
دیوتونکی پوجا سے جو پھل پاتے ہین وہ جلد جاتا رہتا ہی اور اونکا حشر اونکے ہمراہ ہوتا ہی
مگر اصل مطلب سے محروم رہتے ہین ان سب باتونسے یہ ثابت ہوتا ہی کہ ہنود کے
کامل لوگ دیوتاونکی یعنے فرشتونکی تعظیم مین اور دھیان مین مشغول ہینکو بہت
بڑا رتبہ نہین جانتے تھے بلکہ اونکا مطلب یہ تھا کہ چند روز فرشتونسے دل لگاؤ
پھر اللہ کی یاد مین ڈوب جاؤ اصل مطلب وہی ہی اوسے محروم رہنا بڑی بدنصیبی ہی
پھر یہی تاکید کرتے تھے کہ اونکو اللہ کا شریک مت سمجھو یعنے جو فائدہ اونسے پہونچتا ہی
اوسکو اللہ ہی کی طرف سے سمجھو ظفر مبین مین ہی کہ سری کشن جی نے ۵۔۴۔۱۶ اشلوک مین فرمایا
ہی کہ جو کسی شئے کو ہمیشہ قرار دیتا ہی اور بغیر دلیل اوس سے دل لگاتا ہی وہ جاہل
مطلق تموگنی ہی دیکھو کسی شئے مین سب چیزین اگینین کو ہی اللہ کے سوا کسی چیز کو
خدا ٹھیرادے وہ جاہل ہی غارت کرنیکے قابل ہی مہابھارت پرب ۱۲ مین ہے کہ
راجہ بھرت کے باپ نے جب خدائی کا دعوی کیا اپنی تصویرین بنا کر لوگونکو دین کہ
ان مورتونکو پوجین ایک مدت کے بعد راجہ بھرت حاکم ہوا اوسنے تمام خلق کو اللہ
تعالی کے پوجنے کا حکم کیا اور جو کوئی اس بات کو نمانتا تھا وہ اوسکو قتل کرتا تھا

اور فرمادیا کہ اون تصویرونکو جہان دیکھین توڑ ڈالین اور جلادین کرشن گیتا کی
۹۔۲۳ جو دیوتاؤنکو اور پیرونکو پوجتا ہی اوسکا حشر اونکی ہمراہ ہوتا ہی اور جو جنیات
کو پوجتا ہی اوسکو وہ اپنے ہمراہ لیجاتے ہین اور جو اللہ تعالی کو پوجتا ہی وہ اوسی ملجاتا
فائدہ اللہ کا پوجنا یہ ہی کہ اوسکو سہلانے برائی کا مختار جانکر اوسکی تعظیم کرنا
ایسی تعظیم کسی بندیکے لئے کرنا کفر ہے اور رونکو پوجنے سے مراد فقط تعظیم ہی کہ اونکو
اللہ کا بندہ مقبول جانکر اونکی تعظیم کرنا اور اونسے فیض لینا اور یہ سمجھنا کہ فیض
سب اللہ کی طرفسے اور اوسکے حکم سے ملتا ہے کرشن گیتا کی ۶۔۱۵ مین ہے جو جپ
اور ریاضت کرے ایشر کی ہیت کرے یعنی خالص اللہ کے واسطے کرے اب جاننا
چاہئے کہ اللہ تعالی نے محمدی شریعت مین بعضی بعضی تعظیمین فرشتون اور پیغمبرون
کی موقوف کردین مگر وہ جو اونکی اصل تعظیم تہی دلمین اونکی محبت رکہنا اور اونکا
دہیان کرنا اور اونکی تعریفین کرنا اس طریقہ کو اللہ نے ہماری شریعت مین یون
جاری کیا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر ایسا قران اوتارا کہ اوسمین جابجا
اللہ کی تعریف ہی کہ وہ اکیلا ہی اوسکے سوا کسیکو کچہ اختیار نہین ہی اوسکے ساتہہ
جابجا فرشتون اور پیغمبرون کا ذکر اور اونکی اچھی خصلتونکا ذکر اور اونکی تعریفین
جابجا موجود ہین اس قران مین اللہ نے دونو باتونکو اگٹہا کردیا کہ جو کوئی اوسکو
دل لگاکر پڑہے اللہ کو خوب پہچانے اور اللہ کی محبت اور اوسکے فرشتون اور پیغمبرون
کی محبت اوسکی دل مین جمی رہے اللہ تعالی آپ ہر نعمت کا دینے والا ہی مگر اوسنے

دستور یون رکھا ہی کہ ایک کے وسیلہ سی ایک کو دیتا ہی فرشتون اور پیغمبرون
اور اولیاؤنکا جب کوی ذکر کرتا ہی اور اونکی تعریف کرتا ہے تو اللہ تعالی اونکی
پاک ارواحونکا فیض اور اثر اوسپر ڈالتا ہی جسطرح اللہ تعالی سورج کی گرمی ہمپر
ڈالتا ہی ہر شخص دیکھ لیوے کہ جسوقت اچھے لوگونکا ذکر ہوتا ہی اوسوقت اوسکی دلکا
کیا حال ہوتا ہی اللہ کی محبت کا اور اچھے بندونکی محبت کا اثر تھوڑا یا بہت جسقدر
اللہ کو منظور ہوتا ہی اوسقدر دلمین صاف معلوم ہوتا ہی یہ طریقہ جو اللہ نے ہماری
محمدی شریعت مین رکھا ہی اوس طریقہ سے نہایت عمدہ اور بہتر ہے جو اگلی لوگونکے
وقت مین دستور تھا کہ اچھے لوگونکا تصور یون کرتے تھے کہ اونکی تعریفین کرکے
اونکی تعظیمین کرکے اونکو بلاتے تھے ہماری شریعت مین بعضی تعظیمین وہ ہین جنکو
اللہ نے صاف صاف حرام کردیا اور اوسکو کفر کی نشانی ٹھیرادیا جیسی مورت بنا
تعظیمی سجدہ کرنا اور ایک طریقہ تعظیم کا وہ ہی جو قران مین ہمارے واسطے مقرر کردیا
اور حکم فرمایا کہ اللہ کا ذکر کرو اور اوسکو یاد کرو اسکی ساتھ جابجا یہ بھی تاکید
کردی کہ پیغمبرونکا ذکر کرو اور اونکو یاد کرو جو کوی قران اور حدیث مین فرشتون
اور پیغمبرونکا حال اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اونکی اولاد پاک کا اور اونکی
اصحابونکا احوال اور اولیاؤنکی کتابون مین اولیاؤنکا احوال دیکھتا ہی یا پڑہتا ہے
اللہ تعالی اونکی پاک ارواحونکا فیض اور اثر اوسکو پہونچاتا ہی وہ شخص اوس
فیض اور اثر کو پہچانے یا نہ پہچانے جنکا دل اللہ نے روشن کیا ہی وہ پہچانتے ہین

جنکو اتنی سمجھ نہین ہے وہ نہین سمجھتی کہ یہ اثر کس چیز کا ہی مگر یہ جانتے ہین کہ اللہ
نعمت کا دینے والا ہے بعضی تعظیمین ہین جنکو ہماری شریعت مین حکم کیا نہ منع کیا اوس
طرح کی تعظیمین پچھلے زمانہ کی بزرگون نی کسی ضرورت سے کین ہین پچھلے زمانہ مین امت
محمدی کی بہت کامل لوگون نے ایسا کیا ہے کہ اللہ کے نامونکا وظیفہ اس نیت سے
اور اس غرض سے پڑہا کہ فرشتے ہماری پاس آوین اور اللہ کے حکم سے ہماری
مدد کرین ایماندار جن ہمارے تابعدار ہو جاوین اوسکی ساتھہ فرشتون اور پیغمبرون اور
اولیا ونکی نام انکو بھی جپا ہی اونکا تصور اور دہیان خوب لمبی جاکر بیٹھے ہین اگرچہ اونکی
دہیان اور تصور سے کوئی ایماندار خالی نہین ہی مگر اس دہیان کو ذرا بڑہا دیا جس
بات کی کچھہ اصل شریعت مین پائی اوسکو ذرا بڑہایا اللہ تعالے نے چونکہ ان باتونکو
صاف صاف منع نہین کیا تھا اللہ تعالی نے اس طریق مین بہی اون لوگونکو بڑے
بڑے فیض عنایت فرمائی مگر یہ طریقہ ہر شخص کو نچاہیئے اس مین بڑے بڑے کھٹکے ہین
جو شخص کسی بڑے درجے والیکو بلاتا ہی اوسکی خاطر اور اوسکا لحاظ ای نہایت لازم
ہوجاتا ہی جو کوئی اونکی مرضی کے خلاف کوئی بات کرتا ہی سزا پاتا ہی اور جو اللہ کا
کلام پڑہتا ہی اور جو طریق اوسنے بتلایا ہی اوس طریق پر اللہ کے اچھے بندونکو
یاد کرتا ہی اوسکے بن بلاے اللہ تعالی اپنی خاص بندونکو اوسکی مدد کے لیے
بہیجدیتا ہی مگر پچھلے بزرگون نے یہ راہین اس ضرورت سے نکالین کہ کسی طرح
لوگونکا دل نیکی کی طرف لگو اگر اونسے کہتے ہین کہ اللہ کی محبت کامل دلمین رکھو تو

اونکا دل ادہر نہین آتا پہلے اچھے بندونسے دنیا ہی کی غرضونکے واسطے دل لگادین اور اونکی خدمت مین رہین کسی طرح دنیا سے دل ہٹے کیا عجب ہے کہ اس وسیلہ سے اللہ سے دل لگ جاوے یا اللہ اپنا عشق اور اپنے پاک بندونکا عشق عنایت فرماوین مہادیو فرماتے ہین کہ ہمارے دین مین جو جو برے کام ہین وہ اونکی شریعت مین اچھے ہوجاوینگے جن کامونکو اللہ نے اب منع فرمایا ہے اونکا کرنا اب برا ہے اونہین کامونکا اوسوقت اللہ حکم کریگا وہی کام اوسوقت مین اچھے ہوجاوینگے اسکا مطلب اون بیانونسے صاف کھل جاتا ہی کہ دیود کی شریعت مین اللہ تعالی نے گاے کی تعظیم کا حکم کیا تھا آدمیونکو گای کی ذبح کرنیکا حکم کیا پھر فرمایا کہ اونکے سب کام اور عبادات اور معاملے ہمارے دیوتونکے برخلاف ہونگے یعنے اوس شریعت مین اللہ کی عبادت کا طریقہ بہی دوطرحکا ہوگا اور آپس کے معاملون مین بھی نئے نئے حکم دیگا اس عبارت کا مطلب یہی ہے جو لکھا گیا اگر کسی ہندوکے دلمین یہ وسوسہ آوے کہ مہادیو نے معاذ اللہ اونکی ہجو کی ہے کہ وہ ہمارے دین کو مٹادینگے تو اسکا جواب یہ ہی کہ آگے بڑہ کر دیکھو مہادیو نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کیسی کیسی تعریفین کین ہین اور یہی فرمایا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساری اگلی شریعت کو موقوف کرکے اپنی شریعت ساری خلقت کو سکھلاوینگے معلوم ہوا کہ مہادیو اگلی شریعتونکے منسوخ ہونیکو برا نہین جانتے تھے آگے بڑہ کر یہ بھی ذکر آتا ہے کہ مہادیو نے فرمایا کہ آدم کی

اولاد مین وہ لوگ ہونگی جو اللہ تک پہونچی ہونگی سوا اللہ کی کسی طرف
رجوع نکرینگی اور دیوتہ کی پوجا بالکل چہوڑ دینگے دیکہو یہان بہی مہادیو
اون لوگونکی تعریف کرتے ہین جب مہادیو سب جگہہ اون لوگونکی تعریف
کرتے ہین جو اگلی شریعت کو منسوخ کردینگی تو بیشک اونکا مطلب یہان بہی
یہی ہی کہ حضرت آدم کے تیسری صاحبزادے جو دیوتونکی شریعتکو منسوخ کردینگی
وہ بہت اچہی ہونگی اس جگہہ پر لفظین صاف نہین ہین تو اون لفظون کا
مطلب اور جگہہ سی صاف سمجہہ لو یہ جو فرمایا کہ برنہما اور بشن اور مہیش اونکو
قبول نکرینگی اسکا یہ مطلب ہرگز نہین کہ معاذ اللہ فرشتی اونسی ناراض ہونگی
بلکہ مطلب یہ ہی کہ فرشتی اونکو بہت بڑا رتبے والا سمجہہ کر اپنی تعظیم مین مشغول
رہنی کے لئی قبول نکرینگی فرشتونکی تصویرین بنا کر اونکا دہیان جاننا اس
راہ کو وہ صاحبزادی آدم علیہ السلام کی موقوف کرینگی اور برائی کا لفظ جو
فرمایا اسکا یہ مطلب ہرگز نہین کہ وہ فعل اونکی حق مین بری ہونگی قباحت
اور برائی مین یہ قید لگادی کہ ہماری دین مین یعنی جو فعل ہماری دین مین
اب بری ہین کیونکہ اللہ نے اون فعلون کو منع کیا ہی وہی فعل اوسوقت
مین اچہے ہوجاوینگے کیونکہ اللہ اوسوقت مین اون فعلونکا حکم دیگا جتنی
فعل اور جتنی طریقے اللہ کی عبادت کی اور آپسکے معاملی ہونگی وہ سب نئی
ہونگے اللہ نئی شریعت اوسوقت مین بہیجیگا معارج النبوۃ مین لکہا ہی

کہ حضرت شیث علیہ السلام انسانون اور جنون کی اکثر فرقہ پر پادشاہ تھے
مہادیو فرماتے ہین کہ چوتھا بیٹا آدم علیہ السلام کا بدمہال نام پیدا ہوگا اور
پانچ ولایتین اپنی حکومت کے نیچے لاویگا اور دیوتہ اور ردینت سے بھی مار دہاڑکے
زور سے محصول لیگا جو کچہہ کبھی نہوا تھا وہ کریگا اور ملک کی سب راجہ اوسکی
تابعداری کرینگے اور اوسکے تابعدار ہونگے اور طریقہ نئے شریعت کا ظاہر
کریگا فائدہ دیکھو حضرت آدم کے چوتھے صاحبزادی کے حق مین بھی فرمایا کہ
وہ نئی شریعت کو ظاہر کرینگے اور دیوتون سی یعنے وہی تیسرے قوم جو نور اور
آگ سے بنائی گئی ہین اور ردینت سے یعنی جنون سی جو آگ اور ہوا سے بنائی
گئی ہین سب سے محصول لینگی خلاصہ یہ کہ اللہ تعالے نی حضرت آدم علیہ السلام کی
اولاد کو سب دیؤون اور جنون اور دیوتون پر حاکم کیا جنہون نی مانا وہ اچھی رہے
جنہون نے نمانا اونہون نی سزا پائی محمد بن جریر طبری کی تاریخ جو عربی مین تھی
اوسکا ترجمہ فارسی مین ابو علی محمد بلعمی نی کیا ہے اوسمین کیومرث پادشاہ کی
حال مین لکہا ہی کہ وہ پہلا پادشاہ جہان کا ہے بعضی لوگ کہتے ہین کہ یہ نام
آدم علیہ السلام کا ہے یہہ قول عجم والون کا ہے بعضون کا قول یہ ہی کہ حضرت شیث
علیہ السلام کے بیٹے جنکا نام قینان ہی وہی کیومرث ہین وہی پہلی پادشاہ
جہان کی ہین ابن مقنع نے لکہا ہے کہ جب قینان پادشاہی پہ بیٹھے فوج
جمع کی اور جنون سے لڑنے کو گئے اور مسلمانونکی علما یون فرماتے ہین کہ کیومرث

حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیون مین سی ہین جب حضرت شیث علیہ السلام نی
وفات پائی آپس مین بہائیون مین موافقت نرہی کیومرث اوٹھہ کھڑے ہوے
اور اپنے فرزندونکو لیکی دماوند پہاڑ پر تشریف لے گئی اور وہان ٹھیرے اولاد کی
بہت کثرت ہوئی اوس جگہہ شہر بنائے کیومرث بہت خوبصورت اور نیک
نیت تھے اوس جگہہ پر دیو تھے اسد کی مدد سے سب دیؤن کو وہان سی نکالدیا
اونکا ہتیار ایک لکڑی اور ایک کوپین تھا اوسپر اسد کا بہت بڑا نام لکھا ہوا
تھا جس جگہہ کوئی دیو اور پری تھا اسد کے نام کی زور سے اوسکو بہکا دیتے تھے
اور سب اونسے ڈرتے تھے اور بھاگتے تھے اور کیومرث کی ایک صاحبزادی اونہین کے
طور پر تھی بڑے بہادر تھے اون کا نام پُشنگ تھا وہ ہمیشہ پہاڑون پر رہتی تھی
اور اسد کو پوجتی تھی تاریخ طبری مین بہت بڑا قصہ اونکی لڑائی کا لکہا ہے کہ
اونہون نی دیؤن سے لڑائی لڑے اور لکھا ہے کہ اوس زمانہ مین دیو اور پری
ظاہر تھے آدمیون سے پوشیدہ نہین تھی تمام ہوا بیان تاریخ طبری کا ظاہر ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ مہادیوجی نی جو حضرت آدم علیہ السلام کی چوتھے صاحبزادے کا
حال بیان فرمایا ہی وہ بھی کیومرث ہین واللہ اعلم پھر تاریخ طبری مین لکہا ہی
کہ کیومرث کی ایک بیٹی تہین اونکا نام ماریہ تھا اونکا ایک بیٹا تھا کیومرث نے
اوسکا نام سیامک کہا سیامک کا ایک بیٹا ہوا اوسکا نام اوشہنگ تھا اور
بعضے کہتی ہین کہ اوشہنگ مہلائیل کی بیٹے تھے قینان کی پوتے تھے اوشنگ

جب پادشاہ ہوے اونہون نے ساری زمین کو لے لیا اور خلق کو اسد کی طرف بلایا
اور دیوونکو آبادیون سے نکالدیا اوشہنگ دین اسلام پر تھے اوسنکے بعد طہموث
پادشاہ ہوے آتش پرست لوگ کہتے ہین کہ وہ بتونکو پوجتے تھے یہ بات غلط ہو
وہ اسد کو پوجتے تھے اور حضرت ادریس علیہ السلام کو دین پر تھے اسد تعالی نے
اونکو ایسا زور دیا تھا کہ ابلیس کو اور دیوؤن کو اونہون نے اپنا تابعدار کرلیا تھا
اور اونکو حکم کیا تھا کہ خلق کی درمیان مین سے باہر چلے جاؤ اونہون نے سب کو آبادی سے
باہر نکالدیا جنگلون اور دریاؤن مین پہنچ فارسی بولی اونہین سی شروع ہوئی اور خط
اونہون نے لکھا امام ابن اثیر جزری رحمۃ اسد علیہ تاریخ کامل مین لکھتے ہین کہ امام ابو جعفر
طبری کی کتاب بڑی معتبر ہے کیونکہ وہ امام ہین اونکی باتین بڑی پکی ہین اونہین علم
اور صحیح عقیدہ اور سچائی جمع ہے مہادیو فرماتے ہین اے پاربتی اسی طرح
آدم علیہ السلام کی بی بی سے پہلی بیٹا پیدا ہوگا بعد اوسکے لڑکی اور ہر ایک لڑکی
ایک بیٹے کو سونپی جاویگی سب اکیس بیٹے اور بیس بیٹیان اونسے پیدا ہونگی فائدہ
امام احمد قسطلانی مواہب مین لکھتے ہین کہ حضرت آدم جب حضرت حوا سے ملی بیس
بار کے پیٹون مین چالیس لڑکے پیدا ہوی مہادیو فرماتی ہین کہ اون سبون مین سے
دو بیٹون کو ایک لڑکی کی باعث سے دشمنی پیدا ہوگی وہ بیٹا اپنے بھائی کو
قتل کرکر اور اوس لڑکی کو اپنے ساتھ لیکر ملک کونسلاکی طرف جاویگا اور وہان
جاکر زور اور حکومت بہت پیدا کریگا اور چاندی اور سونا پہاڑ کی کھانون مین سے

نکال کر خلقتونکو دیگا اکثر لوگ زمین کی اوسکی سخاوت کی خبر سنکر اوسکے آگی جاوینگے
اور اپنی خواہش کی موافق سونا اور چاندی پاوینگے اور وہ بیٹا آدم کا بڑا بادشاہ
ہوگا اور یہ گناہ کہ اپنے بہائی کو مار ڈالا اس گناہ کی ملامت سی عبادت بہت کریگا
اور ہمیشہ نیلا لباس پہنیگا **فائدہ** درمنثور مین ابن جریر اور عبد بن حمید اور ابن منذر اور ابن ابی
حاتم سی لکہا ہے کہ حضرت آدم کی لڑکا اور لڑکی جوڑوان پیدا ہوتے تھے تو ایک پیٹ کی
لڑکی کا نکاح دوسری پیٹ کی لڑکے سی کر دیتے تھی قابیل کی بہن ہابیل کی بہن سی
زیادہ خوبصورت تھی ہابیل نی چاہا کہ قابیل کی بہن سی نکاح کرے قابیل نی نمانا اور
کہا وہ میرے ساتھ پیدا ہوئی ہی اوس سے مین نکاح کرونگا اور ان دونون نی
اللہ کی نذر کی قابیل کی نذر قبول نہوئی اوسنے کہا مین تجکو مار ڈالونگا کہ تو میری بہن سے
نکاح نکرے قرآن شریف مین اللہ تعالی نے یہ قصہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا ہی
کہ آدم کے دو بیٹے اللہ کی نذر لائے ایک کی نذر قبول کی گئی دوسرے کی نذر قبول
نہوئی اوسنے کہا مین تجکو مار ڈالونگا وہ بولا کہ اللہ اونہین لوگون سے قبول کرتا ہی
جو ڈرنے والے ہین اگر تو میری مارنی پر اپنا ہاتھ پھیلاویگا تو بھی مین تیری مارنی کو
اپنا ہاتھ نہین پھیلاؤنگا مین اللہ سے ڈرتا ہون جو ساری جہانکا مالک ہی مین
چاہتا ہون کہ میرا اور تیرا گناہ تو ہی لیکر جاوے اور تو آگ والون مین سی ہوجاوے
یہی بدلہ ہے بے انصافونکا پھر اوسکا جی اپنی بہائی کی مار ڈالنی پر راضی ہوا اوسنے اوسکو
مار ڈالا اور ٹوٹہ پانیوالونمین ہوگیا بعد اوسکے اللہ تعالی نے اوسکی حق مین فرمایا کہ

فائدہ اور وہ جو فرمایا کہ مین بہائی کا قتل چاہتا ہون کہ اوسکی درست ... اور حضرت ... تورات مین اور قرآن مین صاف فرمایا

وہ شرمندون مین سی ہو گیا یعنی اپنی بھائی کی قتل کرنی پر نہایت شرمندہ رہا توراۃ
شریف کی پہلی سورۃ جو پیدایش کی کتاب کہلاتی ہی اوسکی چوتھی باب مین لکھا ہے
کہ قابیل اللہ تعالی کی حضور سے نکل گیا اور عدن کو پورب طرف نود کی سرزمین مین
جا رہا اور اپنی بیوی سی ہم بستر ہوا اور وہ حاملہ ہوئی اور حنوک کو جنی اور اوسنی ایک
شہر بنایا اور اوس شہر کا نام اپنے بیٹے کے نام کے موافق حنوک رکھا **مہادیو** فرماتی
ہین ای پاربتی آدم علیہ السلام کے بیٹون سی اولاد بیشمار پیدا ہوگی ایک شخص سے
ایک ہزار فرزند ہونگے ہزار آدمی سی لاکھ آدمی ہونگی لاکھ آدمی سی کرور ہونگے
اسی طرح گنتی آدم علیہ السلام کی بیٹون کی بیان مین نہین آتے اور وہ لوگ عجب طریقہ
اختیار کرینگے بہت سے لوگ ایک جگہ بیٹھ کر ساتھ ملکر کھانا کھاوینگے اور کپڑون
کو مدت کی بعد دہوینگے اور اس طریق سے ساری جہان مین دخل کرینگے **فائدہ**
یہان بھی وہی مطلب ہی کہ اونکی شریعت مین اللہ کا حکم یہی ہوگا معلوم ہوا کہ دیوتونکے
شریعت مین سب کو مل کر کھانا منع تھا اور کپڑونکو ہر روز دہونیکا حکم تھا سو مہادیو
تعجب کی طور پر فرماتی ہین کہ اللہ تعالی اوس وقت مین نئی شریعت بھیجیگا عجب طرحکی
شریعت ہوگی جو ہماری شریعت سے بالکل الگ ہی بعد اوسکے حضرت آدم کی
اولاد مین جو گنہگار اور بدکار لوگ ہین اونکا ذکر کرتے ہین اور یون فرماتی ہین
اور اونکی گناہ کی غلبہ سی زمین عاجز ہو جائیگی اور چھ ہزار برس وہ نہایت ظلم اور
زبردستی سے تمام ملک کی بادشاہی کرینگی اور بعضی اونمین سی اللہ سے ملنے والے ہونگے

سو اللہ کی ذات پاک کے اور کسی طرف رجوع نکرینگے اور دیوتہ کی پوجا بالکل چھوڑ دینگے
فائدہ دیکھو یہ جو فرمایا کہ اونکے گناہ کی غلبہ سے اسکا یہ مطلب ہرگز نہین کہ کپڑونکا
ہر روز ندہونا اور ساتھہ ملکر کھانا معاذ اللہ اونکی حق مین گناہ ہی گناہ کا مطلب آگی
کھولدیا کہ چھہ ہزار برس نہایت ظلم اور زبردستی سے بادشاہی کرینگے اس ظلم اور
زبردستی کو گناہ کہا ساتھہ ملکر کھانیکو اور کپڑے ہر روز نہ دہونیکو ہرگز گناہ نہین
کہا مطلب یہ ہی کہ اونمین بہت لوگ بڑے بڑے گناہ کرینگے چوری اور زنا اور
خون ناحق اور جادو کرے اور اللہ کا شریک اور وںکو جاننا اور پیغمبرونکو جھٹلانا
اور پیغمبرونکو طرح طرح سے ستانا ایسے ایسے ظلم اونمین پہیلینگے سو ایسا ہی ظہور مین آیا
حضرت آدم کی کچھہ مدت بعد بت پرستی پہیلی کچھہ بزرگ لوگ مرگئے تھے پہلے علم والے
لوگون نے اونکی تصویرین بناکر ادب سے رکھہ ہین تاکہ اونکو دیکھہ کر اللہ کی یاد کا زیادہ شوق
آوے جب علم والے لوگ مرگئے جاہل لوگ اونمین بیتونکو اپنا مالک مختار سمجھہ کر پوجنے لگے
اللہ تعالے نے حضرت نوح کو پیغمبر کیا کہ اپنے قوم کو ہمارا پیغام پہونچاؤ اور ہمارے
عذاب سے ڈراؤ حضرت نوح کی سمجھانے سے تھوڑے سے لوگ ایمان لائے باقی
سب طوفان مین ڈوب گئے ہر زمانہ مین بے ایمان پادشاہون نے طرح طرحکے ظلم
پیغمبرونپر اور ایمان والونپر کئے نمرود بادشاہ نے حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالا
اللہ نے آگ کو ٹھنڈا کر دیا اور حضرت ابراہیم کو بچالیا فرعون بادشاہ مصر نے حضرت
موسے کی قتل کی تدبیر کی اور ایمانوالونپر بڑے بڑے ظلم کئے آخر فرعون خود لشکر سمیت

دریامین ڈوب گیا حضرت موسی کے بعد یہودی کافرون نے بہت پیغمبرونکو قتل
کیا نبیون کا مار ڈالنا یہودیونکی عادت تھی حضرت اشعیا اور حضرت یحیی اور حضرت
زکریا کو شہید کیا حضرت عیسی کے قتل کا ارادہ کیا تھا کہ اللہ نے آپ کو آسمان پر
زندہ اوٹھالیا حضرت عیسی کے بعد تو ایمانوالون پر کافرون نے ہر طرف سے نرغہ کیا
جو کوئی اللہ کا اور پیغمبرونکا نام لیتا تھا اور بتونکو نہین پوجتا تھا بے ایمان بادشاہ
اوسکو بڑے بڑے عذاب دیکر مارتے تھے آخر کو ایمان والے لوگ جنگلون
اور پہاڑون مین جا بیٹھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ دیکھتے تھے کہ سب نبیون نے
خبر دی تھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار سے کافر مارے جاوینگے ایمان والے
امن امان سے زمین مین بسینگے حضرت آدم کے وقت سے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم تک چھ ہزار سال گذرے ہین جیسا حمادیو نے فرمایا کہ چھ ہزار برس تک ظالم
پادشاہ ہونگے حکومت دنیا مین رہیگی اور یہ بھی فرمایا کہ بعضے اونمین سے اللہ کو
ملنے والے بھی ہونگے یعنے پیغمبر اور ولی اللہ کے ہوتے رہینگے مگر وہ تھوڑے ہونگے
چارون طرف سے اونپر نرغہ ہوگا پھر اون اللہ والونکا وہی بیتا بیان فرمایا کہ دیوتہ کی
یعنے فرشتونکی پوجا یعنی اونکی تصویرون کی تعظیم کرنا اونکا دھیان جمانا اونکی تعریفین کرکے اونکو منانا بلانا
جس طریقہ سے دیوتونکی شریعت مین تھا وہ لوگ بالکل چھوڑ دینگے یعنے اونکی
شریعت مین اللہ تعالی اس طریقہ کو موقوف کردیگا اگرچہ تصویر بنانا اگلی شریعتون مین
منع تھا حضرت موسی کو اللہ نے دو فرشتونکی تصویرین بنا کر صندوق پاک پر دہرنیکا

حکم کیا مگر اون تصویرونکی اوس طرحکی تعظیم حضرت موسی کی شریعت مین نہین تہے
جیسے دیوونکی شریعت مین تھی اوسکو اللہ نے حضرت آدم کے وقت سے منسوخ
یعنے موقوف کردیا مہادیو فرماتے ہین کہ چھہ ہزار سال کے بعد مندر نے یعنے مکہ کے
ملک مین کہ دریا کے درمیان مین وہ زمین واقع ہے وہ بڑا قادر اوس مقام مین ایک
عجب طرحکا مخلوق آدم علیہ السلام کی اولاد مین پیدا کریگا جس زمین مین اوسکو پیدا
کریگا وہ زمین لایق بشن کے یعنے جگہہ اوس بڑے قادر کی ہوگی پاربتی نے مہادیو سے
پوچھا کہ جس شخص کو وہ بڑا قادر اس طرحکی برکت والی جگہہ مین پیدا کریگا وہ شخص دیوتہ کے
گھر مین یا رکسر کی گھر مین یا کس جگہہ پیدا ہوگا صاف بیان فرمائیے مہادیو نے فرمایا
اے پاربتی وہ کانت بھوتھ کے پیٹھ سے پیدا ہوگا اور وہ درویش اور معرفت یعنی
اللہ کی پہچان دریا کے برابر رکھتا ہوگا تو اوس سے موتی پیدا ہووے اور اوسکی
عورت کا نام سانک رکھا ہوگا اور وہ تینون چیزن اپنے سے پیدا اور رکھ بید اور
ججر بید پڑھا ہوگا اور چوتھا بید استھربن بید الف لام میم کے حرفون تلک پڑھ کر چھوڑ دیگا
آگے نہ پڑھیگا سوت اور سونک نے بشست سے پوچھا کہ جب وہ معرفت یعنے اللہ کی
پہچان دریا کے برابر رکھتا ہوگا تو کس لیے اللہ کے کلام سے انکار کریگا اور چوتھا بید
تمام کرکے نہ پڑھیگا الف لام میم کے حرف سے چھوڑ دیگا بشست نے جواب دیا
کہ جب برنہما نے چارون بید کلجگ کے زمانہ کے لوگون پر ظاہر کیا یعنے
عنصری دیوتہ اور جن جو تعلیم کے لائق تھے اونکو چارون بید معنی سمیت سکھلادئے

اور تاکید کر دی اور فرمادیا کہ ست جگ کے زمانہ مین سیام بید کے موافق عمل کرین اور
اور تریتا کے زمانہ مین رگھ بید پر عمل کرین اور دواپر کے زمانہ مین ججر بید پر عمل کرین اور
کل جگ کے زمانہ مین وہ بڑا قادر مطلق سے انسانکی خلقت کو پیدا کریگا وہ لوگ اتھرن بید
پر عمل کرینگے اور اتھرب بید مین چاہیئے تھی چار قسم ہین تین قسم کو آدم علیہ السلام عمر اونکے اور فرزند جو درجہ
بدرجہ پیدا ہونگے وہ پڑہینگے اور چوتھی قسم کہ اوسمین مقصد سب بیدونکا ہے سوا
مہامت کے یعنی سوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی بیٹا آدم کا اوسپر عمل نہین
کرسکتا چوتھے قسم کو اگر کوئی مہامت کے بن حکم پڑہیگا کچہ فائدہ نہوگا سو کانت شہوتجہ
یعنے عبداللہ دینداری کی غلبہ سے اتھرن بید کے چوتھی قسم نہین پڑہینگے کہ دوسرے کی
لیئے امانت رکھی ہے اس سے اللہ کے کلام کا انکار لازم نہین آتا یہانتک بات
بشست کی تھی فائدہ عرب کا ملک جزیرہ یعنے ٹاپو کہلاتا ہے یعنی کئی طرف سے سمندر کے
بیچ مین ہے عرب کے ملک کا نام شاید دیوتون کی وقت مین سمندر رنے تھا اور
پھر یہ کہا کہ جس زمین مین اللہ اوسکو پیدا کریگا وہ زمین لایق لشن کی ہوگی ظاہر تو
مطلب ہے کہ فرشتونکے لایق ہوگی اور شاید لشن اوس زبان مین اللہ کو بھی کہتے
ہون کہ مولانا عبدالرحمن نے لشن کے معنی یہ لکھے کہ وہ ملک اوس بڑے قادر برحق کی
ہوگی مطلب یہ کہ وہان اللہ کا خاص مقام ہوگا یہ صاف اشارہ مکہ کی طرف ہے
جہان اللہ کا خاص گھر کعبہ موجود ہے یہ جو آپکے باپ کا نام بتلایا اسکے معنی معلوم نہین

مگر ساتک رکیا کی معنی تو وہی معلوم ہوتی ہے جو آمنہ کے معنی ہین یعنی امن و امان والے لینے سب لوگونکو اوسیر بھروسا ہے کہ وہ بڑے سچی ہو دیگا اور فریب اوس مین نہین سے یہی معنی ہین ساتک رکیا کی یعنے اعتبار رکہنی والی اور یہ جو بیان فرمایا کہ وہ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ دریا کا سا علم رکھتی ہون گو اسکا یہ مطلب نہین کہ ظاہر مین × اوستادون سے علم پڑہا ہوگا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی نے غیب کے عالم مین سب علم اونپر کہولدیا ہوگا اور وہ اوسکو ظاہر نکرینگے سو مہادیو کے بیان سے ثابت ہوا کہ حضرت عبد اللہ کو اللہ تعالی نے غیب کے عالم مین سب کتابین کھلا دین گیے چارون بید جو دیو و نکی زمانہ مین اوتری تھی وہ سب اونہون نے غیب کی عالم مین دیکھ لئی تین بید پورے دیکھے اتھربن بید کے فقط تین حصہ دیکھے یعنی حضرت آدم کی وقت سے حضرت عیسی کی وقت تک جو جو کچھہ پیغمبر و پنپر اوترا اوسکا مطلب اتھربن بید کے موافق ہے وہ بھی اللہ نے دکھا دیا الم تک پڑہ کے چھوڑ دیا یعنے قران شریف کو نہین دیکھا کیونکہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت ہے آپ سے پہلی کوئی اوسپر عمل نہین کر سکتا سو ادب کی راہ سے اوسکو اوس عالم مین نہ پڑہا یہ غیب کے بھید اللہ جسپر کہولتا ہے اونہین کو معلوم ہوتی ہے پھر مہادیو فرماتے ہین ای پاربتی وہ اپنی قوم مین سردار ہوگا سب بستی کی لوگ اوسکے دروازی پر آوینگی اور اوسکی تابعداری کرینگی اول تین بیٹے اوس سی پیدا ہونگی پھر جب چوتھا بیٹا پیدا ہوگا وہ بید اکیلی ہو وے سے نہین ڈریگا اور نہایت شجاعت یعنی بہادری والا اور عرفان یعنی

صفحہ ۹۷ کے بعد ختم صفحہ ہٰذا سہواً رہ گئی ہے

ہوں تم میں ... ری کر وان باتوں سے اونکی ساری قوم اونسے جدا
ہو جاویگی ... انا عبدالرحمن چشتی لکھتے ہیں کہ بیاس نے بھی
کتاب بہونک ... ن میں لکھا ہے کہ آیندہ زمانے میں یعنے کل جگ میں
مہامت پیدا ہ ... اور مہامت کو چون مسلمان لوگ محمد کہینگے
اونکا نشان یہ ہے ... سر پر بدلی سایہ کریگی اور اونکی جسم کا
سایہ نہو گا اور مکھی او ... مین بیٹھے گی اور وہ زمین کو
لپیٹ جاوینگے اور عو ... عبت کرینگے قوت اونکو بہت
ہوگی اور ملک دنیا ک ... تلاش نہین کرینگے اور اونکی سب تلاش
دین کے لیے ہوگے او ... یدا کرینگے اوسکو اللہ کے راہ مین خرچ
کرینگے اور آپ تمام ... دینگے اور عرب کا بادشاہ اونکا دشمن ہوگا
اور وہ اللہ کے دو ... نگا اور وہ قادر دانا اور قدرت والا اونکو
تینتیس ادہیاپرات ... گی مطلب یہ ہے کہ تینتیس سیپاری قرآن کے
او ... ترین گے اور جو کوی اس کتاب کے موافق راہ چلے گا
تا اللہ تک پہونچیگا اوسوقت مین اللہ تک پہونچنے کی دوسری راہ
نہ ہوگے اس جگہ تک کلام بیاس کا تہا پہر مہادیو فرماتی ہین ای
پاربتی مہامت سارے عبادتونکو اور اگلی شریعت کو موقوف
کرکے اپنی شریعت کو ... اوسوقت کے ساری خلقت کو سکہلاوینگے
اور ایسی تلاش کرینگے ا

اسدکی پہچان والا ہوگا اور اوسکا نام حجامت ہوگا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور فیاض نے
فرمایا کہ پہلی تین بیٹے اور پیدا ہونگے مجمع البحار مین مولانا محمد طاہر نے لکھا ہی کہ اکثر
لوگون نے بھی کہا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مان باپ کے اکلوتے بیٹے اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ بعضون نے یہ بھی کہا ہی کہ آپکے بھائی اور بہنیں بھی تھی اور امام ابو یعلی نے
مُسند مین ہی کہ حضرت آمنہ نے فرمایا کہ حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیٹ مین پڑے
توکوئی حمل مینے ایسا نہین اوٹھایا جو آپ سے زیادہ ہلکا ہو اور نہ ایسا جو آپ سے زیادہ
برکت والا ہو اس کلام سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ آپ سے پہلے بھی کچھہ اولاد ہوئی تھی
مولانا جلال الدین سیوطی نے ایک رسالہ مین لکھا ہی کہ کچی سند سے یہ خبر پہونچی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگلی ایک حدیث ہی اوسمین یہ لفظ ہی کہ
میرا ایک بھائی تھا حماد یو فرماتی ہین کہ اونکی وضع دیکھہ کر اونکی ساری
قوم کے لوگ حیران رہین گی نئے طرحکا اونکا احوال دیکھینگی وہ پوست
جو بدن کے آگے ہوتا ہی وہ اونمین نہوگا بعد چند برس کے جب داڑہے
اور مونچھہ نکلی گے تو سوا سر اور داڑہے کی اور کسے جگہہ پر زیادتی بالونکے
نہوگے کہ حجام کی حاجت پڑے اور وہ پوچھا جو اونکے قوم کے لوگ کرتیگے وہ نہ کرینگے
اور اپنی قوم سی کہین گے کہ مجکو اوس قادر وحدہ لاشریک کا یہی حکم ہی کہ اسطرح
کی باتین یعنی پوجا پاٹ کر اور مین سوا اللہ کی ذات پاک کی اور کسی طرف رجوع نہین کرتا

دیکھو یہ سب باتیں اور نشان ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین صاف موجود ہین آپ ختنہ
کئے ہوئے پیدا ہوے تھے اور سوا سر اور ڈاڑہی کی آپ کی جسم پاک پر بہت بال نتھے
آپ نے اللہ کے حکم سے اپنی قوم کو بت پوجنے سے روکا اسپر وہ لوگ دشمن ہوگئے عرب
کی لوگ بتونکو اللہ کا شریک کہتے تھے اور جانتے تھے کہ ہمارے یہ ٹھاکر خود مختار ہین
جو چاہین سو کرین آپ اونسے فرماتے تھے کہ کہو لاالہ الا اللہ یعنی کوئی مالک نہین سوا
اللہ کے وہ لوگ اس کلمہ سے منکر تھے آخر کو آہستہ آہستہ وہ لوگ آپکی دین مین آئے
جنہون نے نمانا وہ قتل ہوے دیکھو ہماری حدیث کی کتابون مین لکھا ہی کہ جب آپ
اپنی دائی حلیمہ کی یہان رہتے تھے ایکبار دہوپ مین تشریف لے گئے ایک بدلی
آپکی ساتھ رہی اور آپ پر سایہ کرتی رہی جب آپ بارہ برس کی تھے اپنے چچا ابوطالب
کی ساتھ ملک شام کی طرف تشریف لے گئے اونہون نے آپ کو اونٹونکی چرانیکو لئے
بہیجا جب آپ تشریف لائے تو ابر آپکے اوپر سایہ کئے ہوئے تھا اور یہ بھی لکھا ہی کہ
آپ کا سایہ نہین پڑتا تھا اور مکھی آپ پر نہین بیٹھتی تھی اور زمین کو لپیٹ لیا اور
معراج کی رات مین مکہ سے براق پر سوار ہو کر تھوڑی دیر مین بیت المقدس مسجد مین
پہونچے جو مکہ سے مہینا بھر کی راستہ پر ہے اور آپ کی رفیقونکا بیان ہی کہ رستا چلنے مین
آپ سب سے زیادہ جلد پہونچ جاتے تھے گویا زمین آپ کے لئے لپیٹی جاتی تھی ہم لوگ بہت
محنت سے چلتے تھے اور آپ بے محنت چلے جاتے تھے اور بہت جلد پہونچ جاتے تھے اور آپکی
بہت سی بی بیان تھین آپکی رفیقون نے فرمایا ہے کہ ہم کہا کرتے تھے کہ آپ کو اللہ نے

تیس مردونکے برابر قوت دی ہے آپ کی سخاوت کا حال اور علم کہانیکا حال حدیثون مین بہت کچھ لکہا ہے اسد نے آپ پر قران اوتارا ہے ہندوونکو لازم ہے کہ بیاس جی کے اس قول کی موافق قرآن پر ایمان لاوین اور اسی راہ پر چلین بیاس جی صاف فرماتے ہین کہ اوسوقت مین اسد تک پہونچنی کی اور کوئی راہ نہوگی مہادیو نے بھی صاف فرمادیا کہ مہامت اگلی سب شریعتون کو موقوف کرکر اپنی شریعت ساری جہانکو سکہاوینگے اس مقام مین اون پنڈتونکا قول رد ہوگیا جو کہتے ہین کہ محمد صلی اسد علیہ وسلم تمہارے واسطے ہین ہمارے واسطے نہین ہین اون پنڈتون کو لازم ہے کہ ہٹ دہرمی سے توبہ کرین اور مہادیو کی خبر دینے کے موافق محمدی شریعت کے تابع ہوجاوین اگر اب اپنی اگلی شریعت پر چلین گی ہرگز اسد سے نہ ملین گا اور دوزخ سے کبہی نہین چہوٹینگے گورکشت جی بھی صاف خبر دیتے ہین کہ جب برہما نے چارون بید ست جگ کی اچہی لوگون کو سکہائے اوسوقت یہ بھی کہدیا کہ ست جگ مین سیام بید پر عمل کیجیو اور تریتا مین رکھہ بید پر اور دواپر مین ججر بید پر اور کل جگ مین اتہربن بید کی چارون قسمون مین سے اپنے اپنے وقت پر عمل ہوگا اتہربن بید کی چوتھی قسم پر محمد صلی اﷲ علیہ وسلم عمل کرینگی سو اتہربن بید کی باتین قران کے موافق ہین اس بید کا ذکر آگے آویگا اگر اسد چاہیگا ہندوونکو چاہیے کہ اپنی نجات کی جلد فکر کرین اور اگر شیطان جو حضرت آدم کی اولاد کا دشمن ہے اور اوسکی فوج لشکر کے لوگ جو جگہہ جگہہ آدمیونکی دلونمین فساد کی باتین ڈالنی کو موجود ہین وہ اگر ہندوونکے دلونمین یہ خیال ڈالین کہ مولانا

عبدالرحمن چشتی نے یہ سب باتین اپنی جی سے جوڑ کر لکھدین ہین تو اس شبہہ کا دفع کرنا
بہت آسان ہی کتابونکو تلاش کر وہنڈو تو نسے پوچھو ابھی اسد چاہی تو سارا حال کہل
جاے گا اور اگر پنڈت لوگ ان کتابونکو چہپاوین تو اونکو ایمان کا چور سمجھو اور اگر
شیطان دلمین یہ خیال ڈالی کہ اپنی برادری سے ڈرو اونکی خلاف کروگے تو عزت
جاتی رہیگی برادری سے باہر ہو جاؤگے اس خیال کا یہ جواب دیوین کہ دنیا چندروز ہے
مرنیکے بعد جب ہمارا اسد ہمکو دوزخ مین جلادیگا برادری والے کچھ بچا نہین سکینگے
وہ تو خود ہمارے ساتھ پڑے جلتی ہونگے ایسونکا ڈر ماننا اور اپنے اصل مالک سے نڈرنا
بڑی بیوقوفی ہی اگر شیطان یہ خیال ڈالے کہ اپنے باپ دادا کی راہ مت چھوڑو اپنے
باپ دادا کی بات کی جہان تک ہو سکی پچ کیے جاؤ تو شیطان کو صاف جواب دیونا
کہ تو ہمارا پکا دشمن ہے ہمارے باپ دادا اگر جاہل تھی یہ کتابین اونہونے نہین دیکہین تھین یا جان بوجہ کر
اونہونے حق بات کو چھپایا تھا اور جان بوجھ کر دوزخ قبول کیا تھا تو اون نے
نصیبون کی ساتھ ہمکو آگ مین جلنا منظور نہین یا اسد تو ہی دینے والا ہی اگر تو ایمان دے
تو کوئی روکنے والا نہین یا اسد اپنے بندونکو ایمان دے آمین مہادیو نے یہ بھی بتادیا
کہ جسطرح ہمارے یہان ساکہہ یعنی برس لکھے جاتے ہین کہ اوس معاملے کو اتنی برس گذری
اس باعث سے ہر کاغذ اور کتاب کا حال معلوم ہو جاتا ہی کہ اسکو لکھے ہوے کتنی برس
گذرے اسی طرح کل جگ کے آخر تک کتابونمین محامت کے سن یعنی برس لکھے جاوینگے
سو ایسا ہی ظہور مین آیا جناب پیغمبر صلی اسد علیہ وسلم کے اصحابون کے وقت سے آج تک

جو کاغذ لکھا جاتا ہی اوسمین لکھدیتے ہین کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب مکہ سی مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی اوسوقت سی آج تلک اتنی برس گذرے
جیسے مولانا عبدالرحمن چشتی نے اس کتاب میں لکھا ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہجرت سی آج تک ایک ہزار ایکتالیس برس گذرے اس لکھنے سے ہمکو معلوم
ہوگیا کہ اس کتاب کو لکھے ہوے دوسو انچاس برس ہوگئے کیونکہ اب ہمارے پیغمبر
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سی بارہ سو نوے برس گذرے ہین مولانا
عبدالرحمن چشتی گیارہوین صدی مین تھے اب تیرہوین صدی اخیر ہوتی ہی مہادیو
فرماتے ہین ای پاربتی مہاست کی بی بی سے جو بیٹا پیدا ہوگا اوس سی قادر کی حکم
سے وہ گذر ہی یعنے فرشتہ جسکا نام رکرودہی اونکی جانونکو نکال کر آسمان پر لے
جائیگا جم کا یعنے روح کے نکالنی والی فرشتی کا ہاتھ اون لڑکونکی جان پاک پر نہین پہونچیگا
بعد اوسکی وہ قادر جسکی طرحکا کوئی نہین وہ مہامت کو ایک بیٹی دیگا جو ہزار بیٹو نسی
بہتر ہوگی اور وہ بہت خوبصورت اور بے مثال ہوگی اور اللہ کی بندگی مین نہایت
درست ہوگی کبھی اوسکی زبانسے جھوٹ نہ نکلیگا اور سب چھوٹے بڑے گناہ سی وہ
محفوظ ہوگی اور باپ کے وسیلہ سی اللہ کے نزدیک ہو جاویگی وہ برا قادر مہامت
کی اوس بیٹی کو دو بیٹے نیک بخت عنایت فرماویگا دونو حسن اور جمال والی اور دونو
اللہ کے پیارے ہونگے اور بہت زور والے اور اللہ کے پہچاننے والی اور ہمت والے
اور شجاعت یعنی بہادری والی اور سب نیک کامونمین بے مثال ہونگے اور وہ قادر

نہ اوسکی طرحکا کوی نہین ہے وہ اونکی بعد اور کوی بشر اوسطرحکا کھلی اور چھپکما لون
والا پیدا نہین کریگا اور وہی مہامت کی بیٹی اونکی جانشین ہونگی اور اونسی بہت
اولاد ہوگی اور دن بدن اپنی سچی دلیلونسی لوگونکو مہامت کی دین مین لاوینگی اور
مہامت کی دین کو روشن کرینگی اور مہامت اپنی ساری قوم سی بلکہ اپنی بیٹی سی بہی اونسکو
زیادہ چاہین گے اور یہ دونو بیٹے مہامت کی دین مین کامل ہونگے اور کوئی کام اپنی
جی کی خوشی کے واسطے نکرینگے اور سب قول اور فعل اونکے ہی قادر کی مرضی کی موافق
ہونگی اور ہمیشہ اللہ کی کام کی واسطی تلاش کرینگے ای پاربتی مہامت کی مرنے کی بعد چند سال
گذرینگے کہ مہامت کی اون دونو نواسون کو بعضے شریر لوگ ناحق ظلم کرکے دنیا کی
خاطر سے اونکو مار ڈالین گے اور ساری زمین اونکی مار ڈالنی سے نے سر ہو جاویگی
اور اونکی مار ڈالنے والی ملیچھ ہونگے یعنے بے دین ہو جاوینگے دین اور دنیا سی مردود
ہو جاوینگے اور اونکی دلمین مہامت کی محبت نرہیگی اور عاقبت مین کسی طرح خلاصی
نرک سی یعنے دوزخ سے نہین پاوینگے ظاہر مین مہامت کی دین مین رہینگے اور کہلاوینگے
اور آہستہ آہستہ اور لوگ بہی اونکی ہمراہی قبول کرینگے اور مہامت اور مہامت کے
فرزندونکے چال چلن کی برخلاف بہت سے کام ضد سے اختیار کرینگے تھوڑے سے آدمی
مہامت کی فرزندونکی راہ پر رہین گے اکثر خلقت اونکی لوگ اونہین مار ڈالنے والے لوگونکی
موافق بہت کام کرینگے اور ظاہر مین مہامت کی دوستدار کہلاوینگے اور کل جگ کے
زمانہ کی اخیر مین ظاہر داری کی لوگ بہت ہونگے اور ساری جہان مین فساد برپا کرین گے

اسے پاربتی وہ بڑا قادر ایک کامل مرد کو مہامت کے دین کی مدد کے
واسطے بھیجیگا وہ ساری زمین کو اپنی حکومت کے نیچے لاکر اکثر ظاہر داری والونکو
قتل کر ڈالیگا بعد اوسکے وہ لوگ پشیمان ہوکر سیدھی راہ پر آوینگے اور جو چال و
چلن مہامت کا او مہامت کے فرزندونکا تھا اوسکا تمام سنسار میں رواج ہوگا پورب
سے پچھم تک کوئی بندہ مہامت کے فرزندونکے برخلاف راہ نہین چلیگا جب تک
اوسوقت مین وہ مرد کامل تلاش کریگا کسی جگہہ پر ہندو یا ظاہر داری والا شخص
نظر نہ آویگا ساری خلقت مہامت کی دین مین آویگی اور کل جگ کی زمانہ کی اخیر مین
اونکے دین کا پورا رواج ہوگا اور وہ شریعت جسکا اوس قادر نبی مثال فی اتھربن بید
مین یعنی چوتھی کتاب مین حکم کیا ہی مہامت کی تابعدار لوگ اوسپر عمل کرینگے اور مہامت
کا دین کمال کو پہونچیگا **فائدہ** جیسا مہادیو نے خبر دی ویسا ہی ظہور مین آیا
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی حضرت خدیجہ سے کئی صاحبزادی پیدا ہوئے
چھوٹی سی انتقال کر گئے مہادیو کے خبر دینے سے معلوم ہوا کہ اونکی روح پاک کی نکالنے کی
لئی اللہ تعالی نے جناب ملک الموت علیہ السلام کے سوا کسی اور فرشتے کو بھیجا تھا
پھر اللہ تعالی نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بیٹی عنایت کی جنکا نام فاطمہ ہی
جنکے حق مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مریم کے سوا جنت کی جتنی عورتین
ہین فاطمہ اون سب کی سردار ہین اونکی تعریفین بہت حدیثون مین آپ نے فرمائی ہین
جناب فاطمہ کا نکاح اللہ کے حکم سے حضرت علی کے ساتھہ ہوا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کی چچا ابوطالب کے بیٹے تھے حضرت فاطمہ اور حضرت علی کو اللہ نے دو صاحبزادے
عنایت فرمائے امام حسن اور امام حسین ان دونو کے حق مین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ حسن اور حسین سردار ہین جنت کی جوانون کے اور بھی حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اون دونو کی بڑی بڑی تعریفین فرمای ہین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت فاطمہ اور حضرت علی اور امام حسن اور امام حسین سی نہایت محبت رکھتے تھے
جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے دنیا سے اوٹھا لیا امام حسن کو اونکی بی بی
نابکار نے زہر دیکر شہید کیا امام حسین کو یزید پلید بادشاہ ظالم نے فوجین بھیجکر
کربلا کے میدان مین شہید کیا اون شہید کرنیوالیکو مہادیو صاحب نے ملچھ کہا ہی آب
ہندو لوگ ضد کے مارے سب مسلمانونکو ملچھ کہتی ہین یزید والونکی بعد پھر بہت
لوگ اسطرحکی ہوی جو دنیا کی طمع سی اور ظالم حاکمونکی خاطر سے ایمان کھوتے ہین جیسا
مہادیو نے خبر دی ہی اب اخیر زمانہ ہی تیروین صدی اخیر ہوا اب اسطرحکی لوگ بہت
ہین تا ظاہر کے مسلمان ہین لیکن بے ایمان اب اللہ تعالی تھوڑی مدت کی بعد جناب امام محمد
علیہ السلام کو محمدی دین کی مدد کے لیئے بھیجیگا حضرت امام مہدی سید ہونگی جناب
فاطمہ کی اولاد مین پیدا ہونگی مکہ اور مدینہ سے اونکا ظہور ہوگا اللہ تعالی آپ کو
سب مسلمانونکا بادشاہ کریگا آپ نصاری پر جہاد کرینگے بڑی بڑی لڑائیان
ہونگی آخر نصاری شکست کہاوینگے ایکا ایک پورب کی ملک مین دجال نکلیگا
دجال ایک کافر آدمی ہوگا یہودی اور شیطانونکی اوسکی ساتھ ہونگی بیہوتوسی

کہیگا کہ مین اللہ ہون تمہارے لئے کھانا پینا لایا ہون گنوار سے کہیگا کہ مین تیری
مان باپ کو جلا دیتا ہون دو نو شیطان اوس گنوار کی مان باپ کی صورت بنکے
اوسکے سامنے آوینگے اور کہینگے بیٹا یہ تیرا خدا ہی اسی طرح کے شیطانی کرشمے دکھا کر بہت
لوگونکو گمراہ کریگا مکہ اور مدینہ کی سوا ساری شہرونمین پھریگا شام کے ملک مین پہونچیگا
حضرت عیسی پیغمبر جنکو اللہ نے زندہ آسمان پر اوٹھا لیا ہی اونکو اللہ آسمان سے بھیجیگا +
حضرت عیسی اوترکر دجال کو قتل کرینگے ہم محمدی لوگ حضرت عیسے کی ساتھ ہوکر یہودی
مردودونکو قتل کرینگے پھر حضرت امام مہدی علیہ السلام دنیا سے اوٹھ جاوینگے
حضرت عیسی چالیس برس دنیا مین بادشاہت کرینگے محمدی شریعت کو سارے جہان مین
پھیلا دینگے کوی کافر دنیا مین باقی نہین رہیگا سب محمدی ہو جاوینگے سبھونکی دل
صاف ہو جاوینگے کینہ اور بیر دلونسے بالکل نکل جاویگا اس مقام مین مہادیو نے
مرد کامل حضرت عیسی علیہ السلام کو فرمایا ہی کیونکہ آگے فرماتے ہین کہ جب وہ مرد کامل
چھپ جاویگا تو دنیا مین فساد پھیلیگا اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی اوٹھ جانیکی
بعد حضرت عیسی موجود ہونگے فساد ہرگز نہین پھیلیگا بلکہ حضرت عیسی فساد اور کفر او
شرک کو مٹا کر محمدی دین سارے جہان مین پھیلاوینگے مہادیو فرماتے ہین کہ جو شریعت
اللہ تعالی نے اتھربن بید مین فرمائی ہی محمدی لوگ وسپر عمل کرینگے مطلب ہی کہ اتھربن
بید مین پہلی سے اللہ نے بتا رکھا ہی کہ محمدی شریعت اسطرح کی ہوگی اوسمین یہ یہ حکم
ہونگے اوس عہدہ کے موافق قرآن اور حدیث مین وہ حکم بھیجے ہین بعینہ قران اور

حدیث پر محمدی لوگ اوس زمانہ مین عمل کرینگے اتہربن بید کا حال آگی آویگا اگر اللہ
چاہیگا مہادیو فرماتے ہین اے پاربتی جس چیز نے کمال پکڑا اوسکو زوال نزدیک
ہی بعد اوسکے وہ مرد کامل پردہ مین ہو جاویگا اور جہان کا رنگ بدل جاویگا ہر جگہہ
فساد اور خلل ہوگا کوی شخص اپنی مان اور بیٹے کو نہین پہچانیگا آدمی جانورونکی طرح
مان اور بیٹے سے صحبت کرینگے اور کوی کسیکو نہین پہچانیگا تمیز درمیان مین سے اوٹھ جاویگی
اور جانورونکی طرح اوقات بسر کرینگے اوسوقت زمین فریاد کریگی کہ یا اللہ ان
آدمیونکے گناہونکی کثرت سے مین ہلاک ہوتی ہون مجکو نجات دے اے پاربتی
اوسوقت وہ بڑا قادر زمین کی دعا قبول کریگا اور مقام سنبھل بیچ برہمن مین قہار
کی صفت کی ساتہہ کلنکی شکل ظاہر کریگا اوسوقت آسمان اور زمین ہلنے لگین گے اور
زور کی ہوائین چلنی لگین گی اور زمین کی خلقتو نپر قیامت قایم ہوجانے گی اور جتنی
چیزین زمین کے اوپر موجود ہین سب فنا ہو جاوین گی اور جہان اندہیرا ہو جایگا
چند مدت ویران اور خراب رہیگا اوسوقت قادر دانا آدم کو اونکی تمام اولاد
سمیت زندہ کریگا جب سب زندہ ہو وینگے اوسوقت وہ بڑا قادر مہامت کی
بیٹی سے فرمائیگا کہ تو اپنے بیٹونکے واسطے نالش کرتی تھی اب تیرے دونو بیٹے موجود
ہین اونکو لے اور سرگ مین یعنے بہشت مین جا وہ اپنے دونو بیٹونسے ملاقات کرکی
کہڑی رہیگی پھر اللہ کا حکم ہوگا کہ مانگ کیا مانگتی ہی تب مہامت کی بیٹی اپنے بیٹونکے
ساتھہ دعا کے واسطے ہاتھہ اوٹھائے گی کہ یا اللہ جس کسی نے مہامت کا کلمہ پڑہا ہے

اون لوگونکو نجات دے وہ قادر کریم بیمثال مہربان ہوکر فرمادیگا کہ تو ہم جون کو یعنے سب مسلمانونکو مینے بخشا مہامت کی بہنی اپنے بہشتون سمیت سجدہ کرکے سب مسلمانونکو اپنے ساتھہ لیکر سرگ مین یعنے بہشت مین جاویگی اولئکا دورہ اخیر ہوگا اور زنہا کل جگ کا تمام ہوگا یہ تہین باتین مہادیوجی کی جو اونہون نے پاربتی سے فرمائی تہین

فائدہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبرین دی ہین اونکا خلاصہ بہی یہی ہی کہ حضرت عیسیٰ انتقال فرماوینگے محمدی لوگ آپکی جنازہ پر نماز پڑھکر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مزار پاک کی پاس دفن کردینگے پھر ایکوقت ایسا آویگا کہ قران دنیا سے اوٹہہ جائیگا آخر کو کوئی شخص دنیا مین ایسا نرہیگا جو اللہ اللہ کہے آدمی گدہونکی طرح جماع کرینگے یعنے کچھہ تمیز نرہیگی ایکا ایک اللہ تعالیٰ صور کے فرشتیکو حکم کریگا وہ صور پہونکیگا اوسکی آواز سے قران مجید مین اللہ خبر دیتا ہی کہ زمین ہلائی جائیگی قیامت کا زلزلہ بڑی چیز ہے سورہ طور مین فرماتا ہی کہ آسمان ہلنے لگے گا جابجا فرماتا ہی کہ پہاڑ رُوئی کیطرح ہوجاوینگے اور اوڑجاینگے زمینکا ایک صاف میدان ہوجائیگا پھر دوسری بار جب صور پہونکا جاویگا اگلے پچہلے آدمی اور جن اور جانور سب کو اللہ زندہ کردیگا سب سے حساب لیگا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی حکم سے بار بار گنہگار مسلمانونکی سفارش کرینگے جن لوگون نے بڑے بڑے گناہ کئے ہین مگر اللہ کو اکیلا جانتے رہے اور اوسکے سب فرشتون اور سب پیغمبرون اور سب کتابونکو مانتے رہے اونکو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے حکم سے دوزخ سے نکالینگے اور بہشت مین داخل کرینگے سفارش

حکم سب سے پہلے آپ کو ہوگا پھر اور پیغمبرون کو اور فرشتونکو اور اچھے بندونکو اللہ تعالی
شفاعت کا اذن دیگا گنہگارونکی سب شفاعت کرینگے اس جگہہ پر مہادیو نے
فقط جناب فاطمہ کی سفارش کا ذکر کیا کیونکہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ تو
ظاہر ہی کہ آپ سب کے سردار ہین جسکو رتبہ ملا آپ ہی کے طفیل مین ملا یہ فقط جو
لکھا ہی کہ مقام سنبہل برہمن میں اسکا مطلب اچھی طرح نہیں کھلتا مگر دوسرے رسالہ
مین ثابت کیا ہے کہ شنبہل نگرے عرب کی ملک کو کہتے تھے اور برہمن اچھے درویشونکو
کہتے تھے تو کیا عجب ہے کہ یہ مطلب ہو کہ عرب کے ملک مین ہمن یعنی اچھے اللہ والونکی
مقام مین اللہ تعالے قہر کی صفت کو ظاہر کریگا کلنکی شکل کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہی کہ
کلکے اوتار اونکی کتابون مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب ہی یعنے کلنک کی
دور کرنیوالے سو مطلب یہ ہے کہ محمدی شکل کے مشابہ اللہ تعالی ایک شکل ملک عرب مین
ظاہر کریگا کیا عجب ہی کہ یہ مطلب ہو کہ صور کے پھونکنے والی فرشتیکو اللہ تعالی بیت
المقدس مین ظاہر کریگا بیت المقدس مسجد ملک شام مین ہی جو عرب کی طرف ہی
اب باقی رہی یہ بات کہ کل جگ کا زمانہ جو چار لاکھ برس کا لکھا ہی اسکا کیا مطلب ہے
ایک مطلب تو یہ ہے کہ مہادیو نے فرمایا کہ وہ زمانہ اوسوقت تمام ہوگا جب
گنہگار مسلمان دوزخ سے نکالے جائینگے اور بہشت مین داخل ہونگے شاید
اوسوقت تک اتنا زمانہ گذر جاوے اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ شاید جنون کا
زمانہ بہت گذر جاتا ہو اور ہمارا زمانہ اوتنی مدت مین تھوڑا سا گذرتا ہو جیسا کہ

حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ فصل الخطاب مین لکھتے ہین کہ جنون کا زمانہ لطیف ہے
ہم آدمیونکے زمانہ مین جو لنبا ہی وہ اوس زمانہ مین چھوٹا ہی جو کوئی اوس زمانہ مین کام کرتا ہے
ایکدن مین اتنا کام کرتا ہی جتنا ہمارے زمانہ کے مہینے مین یا برس مین نکر سکے جیسا
کہ تونے سنا ہی کہ جن بہت جلد کام کرتے ہین اور جنون کے لڑکے ایکدن مین اتنا
بڑہ جاتے ہین کہ آدمیونکے لڑکے دس برس مین اتنا نہین ہوتے اسکا باعث یہی ہے
کہ اونکا بڑہنا اوس زمانہ مین کہ جو اوسکا تھوڑا ہی وہ بہت ہی اور جو اوسکا چھوٹا ہے
وہ لنبا ہے اور اوس زمانہ مین بھی گذرا ہو زمانہ اور بالفعل کا موجود زمانہ اور آنی
والا زمانہ ہوتا ہی اور اونکی کل کا دن جو گذرا اور جو کل کا دن آویگا وہ آدمیونکا اگلا برس
اور اب کا برس ہے اور یہ بات اٹکل کے طور پر ہے نہ حد باندہنے کی راہ سے اور اسکی
کوئی دلیل ہم نہین لاسکتے مگر جن لوگونکی دلکی آنکھین کھلی ہین اونکو اسمین کچھ شک
نہین ہی تمام ہوا کلام فصل الخطاب کا یہ جو فرمایا کہ ہمارے زمانہ مین جو لنبا ہی وہ اوس
زمانہ مین چھوٹا ہی یعنے ہم اوسکو لنبا سمجھین اس راہ سے کہ اوس مین بڑے بڑے
کام ہوی اگرچہ وہ زمانہ ظاہر مین چھوٹا ہے مگر کام کے راہ سے بڑا ہے اسی راہ سے فرمایا
کہ جو کام وہ لوگ تھوڑی دیر مین کرتے ہین ہم بہت مدت مین نہین کرسکتے تو ایک راہ سے
یون کہنا چاہیے کہ جو ہمارے زمانہ مین تھوڑا سا زمانہ ہی وہ جنونکے یہان بہت
بڑا زمانہ ہے جب اونکے لڑکے ایکدن مین اتنا بڑہ جاتے ہین کہ آدمیونکے لڑکے
دس برس مین اوتنا نہ بڑہین تو ایک راہ سے یون کہنا چاہیے کہ ہماری یہان

ایکدن گذرتا ہے جنونکے یہان دس برس گذرجاتے ہین اونکا بڑھنا اوس × زمانہ مین ہی کہ جو اوسکا تھوڑا ہی وہ بہت ہی اس واسطے یون فرمایا کہ دشمن مانیکا جو چھوٹا ہی وہ لنبا ہی یہ جو پچھلے لکھا ہے کہ جو ہمارے یہان لنبا ہی وہ وہان چھوٹا ہی معلوم ہوتا ہی کہ اس بات کا یہ مطلب ہی کہ جو کام ہماری یہان بہت لنبا ہے یعنے بڑی دیر مین ہوتا ہے وہ کام جنونکے زمانہ مین بہت چھوٹا ہے یعنے بہت آسان کام ہی اور یہ جو لکھا ہے کہ آدمیونکا جو اگلا سال اور اب کا سال ہی وہ اونکا کل کا دن ہی اسکا مطلب یہ ہی کہ جو ہمارے یہان انکا بہت بڑا زمانہ ہی جن اوسکو تھوڑا سمجھتے ہین کیونکہ بڑے بڑے کام اونکو آسان ہین وہ کام اونکو تھوڑے معلوم ہوتے ہین جو کام اونہون نے ہمارے سال بھر مین کیے وہ ہمسے دس برس مین نہوسکین مگر پھر وہ کام اونکے نزدیک ایک دن مین ہوئے پھر لکھا ہے کہ فرشتونکا زمانہ جنونکے زمانہ سے زیادہ لطیف ہے وہان ہزار سال ایک دم ہی جو کوئی اوس زمانہ مین کام کرے ہزار سال کا کام ایکدن مین کرتا ہے پھر لکھا ہے کہ انسانکی روح جب قوی ہوتی ہی اور شریعت کی خوب طرح تابع ہوتی ہے اپنی تئین لطیف زمانہ مین لیجاتی ہین اور ایکدن مین اتنا کام کرتی ہی کہ دوسرے ہزار سال بھر مین نکر سکے اور قصہ خضر علیہ السلام کا نوادر الاصول مین موجود ہے اگر روحکی قوت کامل ہوجاتی ہی روحانیونکے زمانہ مین چلی جاتی ہی اور ایک ساعت مین لاکھہ برس کا کام کرتی ہی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج اسی مقام مین تھا پھر لکھا ہے کہ روایت آئی ہے کہ حضرت جنید کے ایک مرید دریاے دجلہ کے کنارے پر

کر غسل کرین کپڑے اوتارے اور غوطہ لگایا دم بھر مین ہندوستان مین پہونچے وہان نکاح کیا لڑکے پیدا ہوئے برسون وہان رہے پھر دوبارہ اپنے تئین پانی مین دریاے دجلہ مین دیکھا اور کپڑے جس جگھہ رکھے تھے وہین رکھے ہوے پائے اور پھیر اوس خانقاہ مین آئے اور لوگونکو دیکھا کہ اوسی نماز کا وضو کر رہے تھے اسیطرحکی ایک بات وہ ہے جو مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ نے نفحات الانس مین لکھا ہی کہ حضرت شیخ بہاؤالدین عمر ورحا کے سامنے سورج نکلتے وقت ایک درویش آے آپ اللہ کی یاد مین سر جھکائے ہوے بیٹھے تھے آپ نے سر اوٹھایا اور فرمایا کہ بھلا ہو سکتا ہی کہ صبح کی نماز کے وقت سے اسوقت تک کسینے پچاس ہزار برس اللہ تعالی کی بندگی کی ہو اس سے یہ بات معلوم ہوتا ہے کہ اوسوقت اللہ تعالی نے اونکے واسطے زمانہ کو پھیلا کر پچاس ہزار برس کر دیا تھا اونھون نے اوسمین اللہ کی بندگی کی مولانا عبدالرحمن چشتی مرآۃ الاسرار مین لکھتے ہین کہ حضرت شیخ علاؤالدولہ سمنانے رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ہمنے غیب کے عالم مین دیکھا ہی کہ کبھی ایسا ہوا ہی کہ ہزار برس ہمنے دریا مین سیر کی ہی اور ہم رات اور دنکو گنتے تھے یہانتک کہ ہزار سال تمام ہوے جب ہم غیب سے پھر آے تو اوتنا ہی زمانہ گذرا تھا جو صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے تک ہوتا ہی غیب کے عالم مین ایسی باتین بہت ہوتی ہین یہی سبب ہے کہ بعضے لوگ جنکو تحقیق کی آنکھہ نتھی وہ یون سمجھے کہ ہماری روح اس سے پہلے دوسرے بدن مین تھی اور ہزار برس کی عمر ہوی تھی جو کچھہ اوسنے دیکھا تھا اوسنے جانا کہ دوسرے بدن مین تھا مولانا عبدالرحمن

چشتی لکھتے ہین کہ سُوت اور سُونک نے بشست سے پوچھا کہ جو کچھ مہادیو نے آدم علیہ السلام کی پیدایش کے بیان مین فرمایا تھا اور تمکو معلوم تھا پھر آدم علیہ السلام کی اور اونکے فرزندونکی پیدایش بھی تمہارے سامنے ہوئے جسطرح مہادیو نے بیان کیا تھا اوسی طرح پیدا ہوئے یا فرق ہوا بشست نے جواب دیا کہ اب تک تمکو پوری تسلی نہین ہوئی کیونکہ تم اسی لوگ مین یعنے اسی عالم مین تھے اور مین بھی تھا اور وہ ہمارے تمہارے سامنے پیدا ہوئے تمنے کونسا فرق دیکھا جو دوبارہ پوچھتے ہو اور مہادیو کی بات مین شک لاتے ہو اے عزیزو مہادیو نے اپنی طرفسے نہین کہا تھا جو کچھ سرکھ یعنے آسمان پر لکھا ہوا دیکھا تھا وہ نقل کیا تھا فرق کسطرح ہوتا لیکن جب تمکو ایسی باتین سننے کا شوق ہی تو مین اور بھی کئی باتین کہتا ہون ہوشیاری سے میری طرف کان رکھو جب آدم کو اوس سچے قادر نے پیدا کیا اور کپڑے بہشت کے اونکو پہنائے تمام خلقت نے جنون نے اور فرشتون نے اونکو اللہ کے حکم سے سجدہ کیا جیسا مہادیو نے فرمایا تھا اور تمام خلقت آس پاس آدم کے کھڑی تھی کہ غیب کے عالم سے آواز پہونچی کہ یہ ساری زمین آدم کو دی تمکو زمین پر کچھ دخل نہین رہا تم پہاڑون اور جنگلون مین اور میدانون مین اور دریاون مین اور ٹاپوون کے بیچ مین جا کر جگہہ پکڑو اور تمہاری جگہہ اوسی جگہہ ہی یہ سنکر بعضے دیوتہ آسمان پر چڑھ گئے اور مہادیو پاربتی کو ساتھہ لیکر کیلاس پہاڑ کی طرف چلے گئے چنانچہ اب تک کیلاس پہاڑ پر مشغول ہین پاربتی کے ساتھہ عشق کر رہے ہین اور اکثر کیسے ویر سمجھا لوگ زیر کوہ

چھوڑکر پہاڑون مین چلے گئے جس قدر اولاد آدم علیہ السلام کی زیادہ ہوی قوم جنات کو برطرف کر کے خود آباد ہوے جو آدم علیہ السلام کے فرزندون نے بہت بے باکی شروع کی جنونکے پاشاہون نے اپنی قوم سے کہا کہ اونکو اپنے ملک مین دخل ندین جنونکی قوم سے غلبہ کر کر اونکو عاجز کرلیا اوسوقت بعضے فرزند آدم علیہ السلام کی جنکو اسد تعالی کی ذات پاک سے بہت نزدیکی حاصل تھی اونہون نے جنونکی ظلم سے نالش مین زبان کھولی اور اوس قادر بے مثال نے اونکی دعا قبول کر کے نارد کو حکم کیا کہ زمین کے اوپر جا اور جنون وغیرہ سے کہدے کہ ہمنے زمین آدم کی بیٹون کو دی اور وہ شریعت جو تینون بید مین ہمنے تمکو بتلائی تھی اوسکو موقوف کیا اب وہ عبادت اور وہ اسد کی راہ پر چلنا تمہارا زمین کے اوپر کچھہ فائدہ ندے گا کس لئے اپنی اوقات ضایع کرتے ہو زمین اور بڑے بڑے پہاڑ اور دریا ہمنے اونکو دئے اور اونکے واسطے ہمنے دوسری شریعت بھیجی تمہاری شریعت مین گائے کی پوجا کرنا یعنی تعظیم کرنا اسد تعالی کے بعد آئے تھی ہمنے اونکو حکم کیا کہ گائی کو مار ڈالین رکھا وین گائی کا مارنا دیکھنے سی تمہارے بدن پر لرزہ پڑیگا تمہاری دو تو جہانکی بہتری اسی مین ہے کہ اگر اپنی زندگی چاہتے ہو پہاڑو مین جاؤ یا اس بدن کو چھوڑ دو اور آسمان پر آکر ارواحون کے عالم مین ہوا اب تم زمین کی طمع اپنے دل سے باہر کر دو ست جگ اور ترتیا اور دواپر تین زمانون تک تمہارا عمل تھا اب زمانہ کل جگ کا آیا ہی تمہارا رہنا زمین کے اوپر باعث خرابی اور بلا کا ہی نارد نے عرض کیا کہ حکم کے موافق مین زمین کے اوپر جاتا ہون اور اوس قوم کو

پیغام پہونچاتا ہون لیکن وہ ملک گناہ کی جگہہ ہی مین گناہ مین گرفتار نہو جاؤن اوسوقت
اوس بڑے قادر برحق نے حکم کیا کہ تو خاطر جمع رکھہ جسطرح نیلوفر کا پھول پانیکے بیچ مین
رہتا ہے اور پانی اوسکا کچھہ نقصان نہین کرتا ہی اور اوسمین اثر نہین کر سکتا ہے
اوسی طرح مین تجکو اوس ملک مین بچاے رکھونگا کچھہ اثر اوس عالم کا تجکو نہین ہوویگا
تب نارد نے زمین پر اوترکر دیوتہ اور جن وغیرہ کو جو کال اوس قوم کے تھے اللہ کا پیغام
پہونچایا اور فرمایا کہ اگر خودی اور غرور سے سارے جہان کے مالک کا حکم نمانوگے
تمہاری ہلاکی کا باعث ہوگا تمہاری بہتری اسی مین ہی کہ اس ملک سی باہر جاؤ نہین تو
ایک شخص جسکا نام کشن ہی اوسکو پروردگار اپنی خاص صفتونسی آراستہ کرکر زمین کی
اوپر تمہاری قوم مین پیدا کریگا تاکہ تمکو ہلاک کرے اور تمہارا نام زمین پر نچھوڑے
پھر بیس برس کی مدت تک نارد ہر ہر ملک مین یہ نصیحت پکارتا رہا اس کلام کو سنکر
سب دیوتہ جو باقی رہے تھے زمین کو چھوڑکر یہان آے کہ اب جس جگہہ فرماوے
ہم وہان رہین اور اللہ کی بندگی مین مشغول ہون اوسوقت مہادیو نے فرمایا
کہ کیلاس پہاڑ کی ایک شاخ پر مین رہونگا اور دو شاخین خالی ہین وہان تم جاکر
عبادت کرو پھر سب دیوتون نے اوس پہاڑ کی دو نو شاخون پہ جگہہ پکڑی
اللہ کی قدرت سی وہی جگہہ اونکو آب حیات کے برابر ہوگئی یہانتک کلام شنت کا تھا
فائدہ اس بیانسے اوس بات کا مطلب خوب کھل گیا جو اوپر ہو چکے کہ حضرت آدم
علیہ السلام کے تیسرے صاحبزادے نے ہندوونکی شریعت کو منسوخ کردیا اور جو

فعل اوس شریعت مین درست تھے ونکی حق مین بری تھی کیونکہ اس مرنی اون فعلونکو منع کیا
تھا جیسے گای کا ذبح کرنا وہی فعل اللہ نے حضرت آدم کی اولاد کو بتلایا تھی وہ
فعل آدمیونکی حق مین اچھی ہوگی لیکن معلوم ہوتا ہی کہ وہ شریعت جنونکی بہت دنون
تک شروع نہین ہوی تھی کیونکہ حکم مین ہوا کہ تم بھی گای کو ذبح کرو اور کہا جاتا ہے یہہ حکم ہوا کہ
انکو گوشت کھانیکے لیے گای کو ذبح کرو اور کہا ایسا حکم کیا ہی تم سے یہہ دیکھا جاتا ہی کہ تم کیا
جاوگے اس سے ثابت ہوتا ہی کہ جنون کو اوسوقت تک یہی حکم رہا کہ تم اپنی شریعت کے
موافق اللہ کی عبادت کرو مگر پہاڑونمین اور جنگلونمین جاکر بیٹھے رہو اسی باعث
حضرت آدم علیہ السلام کے تیسرے صاحبزادے نے دیوون کے عبادت خانی توڑ ڈالی
کیونکہ دیو بن وہان سے نکالدئے گئی اور آدمیونکو وہان رہنے کا حکم دیا اور یہہ بات
آدمیونکی شریعت کے موافق نتھی اس لیے توڑی گئی یہانسی وہ بات ہی کہ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے پیغمبر تھے اونمین کوئی جنون کی طرف نہین بھیجا گیا جن
اپنی شریعت پر رہی آدمی اپنی شریعت پر تب اللہ نے ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو بھیجا تب سارے جہان کے جنون اور انسانونکو محمدی شریعت پر چلنیکا حکم کیا اب جو
کوئی جن یا آدمی اس پچھلے حکم کو چھوڑ کر پہلے حکم پر چلیگا اوسنی اللہ سے نہ ڈرا تو
وہ دوزخ مین ہمیشہ پڑا رہیگا مولانا عبد الرحمن جشتی لکھتے ہین کہ ہر بیاس برس
ہین کہ جب یہہ بات ارکیسر ذالی یعنی عبادت کرنیوالون نے اور قوم جن کے
کانون نے بہشت سے سنی کہ دیوتون نے اوس قادر دانا کے حکم سے

[illegible] کو چھوڑا اور [illegible] پہاڑ پر چلی گئی [illegible] سب [illegible] اور ساری [illegible]
[illegible] ہوشنگ کے پاس [illegible] مقام [illegible] رہین آئی اور عرض کیا کہ ہماری قوم مین
[illegible] ہوشنگ اور سیامک نے کہا کہ تھوڑی دن [illegible]
[illegible] باقی ہین جس وقت زمانہ کل جگ کا آن
پہونچیگا [illegible] چھوڑ دین گے تم بھی چھوڑ دیجیو کیونکہ ہم اس جہان مین نہین
[illegible] چھوڑنے کے سوا کوئی علاج نہین پھر چند مدت کے بعد
[illegible] ہوشنگ اور سیامک کے ساتھ پردے مین ہو گئی اور بعض دیوتا جیسے
کپل اور دت اور بکتر اور سیال وغیرہ اسی طرح [illegible] اور جانور اور پتھر ناگ
وغیرہ [illegible] خود بینی اور غرور کی باعث سے ملک کو چھوڑا اور
دنیا کی واسطے اللہ کا حکم نہ مانا اور طرح طرح کے فساد ملک مین کئی اور وہ مغرور
اور اکثر [illegible] ہند مین تھے اور آدم علیہ السلام کی فرزندون نے اور ملکون مین دخل
کیا تھا مگر ہند کے ملک مین ان جنون کی زبردستی اور ظلم سے بالکل آدمیونکا دخل
نہ تھا شاید حدیث شریف کی کتابونمین بہت روایتونسے ثابت ہے کہ حضرت
آدم علیہ السلام ہند کی ملک مین اتری ہین سراندیپ کے ملک مین اور وہ ملک
دکھن کے ایک طرف کو ہے وہان ایک اونچی پہاڑ پر حضرت آدم کی قدم مبارک
کا نشان بھی ہے حضرت آدم وہان رہا کرتی تھی مولانا سید غلام علی آزاد جو علم
حدیث شریف کا بھی رکھتے تھے اونہون نے ہند کے حال مین ایک کتاب لکھی ہے

اور بعض لکھتے ہین کہ ہند بعض وقت دلی اور کبھی ہند اور دکن و شہر [illegible]
بعض وقت عقلا دنی سے کے ملک کو کہتے ہین تو اسم ہوا انکا نام [illegible]
کہ آدم علیہ السلام کی اولاد جنونکی ظلم سے باعث [illegible]
ہند مین آئی تھی اسکا یہ مطلب ہے کہ دلی کے ملک مین [illegible]
شہر [illegible] مین آئی تھے اور سراندیپ کا ملک [illegible] بہت [illegible]
جہان حضرت آدم علیہ السلام رہتی تھے اور [illegible]
یہہ بھی لکھا ہے کہ روایت آئی ہے کہ اودہ کا شہر جو پورب مین [illegible] اسکو
حضرت شیث علیہ السلام نے بنایا ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کے
صاحبزادے ہین اگر یہہ روایت ٹھیک ہے تو پہلے پہل حضرت آدم علیہ السلام
کی اولاد کے لوگ ملک ہند مین آئے پھر جنون کے ظلم سے عاجز ہو کر چلے
گئے جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا کہ جب آدم علیہ السلام کے فرزند [illegible]
چالاکی شروع کی جنونکی بادشاہون نے اپنی قوم سے [illegible]
پھل ندواب شہر اودہ مین ایک احاطہ کے اندر ایک [illegible] قبر [illegible] ان کے
لوگ کہتے ہین کہ یہہ قبر حضرت شیث علیہ السلام کی ہے [illegible]
عبدالرحمن چشتی بیاس کی زبانی لکھتے ہین کہ نارد منی یہہ حال دیکھ کر [illegible]
کے حضور مین یہہ احوال عرض کیا اور آسمان پر گئی اور فرشتے بھی نارد کیسا
آسمان پر چلے گئی اوسوقت اوس بستی قادر برحق نے کشن کو کشن دیت کی بن کے

پیٹ سے جسکا نام دیوکی تھا پیدا کیا اور کشن کا باپ باسدیو دیوتہ عنصری
تھا اور یہ کنس بادشاہ ظالم تھا متھرا کے مقام مین رہتا تھا اور لشکر کے زور
سے اور بہادری سی ہند کے سب راجاؤنکو اپنا تابعدار کیا تھا اور طرح
طرح کے فساد اور ڈھیٹ پن کرتا تھا اسوقت کے خلقت کے لوک اوسکی ظلم
سے عاجز ہوی اور اس قوم کی عبادت کرنے والون اور اچھی لوگونکی طرف رجوع
ہوئی اون لوگون نی خبر دی کہ تم خاطر جمع رکھو نزدیک ہے کہ کشن دیوکی کے پیٹ
سے پیدا ہوگا وہ کنس کو مار ڈالیگا فائدہ ظفر مبین مین ہے کہ بہاگوت کے
دسوین اسکند کے پہلی ادہیاے مین ہے کہ راجہ اگرسین جو بڑی گیانی تھی انکی بی بی پورن
ریکہا کے پاس دریلک راچہس آیا اور راجہ صاحب کی صورت بنکر زنا کیا جس سے
کنس پیدا ہوا مولانا لکھتے ہین کہ بعض نجومیون نے کنس کو بھی اس بات سی خبردار
کر دیا جو لڑکا اسوقت دیوکی کے پیٹ سے پیدا ہوتا تھا کنس اوسکو مار ڈالتا تھا
یہ قصہ سوبچ سی زیادہ مشہور ہی کشن کے مار ڈالنے کے لئی بہی کنس نے بہت ارادہ کیا
لیکن اوس پرم ہی قادر حق نی اونکو بچا رکھا چند روز کے بعد بہت سی دیت یعنی جنونکو
اور ایراہت ہاتھی کو جسمین اٹہارہ ہزار ہاتھی کا زور تھا اوسکو کنس سمیت مار ڈالا
اور ہلاک کر دیا اور اسکا ملک اپنی قبضہ مین لی لیا ظفر مبین مین صفحہ ۲۷۹
مین ہے کہ جب تک کنس مارا نگیا تب تک متھرا کی رہنی والے راہ پر نہ آئی اور
اچھی لوگون نی امن نہ پایا اسی صفحہ مین لکہا ہی کہ دہرم پرب ۳۷ ادہیاے بہارت

مین ہے کہ راجہ کیسکے کو ایک جن نے پکڑا تو راجہ نے سبب پوچھا اوسنے کہا اگرچہ تو اپنے ملک مین عدل کرتا ہی
لیکن تیرے قریب سلطنت دوسرے بادشاہ کی ہی اوسکے ملک مین ستم اور گناہ بہت ہوتا ہے
تو اسکا پڑوسی ہی ولیکن اگر وہ باز نہ آوی تو تو اوس سے لڑائی کر اور اوسکو قتل کر اور ملک اوس سے
چہین لے تا کہ لوگونمین گمراہی نہ پہیلے مولانا لکہتے ہین کہ راجہ اوسکے [illegible] اگر کشت کی ایک بیٹی کو
اور راجا انکے ساتھ [illegible] کر لشکر جمع کرکے جیرسندہ [illegible] کو متہرا مین [illegible] کرشن [illegible]
سبکو فنا کر دیا پہر وہ لوگ کالا جمن [illegible] جمشید کو [illegible] لڑنے کے لئی [illegible] کرشن نے اول [illegible] لڑنا
لڑنا صلاح نہ دیکہا کرشن جی نے تمام لوگون سمیت متہرا کو چہوڑ کر دوارکا کی طرف چلی گئی تمام لوگونکو
دوارکا مین چہوڑ کر خود اکیلی متہرا مین کالا جمن کے سامنے آئی اور وہ اوسکو فریب دیکر ہلاک کیا اور اوسکا
تمام اسباب خزانہ اپنی قبضہ مین لائی فائدہ سوط اللہ البحار مین ہے کہ سری کرشن جب کالا جمن سے
بہاگی اور کالا جمن نے اونکا پیچہا کیا کرشن جی نے اپنی چادر ایک شخص پر ڈالدی تا کہ کالا جمن سمجھی
کہ کرشن ہی وہ شخص پہاڑ کی چوٹی پر سوتا تہا اور اوسنی اللہ سے دعا کی تہی کہ جو کوئی مجکو جگاوی وہ جل
جاوے کالا جمن نے اوسکو کرشن سمجھ کر زور سے ہلایا اور کالا جمن جل گیا سوط اللہ البحار مین لکہا ہی
کہ سسپال کرشن جی کا پہوپی زاد بہائی تہا بہاگوت کی دسوین اسکندہ ادہیاہ ۷۴ مین ہے کہ اوسنی یجہ سبہا
مین کرشن جی کو برا بہلا کہا کرشن جی نے اوسکو قتل کیا ظفر مبین مین لکہا ہے کہ ادہیاہ ۲ اسکندہ دہم بہاگوت مین ہے
کہ کرشن جی نے کہا کہ سسپال کے ڈر کی ماری ہم بہاگتی پہرتے تہے اور متہرا کو چہوڑ کر سمندر کے کنارے
آ بسی ہین مولانا لکہتے ہین کہ پہر کرشن جی دوارکا مین جا کر ٹہری چند دنون کے بعد جراسندہ اور
بجرناتہ اور دینت بکیشر اور سب بڑی بڑی راجہ جو جنون کی قوم مین تہے اون سبکو ہلاک کیا اس قدر دانائی

اپنی بڑی قدرت اونہیں ظاہر کی تہی کہ کوی اونہی جیت نہین سکتا تھا ایک بڑا راجا دولت والا اور لشکر والا اور جادوگر کانوروکی ملک مین تھا سولہ ہزار لڑکیان ملکون سکے راجاونکی ظلم سے چہین لایا تھا وہ سب وسکے پاس جمع تہین کشن جی اوسکے حکم سی کروڑ جانور پر سوار ہوکر اوسکی سر پر جا پہونچے اور بڑی لڑای ہوی آخر اوسکو مار ڈالا اور وہ سولہ ہزار لڑکیان بیشمار مال و خزانہ سمیت اپنی قبضہ مین لای اور اونکی ساتھ عیش کرتی تھی فائدہ بہاگوت کی دسوین اسکند مین ستر اوہیا مین ہے کہ نارد جی نے کرشن جی کو ایک وقت مین سولہ ہزار آٹھہ سو محلون مین دیکھا کہین کھڑی کہین بیٹھی کہین نہاتی کہین تیل اوبٹن ملتے کہین پالنے کھیلتے کہین برہمنونکی کہانیکا اہتمام کرتے کہین عیش فرماتے کہین کہانا کھاتے جب نارد جی نے تعجب کیا تو اونہون نی فرمایا کہ نارد تو اپنے دلمین کچہ شک نکر میری مایا ات پربل ہی سب عالم مین پہیل رہی ہے یہ مجہی سے ہوتی ہے دہیر دہیر کیا طاقت ہے مولانا لکہتے ہین کہ بعد اوسکی کنورون اور پنڈون مین مہابہارت کی لڑای کی اور کنورون و کیسر کے ایکسو بہای تھے کئی لاکہہ شخص اپنی ساتھہ لیکر کشن سے لڑنے آی کشن نی بالکل ان سب کو عاجز کردیا فایدہ طفر مبین کے صفحہ ۲۰۰ مین ہے کہ مہابہارت اسمیدپرب مین ہے کہ ایک دیو کی عورت نے کہا کہ میری چہاتیان جو چار کوس کی لنبی ہین مین اون سی ارجن کو مارونگی اس سے یہی معلوم ہوا کہ یہ لڑای دیو دن سی تہی طفر مبین کے صفحہ ۲۰۰ مین لکہا ہی کہ مہابہارت سکے بن پرب مین لکہا ہے کہ ارجن سنے اتنی تیر دریا مین پہینکے کہ دریا خشک ہو گیا اور دیوونکو

بیان دیکھی اور خوشی مین آئے یہان سے بھی ثابت ہوا کہ یہ لڑائی دیوون سے تھی اسی صفحہ
مین ہے کہ ہندون کے قول کے موافق اس معاملہ کو پانچہزار برس سے زیادہ نہین
گذری مولانا لکھتے ہین کہ پہر ہندون کو نصیحت کی کہ تم جگ اسمید کرو پہر بہت سے
لشکر جمع کر کے اونکی ساتھ ساری زمین مین گردش کی سب بڑی بڑی راجہ
گوشہ پکڑ کر رہگئی اونکو بھی ہلاک کرڈالا فائدہ ادہیای ۴۸ کاشی کہنڈ اسکند
پران مین ہے کہ اسی لاکھ بیٹی پوتے صاحب اقبال سری کشن جی کی اونکی زندگی
مین تھی اور بہاگوت کے نوین اسکندہ مین ہے کہ راجہ سگر کے ساٹہ ہزار بیٹی قابل جنگ تھے
کے ایک بی بی سے اوسکی زندگی مین موجود تھے کہ اسمید جگ کی گھوڑی کی سا
وہے تھی مہابہارت کے اسمید پرب مین ہے کہ جگ کا گھوڑا ایک سرزمین پر
پونہچا جہان عورتین ہی تہین اور مرد کوئی نہ تہا ایک ولایت ایسی ہی کہ درختون
سے جانور پیدا ہوتی تھے اور جوان ہوتی تھے اور آخر دن بوڑہی ہو کر سورج
ڈوبتے وقت مرجاتی تھے فائدہ لطائف اشرفی مین ہے کہ جناب سید اشرف
جہانگیر رحمۃ اللہ علیہ نے جب دنیا کی سیر کی ہے تو آپ بھی اس شہر مین پہونچے
ہین جہان فقط عورتین تہین وہان ایک پانی تھا کہ اوسمین نہانے سے حمل
رہتا تھا اور آپنے وہ درخت بھی دیکھا ہے جس سے انسان پیدا ہوتی ہین
ظفر سبین مین ہے کہ مہابہارت کے اسمید پرب مین ہے کہ جب اسمید جگ
کا ارادہ کیا مدہشٹر نے کرشن جی سے مشورہ لیا اونہون نے فرمایا کہ مین

لوگونمین یہ نشانیان ہون ونکواس مشورہ مین شریک نکرو جسکی مان ناقص ہو
اور جو ہمیشہ پیٹ کے کام مین رہتا اور جس کے پاس عمیر جنس کے عورت ہو اور جو
ہمیشہ عورتون کے عشق مین رہی اور اونکا تابع رہے اور جو شخص اپنی سسر کے
گھر مین رہے بھیم مین یہ سب باتین موجود ہین بھیم نے جب یہ باتین سنی کہا
کہ آپنے بہت خوب فرمایا اگر اپنی فکر کیجی کہ کسکا پیٹ تمسے زیادہ بڑا نہین اور
اگر میری گھر مین دیو زادہ ہے تو آپکی گھر مین جامونت ریچھ کی بیٹی ہی آپہی
انصاف کیجی کہ دیو کی بیٹی بتر ہے یا ریچھہ کی بیٹی اور مین کسی دیو کے گھر مین
نہین رہا ہون مگر تم دوارکا مین کہ دریا کے درمیان ہی رہتی ہو اور دریا
کی بیٹی تمہاری گھر مین ہے اور تم عورتون کی تابع ہو رکمنی نے تمپر زور کیا
تمنے ایک پہول رکمنی کو دیا اوسنی تمپر زور کیا یہانتک کہ تم اوس پہول کے
درخت کو اندر کی باغ سے لائی اور اسکو دیا اس پر بھی اوسنی تمسے صلح نکی یہ سب
باتین تم مین موجود ہین تم اورون پر کیا عیب رکھتی ہو کرشن جی نی فرمایا کہ
ای بھیم تجہپر رحمت ہو تو نی اچہی باتین کہین اور بھیم کو بغل مین لی لیا فایدہ
اس قصہ سی بھی معلوم ہوا کہ اوس زمانی مین دیوتونکو دیوؤن سی رشتہ داری
ہوتی تھی اور کرشن جی کو مولانا عبدالرحمن چشتی رہ لکھتے ہین کہ انکا باپ بسدیو
دیوتا عنصری تھا اور انکی مان کنس دینت کی سیلینے جن کی بہن تھی معلوم
ہوا کہ جنوں مین اور عنصری دیوتون مین رشتہ داری ہوتی تھی اور دیوتونکی قوم

اگرچہ جنون مین سی ہین مگر اونکی قوم علیحدہ ہے اس لئی دیو ونکو غیر جنس کہا ظفر مبین
مین ہی کہ بہاگوت سے ثابت ہی کہ رکمنی جی سیتاجی کی اوتار ہین یعنی سیتاجے
جو راجہ رامچند کی بیوی تہین اونکی روح کا ظہور رکمنی جی مین ہوا تھا اس بیان سی معلوم
ہوتا ہے کہ رامچند رجی کا زمانہ پہلی تھا اور کرشن جی اونکی بعد ہین اور صفحہ ۴۹۶
مین ہنود کی کتابون سی نقل کیا ہی کہ مہاراجہ رامچندرجی نی دس ہزار برس
سلطنت کی اس سی یہ بات پکی ہوتی ہے کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام سے
پہلے جنون کے تریتا مین تھی مولانا لکہتی ہین کہ جب گومی دہیت اور مغرور باقی نرہا
اوس وقت کشن نے چاہا کہ مین اس دنیاسی اوٹھ جاؤن اور پردی مین ہوجاؤن
اوسوقت ارجن اور اودہو اور انگد کو بلا کر نصیحت کی کہ زمانہ کل جگ کا آن پہونچا
مین چاہتا ہون کہ پردی مین ہو جاؤن اور ساری ہندو برف پہاڑ مین جاکر
اپنی بدنکو چہوڑ دین کیونکہ زمین کے اوپر پاری اور تمہاری رہنی کا وقت
نہین رہا اودہو سے کہا کہ بدری ناتہ گندار پہاڑ پر جاکر اللہ کی ذات پاک سے
مشغول ہو اور انگد کو کہا یا سر کی کناری پر جاکر اللہ کی عبادت مین قایم رہیو
کشن آپ پردی مین ہو گئی ایکسوپچیس برس اس دنیا مین رہی اور لڑائیون مین
مشغول رہے بعد اوسکی سب ہندون نے جاکر برف پہاڑ مین اپنی جان فدای فنا کی
ظفر مبین مین ۷۱ صفحہ مین لکہا ہے کہ بہاگوت کی ۱۱ اسکند کے ۶ اودہیا مین
لکہا ہے کہ ایکدن شیو اور برہما اور سب دیوتا عالم ہوا سی کرشن کی زیارت کو آئے

اور ہاتھ جوڑ کر خوشامد کرنے لگے کہ جتنی روحین اس عالم مین ہین تمہارے زیارت کے فیض سے نجات پا جاتی ہین بہشت مین کچھ بھی جگہ نہین رہی اور سب دوزخ خالی پڑی رہگئی سو آپ مہربانی فرماکر اس عالم سی غائب ہو جای کرشن نے فرمایا تم سچ کہتے ہو کل جگ کی عمر سے پانچ برس گذرچکی اب تم خاطر جمع رکھو عنقریب اس عالم سے غائب ہوتا ہون پہر اوسی اسکند کی بارہوین ادہیا مین ہے کہ اودہو جی نے سری کرشن جی سی کہا کہ جتنی روحین جہانین مین سب کی نجات کیون نہین ہوئی کرشن جی نے کہا ای اودہو اسمین ایک بات ہی کہ جو سب روحون کی نجات ہو جاوی تو جو اروا حین بندہی ہوئی ہین وی کیا سمجھین کہ ہم بند ہی ہین اور نجات کے قابل ہین وہ اوسکی ارام کی قدر نہ جانتی مگر ایکدن سب اروا حونکی نجات ہو گی اب جاننا چاہی کہ اوپر یہ بیان ہو چکا کہ دواپر کے زمانی سے جب تین ہزار سال باقی رہی تب حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئی اور پانچسو برس مین انکا قالب تیار ہوا معلوم ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے اڑہائی ہزار برس کی بعد زمانہ کل جگ کا شروع ہوا وہ زمانہ حضرت نوح علیہ السلام کی عمر کے اخیر ہونی کا ہے مولانا مجیر الدین حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے توراۃ شریف کی یونانی ترجمہ کے موافق یون تحقیق کیا ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام کو زمین مین اوترنیکو ایکہزار چہ سو بیالیس برس گذری تھی جب حضرت نوح علیہ السلام پیدا ہوی اور حضرت نوح کا پچاس کم ہزار برس دنیا مین رہنا قران شریف سے ثابت ہے

اور ابن جریر وغیرہ نے لکھا ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام جنت مین تینتالیس ۴۳
برس رہی تو حضرت نوح علیہ السلام کی عمر مین اکیسو پنتیس ۳۵ برس باقی تھے کہ زمانہ
کل جگ کا شروع ہوا اور کشن جی نی دنیا سی انتقال فرمایا اہل ہنود مانتی تک حضرت
آدم علیہ السلام کی اولاد کے لوگ ملک ہند مین نہین آئی تھے اور حضرت نوح
علیہ السلام نے جن لوگونکو اللہ کا پیغام پونہچایا اور ان لوگون نی نمانا وہ لوگ اور
ملکو نمین تھے جنپر طوفان آیا چنانچہ مولانا جلال الدین سیوطی نے ازرقی اور ابو الشیخ
اور ابن عساکر کے کتاب سی ابن عباس رض کی زبانی لکھا ہے کہ طوفان سند اور ہند
کے قریب نہین آیا مولانا لکھتی ہین کہ بعد اسکی ایکہزار چار سو برس کے قریب بعضی
راجہ پنڈون کی نسل سے زمین کی اوپر رہے اور حضرت آدم علیہ السلام کے
اکثر فرزند بھی آکے جابجا بسنی لگے دن بدن حضرت آدم علیہ السلام کی فرزندونکی
کی قوت زیادہ ہوتی گئی حضرت آدم علیہ السلام کا وہ بیٹا جسنی اپنی بھائیکو مار ڈالا
تھا اور وہ بھاگ گیا تھا جسکا نام قابیل تھا اوسکی نسل مین سی ایک شخص نے زور
پکڑا اور وہ ہند کے ملک مین بادشاہ ہوا اور جنون کی لڑکیان اپنی نکاح مین
لایا اور قنوج کو اپنی باپ کے نام سے آباد کیا اور دین اور مذہب جنونکا
اختیار کیا اون لوگون نے بید پڑھے اور حضرت آدم علیہ السلام وغیرہ کی کتاب سے
محروم رہے اور یہ مدت کے بعد کہ ظہور رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا قریب
پونہچا جنون کی قوم کے لوگ جو زمین کے اوپر تھے اونسے اولاد کا ہونا موقوف

ہونی لگالاچار ہوکر انہون نے حضرت آدم علیہ السلام کی فرزندون کو لیکر
اپنا لے پالک بنایا اور اپنی جگہہ پر بیٹھایا اور خود پوشیدہ ہوگئی اور تمام زمین پر
حضرت آدمؑ کے فرزندون کا قبضہ ہوگیا جو کچھہ اس بڑی قادر کا ارادہ تہا وہ
ظاہر ہوا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی یفعل اللہ مایشاء اللہ جو چاہتا ہی وہ کرتا ہے
اور اللہ تعالے نے فرمایا ہے ان اللہ یحکم مایرید اللہ حکم کرتا ہی جو چاہتا ہی غرض
یہ ہی کہ ہندؤن کی وضع اور طور سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم
علیہ السلام کی اولاد مین ہین اور اب وہ اپنا نسب جنون کی قوم تک پونہچاتے
ہین اب اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ جہالت اور نادانی کی غلبہ سی اپنی آبا
داودون کا دین اور مذہب اور حسب ونسب بہول گئین ہین اور اپنی تئین
نہین پہچانتی ہین کہ اللہ تعالے فرماتا ہے من یھدی اللہ فمالہ من مضل ومن یضلل
اللہ فما لہ من ہاد یعنے جسکو اللہ راہ سجہاتا ہے اوسکا کوئی بہٹکانی والا نہین اور
جسکو اللہ بہٹکاتا ہے اوسکا کوئی راہ سجہانی والا نہین یہ کلام بیاس کا تھا
سو تمام ہوا فائدہ توراۃ شریف کی پہلی سورت جو پیدایش کے کتاب کہلاتی
ہی اوسکی چہٹی باب مین لکہا ہی کہ جب روی زمین پر آدمی بہت ہونی لگی اور
اونسی بیٹیان پیدا ہوئین تو سردارون کی بیٹون نے آدمیونکی بیٹیونکو دیکہا کہ وہ
خوب صورت ہین اور ان سبہون مین سی جسکو جو پسند آئین اپنی لئی جورو ان
لین پہر لکہا ہے کہ اون دنون مین زمین پر جبار یعنی زبردست لوگ تھی اور بعد

اوسکا یہ ہے کہ سرداروں کے بیٹے آدمیونکی بیٹیون پاس گئے تو انسے لڑکے پیدا ہوئے اور یہ وہ زبردست تھے جو قدیم سے نامور شخص تھے دیکھو توریت شریف سے یہان صاف یہ مطلب ثابت ہوتا ہی کہ جن اور دیو جو اپنی قوم کے سردارونکی بیٹے تھے وہ ادمیوں سے زیادہ زبردست تھے اور قدیم سے یعنی بہت مدت سے نامور مشہور تھے اسکا صاف مطلب یہی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے بہت مدت پہلے سے وہ مشہور لوگ تھے اونہوں نے آدمیونکی بیٹیوں سے نکاح کیا اور انسے اولاد پیدا ہوئی توریت شریف مین عبرانی مین یہان یہ لفظ ہے کہ بنیہا الوہیم سو الوہ جسکو عربی مین اله کہتے ہین اسکے معنے ہین حاکم اور شاکر سو توریت شریف مین بعضی جگہ یہ لفظ اللہ کے حق مین آیا ہے جو اصل حاکم سب بندونکا ہے اور بہت جگہ یہ لفظ حاکمون اور سردارون کے حق مین آیا ہے توریت شریف مین جابجا اسکی مثالین موجود ہین یہان بھی انکلس نے اپنی ترجمہ مین اور ۱۸۱۱ عیسوی مین جو عربی ترجمہ پادریون نے چھاپا تھا اونمین سے سردارونکے معنے لکھی ہین یہی معنے ٹھیک ہین مگر بعضے نادان پادریون نے یہان ترجمہ مین خدا کا لفظ لکھدیا کہ خدا کے بیٹوں نے پھر یہ مطلب سمجھا کہ اللہ کی بیٹیونکا مطلب یہ ہے کہ اوسکی پاک بندے۔ مگر یہ لفظ جو ہے کہ انہوں نے آدمیون کی بیٹیوں سے نکاح کیا اس لفظ سے صاف نکلتا ہے کہ وہ لوگ ادمیوں سے باہر تھے تو بیشک وہ جن اور دیو تھے جن کا زمانہ حضرت آدم علیہ السلام سے بہت پہلے تھا مگر یہود اور نصارا اس مطلب کو نہیں سمجھے کوئی کہتا ہے یہ ذکر فرشتون کا ہے

کو ہی کہتا ہے حضرت شیث علیہ السلام سکے اولاد کا ذکر ہی یہ مطلب کسیطرح
نہین بنتا معلوم ہوا کہ بیشک جنون اور دیودن نے اور اون لوگون نے جو عنصری
دیوتا کہلاتے تھے آدمیونکی بیٹیون سے نکاح کیا اور اسیطرح ادمیون نے جنون کے
بیٹیونسی نکاح کرلیا جیسا کہ مولانا عبدالرحمن چشتی رح نے لکھا ہی توراۃ شریف
کی پہلی سورت کی چوتھے باب مین لکھا ہے کہ قابیل اللہ تعالی کی حضورسی نکلگیا
اور پورب طرف نود کی سرزمین مین جارہا اور اپنی بی بی سے ہمبستر ہوا اور وہ حاملہ
ہوی اور حنوک کو جنی اور اوسنی ایک شہر بنایا اور اوس شہر کا نام اپنی بیٹی کے نام
کے سوافق حنوک رکہا اس کتاب کا لکہنے والا کہتا ہے کیا عجب ہے کہ حنوک کا
لفظ بدل کر قنوج ہوگیا ہو اگر یہ بات ہی تو یہ شہر خود قابیل نے اپنی بیٹی حنوک
کے نام سے بنایا پہر حنوک کی کسی بیٹے نے اپنی باپ کی نام سے اور زیادہ اس
شہر کو آباد کیا جیسا کہ آگی آتا ہے کہ یہ شہر دوبارہ حضرت نوح کی بیٹی حام کیوقت
مین آباد ہوا نواب سید صدیق حسن خانصاحب نے کتاب آثار قیامت مین لکھا
ہے کہ ابو الفدا نے مختصر مین لکھا ہے کہ قنوج کا جو ملک ہی اوسکی شہر و نہین بیچ میں
ہین اور وہان سمندر کی تمامی ہے اور جو اوسکا بادشاہ ہوتا ہے اوسکا نام
نود ہوتا ہے ہم کہتی ہین کہ اس سے معلوم ہوا کہ توراۃ شریف مین جو لکھا ہے
کہ قابیل نود کی زمین مین جارہا تھا سو نود کی زمین اسی زمین کو کہا ہی
جہان قنوج بنی ہے یعنی تھی اس زمین کا نام نود تھا تب تو یہان کا بادشاہ

تو وہ کہلاتا تھا پھر کتاب آثار قیامت مین لکھا ہے کہ یہ شہر ہند کی راجاؤنکا
مقام تہا اور ہند مین بہار ہین اور یہ شہر گنگا اور جمنا کے بیچ مین ہین کہ اسکو
دو آب کہتی ہین بیان کرتے ہین کہ اوسکی آبادی پہلی قابیل کے وقت مین
ہوئی پھر دوبارہ حضرت نوح کے بیٹے حام کے وقتمین آباد ہوا اور کتاب
خطیرۃ القدس مین لکھا ہے کہ شیخ سراج الدین ابو حفص عمر ابن وردی نے
کتاب خریدۃ العجائب مین لکھا ہے کہ قنوج بڑا چوڑا ملک ہی اور وہانکے
لوگون کے پاس مورتین ہین کہ پہلی لوگ اگلون سے اونکولیتے چلی آتی
ہین اور کہتی ہین کہ اوسکو دولاکھ برس ہوی اور وہان کی بادشاہ کے
پاس فوج اور ہاتے بہت ہین مجدالدین فیروز آبادی صاحب قاموس
اور سید مرتضی صاحب تاج العروس نے اس شہر کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہی کہ قنوج
ہند مین ایک شہر ہے بڑا چوڑا اوسمین بہت بازار ہین عمدہ عمدہ مال
اوسکی طرف لوگ لیجاتی ہین سلطان محمود نے اوسکو فتح کیا ہے مولانا
عبدالرحمن چشتی نے مراۃ الاسرار مین لکھا ہے کہ سلطان محمود نی جب قنوج
کو فتح کیا دس ہزار بت خانے شہر قنوج کی ویران کیئے اور ان بت خانون
کے بنائے جانے کی تاریخ چالیس ہزار اور بعضونکی پچاس ہزار سال
لکھی تھے بیان سے معلوم ہوا کہ یہ شہر بہت بڑا تھا اور وہ بت خانے
جنون اور دیوون کی وقت کے بنے اگلی لوگون نے یادگاری کی لیئے مورتین

بتائین پچھلی لوگ اونکو پوجنی لگی اللہ نے محمدی شریعت کا نور پھیلایا جو چیزین اسکی
راہ سی روکتی تھین انکو مٹا دیا ابن اثیر رہ نے اسد الغابہ مین لکھا ہے کہ روایت
کیا مکی نے جو ابراہیم کے بیٹے برد ع کے رہنی والی وہ روایت کرتے ہین اسحاق سے
جو ابراہیم کے بیٹے طوس کے رہنی والی وہنون نے مجھسی فرمایا اور وہ ستانوی ۹۷ برس
کی تھے اونہون نے فرمایا کہ مینے ہند کی بادشاہ سرتابک کو دیکھا اوس شہر مین جسکا
نام قنوج ہی مینے اوسی کہا کہ تجھپر کتنی برس گذری کہا نوسو ۹۰۰ برس اوپر پچیس ۲۵ برس
اور وہ مسلمان ہی اور اوس نے کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی دس اصحابون
کو میری پاس بہیجا تہا اونمین تھے حذیفہ جو یمان کے بیٹے اور عمرو جو عاص
کے بیٹے اور اسامہ جو زید کے بیٹے اور ابو موسی اشعری اور صہیب اور سفینہ
وغیرہ آئی اوسکو اسلام کیطرف بلایا اوسنی قبول کیا اور مسلمان ہوا اور
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کو چوم لیا اسکو ابو موسی نے روایت
کیا ہے اور ابن مندہ وغیرہ نے خوب کیا جو اسکو چھوڑ دیا کیونکہ اسکی
لکھنی سے اسکا نلکہنا بہتر تہا فائدہ یعنے ابن اثیر رحمہ اللہ نی اس بات کو معتبر
نہین جانا مولانا عبد الرحمن چشتی کی اور سب صوفیون کی مذہب کا
بیان مولانا عبد الرحمن چشتی اللہ اونسی راضی رہی انہون نے کتاب مراۃ الاسرار
جو اولیا کی احوال مین لکہی ہے اوسمین جابجا قران اور حدیث پر عمل
کرنے کی تاکید فرماتی ہین اور صوفیونکی احوال مین لکہتی ہین کہ اہل سنت اور جماعت

کے سب علم والونکا اسپر اتفاق اور ایکہ ہی کہ حق ان چارون مذہبون مین یعنی
حنفی مالکی شافعی حنبلی مین گھومنے والا ہی اور یہ لوگ یعنی صوفی لوگ بھی حق بات کے
طالب ہین اسباعث سے یہ لوگ بغیر انکار کے چارون مذہب کی پیروی کرتے
ہین اور ایک مذہب کی قید مین نہین ہین اور سب مذہبونکی قول جو موافق حدیث
اور قرآن شریف کے پاتی ہین اوسپر عمل کرتی ہین اس باعث سے کہتے ہین کہ
الصوفی لا مذہب لہ یعنے صوفی کا کوئی مذہب نہین حضرت شیخ سعد الدین
فرغانی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب مناہج العباد چارون مذہبون کے بیان مین لکھی
ہے نہایت عمدہ کتاب ہے صوفی کو اوسکی بڑی ضرورت ہی مولانا عبد الرحمن چشتی
رحمۃ اللہ علیہ لکھی ہین کہ صوفیونکا دارمدار صاف صاف آیتون اور حدیثون
پر ہے پیر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی احوال مین لکھتی ہین کہ شیخ فرید الدین عطار
رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین کہ اوس شخص کی تعریف کون کرسکتا ہی جسکی تعریف
سبکی زبان پر جاری ہے انکی محنتین اور اللہ کے دہیان مین غرق رہنا لی نہایت ہی
ظاہر شریعت مین اور باطن کی راہ مین اونکا بڑا درجہ ہی اونہون نے بہت
بزرگون کو دیکھا ہی امام جعفر صادق علیہ السلام کی صحبت پائی ہی اور اونہون
نے آپ فرمایا ہے لو لا السنتان لہلک النعمان اگر وہ دو برس نہوتی تو نعمان
ہلاک ہوجاتا یعنے اگر مین دو برس امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت مین
نہ رہتا تو مین ہلاک ہوجاتا مولانا عبد الرحمن چشتی رحمۃ اللہ اسکی بعد لکھتی

ہین کہ امام ابو حنیفہ رہ اپنی ذات سی تابع صاف صاف آیتون اور حدیثون کے تھی کسواسطے کہ قول امام ابو حنیفہ رہ کا مشہور ہی کہ جسجگہ قول ہمارا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ والسلم کی حدیث کے برخلاف پاؤ اوسکو چھوڑ دو اور حدیث پر عمل کرو اور وہ کیونکر ایسا نفرماتی اونکو تو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین حکم کیا تھا کہ میری طریق کو ظاہر کر فایدہ مولانا عبدالرحمن چشتی رہ نے جو یہ لفظ لکہا کہ اپنی ذات سی آیتون اور حدیثون کے تابع تھی اسمین اشارہ یہ ہی کہ جو لوگ اونکی نام لینی والے ہین وہ دو طرح کر ہین ایک تو وہ ہین جو حقیقت مین اونکر راہ پر ہین جیسی اونکی شاگرد امام ابو یوسف رہ اور امام محمد رہ اور امام زفر اور بڑی بڑی شاگرد اور اونکے بعد بھی جو انصاف والی ہین جیسی امام طحاوی وغیرہ اونکو جہان حدیث ملجاتی ہے اور وہ حدیث امام کو نہین ملی تھی اس باعث سی اونہون نے اپنی قیاس سے ایک بات کہدی تھی جب یہ لوگ حدیث پاتی ہین امام کا قول چھوڑ دیتی ہین اور حدیث شریف پر عمل کرتی ہین دوسری قسم کے نام کے حنفی وہ لوگ ہین جو کہتی ہین جو حدیث امام کو نملی اور اماموں کو ملی اونکی بات کا ہمکو اعتبار نہین اگر ہزار آدمی اہل حدیث کی گواہی دین تو بھی ہم اونکی گواہی نمانین گر بعضی کہتی ہین کہ یہ حدیث اگر ہوگی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی فرمایا ہوگا پھر آخر مین منسوخ کردیا ہوگا بعضی کہتی ہین حدیث کا

سمجھنا مشکل ہے سیدہی سیدہی صاف صاف لفظون کو کہتی ہین کہ نہین
معلوم اسکا کیا مطلب ہے ہمکو اتنی سمجھ نہین کہ اسکا مطلب سمجھین اسطرح
کے لوگونکو ملا کیدانی ہے اونسنے صاف لکہدیاہی کہ التحیات مین اونگلی سے
اشارہ کرنا معاذاللہ حرام ہے جسطرح حدیث والی لوگ کرتی ہین اصل
حنفیون مین ملا علی قاری ہین اونہون نے ملا کیدانی کارد لکہاہی اور لکہاہی
کہ امام ابوحنیفہ رہ سے بہے یہ اشارہ ثابت ہی اور اگر امام نے منع بہی کیا ہوتا
اور ہمکو اپنی رسول پاک صلعم کی حدیث ملتی توہم حدیث ہی پر عمل کرتے
پہر مولانا عبدالرحمن چشتی نے امام شافعیؒ اور امام احمد ابن حنبل کی بڑی
بڑی تعریفین لکہین ہین پہر حضرت شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاریؒ
کے احوال مین لکہاہے کہ وہ حضرت ابوایوب انصاریؓ کی نسل مین ہین
صاحب نفحات یعنی مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین
کہ شیخ الاسلام نے فرمایا ہے کہ مجکو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی تین لاکہہ حدیثین یادہین ہزار ہزار سندون کی ساتہہ اور فرمایاہی
کہ جینے تین سو آدمیون سے حدیث لکہی ہے وہ سب سنی تہی اور حدیث والے
تہی بدعتی نہین تہے اور رای والی یعنی قیاس والی نہین تہے اور کسیکو یہ بات
میسر نہین ہوی اور بہت سی سندین عالی تہین چہوڑدین اور نہین لکہین
کہ وہ مرد رای والا تہا یا علم کلام والون مین تہا سو مولانا عبدالرحمن چشتیؒ

لکھتے ہین کہ وہ کیونکر ایسا نکرتی کہ صوفیونکا مذہب حدیث والونسے بہت نزدیک
ہوتا ہے فایدہ ہ بدعتی وہ لوگ ہین جنہون نے حدیث والون پر یہ گمان کیا
کہ یہ لوگ جہوٹے ہین رافضیون نے گمان کیا کہ جو حدیثین حضرت ابو بکر اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہم اور حضرت عثمانؓ کی تعریف مین حدیث والی لوگ بیان کرتی
ہین وہ حدیثین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمائین ان لوگون نے آپ
پر تہمت جوڑی ہے خارجیون نے یہ گمان کیا کہ جو حدیثین حضرت علیؓ کی تعریف
مین ہین وہ حدیثین لوگون نے دلسی جوڑی ہین معتزلیون نے گمان کیا کہ.
جو حدیثین اللہ کے دیدار کے مقدمی مین اور گناہ گار مسلمانونکی دوزخ مین سے
نکلنی کی مقدمی مین ہین وہ لوگون نے دلسی جوڑین ہین سو حضرت عبد اللہ انصاری رہ نے
صوفی سنے ایسے لوگون کی زبانی حدیثین نہین سنین اور انکو اپنا اوستاد نہین
بنایا اگرچہ اوسکی سند عالی تھی عالی سند اوسکو کہتی ہین کہ جسمین بیچ والی تہوڑی
ہون جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ مین اور اپنی بیچ مین جتنی تہوڑی آدمی
ہون اوسقدر وہ سند زیادہ اونچی ہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیکی
بہت بڑی نعمت ہی اور قیاس والی وہ لوگ ہین جو بدعتی تو نہین ہین مگر
حدیثین دیکھنے مین کم مشغول رہتی ہین بلکہ جو مسئلی صاف صاف حدیثون
مین نہین پاتی ہین اون مسئلون کو قیاس سے نکالا کرتے ہین ایک مسئلہ پر
قیاس کرکے اوس طرحکی سیکڑا دن مسئلہ نکالتی ہین اس کام مین اگر نیت اچھی ہو

تو یہ کام بھی اچھا ہے مگر بہت سی حدیث والون نے اس سے بچے احتیاط کی سے
کہ جب آدمی اپنی عقل سے بہت باتین نکالیگا بہت جگہ اوس سے غلطی ہو جاویگی
اور جب حدیث کے دیکھنے مین کم مشغول رہیگا اوسکی باتین بہت حدیثون
کے خلاف ہو جاوینگین اور اوسکو خبر نہو گی ایسی لوگونکو بھی حضرت عبد اللہ
انصاری صوفی نے بہت اچھا نجانا اور اونسے حدیثین نہ سنین اور علم کلام
اوسکو کہتی ہین کہ بدعتی فرقونسے یعنے معتزلیون اور رافضیون اور خارجیونسے
بحث کرنا اور اونکو قائل کرنے کے لئے طرح طرحکی دلیلین اپنی عقل سی نکالنا
یہ کام بھی اگر انصاف کے ساتھ ہو تو اچھا ہی مگر اسمین زیادہ مشغول ہونے
مین بڑی خرابیان پڑتی ہین بہت لوگ معتزلیون سے لڑتی لڑتے خود
آدھے معتزلی ہو گئی اور اونکی بہت باتین اونہون نے پسند کر لین اور بہت
لوگ رافضیون سے لڑتی لڑتی اونکی ضد مین آنکر خارجی ہو گئی حضرت علے سے
بی ادبی کرنی لگے حضرت عبد اللہ انصاری صوفی نے علم کلام والونسے بھی
حدیثین نہین سنین جو لوگ خالص حدیث والی تھے اونہین سی حدیثین
سنین اور صوفیونکا مذہب خالص حدیث والونسے بہت ملتا ہے اتنا
فرق ہی کہ حدیث والی لوگ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائی
ہوئی باتون مین اور آپ کے کامون کے دہیان مین زیادہ مشغول رہتی
ہین اور اللہ کا دہیان بھی رکھتی ہین اور صوفی قرآن اور حدیث کو بقدر ضرورت دیکھے

حاصل کرکے اللہ کی دہیان مین ڈوبی رہنی کی زیادہ مشق کرتی ہین اور اپنی دلکی
درست کرنی مین بہت مشغول رہتی ہین کہ ہماری دلمین کوئی بات خلاف قرآن
اور حدیث کی نہ آنی پاوی اور جو حکم شریعت کی ظاہر مین ہاتھہ پاون سے ادا ہوتی ہین
اونکو بھی ادا کرتی ہین اور اللہ اور رسول کی محبت ایمان کی جڑ ہے قرآن اور حدیث
مین اسکی بڑی تاکید ہے اور محبت کی جگہ دل ہے اوس محبت کی بڑہانی کی مشق
کرنی مین صوفی بہت مشغول رہتی ہین اور حدیث والی بھی ان باتون سے غافل
نہین مگر زیادہ مشغولی انکو حدیثون کی یاد رکھنی مین اور لوگون کی سمجھانی مین رہتی
ہے دونون طرحکی لوگ امت محمدی مین بہت ہوی اللہ اون سب سے راضی رہی اور ہمکو
اللہ اونکی راہ پر رکھی آمین بشارت محمدی جو پوتھی راماسنگ رام مین ہے
مولانا عبدالرحمن صاحب لکہنوی کی سلسلے کے ایک مرید ہین اونکا نام طالب
حسین شاہ ہے اللہ ہمکو اور ان کو اور سب محمدیونکو دین محمدی پر قایم رکھے
اور وہ فرخ آباد کی رہنی والی ہین اور پہلے ہندو تھی پہر اللہ نے انکو نور ایمانکا
عنایت فرمایا اونہون نے ایک کتاب مین اپنا حال لکہا ہے اور جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی بشارت ایک پوتھی سے لکہی ہے چنانچہ اوس بشارت کی ہندی
لفظین ہنی اون سے پڑہ کر صحیح کرلین وہ اوس کتاب مین فرماتی ہین کہ ہندو
بید کی خبردار نہ ہونے کے سبب سے بہٹک رہی ہین کوئی آگ کوئی خاک کوئی پانی
کوئی ہوا کوئی پتہر کوئی دریا کو پوج رہی ہین اور نہین جانتی کہ ہمارا پیدا

کرنے والا کوئی ہے اور اوسکی کیا پہچان ہی اگر یہ لوگ بید کی سمجھ بوجھ رکہتی ہوتی
تو ایک اپنا معبود وحدہ بناتے اور کبھی خدا اوسکی قائل نہ ہوتے سمجھو اتنی تقریر و
بید کا گیان وہ ہی جو نونسریر کہو جی نے بسنشٹ جی کو سمجھایا ہے اور رامائن کے
اخیر باب کنڈ مین گوسائین جی نے بیان فرمایا ہے جو چوپائی اکل انیہہ انام اروپا
انبہو گم اکھنڈ انوپا یعنے نہ اوسکا کوئی نسب ہی نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہی اور نہ
کچھ اوسکا نام ہے اور نہ کچھ اوسکی صورت ہی اور انبہو یعنے پوشیدہ حال کا گم ہے
یعنے جاننی والا ہے اور ٹکڑے ہی کچھے نہین ہو سکتا اور بہت اچھا ہے فائدہ نام
سونے کے معنے یہ ہین کہ جب وہی تھا اور کوئی نہین تھا تو اسکا نام اوسکی سوا کون
لیتا پہر اگے بہت لفظین لکھین ہین اوسمین یہ بھی ہے کہ وہ سنتا ہی اور سب
کام کرتا ہے اور سب کچھ دیکھتا ہے پہر لکھا ہے کہ ہندوؤن مین جو اگلے لوگ تھے
اونمین کاک بھسنڈ جی اور گرڑ جی اور بیاس جی سب دین ہنود مین ایسر کو اکیلا
جاننی والے تھے اور معتبر بزرگون مین تھے سو یہ بیان بسنڈ جی کا ہی جو گرڑ جی
سے فرمایا ہے اونکو پوتھی راماسنگرام کے بارہوین اسکند اور چھٹی کانڈیا
مین مہاراج بیاس جی لکھتے ہین اور یہ پوتھی داخل اٹھارہ پرانون مین سے ہے
اور گوسائین جی نے یعنے تلسیداس نے ٹیکا یعنے ترجمہ اوسکا بہاکا کے زبان مین
کیا ہی کہ حاشیہ پر اس پوتھی کے چہپا ہوا ہے اوسکی دیکھنے سے حال ان بزرگون
کے سچائی کا ظاہر ہوتا ہے اور وہ یہ ہے چوپائی بیان نہ کچھ بات کچھ راکہون

وید پران سنت مت نہا کون یعنے بھسنڈجی گڑڑجی سے فرماتی ہین کہ اب مین کسیکی
بکہہ یعنے طرفداری اور بات یعنے طرف داری یہان نکرونگا جو وید نے کہا ہے
اور پران نے کہا ہے اور سنت یعنے بزرگو نکا مت یعنے دین ہے وہ مین کہون گا
چوپای برکہہ سہس دس سندرم ہوی تہ کی بعد نہ پاوی کوی ء یعنے اب سے
دس ہزار برس تک سندرم یعنے ولایت عام مین رہے گی اوسکی بعد پہر کوی
یہ مرتبہ نہین پا سکتا ہے فائدہ اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ کاک بہسنڈجی سنے
حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے یہ بات فرمای ہے اور وہ دیوتاؤن اور جنون مین
سے ہین کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کے چہہ ہزار برس بعد ہماری حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم پیدا ہوی اور اب اوسوقت سے تیرہ سو برس گذری ہین اور
کاک بہسنڈجی خبر دیتی ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین پندرہ سو برس
تک رہیگا تب امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہونگی پہر ولایت ختم ہوجاویگی
اور یہان فرماتے ہین کہ اب سے دس ہزار برس تک ولایت رہیگی معلوم ہوا
کہ انکا زمانہ حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے ہے چوپای دیس عرب
بہرگ لتا سہای سوتہل بہوم گت سنو کہگرای یعنے عرب کے دیس مین
بہرگ یعنے سکرکے یعنے جمعہ کے ستارہ کی طرف سہای یعنے اچہی ہے اور اوس
بہتاری کا مقام ملک پچہم کا ہے اور وہ لتا سہای یعنے خوش ہے اور بہوم
سوتہل ہے یعنے زمین اچہی شان کی ہے سنو کہگرای کہگ کہتے ہین کوی پرندکو

اور رای کی معنی سردار کے ہین یعنی سنوای کو اور رای اور گزر چکی جنسے وہ کہہ رہی ہین اونکی
صورت کو می کی سی تہی چوپای سنبھو سمت تاکر ہوی ۔ سندر م پرام اوپس تہتہ سو
سنبھو سمت یعنی انہونی بات کا ہونا یعنے معجزے تا کر یعنی اوسکے ہونگی وہی اسد کا
ولے اوپس تہتہ یعنی قائم کیا جائیگا سومی یعنی وہی چوپای سمت بکرم کرودہ
انگانہ دہان کوک نس چہر پتنگا ۔ یعنی سمت بکر ماجیت کے ردہ انگہ ہونیگی وردہ
کہتے ہین سمت بکرکو اور سمندر سات ہین یعنی سمندر کا بدان یعنی ساتوین صدی
ہوگی چنانچہ از روی حساب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور نبوت کو وہی روز
ہوتا ہے اور دہان کی معنی ہین نہایت اور کوک معنی اندہیری اور نس کے معنی
رات یعنی نہایت اندہیری رات مین چہر پتنگا یعنی چہپہ یا سورج طلوع کرینگا
[illegible] سمجہ جو کوئی روز
ایمان کی رکہتا ہے اوس اندہیری کی دفع کرنی کی لئے طلوع کریگا چوپاے
راج نیت بہو پریت دکہامی ۔ آپن مت سب کا سمجہاوی ۔ یعنی بادشاہ
نامدہ [illegible] پریت یعنی خوف دلاکے دہمکا کے پریت یعنی خلق اور محبت
دکہا [illegible] اپنا دین سبکو سمجہاویگا چوپای چہر سنبہ نم ست چار [illegible]
تن کرتین [illegible] بہوبچاری ۔ چہر یعنی عاقل سندر م یعنے اللہ کے ولی ست
[illegible] سیوک یعنی خلیفہ چار ہونگی اونہی کی یعنی لنسل یعنے سلسلہ دین کا
[illegible] یعنے بہت بہاری ہوگا چوپای نگم اگم سومی تیج اپار ا ۔ تبہی آبا

اوبهنت جهارا ٹو یعنی نگم اگم سمندر کو کہتی ہین یعنی سمندر کا جیسا پهیلاو ہی ویسا ہے
تیج یعنی جلال بے انتہا اونکا ہوگا اور تپی یعنی گرم ہوگا آیا یعنی آوا اوبهنت یعنی انگیٹهی
جهارا یعنی بیچ مین یعنی جسطرح کمہار کے آوی مین ایک جگہ آگ لگی اور سب طرف
جلنے لگا اسیطرح وه دین محمدی عرب سے سب ملکو نمین پہونچیگا اور گرما گرمی کی بہت
جاری ہوگا چوپائی تب لگ جو سند رهم بہی کوئی ٹہ رہنا محمد پار سوی ٹا یعنی اس دین
کے جاری رہنی تک جو کوئی خدا تک پہونچنا چاہی تو بلا وسیلہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے نہین پہونچیگا چوپائی تپسی انس جنت بہکاری شت نام ہوین برت
تپسی انس یعنی عابد آدمی جنت بہکاری یعنی بڑی بہیک مانگنی والی اور جو ہوا
شت نام یعنی اوس نام پاک کا وظیفہ کرتی ہے ہوین برت دهاری یعنی ... تبہی وا
چوپائی جن آچار بچار دهنیتا تو بجین جاہی نرستی کا ... یعنی ...
کوئی آچار بچار تجکی یعنی چہوت پاک دربچار یا ... جیسا ... ہو
چہوڑ کے یعنی طریقہ اسلام قبول کرکے جاسی یعنی اوسکو ترک ... انسان وظیفہ کرینگی
اونکی جبتی فکرین دین دنیا کے ہین وه سب دور ہو جاینگے سورٹها دیپک
سم اس جوت جرت اور جارت ادہک نہین کرسان سجوت توکت سوکیت مین
بڑی دیپک یعنی چراغ کے مانند اس جوت یعنی ایسا نور که روشن ہوتا ہے
اور روشن کرتا ہے ادہک یعنی بہت یعنی وه نور محمدی مثل چراغ کی روشن
ہوگا که ایک چراغ سے اور بہت سی چراغ روشن ہوتی جاوینگی کرسان یعنی

پتھری اور سجوت یعنی چنگاری توکت یعنی کسطرف سی سرگمت یعنی سوختہ یعنی وہ
مانند پتھری کی آگ ہوگا کہ ایک چنگاری نکلی اور دیکھو کسطرف سی سوختہ مین لگی یا
نہ لگی دوہا اونگ شونک اور رار کر تور یا اوہک دو دار جاگرت سکہپت
مین جم نام استہا چار ہوا اونگ مقام شبد اور اتھا کاہی جسکو ارادہ الہی
کہتی ہین اور شونگ یعنی اللہ تعالی کا علم جسمین کوئی ذرہ پوشیدہ نہین اور رار کر اونکی
اصل رار اکار یعنی اللہ کی ذات پاک جسکو کوئی نہین کہتا کہ کیسا ہی تور یا
یعنی اللہ کی پہچان جاگرت یعنی خلقت انسانونکی اور سکہپت یعنی مقام ارواح جنونکا
تسین یعنی خلقت فرشتون کی البتہا یعنی منزل یعنی یہ چار منزلین دین محمدی مین
مقرر ہونگی دوہا ایک سہس اور پنچ ست مدہ منگل ابریک ہو نام دیارن
کرین نشچی من کر ٹیک ہو یعنی ایک ہزار اور پانچ سو برس تک نہایت خوشی سے
جو بی انتہا ہے لوگ اوسی نام کو وظیفہ کرینگے یقین دلسی مضبوط ہوکر چوپائی
شونسا نج ملک سرپادین ہر ور رس کر وید بکھانی ہو یعنی اللہ کی محبت مین
مست جانا اور نجات وہی انسان پاوینگی ہر ور رس کر یعنی بار بار اچھی
طرحسے وید بیہ بات کہتا ہے چوپائی تب ہوی نہک لنک وتار ہو
مہدی کہین شنگل سنسار ہو نہک لنک کی معنی معلوم نہین یعنی تب ایک
اوتار یعنی مرد کامل ہوگا جسکو سب امام مہدی کہینگے چوپائی ہر سندام
نمان نہین ہوئی ہو تلسی بچن ست کوئی یعنی او وقت بالبعید ہر

ولایت نہین ہوگی تلسی داس جے سچ سچ کہتی ہین اتھربن بید اور کالکی پران سے
محمدی بشارتون کا بیان ایک رسالہ اجمیر شریف مین چھاپا گیا ہے جناب خواجہ [illegible]
چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ پاک کا فیض اللہ تعالی نی یون ظاہر کیا ہے [illegible]
جو جناب خواجہ نجم الدین صاحب چشتی کے مرید ہین اور خواجہ [illegible]
خاص مرید اور جانشین ہماری دادا پیر صاحب [illegible]
رحمۃ اللہ علیہ کے ہین سو مولوی [illegible]
مین لکھی ہین ایکا نام التصدیق الدنو [illegible]
کشف الاستار رکھا ہے اونہون نی بہت سے محمدی بشارتین [illegible]
اگلی کتابون سے لکھی ہین ایک عبارت اتھربن بید کی [illegible]
سنسکرت حرفون مین لکھکر اوسکا ترجمہ اردو مین کردیا ہے [illegible]
یہہ ہے جو ہمارا پروردگار پرورش کرنیوالا اور دولت دینی والا [illegible]
جسکے مہربانی سے ہمارا یہہ وزن سے بڑا رتبہ پایا ہے اور وہ [illegible]
اپنی مریدون کو اللہ کا یہہ منتر دیتا ہی اور اسنی یہہ کہا ہے کہ مین [illegible]
دوست اس خدا کو لا الہ الا اللہ اس آواز سے پکارتا ہون اور یہہ منتر اور [illegible]
انہون نے اقبال کے ترقی کیواسطے شکر بہیجا اور ہوم کرنیوالی کو [illegible]
کے موافق سب کچہہ دیتا ہے اور سب سے بڑا اللہ جسکو اندر کا مالک کہتی
ہین اور سب سے بڑا عمدہ پرمیہ جا سب جیو کے باطن کا جاننی والا عزیز [illegible]

پرورش کرنیوالا اور سب کا پیدا کرنیوالا اور جسمین سبکی سمائی ہے اور سب جگہ ہیں

[illegible] اپنی اندر کی قدرت سی ہین

[illegible] جیسی راجہ اندر کو

[illegible] کر ہی وہ ہے

[illegible] عبارت اتر ہین بید

[illegible] ہی حرفوں مین زیر زبر کے سات لکھا

[illegible] اشہد الاّم الّی الیش

[illegible] یعنی مین ہون اپنا

پیدا کرنیوالا [illegible] بنانیوالا فنا کرنیوالا پانی کا مالک

[illegible] کا مالک الّا الّلہ [illegible] الّام [illegible] ستروتیج کا مہ

[illegible] پیدا کرنیوالا فنا کرنیوالا اس

[illegible] مالک اوجالا کرنیوالا جہان کا ہستی [illegible] مالک ہستی کا مالک ہستی کا مالک

اندرون کا بڑا اندر الو جیشٹو سریشٹن برہمن پورن برہمانن الاہم الورسول

محمد رہ کم برشٹی پیدا کرنیوالا زور اور بڑا زور آور بڑا پورا موجود بڑا اسپیدا

کرنیوالا رسول محمد زور آور کا کون ہے برابر کا الّوالّام آد الّام ہوکن ایکن

[illegible] ہوکن نکھا نکن الو جکین ہیت ہتو الّام سو ریچ چند رسرب نکھترا پیدا

کرنیوالا [illegible] ہے [illegible] کا [illegible] فنا وسکو نہین [illegible] کا مار نیوالا کوی نہین پیدا کرنیوالا

ہو جاوی سو ہندوونکی کتابون مین دس اوتار لکھی ہین اون اوتارون مین کرشن کو بہت بڑا کامل لکھا ہے اور ہندوون کے اگلی بزرگون نے بدہ اوتار کی اور کلکی اوتار کے خبر دی ہے سو بدہ اوتار کا زمانہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت پہلی ہے مگر برہمنون نے بدہ اوتار کو نہین مانا جسطرح یہودیون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو نہین مانا مگر چین وغیرہ مین بدہ متی بکثرت ہین اور خدا کو ایک کہتی ہین اور کلکی اوتار کے جو پتی ہندوون کی اگلی کتابون مین لکھی ہین وہ سب پتی ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین موجود ہین خوب ثابت ہوا کہ کلکی اوتار خطاب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے مولوی محمد حسن صاحب نے ایک بہت بڑا کام کیا کہ ہندوون کے جتنی راجہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گذری ہین اون سب کا حال ہندوون کی معتبر کتابون سے لکھدیا ہے انمین بہت بڑا مطلب یہ ہے بڑی کام کے بات یہ ہے کہ ہماری حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلی کچھ بے ایمان لوگ ہندوستان مین پھیل گئے تھے اگلے بزرگون نے اونکی بھی خبر دی ہے اور اونکی پتی بتای ہین پھر فرمایا ہے کہ بعد اوسکے کلکی اوتار کا ظہور ہوگا سو ہندو لوگ ضد کے مارے کہدیتی ہین کہ وہ جو ہماری بزرگون نے بری اور بدکار لوگون کی خبر دی ہے سو انہین مسلمانون کے خبر دی ہے اس لئے اول سی آخر تک اونکی سب راجاؤن کا حال بیان کر دیا اور آئینہ کیطرح صاف دکھا دیا کہ جن بے ایمانون کی خبر اوتارون نے دی تھے وہ ہماری پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہو چکی اور کلکی اوتار کے جو پتی اور

نشان تھے وہ سب ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین موجود ہین مولوی صاحب لکھتے
ہین کہ وشنو پران جو ہندوؤنکی بڑی معتبر کتاب ہی جس شخص نے وہ کتاب لکھی ہے وہ
چوتھی باب مین لکھتا ہی کہ پریحیت راجا میرے وقت مین ہے اور پریحیت ابھیمن کا
بیٹا ہی اور وہ ارجن کا بیٹا اور ارجن پانڈو کا بیٹا اور پانڈو بیاس برہمن کا اور
وشنو پران بید بیاس کے بیٹے اور پران بیاس کے اول کا ہی وہ چوتھی باب مین
بائیسوین درجے مین لکھتا ہی کہ پریحیت سے راجا اکشما تک پانڈو وین بائیس پشت
ہو گی اور اوسی باب مین تئیسوین درجے مین لکھتا ہی کہ سورج بنسیون مین اکشوا
جو وشنو پران کے لکھنے والے کے وقت مین تھا اوس سے شاکیا تک اٹھارہ پشتین
ہونگی اور وشنو پران کا ترجمہ جو انگریزی مین ہی اوسمین لکھا ہی کہ پرانی عمارتین
جو انگریزون کو ہندوستان مین ملین ہین اون عمارتون کے پتھرون پر جو کتبہ لکھا
ہوا تھا اوسی ہمکو معلوم ہوا کہ شاکیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سات سو
برس پہلے پیدا ہوا تھا اور حضرت عیسیٰ سے پانچ سو تینتیس برس پہلے مرا اور
چین اور تبت وغیرہ اور قومونکے احوال کی کتابون سے بھی مطابق کر لیا اور
اسی پران مین اسی جگہہ پر لکھتا ہی کہ قوم پانڈو جسنے قوم برہمن اور چھتریون کی بنیاد
ڈالی ہی وہ اکشما پانڈو پر تمام ہوا اور اکشما کا باپ سدہودہنا کا بیٹا اور دوآبا کا راجا
تھا جیسا ترجمہ انگریزی مین لکھا ہی کشف الاستار مین ہی کہ اوسکے بعد رہا سہا تیرہ پشت
سے تئیس پشت کے بعد سومترا پر تمام ہوا تصدیق الہنود اور کشف الاستار مین ہی

کہ سوسترا پانڈو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چھ سو برس پہلے تھا اور شاکیا وہی جینی بدہ
مذہب کی بت مدد کی ہی اور اوسی پران مین مگدکے گھرانے کا سلسلہ لکھا ہی اور
مگد پہلے پٹنہ کو کہتے تھے اور یہہ سلسلہ جراسندہ سے شروع ہوا جو کشن جی کے مقابلہ
پر تہا اور اوسکا بیٹا سہادیوا کشن جی کا تابع ہوکر مہابھارت کی لڑائی مین پانڈوون کا
شریک ہوا اور اکیس ال پشت پیچھے رپنجی پر تمام ہوا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
پانچ سو برس پہلے تہا اس مقام مین بہت بڑا مطلب ہی وہ یہ ہی کہ اس رپنجی کے مارے
جانے کے بعد ہندو لوگ گمراہ ہوگئی اونہین بی ایمانونکی پہلے سے اوتارون نے خبر دی
تھی اور یہ رپنجی حضرت عیسیٰؑ سے پانچ سو برس پہلے تہا تو ہماری حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے رپنجی گیارہ سو برس پہلے تہا کتاب بہاگوت جو ہندوون کی بڑی معتبر کتاب
ہے اوسمین لکھا ہی کہ جب رپنجی مگدی یعنی پٹنہ کا رہنی والا مارا جاوے گا زمانہ
بہت خراب ہوگا اور بت پرستی اور بی ایمانی پھیلے گے اور عمدہ عبادت غسل
ہی شمار ہوگا جو دور دراز پانیوں پر جانا ہو اور چوری کو ہنر اور زنا کو لوگ شجاعت
اور خوبی سمجھینگے اور سب عیب ظاہر ہون گے اور سارے ملک ہند مین جیسے
آبو اور قنوج اور رنگدا اور پراگ اور متھرا اور کاشی مین ملیچھون کا راج ہوگا اوسوقت
کلکی اوتار پیدا ہون گے بہاگوت کے اس بیان سے ثابت ہوا کہ بت پرستی
ہندوونمین اوسوقت تک نہ تھی مطلب یہ ہے کہ وہ بت پرست جو بتون کو
اللہ کا شریک سمجھنے لگے یہہ بت پرست اوسوقت سے پہلے نہ تھی اس بت پرستی کو

اگلی ہندو بت پرا جانتے تھے فقط اتنا کرتے تھے کہ اللہ کے خاص بندون کے
تصویرین برکت کے واسطے اپنی پاس رکہتی تھے تاکہ اونکی محبت اور اونکا دہیان ہر وقت
جمارہے جب یہ بہی مارا گیا اوسکے بعد ایسے بت پرستی پھیلی جسمین ایمان جاتا رہا اور ان
بی ایمان بت پرستونکو اگلے ہندوؤن نے ملیچہ یعنی بی ایمان کہا ہی اور یہ خبر دی ہی کہ
جب بت پرستی اور بی ایمانی ہندوستان مین پھیل جائیگی تب اس کفر کے مٹانے کے
لئے اللہ تعالی کلکی اوتار کو یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بہیجیگا کلکی پران جو ہندوونکی
معتبر کتاب ہے اوسمین لکہا ہے کہ کلکی اوتار اونکو اسلئے کہا ہی کہ وہ کالک کو دور
کرینگے جو زمانہ کے دل پر چہا رہا ہوگا اور وہ آپ پورن برہم ہونگے مطلب یہ ہے
کہ کالک کہتے ہین زنگار کو یا میل کو سو آپ کا خطاب کلکی اوتار اسلئے ہوا کہ آپ ایسے
وقت مین ظاہر ہوئے کہ سارے جہان کے دل پر اندہیرا کفر کا چہا گیا تہا اور
آپ خود پورن برہم تہی یعنے پوری تھے سب کمالونمین کامل تھے یہی پتا آپکا
توراۃ اور زبور مین اور حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفے مین بہی اللہ نے
دیا ہے کہ اندہیرا کفر کا سارے جہانمین پہیل جاویگا اور ظلم ظالمونکا انتہا کو پہونچیگا
تب آپکا ظہور ہوگا سو ایسا ہی ہوا اور ہندوستان کے ملک مین حضرت
عیسی علیہ السلام کے پانچ سو برس پہلی سے ہندو بگڑے اللہ کو بھول گئی
اور بتون کو اللہ کا دوسرا سمجھی بعد اوسکے پانچ سو برس بعد حضرت عیسیٰ کے
وقت سے ملک شام اور روم کے بہت یہودی یون بگڑے کہ حضرت عیسیٰ کے

انکی دشمن ہوئی کیونکہ دونون سے بعد حضرت عیسیٰ کے ماننے والے یون بگڑ ے کہ حضرت
عیسیٰ کو اونہون نے خدا کا دوسرا سمجھا حضرت عیسیٰ سے کچھ سو برس بعد اللہ نے جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مین پیدا کیا اور اونپر قران اوتارا کہ سب قومون کے
دلون پر سے میل چھڑا وین اور پردہ غفلت کے اوٹھا وین یہی پتا حضرت شعیا
علیہ السلام کے صحیفے مین دیا ہے کہ ساری قومون پر جو پردہ پڑا ہوا ہے اللہ تعالے
اس پردی کو اوٹھا دیویگا ایک سالہ پادریون نے لکھا ہے اوسمین وشنو پران سے
نقل کیا ہے کہ دولت اور دین داری دن بدن گھٹے گی یہانتک کہ دنیا بالکل تباہ
نہ ہو جائیگی لوگ ان بھاری بوجھون سے جنہین اونکی بادشاہ اونپر ڈالین گے
پریشان ہو کر جنگلون اور پہاڑون مین جا چھپین گے اور جنگلی شہد ساگ پات
جڑین میوے پھول اور پتون پر خوشی سے بسر کرینگے آخر کو کلکی اوتار اویگا وہ سب
ملچھون اور چورون کو اور سب جنکے دل بدی پر مائل ہین تباہ کریگا دیکھو یہ پتا
صاف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے آپ کے وقت سے تین سو برس پہلے
قسطنطین بادشاہ جو حضرت عیسیٰ سے تین سو برس بعد تھا بت پرستی چھوڑ کر جھوٹ موٹ
کا عیسائی ہوا اوسنے حضرت عیسیٰ کو اور روح القدس کو دو خدا ٹھہرا کر سب لوگون پر
جبر کیا کہ تین خداؤنکا اقرار کرو نہین تو تمہاری گھر تباہ کردی جائنگے اوس وقت سے
ایمان دار لوگ جو اللہ کو اکیلا جانتے تھے اور سب پیغمبرون کو اللہ کا بندہ جانکر
مانتے تھے جنگلون اور پہاڑون مین چھپ چھپ کر بیٹھ رہے ساگ پات کھا کر گذر

اور اپنا ایمان بچایا جب اللہ نے محمدی نور پھیلایا تب سب بیان والون نے امن پایا تصدیق المنود
مین ہی کہ مگدھ کے خاندان کے بعد وشنو پران ور بھاگوت مین پرادیوتہ شنگ کے بیٹی کی پانچ پشت
تک کی سلطنت لکھی ہی اور کشف الاستار مین ہی کہ ریجی کے وزیر پرادیوتہ نے اوسکو مار ڈالا
اوسکی بیٹی شنگ کی سلطنت پانچ پشت پر ہوئی اونکے بعد دس ششوناک قوم کاتہ کی
ایکسو ۱۶۰ ساٹھہ برس کی سلطنت لکھی ہی اونمین اجیتا سترو چوتھی پشت مین تھا اور حضرت
عیسیٰ سے ساڑھی پانسو ۵۵۰ برس پہلے ریجی کے اول زمانے مین تھا اونکے بعد نند کے گھرانے
کی سلطنت لکھی ہی اونمین مہانند حضرت سکندر کے وقت مین تھا اور وشنو پران کے
چوتھی باب کے آخر کے موافق ارجن کے بہائی جد ہشتر کے سلطنت چھوڑنے اور
پریچت کے پیدا ہونے سے مہانند تک عرصہ ایکہزار پندرہ برس کا لکھا ہی اور نند کے گھرانے
کے بعد موریا کے گھرانے کی سلطنت ایکسو سینتیس ۱۳۷ برس کے لکھی ہی اونکی بعد دس شنگ
یعنی شاکے کی ایکسو بارہ ۱۱۲ برس کی سلطنت لکھی ہی وہ بھی گذر گئی اونکی بعد چار کنڈونکی
یعنی چار ذاتونکی سلطنت چارسو پانچ ۴۰۵ برس کی لکھی ہی اونکی بعد اندرا کے گھرانے کی تیس ۳۰
راجاؤن کا بیان ہی جنکی سلطنت چارسو چھیالیس ۴۴۶ برس کی لکھی تھی بدستور ہوئی کہ حضرت
عیسیٰ سے بیس برس پہلی شروع ہوی اور حضرت عیسیٰ کے چارسو چھبیس ۴۲۶ برس بعد
تمام ہوی یہ سلسلے بدستور ہوی اور سب ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی ہو چکے
ان سلسلون کے بعد اور سلسلے لکھے ہین کہ سات شخص ابھیر اور دس گردہ ہرب اور سولہ ۱۶
شاکی اور دس گنگ بعد آٹھو یادونا اور چودہ ۱۴ نوشاری اور تیرہ ۱۳ منڈی اور دس گرند ہونگے

اور کل زمانہ ان سلسلون کا ایکہزار ستاویس برس مین لکھا ہی اونکا بیان ترتیب سے
یون ہے کہ آٹھہ یاونا اجیتاستروسکے زمانے مین حضرت عیسیٰ سے پانسو پندرہ برس
پہلے تھے اور یہ یاونا یونان کے لوگ مین کیونکہ ہند کا واسطے یونان سے
قدیم سے رہا ہے کہ حضرت سکندر کے زمانے تک یونان والون کو یون کہا گیا ہی یعنے
ہندوستان کے لوگ اوس زمانے مین یونان کے لوگون کو یون کہتے تھے چنانچہ خود حضرت
سکندر کو یون کا بادشاہ کہا ہی اب خوب ثابت ہوگیا کہ یاونا بھی انہون نے یونان کے
لوگون کو کہا ہی پھر اونکے زمانے کو دیکھو کہ آٹھہ یاونا کے بعد چودہ نوشاری ہوی اور
نوشاری قوم پانڈون کے بعد تھے اور سومترا پانڈو حضرت عیسیٰ سے چھہ سو برس پہلے
تھا اور یہ سومترا پانڈو قوم کا آخری راجہ ہے اور اوسکے بعد نوشاری ہوے تو یہ آٹھہ
یاونا حضرت عیسیٰ سے پانسو برس پہلے تھے اور وشنو پران کا شرح کرنے والا اور انگریزی
ترجمہ کرنے والا بیان یون سمجھا ہے کہ یہ یاونا وہ مین جو بار لیخ کہلاتے ہین جو حضرت سکندر
کی فوج مین سے باقی رہ گئی تھے وہ بلخ مین رہے اور انہونے جمنا تک سلطنت کیا اگر وہ ہین تو بھی
حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو برس پہلے کے ہین اور مہابارت کی لڑائی مین کرشن جی
کے مقابل مین جو جراسندہ تھا اس جراسندہ کو کال یون نے مدد کی تھی جیسا کہ مہابارت
کے شنتہا پرب مین لکھا ہی اسلیے بھاگوت مین اوسکو بیٹہ کال یون کو اسر کہا ہی اور اسر
ناپاک اور بی ایمان کو کہتے ہین اوسکو اسیطرح بی ایمان کہا کہ اوسنے کرشن جی سے سامنا کیا
اور جراسندہ ظالم کا شریک ہوا ایک شخص کے بری ہونے سے ساری قوم بری نہین ہو جاتی

یونان والے اگلے وقتونمین بہت سے بی ایمان تھے اور اونمین بہت خداپرست
بہی تھے حضرت سکندر بادشاہ کیسے خداپرست تھے جنہون نے ہر ہر شہر مین آگ پوجنے
والون کے آتشخانے توڑی اور خداپرستی ہر ہر شہر مین پہیلائی اور حضرت ابراہیمؑ
کی شریعت کو جاری کیا اور یہ جو کاتہون کی قوم ہی انکی اصل بہی یونان سے ہی
پادریون کی کتابون مین ہے کہ گاتہ ایک وحشی قوم تہی جو ملک یونان کی آس
پاس رہتی تہی اونہون نے حضرت عیسیٰؑ کے تین سو برس بعد ملک روم پر حملہ
کیا کہ اوسکے دنل شاخین ہوگئین جتنے قومین کاتہون کی ہین وہ سب قومین اونکی
بہی لکہی ہین معلوم ہوا کہ وے لوگ ملک یونان سے ملک ہند مین آئے ہین
اور جو لوگ کہتے ہین کہ یاونا بہاکوت مین مسلمانون کو کہا ہی محض غلط ہے
اور بعضی ہندو اسپر یہ دلیل لاتے ہین کہ یاونا لوگ پچہم کی طرف سے آئی تہی
اور عرب ہماری ملک سے پچہم طرف ہی اسکا جواب یہ ہے کہ ہندستان سے
اور سب ملک پچہم کی طرف ہین یونان بہی پچہم طرف ہی یون انہی یونان والونکو
کہا ہے پہر تصدیق الہنود مین لکہا ہے کہ اونکے بعد چودہ ۱۴ نوشاری ہوی
وہ گہرانا ابسرواکا ہے جو پانڈوسکے بعد ہے اونکے بعد سولہ شاکی بیرماہ کے
گہرانے کے ہین پہر دس گنگ ہین اونمین مہا گنگ تہا پہر سات شخص الہیر ہین
اونمین سکونت کو بہی تہا جیسا کہ آرایش محفل مین ہنود کے کتابون مین سے
لکہا ہے بعد اونکے گردبہپ کے گہرانے کا ذکر ہے اونکے بعد تیرہ ۱۳ منڈ سے

وشنو پران سکے لکہنے کے موافق ہین وہ تیرہ شخص شالباہن سکے ہین جو شمالی یعنے
اوترطرف تہا جیسا کہ اسی پران کی شرح مین لکہا ہے الفنسٹن انگریزی کی
اردو کتاب کا دوسو اکیسوان صفحہ دیکہنا چاہیے اور بہاگوت مین اسجگہ پر
دش گرینڈ لکہا ہے وہ ایک قوم مہاراشٹر اور اڑیسا کے درمیان مین ہین
جنکا راج اوس کتاب کے چارسو دسوین صفحہ کے موافق منڈیون کی پہلے
مین تہا سو یہ سب سلسلے ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہو چکی پہر
ذکر مونون کے راج کا ہے جو تین سو سال کرین اور وشنو پران کی شرح
کے موافق مون قوم پہیم وا وتر کی ہی اور سنسکرت مین مون چپ کو کہتے ہین
اور سمند رپال فقیر بڑے مدت تک چپ رہا آخر کو بکرم کی بادشاہت پر
قبضہ کرکے اوسنے اپنی اولاد سمیت تین سو برس راج کیا اور سلطنت شالباہن
کے گہرانی کی ایک ملک مین اور سمند رپالی کی سلطنت دوسری ملک مین
ایک ہی وقت مین تہی پہر ذکر ہے کہ گیارہ شخص پارسی کی سلطنت ہو گی
سواب تک دکہن مین اونکا پتا موجود ہی وہ لوگ الفنسٹن انگریزی کی
اردو تاریخ کے چارسو ساتوین صفحہ کے موافق حضرت عیسیٰؑ کے زمانی مین
تہے وہ تلوک ہند کے گہرانی کے گیارہ شخص ہین جنکا راج سمند رپال کے
بعد ہوا ہے پہر ذکر کیلا کا یا ڈنا کا ہی اب کیلا کا کو کلنکا بولتے ہین وہ چہلوبا
تلنگانہ مین اڑیسی کی پاس ایک ضلع ہی اور اڑیسا کے احوال مین جو

کتاب ہے اوسمین انکی سلطنت حضرت عیسے سے چھہ سو برس پہلی لکھی ہی پھر
الفنسٹن جو اپنی اردو تاریخ کو دسوانکہتر وین صفحہ مین کہتا ہی کہ غالب یہین ہی کہ نوکر سلطانو نکا
سبب ہی یہ بات الفنسٹن کی صاف غلط ہی ان سلسونکے بعد تیرہ بارینج کا ذکر ہی جنکا
اونہین ذکر ہو چکا پہر شنو پران مین سات شخص گشتاسی دو شوشن ونک کو لکہا ہی جو اوسکا
قسم پیران کی شرح کیسو اوس حضرت عیسے کی پانسو برس بعد تہی پہر دوار کہہ اور سنی کمن اور
کنناک اوسٹسکا اور گورہ کا حال ہی اور گورہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت
مین ہی اور کلکی پران مین لکہا ہی کہ دوسرے ملک کی ایک بڑے راجہ کے وقتمین
جب کہ سورج تیسے ہی شاخ وبوب یعنی سب شاخ و نشان ہو جاوین تب کلکی
اوتار تشریف لاوینگے پتا ہی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقتمین
خوب ظاہر ہوا جیسا کہ شیو پرشاد ہند وتارس کا معتبر اپنی کتاب آئینہ تاریخ
نما کے آٹھوین صفحہ مین لکہتا ہی کہ ہرپاس جیند کے وقتمین ایران کا بادشاہ
نوشیروان لشکر کشی کرکے جتنا محصول رکہا تہا اوسے دام دام ہرپاس جیند سے
لگیا اور تاریخ ہندوستی جو کبہی ہند وسنے اردو مین لکہی ہی اوسمین لکہا ہی
کہ نوشیروان نے ہرپاس جیند کی بیٹی بہی لے گیا اور نوشیروان بادشاہ
حضرت عیسے کی وقت سے پانسو تیس برس بعد تخت پر بیٹھا
اور ہرپاس جیند کے مرنے کے بعد ہند کا راج ایسا بگڑ گیا کہ اوسکی صوبہ دار
اپنی اپنی صوبہ دبا بیٹھے اور بہت سی صوبہ دار حاکمونکو جو الگ الگ

سب بادشاہ بن بیٹھے تھے تاریخ کی کتابونکی لکھنے والونے راجہ اندر کے خاندان
کا ساراج لکھا ہے اوس زمانہ مین قوم چہتری سے راج جاتا رہا تھا اور تربن
سے شدہر تک اہیر اور کوہی اور جنگلی علاقہ تک اور الہ آباد اور متہرا اور
کاشی اور قنوج وغیرہ مین خودمختار راج کرتے تھے گویا برات کی گشتی
مین ہر ایک راجہ اور ٹہاکر ہوگیا تھا اور شہر ولبہی پور جو اودی پور کے راجاونکا
ہمیشہ سے گجرات مین بادشاہی شہر تھا اوسکو نوشیروان کی فوج نے مسمار
کر دیا تھا یہانتک کہ راجہ کی قوم مین سے کسیکو زندہ نچھوڑا تھا دیکھو وہ جو
بہاگوت مین بتادیا تھا کہ تمام ملک ہند مین آبو اور قنوج مین اور نگدہ اور
پراگ ورمتہرا اور کاشی مین ملیچہون کا راج ہوگا اوسوقت کلکی اوتار تشریف
لاینگے یہ پتا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کے زمانہ مین کیسا
ظاہر ہوا اسی نوشیروانکے زمانہ مین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے
اور سورج بنسی بینام ونشان ہوگئے بس پتا پورا ہوگیا یہ ضرور نہین کہ اونکا
نشان پھر کہین سے ظاہر نہو یہ جو اودی پور کے راجہ کہتے ہین کہ ہم نوکی
اولاد مین ہین اور وہ رام چندر کی فرزندونمین تھا اسکا سبب یہ ہے کہ ایک
رانی جسکا نام پشپاوتی تھا نہ مرہ گئی تھی وہ بہاگ کر ملنگیہ کے پہار
مین چہپ گئی تھی لیکن چونکہ حمل سے تھی لڑکا جنی اور اوسکا نام گوہ رکھا اور وہ
انچیلک کا راجا ہوا انکلی پیدائش لکھا ہے کہ قوم کلکی اوتار [illegible]

ہونگے اور ہمارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم کے لوگ اللہ کی عبادت
کرنیوالے تھے کعبہ جو اللہ کا گھر ہے اوسکے خادم اور مجاور تھے حضرت اسمٰعیل پیغمبر جو حضرت
ابراہیم پیغمبر کے بیٹے تھے اونکی نسل مین قریشی لوگ تھے مگر حضرت اسمٰعیل کا زمانہ بہت گذر
گیا تھا بہت سے عرب کے لوگ بت پرستونکی صحبت مین بگڑ گئے تھے مگر کچھہ لوگ خدا پرست
بھی باقی تھے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ دادون سے کہین بت پرستی
ثابت نہین بہت سے علم والونکے تحقیق یون ہے کہ آپکے باپ دادا سب خدا پرست
تھے شرک سے پاک تھے کلکی پران مین کلکی اوتار کے باپ کا نام وشنویس
لکھا ہے اور وشنو انکی بولی مین اللہ کو کہتے ہین اور یس کے معنے ہین بندہ
تو وشنویس کے معنے ہوئے بندہ اللہ کا اور عربی مین عبداللہ کے بھی یہی معنی ہین کہ بندہ
اللہ کا اور عبداللہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا باپ کا نام ہے اور کلکی اوتار
کی ماں کا نام سومتی ترجمہ کیا ہے اسکے معنے ہین معتمدہ یعنے بھروساکی ہوئی
یعنے بھروسا ہے اوسپر کہ وہ بھی ہے دغا اور فریب نکرے گی یہی معنے ہین آمنہ کے
یعنے امن وامان والی فائدہ مولانا عبدالرحمن چشتی کے رسالے مین سے
انکے باپ کا نانا کانت بہوتجہہ لکھا ہے سو ایک پنڈت نے یون بتلایا
کہ کانت کے معنے ہین نور اور جلال کے اور بہوتجہہ کے معنے مشغول
رہنے والا اب یہہ معنے ہوئے کہ اللہ کے نور مین مشغول رہنے والا
یہہ معنے بھی عبداللہ کے معنے سے نزدیک ہین اللہ کا خاص بندہ ہی ہے

جو اسکی یاد مین مشغول رہی کلکی پران مین لکھا ہی کہ کلکی اوتار کے تین بہائی ہونگی ایک کا نام کوی یہی معنے ہین عقیل کے دوسرے کا نام سمنت اسکے معنے ہین بہت علم والا یہی معنے جعفر کے نام سے نکلتی ہین تیسرے کا نام پراگ اسکے معنے ہین علی سو عقیل اور جعفر اور علی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب کے بیٹے تہے اور ابوطالب نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت محبت سے پالا تہا ابوطالب آپکے باپ عبداللہ کے بہائی تہے دونون کی مان ایک ہی تہین نہ ہین ایسے چچا کو باپ کہتے ہین کلکی اوتار کے پیدا ہونیکا مقام شنبہل نگری لکہا ہے سو شنبہل نگری عرب کی بستی کو کہتے ہین اسکی تحقیق یہہ ہے کہ سنسکرت مین زمین کے اور جنگل کے سات حصے اور سمندر کے بہی سات حصے کیے ہین جنگل کے حصونمین جو بڑا جنگل ہے اوسکو دیپ کہتے ہین اور چہوٹے جنگل کو اپدیپ کہتے تہے اور ہند کے لوگ جب ملکونکی سیر کرتے تہے تو سواے ہندوستانکی اور ملکونمین خشکی کی راہ سے جانا مشکل تہا سندہ سے چین تک جو باقی چہہ دیپونکے برابر ہی تو اون مین درخت جامن کے بہت ہین اس راہ سے اوسکو جمبو دیپ کہتے تہے اور سمندر کو سمندر شور کہتے تہے اور جب ایران کو جاتے تہے جسکے بندرگاہ کئی ٹاپو ہین اس باعث سے ساکہ دیپ کہتے تہے اور سمندر شور جو عرب کا سمندر ہے اوس سمندر سے ایران کو جاتے تہے اس باعث سے سمندر کو سمندر شور کہتے تہے تیسرا جنگل مین [illegible] اور عرب ہے

اور اسمین روشنی دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو وہ جو سمندر مین معمولی ہوتی ہے اور دوسرے
ایک کیڑے کی کثرت سے پیدا ہوتی ہے اور سمندر مین جو بڑے درخت سے روشنی پیدا ہوتی
ہے اوسکو شنبیل اور شالمل اور شنبل کہتے ہین اس باعث سے اوس جنگل کا شنبل نگر
نام رکہا اور ایران اور عرب کے درمیان کا سمندر چہوٹا ہے لیکن اسمین چلنا مشکل ہے
اس باعث سے اوسکو چہاچہ کا سمند یعنے کہٹا نام رکہا تہا چوتہا جنگل افریقیہ ہے
ملک مصر وغیرہ جہان کوش کی بہی ملک ہین وہ کوش جو حام کا بیٹا تہا اور حام
حضرت نوح کے بیٹے تہے تو اوسکو کوش دیپ کہتے تہے اور کش کا لفظ اصل مین
کوش ہے جسمین سے واو کو گرا دیا اور چونکہ عرب اور مصر کے بیچ مین حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے زمانہ سے آمد و رفت جاری ہے اس راہ سے اوسکو ہندو نے
سمندر گہی کا کہا ہے پانچوان جنگل یونان ہے جب مصر سے یونان کو جاتے ہین
تو سمندر راہ مین ہے اگرچہ اوسکا پانی میٹہا نہین لیکن آمد و رفت کثرت سے ہے ہند کے
لوگون نے اوسکو شربت کا سمندر کہا ہے اور کرونچہ یعنے بگلہ اوسمین بکثرت ہے
اس جہت سے اوسکو کرونچہ دیپ کہا ہے چہٹا جنگل روم اٹلی ہے جسمین پہاڑ کی
کثرت ہے جسکو کو سیدک کہتے ہین اس باعث اوسکو سیدک دیپ کہا ہے
اور بیچ کا دریا جو بہت زور شور سے ہے اوسکو شراب کا دریا کہا ہے ساتوان
جنگل ہسپانیہ ہے اور اٹلی سے وہان جاتے ہوی مصر کے سمندر کا حصہ
پڑتا ہے اس لئے اوسکو شہد کا سمندر کہا اور اس ملک مین پانی کی

کثرت ہی اور پانی کی کثرت کو سہکر کہتے ہین اس باعث سے اوسکو سہکر دیپ کہا
ہی اب ثابت ہوا کہ شالمل اور شیبل اور شنبل اور شنگل دیپ خاص ملک
عرب اور شام کو کہتے تہے اور بعضے شاعرون نے اگرچہ سرندیپ کو بہی
شنگل دیپ کہا ہی مگر یہان یہ مطلب نہین کیونکہ یہان شنبل نگری ہی کہا ہی
اور شنبل نگری سرندیپ کا نام نہین اور سنسکرت مین شنبل دریا کے کنارے کو بہی
کہتے ہین اور مکہ شریف دریا کے کنارے پر ہی اور بعضے ہندو جو خیال کرتے
ہین کہ کلکی اوتار شہر سنبل علاقہ کشمیر مین پیدا ہونگے یہہ خیال اونکا صاف
غلط ہی کیونکہ اس شہر کا نام سنبل چہوٹے سین سے ہی اور شنبل نگری مین بڑا
شین ہی بیشک اوس سے مراد عرب کی بستی ہی اور کلکی پران مین ایک پتہ یہ
لکہا ہی کہ کلکی اوتار کہوہ مین تپسیا کرینگے یعنے ایک غار مین اللہ کی عبادت
کرینگے سو یہہ پتہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین خوب ظاہر ہی جب آپکی
عمر چالیس برس کی ہوئی اللہ تعالی نے آپکے دل مین تنہائی کی
محبت ڈالدی مکہ مین ایک پہاڑ ہی جسکا نام حرا ہی اوس پہاڑ مین
ایک غار ہی اوس غار مین اکیلے بیٹہے رہتے تہی اور اللہ کی بندگی
مین مشغول رہتے تہے کئی دن کا کہانا اکٹہا اپنے ساتہہ رکہہ لیتے
تہی جب وہ کہانا ہو چکتا تہا تو اپنی بی بی حضرت خدیجہؓ کے پاس
تشریف لاتے تہے اور اوتنے دنونکا کہانا پہر اوسی غار مین لیجاتے تہے

چند مدت یون گذری کہ یکایک اللہ نے اوس غار مین جبرئیل فرشتہ کو بھیجا
حضرت جبرئیل ع نے آپکو اللہ کا کلام سنایا اور پیغام اللہ کا پہنچایا پانچ آئتین سورہ
اقرا کی پہلا مین پھر تھوڑی تھوڑی آیتین قران کی اللہ تعالی حضرت جبرئیل
کی زبانی بھیجا تھا آپ اونسے سن لیتے تھے اور لکھنے والون سے لکھوا لیتے تھے
اپنے ہاتھہ سے کبھی آپ نے لکھا نہ تھا اور کوئی کتاب پڑہی نہ تھی قرآن کے اترنے
کے بعد بھی آپنے اپنے ہاتھہ سے نہین لکھا اللہ نے یہ نشانی دکھلائی کہ دیکھو
انکو کسی آدمی نے نہین پڑھایا ہے سب کچھہ اللہ ہی نے بتایا ہے کلکی پرانین
ایک پتہ یہہ لکھا ہے کہ کلکی اوتار پہاڑ کی کھوہ مین پرشس رام سے تعلیم پاوینگے
سو پرشس روح کو کہتی ہین اور رام اللہ کو کہتے ہین اور حضرت جبرئیل کا خطاب
ہے روح القدس یعنے اللہ پاک کے بنائے ہوئی روح سو یہ پتہ بھی حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین خوب ظاہر ہے اوس پہاڑ کے غار مین اللہ نے
روح القدس کو آسمان سے بھیجا اونھون نے اللہ کے حکم سے پہلی پہل
اوس غار مین آپکو اللہ کا کلام سکھایا اور کلکی پران مین ایک پتہ یہہ لکھا
ہے کہ شنبھل دیپ کے راجہ کی بیٹی اپنے وکیل کی معرفت آپکو قبول کریگی سو
حضرت خدیجہ جو مکہ مین بڑی رئیس کی بیٹی تھین اونھون نے اپنی غلام میسرہ
کی معرفت جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام نکاح کا دیا اور آپکی نکاح
مین آئین یہ پتہ آپکا اللہ تعالی نے حضرت داؤد ع کی زبور مین بھی دیا ہے

[illegible] بہت سی [illegible] خطاب کر کے بیان فرمایا ہے بلکہ اوفیر کے سونے سے [illegible]
[illegible] ملک [illegible] کی [illegible] کہ [illegible] ملک
کی [illegible] شعیا [illegible] اسلام کی کتاب میں ہر شہر کے رئیس کو
ملک [illegible] کی پیدائش میں ایک پتہ دیا ہے کہ وطن سے اپنے [illegible] طرف
[illegible] گے سو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] تشریف لائے [illegible]
تلوار کی بڑی تعریف کی ہے [illegible] سواری کی بھی [illegible]
سو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تلوار ہے جس سے کافروں کے سر کاٹے گئے
تب ساری دنیا میں ایمان پھیلا اور جہاد کے لیے گھوڑوں [illegible] سواری
سیکھنا اور تیر اندازی سیکھنا ان دونوں باتوں کی حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے جہاد کے واسطے گھوڑوں کی بڑی [illegible]
[illegible] کی ہیں اللہ تعالی نے توراۃ اور زبور میں [illegible]
اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ میں تلوار کی عدالت کی خبر [illegible]
[illegible] کی پیدائش میں لکھا ہے کہ وہ تمام [illegible] کی [illegible]
محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں بہت صاف ظاہر ہے قرآن [illegible]
اوتارا ہے اس میں حضرت عیسیٰ ع اور حضرت موسیٰ ع اور [illegible]
اور حضرت سلیمان ع اور ابراہیم ع کی اور سب پیغمبروں کی ایسی [illegible]

کہ ویسی تعریفین نہ توراتمین ہین نہ زبور مین نہ انجیل مین اور فرشتونکی بھی بڑی بڑی تعریفین
اللہ نے قرانمین کی ہین اسی طرح آپکی حدیثونمین فرشتون اور پیغمبرون کی اور سب
اچھی لوگون کی بڑی بڑی تعریفین ہین یہی پتا آپکا اللہ نے حضرت اشعیا علیہ السلام
کی صحیفہ مین بھی دیا ہی اور فرمایا ہی کہ وہ سچا بہتونکی سچائی ظاہر کریگا اور انجیل
مین حضرت عیسی سے یون کہوایا ہے کہ وہ میری تعریف کریگا سو جناب محمد صلعم
حضرت عیسی کی وہ وہ تعریفین کی ہین کہ الحمد للہ اسی طرح سب نبیون کی تعریفین
قران اور حدیث مین موجود ہین اور اللہ نے قرانمین یہ بھی فرمادیا کہ ہمنی ہر قوم مین
ایک پیغمبر بھیجا ہی جن پیغمبرون کا نام نہین لیا اونکی بھی تعریفین کردین کلکی پران
مین ایک بہت بڑا پتا یہ دیا ہی کہ کلکی اوتار اپنا دین تلوار کے زور سے جاری
کرینگے یہی پتا جابجا توراۃ اور زبور اور انجیل پاک مین اور صحیفون مین موجود ہے
محمدی تلوار اللہ کو بہت پیاری ہی کلکی پران مین ہے کہ آخر کلجگ مین یعنی آخری
زمانی مین پھر کلکی اوتار کی صفتین ظاہر ہونگی اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ آخری
زمانی مین امام مہدی ظاہر ہونگی اگرچہ وہ پیغمبر نہ ہونگی مگر جناب پیغمبر صلعم کے
پورے نائب ہونگی اونکا نام محمد ہوگا اور اونکی باپ کا نام عبد اللہ ہوگا
[illegible] قتل کرینگی پھر حضرت عیسی آسمان سے [illegible] دجال کو او[illegible]
[illegible] دین پھیلاوینگی کلکی پران [illegible]
[illegible] کلکی اوتار کا [illegible] وہ بھی حضرت صلعم کے زائچہ سے موافق ہے جناب

پیر کے دن ربیع الاول کے بارہوین کو پیدا ہوئے آپکی پیدایش حضرت عیسیٰ ع کے
پانسو ستر برس بعد ہوی اور جب آپنی مکہ سے مدینہ شریف کیطرف ہجرت فرمائی تو
اول محرم شروع سنہ ہجری کا سولہوین جولائی ۶۲۲ عیسوی مین تھا اور ہجرت سے گیارہین
برس کی محرم کی پہلی تاریخ مارچ کی انیسوین ۶۳۲ سنہ عیسوی کے مطابق ہے تو آپکے
پیدایش کے برس کے محرم کی پہلی تاریخ فروری کی بارہوین ۵۷۱ عیسوی مین ہے
تو صفر کا مہینا مارچ کی گیارہوین یا اپریل کی بارہوین تھا اور ربیع الاول کی پہلی
تاریخ ماہ اپریل کی گیارہوین یا بارہوین مین ہوی اور وہی سدی ماہ بیساکھ تھی
او مشہوریات ہے کہ آپکی پیدایش صبح صادق کیوقت ملک عرب مین ہوی کہ ملک
ہندستے بیچون بیچ مین دو ہزار کوس کا فاصلہ مکہ شریف سے ہے اور دو گھنٹہ کا فرق
پڑتا ہے جسوقت عرب مین صبح صادق ہوتی ہے ملک ہندکے بیچون بیچ مین اوسوقت دو
گھڑی دن چڑھتا ہے اور بارہوین ربیع الاول کو آپکی پیدایش کے برس مین ماہ اپریل
کی بائیسوین کو آفتاب برج حمل مین تھا اور جو بارہوین تاریخ چاند کی تھی چاند سرطان
مین ہوا جیسا کہ ابو معشر آفتاب کو برج حمل مین اور ذنب کو قوس مین اور راس کو
جوزا مین لکھا ہے سو مطابق ہے اور حساب سے زہرہ برج حوت مین اور عطارد اور
مشتری برج ثور مین اور مریخ برج جدی مین اور زحل برج میزان مین ہوتا ہے
پس اس صورت مین زائچہ وہی نکلتا ہے جو کلکی پران کے اشلوکون مین ہے اور وہ
یہ ہے دوادشی شام شکل پکشا ششی ناس تا دہوم ہست وہی ہر ششی

جگی کرتی بالہا ہوتی یعنی بارویں چاند سدی ماہ بیساکھ ہست نام نچھتر ہرشن
گرکرن بالیں میں سورج میکھ چیند ر کرکی گرو گوستہی بدست تنہا بعدہ میں
گرکی چیدی سانوکولا گرہ ماست تنہا سورج حمل میں چاند سرطان میں مشتری ثور میں
اور عطارد بھی ثور میں اور مریخ جدی میں یہ گرہ عمدہ اوقات ہین راہو
جگمین استتھی کمبھ دہنتی و ہنوشی د ہیجے سکر میں کنی جیوی تلاس
تی جی سنیچری راس میں ذنب قوس میں زہرہ حوت میں میزان کا زحل
سمت سری جی پربھوش دیا تھہ دی کہتکی بی میکہا نکی جی بوی جنم
کلکی پہ او بیچ پشتی وقت عمدہ نام پربھوش میں دو گھڑی سورج نکلی
حمل کے طالع میں جنم کلکی کا ہوگا بیساکھ سدی دوادشی ہست نام نچھتر
ہرشن نام جوگ بالیں نام کرن بیساکھ سدی چاند کی بارھوین
ہست نام نچھتر میں ہرشن نام جوگ بالب نام کرن میں جیند ر دن اکتیس گھڑی
پل چونتیس سورج اوسیاسہ ۲ گھڑی پل اکتیس ہر کے دن جب کہ دن اکتیس ۳۱
گھڑی پل چونتیس کا ہو سورج کے دو گھڑی نکلی بالا بل اکتیس ہوگی
بشنو بیسا برہمن گرہ ستیانی سکا ساتھہ کلکی نام دہرم پر و تات
بھی پیر دانتھ بو بہتہ الہد راست گو کے گھر سوتی آمنہ کے شکم سے
کلکی نام دہرم کا پالنے والا انبی وقت میں تشریف لاویگا جاننا چاہیئے
کہ اسد تعالے نے آسمان چرخ بنائی ہیں قران شریف میں فرمایا ہے

که همنے آسمان مین برج بنائی اور انکو رونق دی دیکھنے والونکی لیئے یعنے ہر برج [illegible]
تارونسے رونق دی اور سورج اور چاند کے حق مین فرمایا ہر ایک ایک گھیر مین پھرتے
ہین اور سورہ اذا الشمس مین فرمایا که مین قسم کھاتا ہون انکی جو پیچ جانے والی ہین
ڈوبنے والے پیچھے ہٹ جانے والے یعنے تارے جو آسمان پر چلتے ہین پھر چلتے چلتے
پیچھے ہٹ جاتے ہین جو لوگ تارونکا علم جانتے ہین اونکے نزدیک یہ بات ثابت
ہے که زہرہ اور عطارد اور مشتری اور مریخ اور زحل بھی اور سورج چاند کے ساتھ
آسمان مین سیر کرتے پھرتے ہین باقی سب تارے اپنی اپنی جگه پر ہی ہوتی ہین تو یہ
ساتون جو سیر کرنے والی ہین کبھی کسی برج مین جاتے ہین کبھی کسی برج مین تو جب
کوئی پیدا ہوتا ہی اوسوقت وہ لوگ دیکھتے ہین که اسوقت کون سا تارا کس برج
مین ہے اللہ تعالے نے ہر چیز مین نئی نئی تاثیر رکھی ہی جو تارا جس برج مین
ہوتا ہی اسکی ویسی تاثیر اللہ تعالی ظاہر کرتا ہے ہر چیز کا اثر اوسی کی ہاتھ مین ہی یعنے
بعضے برجومین ان تارونکا ہونا اسبات کی نشانی ہوتی ہی که اللہ چاہے
تو یہ شخص بڑا صاحب اقبال ہو مگر یہ تاثیر اللہ ہی کی [illegible]
اختیار مین نہین اگلی زمانے مین جو ایمان والے لوگ تھی [illegible]
تھے تو یہی سمجھتے تھے که یہ سب تاثیرین اللہ ہی کے ہاتھ مین ہین جب [illegible]
سے بیوقوف لوگ اللہ کو بھول گئی اور یہ سمجھنے لگے که معاذ اللہ تارے خود بخود
کسی کو دولت دیتی ہین کسی کو محتاج کر دیتی ہین معاذ اللہ انکو اختیار ہے [illegible]

سو گرین اور بعضے ظالموں نے یہ شرارت نکالی کہ بعضے تارونکی بعضے تاثیرین
دیکھ دیکھ کر اوس تاثیر کو کسی ڈھب سے اور کسی ترکیب سے کسی دوسری چیز پر لی لیا
اور اوس تاثیر سے کسی آدمی کو مار ڈالا یا ایسا اوسکو دبایا کہ وہ بیمار پڑ گیا جادو
گرون نے تارونکے تاثیر کو لیکر بے گناہونکا خون کرنے کے لیے پوشیدہ خنجر
تیار کیا کہ جسکو چاہین گے چپکی سے مار ڈالینگے مگر اللہ نے جسکے مقدر مین جو
لکھا ہی وہے ہوتا ہی اسکو یہی منظور تھا کہ یہ شخص مارا جاوے اور ظالم
اوسکے بدلی دوزخ مین جاوے اب اسنے محمدی شریعت مین اس علم کا
سیکھنا منع کر دیا سنن ابی داؤد مین ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جس نے یکمقدمہ تارونکی علم کا سیکھا تو اوسنے ایکمقدمہ جادو کا سیکھا مطلب
یہ ہے یہ علم جادوگرونکے کام مین آتا ہی جسنے اسکو سیکھا ایسا ہوا گی بڑھکر
جادو بھی سیکھے اس لئیے ہماری پیغمبر صلعم نے اس فساد کا دروازہ بند کیا کشف
الاستار مین لکھا ہے کہ اللہ کا لفظ اتھرین بید مین اور شام بید مین موجود
ہی اور نام محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اتھربن بید مین موجود ہی خاص کر
رگھو بید کے منتر مین نام احمد موجود ہی وہ منتر یہ ہی سری توا اُم ماہی
سر سموُ دا بی وسماہی اکاماہی احمد نارو باہی نبھیا مر سماہی
باآن جانتوا ہی سمو راہی کماہی نتوا نتاہی یاجنماہی سایلا ہی
رکہ سا ہی مانی مینوتا احمند کا ہی سونرپاہی ندنسا ہی ہیاپاہی

اور بھجن بید مین الاانک اور محمد کا لفظ موجود ہی اوسکا منتر یہ ہی آدم نمو
ستے سندہا تو تجیان تشند ہانی سنر گنو دہان جبیسان با جہانو
تجیہی نجیان ستندہ نمستند الستک الاانک تج ابوجسبان محمد الانک
کرہان جیسان نجیان تشندہانی جاجسان نماہی جیوسبان بہان
اور لکھا ہی تذکرہ دبستان مذاہب مین لکھا ہی کہ اکبر بادشاہ کے زمانے مین ایک
شیخ بہاون انتہربن بیدی برہمن مسلمان ہوگیا تھا اوسکی پاس یہ عبارت بید کی
تھی اور بہی جب تک برہمنون کو قائل کیا اور یہ کہا کہ جبتک اس عبارت کو نہ
پڑہینگے تو موافق بید کے نجات نہوگی اوسکو ہندو لوگ انکی کہتی ہین وہ یہ ہے
لاالہا ہرنی پاپن الا الہا پرم پدم جنم بیکنٹھ براپ نیوتی
تو جیپی ناعم تشند ہم یعنے لاالہ کہنے سے ہٹتی ہین پاپ اور الا اللہ کہنے سے پرم
پد ہی ملتی ہے جنم بیکنٹھی اگر چاہو تو نام محمد کا وظیفہ کرو اب جواب ان
لوگونکا ہی جنکی دلمین یہ جم گیا ہی کہ ہنود کے قصے بی اصل
ہین آئی ایمان والون خوب سمجھو کہ ہماری حضرت صلعم کی بہت بڑی شان
اسبات سے خوب ظاہر ہوتی ہے کہ حضرت آدم کے پیدا ہونے سے پہلے جو
اور بیدون کے زمانے مین اللہ کے اچھے بندون نے آپ کی تعریفین کین
اس لئی ہمکو اون لوگونکا جواب دینا بہت ضروری جوان قصونکو بی اصل جانتے
ہین اور انگریزونکی انکلونکو بہت مانتی ہین یہ رسالہ کشف الاستار عن ہنود کی

کتابون سے اپنی سمجھ مین یون ثابت کر دیا ہی کہ بید بہت مدت سی بعضی نادانون نی
اور یہ چار بید جواب ہندؤن کی بیان سو جو بید ہین انمین [illegible] کی باتین
اور کفر کے باتین گڈمڈ کر کے لکھی ہین ان کی سوا اور کوئی بید پہلے نہین تھا اور
یہ بہی لکھ دیا ہی کہ مہادیو اور پاربتی اور کرشن اور رامچندر [illegible]
یہ سب لوگ حضرت عیسیٰ سے چار پانچ سو برس پہلی تھی اور بیدونکی بنیاد
پہلے بیاس نے ڈالی پہر رامچندر نے نئی سری سے بیدونکی بنیاد ڈالی
مگر کشف الاستار کے اخیر مین جوگ بشست سے ایک قصہ ایسا بہی لکہا ہے
جس سے ثابت ہوتا ہی کہ رامچندر کی ہین پہر لکھا ہے کہ اگر ہم ایسا تکو مان بہی
لین تو بہی پہلے رامچندر جنہون نے بیدونکو جمع کیا اونکو ہوئی زمانہ
گذرا پہر لکہا کہ ہماری حضرت صلعم کی تعریفین جو بیدونمین ہین وہ اسرائیلی
پیغمبرون سے یعنے حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد اور حضرت اشعیاء سے
پہونچی ہین اوسکو بیدمین لکہدیا ہے وس پر کیا ان کا سننا معلوم کیا
جیسا ہی آجکل ایمان والون مولانا عبدالرحمن چشتی نے معتبر کتاب
سے لکہا ہے اور وہ کتاب ابتک ہندونمین موجود ہی کہ حضرت
آدم سے پہلے جنہون کے وقت سے نام محمد صلعم کا اور انکی تعریفین مشہور
تہین اسمین کون سے بات عقل کے برخلاف ہی اسمین تو جناب محمد صلعم
کی شان و شوکت بہت زیادہ ثابت ہوتی ہی اور جنہونکا حضرت آدم سے

پہلے پیدا ہونا قران شریف سی ثابت ہی تو بیدونکا حضرت آدم سے پہلے اوترنا ہرگز
عقل کے برخلاف نہین ہے کشف الاستار مین لکھا ہی کہ مہادیو جنکا ذکر بیدونمین
ہی وہ رامچندر کی وقتمین تھے کیونکہ دونونکی ملاقات بالمیک مین موجود ہی
پہر جین دہرم کی کتابون سے ایک قصہ مہادیو اور پاربتی کا بری طرحپر لکھا ہے
گویا مہادیو کا حضرت عیسیٰ سے چارسو برس پہلے ہونا اور انکا آدمیون
مین سے ہونا اور بدفعل اور بدکار ہونا ثابت کردیا اس جگہ پر یہ بات بہت
کھلی ہوئی ہی کہ یہ مہادیو اور پاربتی وہ ہرگز نہین ہین جنکا قصہ مولانا
عبدالرحمن چشتی نے معتبر کتاب سی لکھا ہی جنھون نی حضرت آدم اور حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کی پہلے سے خبر دی ہی اور جین دہرم
والی لوگ ہندونکا ایک فرقہ ہی جو سب کی برخلاف ہی انھونی یہ قصہ
جوڑ دیا ہو تو بہی کچھ تعجب نہین ظفرمبین مین ہی کہ جین شاشتر اور بودہ شاشتر
اور ناستک شاستر خدا کے قائل نہین اور سانک شاستر والی خدا
کو پیدا کرنے والا نہین جانتے ہین ان فرقونکو اکثر ہندو بہی برا جانتے
ہین ان لوگون نے یہ قصہ عداوت سی جوڑ دیا ہو تو کیا عجب ہی اور اگر
یہ قصہ ٹھیک ہے ہو تو اسکی یہ دلیل ہرگز نہین ہوسکتی کہ اس نام کا کوئی
شخص اوسکے پہلے کسی زمانے مین نہین ہوا ایک نام کی سیکڑون آدمی
ہوتی ہین کشف الاستار کی اخیر مین ایک ہندو نی بہی مولو اپنے نامکے

موافق لکھدیا کہ ہندو لوگ جو کہتے ہین کہ آٹھہ مہادیو اور بشست اور رام چندر
گذری ہین یہ بات بے اصل ہے ہم کہتے ہین یہ بات ہرگز بے اصل نہین ہے ایک
نام کے بہت لوگ ہوا کرتے ہین باقی رہے کرشن جی جنکا احوال مولانا عبدالرحیم
پشتے نے معتبر کتاب سے لکھا ہے کہ انہونے اللہ کے حکم سے ظالم دیوون اور جنون
پر بڑی بڑی جہاد کئی تاکہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کی لوگ امن
امان سے زمین مین بسین اور وہ خود جنونمین سے تھے اونکا زمانہ حضرت آدمؑ
سے اڑھائی ہزار برس بعد حضرت نوحؑ کیوقت مین تھا سو اونکا زمانا جو
لوگونے کھینچ کر حضرت عیسےؑ کے زمانے تک پہونچایا ہے اونکو بڑی مشکل پڑی
ہے کشف الاستار مین لکھا ہے کہ جراسندہ جو کرشن جے سے لڑنی کو آیا تھا
وہ حضرت عیسےؑ سے پانسو برس پہلے تہا تو کرشن جے کا بہی وہی زمانہ ہے پھر
لکھا ہے کہ جراسندہ کا بیٹا سہادیو اکشن جی کا تابع ہوگیا اور بڑی لڑائی
مہابہارت مین پانڈونکا شریک ہوگیا اوسکی اولاد کا سلسلہ اکیس پیڑہی
پیچھے رنجی پر تمام ہوا اور رنجیکو تصدیق الہنود مین لکھا ہے کہ حضرت
عیسےؑ سے پانسو برس پہلے تھا اب مشکل پڑگئی کہ جراسندہ اور رنجی دونون
حضرت عیسےؑ سے پانسو برس پہلے تھے دونوکی بیچمین اکیس پیڑہی
کا فرق کیونکر پڑگیا یہ سوچ کر کشف الاستار مین لکھدیا کہ ہندونکی
بیان لیبا لک بناکر ایکدن مین اکیس پیڑہی ہوسکتے ہے مطلب یہ ہے

کہ جراسندہ اور رینچی ایک ہی وقت مین تھی اور اکیسوین پیڑہی یون ہوگئی کہ ایک
نے ایک کولی یا لک بنالیا ایک دہمین اکیس پیڑہیان ہوگئین یہ فقط اونکا
وہم اور خیال ہے ٹہیک بات بیشک وہی ہے کہ جراسندہ سے رینچی تک سب
اکیس پیڑہیان گذرین زمانہ کرشن جی کا رینچی سے اڑہائی ہزار برس
پہلے تھا اوسی زمانہ مین بیاس جی نے بیدونکو چن چن کر چار حصہ بنائی
کشف الاستار اور ظفر مبین مین لکہا ہی کہ مجوسیون کی کتاب دساتیر
مین لکہا ہے کہ ایک شخص جسکا نام بیاس تھا وہ ہندوستان سے
بلخ مین گیا اور زرتشت سے تعلیم پائی بیانسے سمجہ لیا کہ یہ وہ بیاس ہے
جسنے بیدونکو نئی سری سے لکہا ہے پھر یہ خیال کیا کہ حضرت صلعم
کی تعریفین اور جتنی ایمان کی باتین بیدونمین ہین وہ بیاس نے زرتشت
سے سیکہین اور زرتشت نے اسرائیلی پیغمبرون سے سیکہین اور کشف الاستار
مین یہ بہی لکہا ہے کہ بید بیاس کے بعد کتنی ہی دوسری بیاس گذری
ہین جنہون نے پران یعنی کتابین جمع کین جب یہ بات ثابت ہوئی
تو پھر کیا ضرور ہی کہ یہ بیاس جو بلخ مین گیا یہ وہی پہلا بیاس ہو
جسنے بیدونکو جمع کیا ہے ظفر مبین مین یہ بہی لکہا ہی کہ بٹلی انگریز
نے بہت دلیلون سے ثابت کیا ہی کہ پراسر جی جو بید بیاس کے
باپ ہین اونکا زمانہ حضرت عیسیٰ سے پندرہ سو چہتر برس پہلے تھا

اس صورت مین زرتشت کی پیدائش بیاس کے سیکڑون برس بعد ہوئی یہ بات تو
ہے جو ظفر مبین مین ہے کہ بیدبست جگ کے زمانہ مین ایک ہی جگہ لکھا تھا پھر بہاگوت
کے پہلے اسکندہ سے لکھا ہے کہ بیدبیاس نے بیدون کی عبارت سے چار حصے چن کر
لکھے پھر دیکھا کہ کل جگ کے آدمی بہت کم عمر ہونگے وہ اسکو بہی نہ پڑھ سکینگے
تب انکی شاخین بنائین دوسرے اسکندہ مین لکھا ہی کہ بائیسوین اوتار مین بیاس جی
ہین جب کل جگ کی نشانیان ظاہر ہوین وہ ہونے پایا بیدون مین سے چن چن کر
لکھا اسی اسکندہ مین لکھا ہے کہ بیاس جی نے اول جدا جدا بیدونکو اکٹھا کیا
پھر جو جو باتین چارون بیدونمین جدا جدا تہین انکو جمع کرکے اونکا نام اپنکہند
رکہا اور بارہوین اسکندہ چھٹی ادہیا مین لکھا ہے کہ بیاس جی نے رگ بید
اور اتھروبید اور یجر بید اور سام بید اور پران سے چار حصے چن کر بنائی
اور چار شاگردون کو پڑہائی اور اونکی شاگردون نے اور شاگردونکی شاگردون
نے اوسمین بہی دخل تصرف کرکے بہت شاخین بنائین اور اونکے جدا
جدا نام رکہے ظفر مبین کے دسوا کیسوین صفحہ مین مہابھارت بن پرب سے
لکہا ہے کہ دواپر کے زمانہ مین بیدونکی معنے بدل گئی اور جو کچھ بیدون مین تہا
اوسکا چوتھا حصہ لکہا گیا اسی طرح جوگ بشست مین بیدونکی بدل جانی کا
حال چھٹے پران پرکرن مین لکہا ہے اور بہاگوت کے گیارہوین اسکندہ
مین تیئیسوین ادہیا مین لکہا ہے کہ سری کرشن جی نے یون فرمایا کہ ای اودہو

ان ہی دینون نے بید اپنی عقل کے موافق طرح طرح کی عقل خرچ کرکے بیان کئے ہین جیسے ایک درخت ہو اوسکو کوئی شاخ اور کوئی پہول اور کوئی پتا بتاتا ہے ایسی ہی بیدینون نے اپنی عقل کے موافق ہمیشہ بیدونکو بیان کیا ہے اور غرض اور نفسانیت اور نادانی کے باعث سے اپنی ضد سے باز نہین رہتے ظفر مبین مین لکھا ہے کہ مہابہارت مین پرب ۱۲ بارہ فصل راجہ دہرم مین لکھا ہے کہ ست جگ مین بادشاہ نہ تھا خلق کی زندگانی سچائی سے تھی کوئی کسی پر ظلم نہین کرتا تہا لوگ وہی کام کرتے تھے جسمین ایشور راضی ہو اشارہ لاکہہ تک زندگانی خلق کی اسی طرح پر تھی جب تریتا کا زمانا آیا خلق نے ظلم شروع کیا رکہشرونی اور دیوتاؤن نے برہما سے کہا کہ جہانمین ایسی نئی نئی باتین نکلی ہین جو آگی نہ تہین لوگ چارون بید پر عمل نہین کرتی اور اوسکے معنی کو بدلتی ہین ان سب باتون سے ثابت ہوا کہ مولانا عبد الرحمن چشتی کا بیان بیشک ٹہیک ہے چارون بید حضرت آدم ؑ سے پہلے جنون کی زمانہ ست جگ مین اوتری پہر بیاس جی نے انکو مختصر کیا مہابہارت کی لڑائی کشن جی اور بیاس جی کے وقت مین ہوئی سوط اقتد الجبلد مین لکھا ہے کہ اس لڑائی مین ابہمن جو ارجن کا بیٹا تھا سولہ برس کے عمر مین مارا گیا اوسکی بی بی حمل سے تھے اوس سے راجہ پریچت پیدا ہوا اوسکے زمانی مین دوسری راجہند ر پیدا ہوئی اس عرصی مین بید تاپید ا ہو گی تھی اونہونے

نی سری سے بیدونکی بنیاد ڈالی اوسمین گوتم کا اور راجہ جنک کا اور
بسوامتر اور بشست اور مہادیو اور رام کرشن کا نام ڈالا اس عرصے
مین ان چارون بیدونکی شرح راون نے لکھے کشف الاستار مین صاف
لکھا ہے کہ بیاس کے بیٹے سکھدیو کا زمانہ اور رامچندر کی خسر راجہ جنک کا اور
راجہ پریچیت کا زمانہ ایک ہی مگر اس زمانیکو کیھکر حضرت عیسیٰ عم کے زمانہ کی
قریب پہنچا دیا اور یہ دلیل پکڑی کہ گوتم حضرت عیسیٰ علم کے زمانہ سے چارسو
تیس برس پہلے تھا یہ بات تاریخ تاتار سے ثابت ہے اور بسوامتر جو رام چند کے
اوستاد ہین وہ حضرت عیسیٰ سے ساڑی تین سو برس پہلے
تھے یہ گوتم اور بسوامتر کوئی اور ہونگی ایک نام کے بہت لوگ ہوتے
ہین پھر یہ بھی بشنوپران سے نقل کیا ہے کہ راجہ پریچیت سے سومترا انکے تیئس
پشتین ہین اور سومترا حضرت عیسیٰ سے چھہ سو برس پہلے تھا اب تو راجہ پریچیت
کا زمانہ حضرت عیسیٰ سے بہت دور ہو گیا مولوی محمد علی صاحب نے لکھا ہی کہ جس
زمانہ مین بسوامتر پیدا ہوا تھا اسوقت مین عمر انسان کی چارسو برس
کے ہوتی تھی اور معتبر کتابون سے ثابت ہے کہ بسوامتر راجہ پریچیت کی زمانہ تک
موجود رہا اب ثابت ہوا کہ بسوامتر حضرت نوح کے بعد ہے اس زمانے
مین چارسو برس کی عمر ہوتی تھے جیسا کہ توراۃ شریف سے ثابت ہے
جب بیدونکی بنیاد پھر رامچندر نے ڈالی اوسکی بعد پھر اور لوگ اپنی عقل اور ذہن سے

اپنی عقل اور فہم سے باتین ملاتے گئی کتاب آرایش محفل جو سید شیر علی صاحب نے سنہ
بارہ سو بیس ہجری مین لکہی ہے اوسمین راجہ پریچھت سے بکرماجیت تک بینسٹھ بادشاہ
نام بنام لکہے ہین اور سب کی بادشاہی کی مدت بہی ہر جگہ لکہی ہے اور راجہ پریچھت سے
اٹہائیسوان راجہ کہیمن لکہا ہے پہر لکہا ہے کہ پانڈون کی سلطنت اوسی تک
تہی اٹہارہ سو چہپسٹھ برس تک اونکی گہرانے مین بادشاہت رہی پہر سینتیس بادشاہ
بکرم تک لکہی ہین اور ایک جگہ لکہا ہے کہ راجہ جنمیجا کو یعنی پریچھت کی بیٹی کو چار
ہزار اٹہہ سو برس ہوئی ہین معلوم ہوا کہ راجہ پریچھت کا زمانہ حضرت عیسیٰ سے
تین ہزار برس پہلی ہے اوسکی بعد ہر زمانہ مین بیدونمین نئی نئی باتین ملتی
گئین سوطا ﷲ الجبار مین لکہا ہے کہ اندوک اپنکہد اتہرین بید مین ہی کہ
شنکر اچارج کی تفسیر مین یون لکہا ہے اور زمانہ شنکر اچارج کا بکرماجیت کے
بعد ہے اور جو لوگ بکرماجیت کی بعد ہوئی ہین اونکی کلام بہی اوسمین لکہی ہین
اور رہ کہونکا یعنے درویشونکا آپس کا خلاف اور انکی گمراہیون کا بیان اوسمین
لکہا ہے ظفر مبین اور سوط ﷲ الجبار مین پہلے زمانہ کی باتین بیدونمین دیکہ کر
سمجہ لیا کہ بید پہلی زمانہ مین لکہی گئی ہین اور جنونکا لنبا زمانہ جو حضرت آدم سے
پہلی تہا اوسکو بلکل غائب کردیا بلکہ ست جگ کا زمانہ آدمیون مین ثابت
کردیا اور یہ دلیل پکڑی کہ مہابہارت مین طوفان کی ذکر مین لکہا ہے کہ وہ
زمانہ مچہہ اوتار کے ظہور کا ہی اور اسپر سب ہندو لنکا ایکا ہی کہ مچہہ اوتار

کا ظہور ست جگ کے زمانہ مین ہوا تہا پس معلوم ہوا کہ ست جگ کا زمانہ حضرت نوح ؑ
کے زمانہ کا نام ہے اسکا جواب یہ ہے کہ اگر کسی نے حضرت آدم اور حضرت نوح ؑ
زمانہ کو اور کسی نے حضرت ابراہیم ؑ کے زمانہ کو ست جگ کہا تو اوسکا مطلب یہ ہے
کہ آدمیون نہین وہ سچا زمانہ تہا اسی یہ نہین ثابت ہو سکتا کہ حضرت آدم ؑ سے پہلی
جنون کا زمانہ نہ تہا اور اونکی اول زمانہ کا نام ست جگ نہ تہا اللہ تعالی نے قران
مین ہماری رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سورہ حجر مین خبر دی ہی کہ جن کو ہمنی آدم ؑ
پہلے لون کے آگ سے پیدا کیا مولوی صاحب لکہتے ہین کہ ہند کے جاہل جو ست جگ
کا زمانہ لاکہون کرورون برس کا بیان کرتے ہین یہ سب خیال بندی اور زبادانی
ہے چنانچہ بہاگوت کے پہلی او پنکہد اسکند مین لکہا ہے کہ ست جگ مین آیو یعنے عمر
منشکہہ کے یعنے آدمی کے لاکہہ برکہہ کے یعنے برس کی ہوتی تہی اور تریتا مین دس ہزار
برس کی اور دواپر مین سہسر برکہہ کی یعنے ہزار برس کی اور کل جگ مین سو برس کی
عمر کا پرمان ہے اسکا جواب یہ ہے کہ مولانا عبد الرحمن چشتی نے اپنی رسالہ مین لکہا
ہے کہ اوس زمانہ مین منشکہہ اون دیوتون کو کہتے تہے جو نور اور آگ سے بنائی ہوئی
ہین اور انکو دیوتا بہی کہتے تہے اور وہ ایک قسم کے جن تہے اونکی عمر ذیکا لنا
ہونا قران اور حدیث کے برخلاف نہین ہے کیونکہ حضرت آدم ؑ کے وقت سے
حضرت نوح ؑ کی وقت تک آدمیون کی عمر ہزار ہزار برس کی ہوتی تہی حدیث
شریف مین موجود ہی کہ حضرت آدم ؑ کی عمر ہزار برس کی لکہی گئی تہی اور حضرت نوح ؑ

کے ذکر مین اللہ تعالے سورہ عنکبوت مین فرماتا ہی کہ حضرت نوح ؑ ادن لوگون مین پچاس کم
ہزار برس رہی اور حضرت آدم ؑ اور حضرت نوح کی بیچ مین جتنی بزرگ ہین ادن سبکی عمرین
توراۃ شریف مین ہزار برس کے قریب قریب لکھی ہین اور حضرت نوح کے بعد کسی کی
عمر چار سو برس کی کسی کی دو سو برس کی توراۃ شریف مین لکھی ہے عمرین گھٹتی گھٹتی
سو برس سے بہی کم رہگئین اسی طرح جنونکا جب اول زمانہ تہا اسوقت مین لاکہہ برس کی
عمر کا ہونا تعجب کی بات نہین اب آخری زمانہ مین جنون کی عمرین ہزار برس کی یا پانسو
برس کے ہوتی ہین حدیث شریف کی کتابون مین یہ حدیث بہت سندونسی آئی ہی اور
مولانا جلال الدین سیوطی نے لقط المرجان مین لکھا ہی کہ اسکی سند اچھی ہی کہ
ہامہ جو ابلیس کے پوتی ہین وہ جناب پیغمبر صلعم کی حضور مین حاضر ہوی اور آپ پر
ایمان لائی آپنی کئی سورتین قران کی انکو سکہلائین اونہون نے بیان کیا کہ جسدنون مین
قابیل نے ہابیل کو قتل کیا اُندنونمین مین لڑکا تہا پہر مین حضرت نوح ؑ اور حضرت ہود ؑ
اور حضرت صالح ؑ اور حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب ؑ اور حضرت یوسف کی ساتہ
رہا ہون اور حضرت موسی ؑ سے ملا ہون اونہون نے مجکو توراۃ مین سے کچہہ سکہلایا
اور فرمایا کہ اگر تو عیسی ؑ سے ملی تو اُنکو میری طرف سے سلام کہنا اور مین حضرت
عیسی سے ملا اور حضرت موسی کا سلام انکو پہونچایا اونہون نے مجہے فرمایا کہ اگر تو
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملی تو اُنکو میری طرف سے سلام کہنا تب جناب پیغمبر صلعم نے اپنی انکہون
سے آنسو بہائی اور روئی پہر فرمایا کہ عیسی پر سلام ہو جبتک دنیا رہے اور تجہہ پر سلام

اى ہامہ تیری امانت ادا کرنے پر آپنی اوس سے فرمایا کہ ہماری پاس اپنی حاجت لایا کیجیو
اى ہامہ اور ہماری ملاقات مت چھوڑیو دیکھو آدمیون کی زمانہ مین جنونکا آخری زمانہ تھا
اسوقت مین بھی جن کی عمر چھ ہزار برس کی ہوی اب ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرہ
سو برس ہوی آپکے دیکھنے والی جنونکو کسی نے دوسری صدی مین کسی نے ساتوین صدی مین
کسی نے دسوین صدی مین کسی نے بارھوین صدی مین کسی نے ہمارے زمانے مین تیرھوین
صدی مین دیکھا ہے حدیث والون کی کتابون مین اور اولیاؤن کی کتابون مین معتبر
لوگونکی زبانی ایسی روایتین بہت لکھین ہین اس کتاب کا لکھنے والا عبد العزیز کہتا ہے
کہ مولوی محمد احسن جو ہمارکی رہنے والے تھے اونہون نے مجھسے بیان فرمایا کہ مجھسے کہا
مولانا سید عالم علی نے انہون نے کہا کہ مجھسے بیان فرمایا محمد اسحاق نے کہا کہ مجھسے بیان فرمایا
عبد العزیز نے اونہون نے کہا کہ مجھسے بیان فرمایا ولی اللہ نے اونہون نے کہا کہ مجھسے فرمایا
عزیز اللہ نے اونہون نے کہا کہ مجھسے فرمایا مراد علی نے اونہون نے کہا کہ مجھسے فرمایا عبد الوہاب نے
اور وہ جنونمین سے تھے اونہون نے کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ
تَزَيَّا بِغَيْرِ زِيِّهِ فَقُتِلَ فَدَمُهُ هَدَرٌ اور ایکبار یون کہا کہ مَنْ تَزَيَّا یعنی جو
کوی اپنی بھیس کے سوا اور بھیس کریگا پھر وہ مار ڈالا جائیگا تو اوسکا خون بے دعوے
ہی فائدہ یہ آپنے اسلئے فرمایا کہ جنون کے عادت ہی سانپ بچھو وغیرہ جانورونکے
شکل مین ظاہر ہوتے ہین اس حالت مین اگر کوی انسان انکو مار ڈالی تو خون کا
دعوے نکرین اور حدیثون مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانونکو منع فرمایا کہ

کہ اگر گھر مین سانپ نکلی تو تین بار خبردار کرو پھر اگر ظاہر ہو تو اوسکو مارڈالو خبردار
کرنیکا طریقہ سنن ابو داؤد مین یون ہی کہ آپنے فرمایا جب سانپ ظاہر ہو تو اوسی
کہو کہ ہم تجھسے سوال کرتے ہین نوحؑ کی اقرار اور سلیمانؑ کے اقرار کے وسیلہ سے
کہ تو ہمکو مت ستا پھر اگر وہ پھر آوی تو اوسکو مارڈالو شاہ ولی اللہ صاحب نے
اپنے رسالہ نوادر مین اسی سند سے دو حدیثین اور لکھین ہین مگر یون لکھا ہی
کہ ہمکو خبر دی مولوی عزیز اللہ نے جو مولوی مراد اللہ حدیث جاننے والیکی
بیٹی تھے اونہونے فرمایا کہ مجکو خبر دی میری باپ مولوی مراد اللہ نے اونہون
نے فرمایا کہ مجھسے بیان فرمایا شیخ محمود مغربی نے جو مکہ شریف کے رہنے والے تھے
اونہون نے فرمایا کہ مجھسے فرمایا شیخ عبد الوہاب نے جو جزیرہ کے رہنے والی تھی وہ روایت کرتے
ہین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مَنْ بَلَغَهُ عَنِّي حَدِيثٌ
فَرَدَّهُ فَاَنَا خَصْمُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنے جس شخص کو میری کوئی حدیث پہونچی پھر وہ
اوسکو نمانے تو مین اوسکا دشمن ہون قیامت کے دن پھر فرماتی ہین کہ ہمکو خبر دے
مولوی عزیز اللہ نے کہا کہ مجھسے فرمایا میرے باپ نے کہا کہ مجھسے فرمایا شیخ عبد الوہاب جنی نے
جو جزیرہ کے رہنے والی ہین وہ روایت کرتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اپنی فرمایا
لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ یعنے ایمان والا نہین ہوگا
تم مین کا کوئی یہانتک کہ اوسکی جی کی چاہت اوس چیز کے تابع ہو جای جو مین
لایا ہون شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہین کہ مین نے مولوی مراد اللہ کو دیکھا تھا

اور مین اونکے پاس بیٹھا اور مینے اون سے بحث کی تھی اور مجکو معلوم نہ تھا کہ اونکے پاس
یہ دو نو حدیثین ہین تو دیکھنے کی راہ سے میرے بیچ مین اور جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے بیچ مین دو ہی شخص ہین ایک انسان اور ایک جن اور پہلی
حدیث کی راہ سے میری اور آپکی بیچ مین چار شخص ہین اور دوسری حدیث کی
راہ سے تین شخص ہین اور اللہ صاحب ہی کیواسطے سارا شکر ہے جو ساری جہانکا
مالک ہے تمام ہوا کلام شاہ صاحب کا اور لکھنؤ مین مولوی عبد الرزاق صاحب نے
مجھسے بیان فرمایا کہ وہ مدراس سے چلتے ہوئی آتے تھے راہ مین اونہون سنے
ایک جن سے ملاقات کی کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے والون مین
تھے اونہون نے کچھ حدیثین بھی اونسے بیان فرمائین مولوی صاحب فرماتی
تھے کہ ایسا نورانی شخص مینے کبھی نہین دیکھا مولوی عبد المجید صاحب جو
دہلی کی رہنے والے ہین اور جناب مولوی سید نذیر حسین صاحب محدث
کے شاگرد ہین اونہون نے لکھنؤ مین مجھسے بیان فرمایا کہ سہارنپور مین ایک
صاحب علم کے معرفت مینے ایک جن سے ملاقات کی اونکا نام عبد الحق ہے
اونہون نے فرمایا کہ مینے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکھون سے دیکھا ہی
اور یہ حدیثین آپسے سنی ہین مولوی عبد المجید صاحب فرماتی تھی کہ آٹھ حدیثین
اونہون نے مجھسے بیان فرمائین یہ مولوی صاحب آسیب زدونکی علاج
مین بڑا دخل رکھتے ہین اونہون نے مجھسے یہ بھی فرمایا کہ دہلی مین ایک عورت پر

آسیب تھا اوس پر لال پری اور سبز پری آئین اور اوس آسیب کا چند روز
علاج کیا مگر وہ اچھی نہوئی تب اونہون نے فرمایا کہ یہ ہماری بس کا نہین ہے
تم سوی والونکے محلہ مین جاؤ وہان ایک مولوی صاحب رہتے ہین اونکا نام
عبد المجید ہے اور وہ اکثر قرآن کے مدرسہ مین ملتے ہین اونکو تم بلالاو اگر وہ اوسکے
دفع کرنے مین کوشش کرینگے تو ہم بھی ساتھ رہینگے بعد اوسکے
وہ لوگ مجکو بلا لیگئے جب مین گیا وہ دونون پریان اوسکے قالب مین
ظاہر ہوئین اور میری بہت تعظیم و تکریم کی اور کہا کہ اوسکو فلان فلان شخص
ستاتے ہین اور وہ ہمارے قابو کی نہین ہین تم اسکا علاج کرو اور یہ بھی بتلایا
کہ فلان فتیلہ اسکے لئے جلاؤ مین نے علاج کیا اللہ نے اون بلاؤنکو دفع کیا
اور حج کے دنو نمین اونہون نے مجکو بلا کے فرمایا کہ اب ہمارا ارادہ بیت اللہ کا ہے
حج کے دنونتک ہمارا آنا نہوگا تم اسکے خبر رکھنا کہ شیاطین اسکے دشمن ہو رہے ہین
اور مینے بعضے مسئلونمین اونسے گفتگو کی اور اونکو پکا مسلمان اور نہایت دیندار پایا
چنانچہ مینے کہا کہ تم جو اپنا طبق دریا مین چھوڑواتی ہو یہ نادرست ہے اونہون نے
کہا کہ اوسکو دریائی جانور کھالیتے ہین یعنے یہ بھی باعث ثواب کا ہے مینے کہا
کہ اگر یہ نیت ہے تو شرک تو نہین ہے مگر شرک والونکی کامونکے مشابہ ہے تب اونہون نے
اسپر بحث نہین کی اور کہا اچھا دریا مین نہ چھوڑوا ؤ مساکین کو سد کھلادو
مولوی صاحب نے فرمایا کہ وہ مجھسے بہت خوش تھین اور بہت محبت رکھتی تھین

اور کہتی تھیں کہ تم یہ بات بہت اچھی کرتی ہو کہ مدد لوگونکا علاج کرتی ہو اور
اوسنے کچھ لیتے نہیں ہو اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے کہ جیسا مولوی صاحب نے بیان
فرمایا ایسی معاملے ایما نداری جنونکی میں نے بھی بہت دیکھی ہیں وہ لوگ ہمیشہ مظلوموں کی
مدد کرتے ہیں اور کافروں اور ظالموں کی دفع کرنے میں مشغول رہتی ہیں یہ تینی نسبان
امت محمدی میں داخل ہیں اونکا بہت لحاظ رکہتے ہیں کیونکہ انسان رسول
پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم کے لوگ ہیں اگر انسان اونپر ظلم بھی کرے تو
حتی المقدور درگذر کرتے ہیں جب کسی انسان کو کافرونکے یا ظالمونکے ہاتھوں میں
گرفتار دیکھتی ہیں اوسکے بچانی میں جہانتک ہو سکتا ہے بڑی بڑی محنتیں کرتی ہیں
اونکے سایہ سے انسان کی روح اور دل اور بدن کو ہر طرح کی راحت پہنچتی ہے
کلمہ اور درود اور اللہ کا کلام جب پڑھتے ہیں اللہ اپنے نام کے اور اپنے کلام
کی عجب عجب تاثیریں ظاہر کرتا ہے طرح طرح کی مریضوں کو شفا دیتا ہے عورتیں جو بہت
بدخصلت اور بدزبان ہوتی ہیں اونکی سایہ کی برکت سے نیک خصلت اور
رحم دل اور شوہر کے تابعدار ہو جاتی ہیں یا اونکے بدخصلتونکا زور گھٹ جاتا ہے
مگر افسوس کمبخت ملاؤں نے یہ قاعدہ جابجا پھیلا رکھا ہے کہ کسی مسلمان کو حاضرات کرانا
مسلمان جنونکا کام نہیں ہے یہ کام تو پلید لوگ کرتے ہیں نیک لوگ
ایسا کام کیوں کرنے لگے اس قاعدے کا نشہ ایسا چڑھا ہے کہ اللہ
کے پناہ معتبر کتابوں سے ثابت ہے کہ اگلی زمانہ میں فرشتونکا اور

پاک ارواحون کا ظہور انسانون کے بدنین ہوا ہے مگر اس زمانہ مین اپنی
غلط قاعدے کے موافق ایمان دار جنون کو بے تحاشہ گالیان دیتے ہین اور بعضے
جگہہ مار دہاڑ پر بھی مستعد ہو جاتے ہین اگر وہ لوگ صبر کرتے ہین تو یہ لوگ اور
زیادہ شیر ہوتے جاتے ہین اور اس ظلم کو اور گناہ کبیرہ کو بہت بڑا ثواب
جانتے ہین اور یہ قاعدہ شریعت محمدی کا اس جگہہ پر بالکل بھول گئی ہین کہ
جو شخص کسی پر ظلم کریگا اوسکا نماز روزہ قیامت کے دن اوس مظلوم کو دیدیا جاویگا
اگر اس مین بدلہ پورا نہ ہوا تو اوس مظلوم کے کچھ گناہ اوسپر ڈال دی جاوینگی اور وہ آگ
مین ڈال دیا جاویگا اور جس نے کسی بندہ کا گناہ کیا جبتک وہ بندہ معاف نکریگا اللہ
بھی معاف نکریگا جسنے کسی پر ظلم کیا ہو اوسکو ضرور چاہیے کہ دنیا مین اوس سے معاف
کروالیوے یہ قاعدے جو حدیثون مین آئی ہین اوسمین انسان اور جن دونو داخل
ہین جن انسان پر ظلم کری تو بھی اور انسان جن پر ظلم کری تو بھی یہ سب سزائین
ظالمون کے لیے طیار ہین اس زمانہ مین جنون کا ظلم بھی انتہا کو پہونچا ہے کہیں
ظالم انسان اونسے آشنائی کرکے اونکو لوگون کے قتل کے لیے بہیجتی ہین کہین
وہ خود انسانون کے قتل کے لیے آتے ہین جو جن کافر ہین جب کسی کے
بدن مین گہستے ہین زبان کو بند کر دیتے ہین کلمی سے اور قرآن اور نماز سے روکتے
ہین اور کلمی کفر کے بکتی رہین اور جو جن بچی مسلمان ہین وہ کلمہ سیکھے
پڑھتے ہین اور مسلمانون کا خون بہے جا بجا کرتے پھرتے ہین

اور اس ظلم کو ایک کھیل اور تماشا سمجھتے ہین ایسی کافرون اور ظالمون کے دفع
کیواسطے جو ایماندار جن محنت کرتے ہین یا اللہ اونکو اچھا بدلہ دی اور دشمنون
سے اون کو بچا لے اور مسلمانون کو فتح پہچان دی یا اللہ اب زمین ظلم اور ستم سے بھر گئی
اب امام مہدی علیہ السلام کو اور حضرت عیسی علیہ السلام کو جلد امت محمدی کی مدد
کیواسطے بھیجدے آمین قصہ مہابھارت کا آرایش محفل مین لکھا ہی کہ ہندون
کے کتابون سے خصوصا مہابھارت سے جو بڑی معتبر کتاب ہی یون ثابت
ہوتا ہے کہ پانڈوون اور کوروون کی باپ دادون مین راجہ بیچ برمنرج بڑا عادل
تھا اوسکے اولاد دہرتراشٹ ۲ پانڈ ۳ بدر ہین پانڈ بادشاہ ہوا اوسکی اولاد
جدہشتر اور بھیم سین اور ارجن اور نکل اور سہدیو ہین یہ پانچون بھائی حسن اور
بھادری مین بے نظیر تھے اور بھیکم پتامہ اونکے باپ کا چچا تھا اوسنی ان پانچون بھائیون
کو راجہ پانڈ کے بعد پرورش کیا دہرتراشٹ بڑا بھائی تھا سلطنت ہستناپور کی
کرتا تھا اوسکے سو بیٹے ہوے سب مین بڑا جرجودہن تھا وہ ان پانچون
بھائیون کے قتل کے تدبیر مین لگا دہرتراشٹ سنے جدہشتر کو جانشین کیا
جرجودہن اوسکا دشمن ہوگیا آخر وہ پانچون بھائی فقیر ہوگئی پھر راجہ دہرتراشٹ
نے آدہا ملک جرجودہن کو دیا اور آدہا ملک راجہ پانڈ کی بیٹون کو حوالہ
کیا اور انکو حکم کیا کہ شہر اندرپرست مین جمنا کے کنارے جا رہین وہ وہان
رہکے مشہور ہوا جرجودہن ہستناپور مین تھا اوسنی جدہشتر کو ایسا تنگ کیا

کہ وہ بہائیون سمیت جنگل مین رہا بارہ برس سب جنگلون مین رہی آخر کو ادہر جرجودہن
کے ساتھ اودہر راجہ جدہشٹر کے ساتھ کروڑون پیادی لاکہون سوار جمع ہوئے
کور کہیت کا میدان جو اب تہانیسر کے مشہور ہی وہان بڑی لڑائی ہوئی
جرجودہن بہیم سین کے ہاتھ سے مارا گیا پہر راجہ جدہشٹر اس لڑائی پر بہت
شرمندہ ہوا اور ہستناپور مین جرجودہن کا پرسا دیا پہر وہ سات ولایت کا
حاکم ہوا پہر بیاس دیو کے بتلانے سے جگ اسمید کیا جگ اسمید اسکو کہتے
ہین کہ تمام دنیا کی عمل کرنے کے ارادے پر ایسا گہوڑا جسمین کتنی صفتین
ہون اوسکو اوسکے اختیار پر چہوڑ دیتی ہین اور ایک بڑا لشکر اوسکے پیچھی
مقرر کرتی ہین گہوڑا جدہر جدہر جاتا ہے پڑا پہری ہر شہر کا حاکم جو اوس سے خبردار
ہوا اوسکو چاہیے کہ پیشوائی کو نکلی اور کچھہ پیشکش دی اگر کہین کا حاکم ایسا
نکری اور پہر جاوی تو سردار فوج کو لازم ہی کہ گہوڑا اوہین باندھکر اوسکو
تنبیہ فرار واقعی کرے حاصل یہ ہی کہ روی زمین کی حاکمون سے نعلبندی لیتا
ہوا اپنے مکان مین پہونچا لیکن یہ جگ اوسی ادا ہو جو سات ولایت کا حاکم
ہو سو راجہ جدہشٹر نے جگ اسمید کی گہوڑے پر ارجن کو بڑی فوج کے ساتھ
بہیجا جس ملک مین پہونچا وہان کا حاکم تابعدار ہوا ایک برس کے بعد ارجن
فوج سمیت تمام بادشاہون کو تابعدار کر کے حاضر ہوا راجہ نے تمام جہان کو
عدل و انصاف سے روشن کیا اور اپنی باپ مہر تراشت کی ایسی تابعداری کی

کہ اوسکے بیٹون نے بھی نہ کی تھی پہر سوا برس کے بعد راجہ دہرتراشت اپنی بی بی
اور پانڈونکی ماں کنتی کو ساتھ لیکر بیاسمیت جنگل کو چلا گیا اور عبادت اور ریاضت
مین مشغول ہوا بیاس دیو نے یہ سارا احوال بہت پہیلا کے ساتھ لکہا ہے اس
کتاب کا نام مہابھارت رکھا ہے اور پانڈوا اور کورو راجہ بہرت کے اولاد مین ہین بیاس
دیو نے بیدون کو ترتیب دیا ہے کہتے ہین کہ پانڈون کا راج دواپر کے اخیر وقت مین
ہوا تہا راجہ جدہشتر نے جب دیکہا کہ اثار کل جگ کی ظاہر ہوئی اور سری کشن
جی اور بہل بہدر کے مرنیکی خبر سنی سلطنت چہوڑ بیٹہا اور پریچہت بن ابہمن
بن ارجن کو جو پانچون بہائیون کے اولاد مین تہا ملک دیدیا محمدی بشارت
بعضی اور کتابون سے مولوی صیف اللہ صاحب نے گورکہپور مین سنہ ۱۲۰۳
مین مجہسے بیان فرمایا کہ ایک پنڈت مسلمان ہوگئی تہی اونہون نے مجکو یہ لفظین
بتائین اونکی زبانی لکہی لیکن مولوی صاحب نے دو ورق مجکو دی مینے اوسکی
نقل کرلی اور لفظون کو اون سے تحقیق کرلیا وہ لفظین یہ ہین کیسل پر گرجن کتہا
کالکنے والا ہے اوسکی گرنت کے یعنے کتاب کے بال کانڈ مین یعنے شروع حصہ مین دوادسے
یعنے بارہ بن آدہیار کی جیسے دریشٹ گونٹ مین لکہتا ہے اور یہ کتاب شمارہ برانون
مین سے ہے نکلنک اوتار بنیا یعنے نجات کا دینیوالا اوتار جو ہی اوت پرن ستم سی
ندہم یعنے پیداہون کے اندہیری دور کرنے والے زمین کے بیچون بیچ مین اُن
سنگہبار تم یعنے دشمن کے مارنے والے بلونت سورتم یعنے زور والے بڑی بہادر

پرتھوی مدہی یعنے زمین کی ناف سرب اونما یعنی تعریف کیا گیا اونکا نام سرب
سکے یعنے عربی مین محمد ہین سن گرام یعنے بذریعہ لڑائی کے دین پھیلانیکے پر سن پرن
پرشو تھم یعنے آپس مین آدمی پاک دینون سے دیوتا دھنکراہت چھاک یعنے
مال زیادہ پانے والی گورو دم سن گرام تہ یعنے کوڑا کرنے والی تازیانہ ماریوائے
لڑائی کے ساتھ پنجہ سہ تولین یعنے پچہم سکے طرف چلنیکے می تربہا وثم یعنے ساتھ
تین شرطون سکے گورودہ تب ہیم یعنے لڑلیو ہیم پرتھوی مدہ ہیم یعنے پیداوار زمین
کی دیا کرو بت کا گرش کرتب ہیم بچل ہمارے قبول کرلیو یعنے عقیدہ ہمارا
قبول کرلیو بدیت نرہی نبو کہم یعنے وہ عزت دار آدمی راجہ بڑی راجہ
اتیشارم پرتھوی مدہی یعنے بڑی لوہی کے چلانے والے زمین کے بیچون بیچ مین
پاش پرنارم یعنے بیدینوفی کے مٹانے والے گرک گرہ یعنے ہاتھ کے بجانے
والے اوٹ پن نہم پرتھوی مدہی یعنے پیدا ہونگے زمین کے بیچون بیچ مین
شرنتین سری پری بتر گھرانا اچھا دیوتا ونکا گہرانہ بے عیب پیارا بیٹا
چرنا یکم تارائن وکشن دیال اونگت قدم پاک مین خدا کے رہی روح
بہت مدت تک آوتار ومہاتم بدیت نری چرن کرتے ہتم ادس آنے
والی کی صفت یعنے نشانی جب وہ روح یا آدمی قدم چھوڑیگا خدا کا
پرتم پراکت پراپتم آجا دیگا سرحد مین پرانے گھر کے یعنے کعبہ سکے
فائدہ اس بات کا مطلب یہ ہی کہ آپکی روح پاک بہت مدت تک اللہ کی

قدم مین یعنے حضور مین رہی گی دنیا مین ظہور بہت مدت کی بعد ہوگا اور جب اللہ
کے قدم چہوڑین گے یعنے اللہ کے حضور سے دنیا مین آوینگے اونکی نشانی یہ ہی کہ
پرانی گہر کی یعنے کعبہ کی سرحد مین پیدا ہونگے کعبہ حضرت آدم کے وقت سی ہی
اسیلیے اوسکو پرانہ گہر کہا اور کتاب بہاورسمرت دسماسکنت جو ۃ سم سمر تیتونمین
شامل ہی اور یہ کتاب کسی شخص کی بنای ہوی نہین اکاس بانی یعنے الہامے
کتاب اونکے نزدیک ہی اوسمین لکھا ہی آگرنی مدہی رُدی رُنودز تیاہی بشن ہنگ
ہرمی چندن زمین کے بیچون بیچ سورج کی طرح برے خاندان مین خدا کی طرف سے اوتار
ہوگا کُرنوکُم تینکہ یُوتنگ سُنرمُتُول منی دُوقی اور اوس ملک مین پتا یہ ہے
کہ بہتی دست لانی والی ہوگی اوس ملک کی لوگ بوسیلہ اونکی پاک ہونگے
فائدہ یہ وہ بہتی ہی جسکو سنا کہتے ہین جو مکہ مین ہوتی ہی شُنبدہ گرن بکمہ پاسم
ماصل کرینگی نجات گناہ کی مہابہوی بُرنہ ہرنگ بنہرنی پوترین سارستی
پُرنہ سُنہری گہنم پترم نبی وہ برادریا دنیا کا دامن اونکا پکڑی کی جسکے
پاراوترینگی اور اوس سرزمین کی جسمین پیارا بیٹا خدا کے قدمون کو چہوڑ کر گریگا
اون پہارون پر گہاس نہ ہوگی پرتھی وُم اُتثی سارُم بُرہارُم کچہ دیا
کرو اور نہین تو لڑو ہمسے نہین تو ہماری بات مانو سُودیسہ پُہری پُورنم اُونرنہ
خدا کا نام ہی اوس کی پاس جائیگا ایک دفعہ اوتریگا کاٹنی والا گناہون کا
مولوی ضیف اللہ صاحب نے یہ بہی بیان فرمایا کہ وہ پنڈت جو مسلمان ہوگئے

اونہون نے یہ بھی بیان کیا کہ اور کتابون مین یہ بھی ہو کہ اس دسوین اوتار
کی پیدایش کے مقام کو جو کوئی جاوے تو سمندر اوسکو اوترنا نہ پڑیگا صرف
چھوٹے دریا پڑینگے اور کچھہ شک نہین کہ خشکی کی راہ ایران کے جانب سے جو کوئی
جاوے تو کعبہ سمندر کے اس پار پڑتا ہی اوس پار نہین پڑتا اور یہ بھی کہا کہ کسی
کتاب مین یہ بھی ہی کہ اوس چلنے کی پیٹھہ پر گنگا پڑتی ہی سو کچھہ شک نہین کہ ایران
کی راہ جو کوئی جاوے تو گنگا پیٹھہ پر پڑیگی پنڈت لوگ کہتے ہین کہ وہ دسوان
اوتار سنبھل مرادآباد مین پیدا ہوگا گنگا بشن پنڈت کی گھر سے اور سنبھل
مرادآباد کو جو کوئی جاوی تو اوسکی پیٹھہ پر بھی گنگوتری پڑتی ہی اور گنگا سی
مراد یہان گنگوتری ہی سو جواب اوسکا یہ ہی کہ اگرچہ دریا ایک ہی مگر جہان سے
نام اوس گنگوتریکا گنگا پڑا ہی وہ سنبھل مرادآباد کو جاتی ہوی پیٹھہ پر نہین پڑتا
اور کعبہ شریف کو جاتی ہوے گنگوتری اور گنگا پیٹھہ پر پڑتی ہی اور سنبھل مرادآباد
مین کوئی جتی دست آور اور گوڑی رگڑکا چشمہ نہین ہی جسکا ذکر دوسرے
پردون مین ہی اور مکہ مین سنائی کی ہی اور گوڑی رگڑکا چشمہ زمزم ہی کہ
حضرت جبرئیل نے جہان پاؤن رگڑا تھا وہان چشمہ زمزم کا نکلا آخر جہا بعد
کے اوپر پرب دوم مین بسوامتر کا اور راجہ بھوج کا زمانہ ایک لکھا ہی اس سے
معلوم ہوا کہ یہ بسوامتر وہ ہی جو ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین
تھا کیونکہ راجہ بھوج نے چاند کا دو ٹکڑے ہونا اپنی آنکھون سے دیکھا

اور ایمان لایا معلوم ہوا کہ مہابھارت مین موجود ہی جس مین جہان لکہا ہی
کہ بسواستر کی دعاسے چاند کا ایک حصہ گر پڑا اور پہر مل گیا یہ معجزہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی جسکو بسواستر کے نام سے لکہدیا ہی مولوی صاحب کا
بیان ہی کہ شیخ اسید علی جو موضع کولدوا ماری ضلع اعظم گڑہ کے رہنے والے
تہی اونہون نے کہا کہ مین فتح خان تحصیلدار ضلع اعظم گڑہ کی یہان طالب
علمی کرتا رہا اونہون نے اپنی کتابخانہ کی نگہبانی میری حوالہ کی تہی مینے
ایک روز انکی کتابون کو دیکہا تو اوسمین سے راجہ بہوج کے روزنامچہ
کا ترجمہ جو فیضی نے لکہا تہا وہ بہی نکل آیا اوسکو مینے جب پڑہا تو اوسمین انکو وزرا
کی ذکر مین چاند کے دو ٹکری ہونیکا احوال بہی لکہا تہا وہ اصل پوتہی کا ترجمہ
تہا اور مولوی حسن رضا خان جو موضع سہسی ضلع بستی کے رہنے والے
ہین وہ مجہسے کہتے تہے کہ راجہ بہوج دو ہین ایک راجہ بہوج اول ایک
دوسرے ہین دوسرے راجہ بہوج کی اولاد مین ہون وہ شہر دہار کا
رہنے والا ہی اور وہان کا راجہ تہا ایک روز اپنے کوٹہی پر بیٹہا ہوا
تہا راتکو اوسنے اپنے آنکہون سے دیکہا کہ چاند دو ٹکری ہو گیا اوسنے
برہمنون کو جمع کیا برہمنون نے خبر دی کہ کوئی شخص ملک عرب مین پیدا
ہوئی ہین اونکا یہ معجزہ ہی راجہ نے ایک شخص کو حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس بہیجا کہ کوئی شخص ہماری پاس بہیجدیجئی کہ اپ کے دین کے

باتین ہمین سکھلاوے اپنے کسی صحابی کو بھیجدیا اونہون نے اوسکو مسلمان
کیا اور نام اوس راجہ کا عبد اللہ رکھا اور جب وہ مسلمان ہوا سب لوگون
نے اوسکو راج سے اوٹھادیا اور اوسکے بھائی کو راجہ بنایا اور وہ صحابی
جو آئی تھے وہ بھی اوسی شہر مین مرگئے جہان راجہ کی قبر ہی وہان اونکی بھی
قبر ہے تمام ہوا بیان مولوی ضیف اللہ صاحب کا اب ہنود کی کتابون سے
یہ بیان ہی کہ ایک اللہ ارواحون کا اور بدن کا اور زمانیکا
اور ہر چیز کا اکیلا بنانے والا ہے تیتری اوپنکہد مین ہی کہ آفتاب
کی پیدایش کے پہلے زمانہ نہ تھا آفتاب کی پیدایش کے بعد زمانہ ہی تیتری
اوپنکہد ججر بید مین ہی کہ بید کی سرتی ہی یعنے بید کا قول ہی کہ بعضی بی
وقوف آفتاب کو برہم سمجھتے ہین یعنے خدا سمجھتے ہین اس لیے سمجھاتا ہون
کہ سب سے پہلے فقط برہم یعنے اللہ تھا اوسوقت نہ پورب تھا نہ پچھم
نہ اونچائی تھے نہ نیچائی جو کچھ تھا فقط اللہ ہی تھا اسی طرح جب قیامت
ہوگی اور سب فنا ہو جاوینگے وہ اپنی اصلی حالت پر رہیگا جب وہ
اکیلا رہتا ہی کچھ اور اس نہین رہتا اتھربن بید مین ہی کہ وہ آفتاب سے
اور ہر قدیم سے بڑھکر قدیم ہی اوس قدیم سے سب چیزین ظاہر ہوتی
ہین اتھربن بید کے صفحہ ۲۷۹ مین ہی کہ سب سے پہلے جو تھا اوسکا
نام تارہ ہین ٹھہرایا گیا اوسوقت نہ وقت نہ سمت تھا نہ اندھیرا تھا نہ نور تھا

اور جو کچھ تھا اوسی کی خواہش سے تمام آسمان سے زمین تک اور برہما سے
چیونٹی تک مخلوق ہوئی فائدہ بیان نارائن اسم کا نام ہی اور بعضی جگہہ نارائن
ایک دیوتا کا نام ہی اور یہ جو ججربید سے نقل کیا ہی کہ برم آتما یعنے اللہ تعالے نے
اور جیو آتما یعنے روح دونون قدیم ہین اسکے یہ معنے ہین کہ روح اگرچہ پہلے نہ تھی
اللہ نے بنائی لیکن اور چیزون کی نسبت قدیم ہی پھر اسکے بعد لکھا ہی کہ برم آتما
یعنے اللہ تعالی کل کا جاننے والا ہی اور جیو آتما جز کا جاننے والا ہی برم آتما صاحب
اختیار ہی اور جیو آتما صاحب اختیار نہین ہی اور جابجا ہنود کی کتابون سے
ثابت ہی کہ فرشتہ اور انسان اور جن اور جانورونکے پیدا ہونے سی پہلے
برہما کی چار منہو سے چار بید نکلی پروردگار فرماتا ہی کہ میرے مہربانی سے چار منہو
والا پیدا ہوا اور مہابہارت فصل راج دہرم پرب بارہوین ہین ہی کہ اعتقاد
بید کا یہ ہی کہ ذات بھگوان کی تین صفتین ہین اول اوسنی اس صفت سے
ظہور کیا کہ جہان کو نیست سے ہست کردیا دوسری صفت قیوم کی ہی کہ
اپنی بنائی ہوی چیزونکو تھامی ہوی ہی تیسری صفت قہاری کی ہی کہ
جو کچھ پیدا ہوتا ہی پھر فنا ہو جاتا ہی ان سب باتون سے معلوم ہوا کہ
ہندو جو کہتے ہین کہ پیدایش کا اول اور آخر نہین ہی یہ بات اپنی کتابون
کے برخلاف کہتے ہین اور سانک شاستری لوگ جو کہتے ہین کہ معاذ اللہ
عالم خود بخود پیدا ہوا ہی وہ لوگ بھی بیدون کے برخلاف ہین بید بیاس جی

سنت اسر اُنکا ہمد جبر بید مین فرماتے ہین کہ بعضے نادان دانائی کا دعوے
کرکے کہتے ہین کہ عالم خود بخود پیدا ہوتا ہی بعضے کہتے ہین کہ اتفاق سے یعنے
اچانک پیدا ہوا ہی یہ دونو غلط سمجھے ہین بیان تقدیر کا سوط اسد الجبار
مین ہی کہ بید انتی لوگ تقدیر کے قائل ہین کین اُپنکہد اتھرین بید مین ہی
کہ اوس نور پاک نے آگ سے پوچھا کہ تو کون ہی آگ نے کہا کہ مین سبکو جلاتی ہون
اوسنے کہا کہ اس گہاس کے انبار کو جلا کہ تیری قوت پر علم ہو آگ نے تا
بمقدور پر مارے وعوان بھی نکلا پھر ہوا کے موکل سے کہا کہ اس گہاس کو
اُڑا ہوا سنے مقدور بہر سعے کی آخر عاجز ہوی آخر کار اندر کو یہ ظاہر ہوا
کہ وہ نور برہم تھا یعنے اللہ تعالی تھا اور دیوتا جو اس غرور مین تھی کہ ہمنے
فتح اسر دن پر پائی اُنکو بتانی آیا تھا کہ کرنے والا ہر کام کا مین ہون دوسرا
کوئی نہین تم کسبات پر غرور کرتے ہو اور اپنے طرف نسبت دیتی ہو تیسرے
اپنکہد جبر بید کا قول ہی کہ جو سبکا پیدا کرنے والا ہی وہ بھوت آتما سے یعنے
روح حیوانی سے کام کراتا ہی کرشن گیتا دہیا پنجم مین ہی کہ برہم کا یعنے اسد
تعالے کا جاننے والا با آنکہ دیکھتا اور سنتا ہی اور چہوتا ہی اور چلتا ہی اور کھڑا
ہوتا ہی اور سانس لیتا ہی مگر سمجھتا ہی کہ مین کرنیوالا کسی کام کا نہین ہون
اور بشست جی کی تقریر کیا خوب ہی جو تیسرے ست بھر کرن مین ہی
سوال راجہ رام چندر جی مہاراج جب اللہ تعالے ظاہر ہی تو عقلمند لوگ

عقلمند لوگ اُسکے ثابت کرنے مین دلیل کے کیون محتاج ہوتے ہین جواب
پرکرت اور اُوپا ایک درخت ہی اور اُوسکی جڑ دل ہی اور اُوسکے پتے حواس
اور وہ ہوا جو اس درخت کو ہلاتی ہی وہ اللہ ہی دل صاحب دل کا جو اُسکا
ڈبتہ ہی ڈبتے ہین جواہرات کا بہرنے والا اللہ ہی اور وہ شخص سب باتون مین کامل جسنے
جو جواہر کے بہرنے والے کو اور پتے کے ہلانیوالے کو دیکھتا ہی اور اپنے کامونکو
اپنے سے نسبت نہین کرتا اور ہلانے والے سے جانتا ہی اَور بن پرب مہابھارت مین
لکھا ہی کہ سب عبادتون کے اصل یہ ہی کہ اللہ کی رضا پر راضی رہو اور اسی
پرب مین ہی کہ دروپدی راجہ جدہشتر سے کہنے لگی کہ جو کوئی کہی کہ یہ کام مینے
کیا یہ مین کرتا ہون یہ بات غلط ہی بلکہ سب کچھ اللہ ہی کرتا ہی جدہشتر نے کہا
ای دروپدی تو سچ کہتی ہی اور جو کوئی بید پڑہ کر بات کہیگا تیری باتین ویسی
ہی ہین مہابھارت فصل ۳ پرب ۱۲ سانت پرب مین ہی کوئی شخص آپسے
کوئی کام نہین کرسکتا جو کچھ تقدیر مین ہی بدل نہین ہوسکتا اور بل اور اندر
کے قصے مین ہی کہ تو کامون کو اپنے طرف نسبت دیتا ہی اور کہتا ہی کہ فلانا
کام مینے کیا یہ غلط ہی جسنے آدمی کو پیدا کیا ہی اُسنے اُسکے کامونکو بھی
پیدا کیا ہی میرے اور تیرے ہاتھ سے کوئی کام نہین آتا سب کامون کا کرنیوالا
اللہ ہی مہابھارت فصل سوجہدہرم مین ہی کہ اسجگہ نہ عقل کا دخل ہی
نہ سعی کا جو کچھ مقدر ہی وہی پیش آتا ہی اَوبن پرب مین ہی کہ بندہ اللہ کے

مقدمہ پیچھے راضی رہی نیکے اور بدی جو کچھ ہی سب اوسی کی طرف سے جانی اور جبر بیدیکی
اپنکست بره دارن مین ہی کہ وہی پیدا کرنیوالا خیر اور شر کا ہی اور خیر اور شر سے
اُسکا کیا نقصان ہی اور اودم پرب مین ہی کہ بیاس نے کہا کہ جو کچھ اللہ تعالے
نے مقدر کیا ہی ہم اور کوئی دوسرا اُسکو بدل نہین سکتا اوسی مین ہے
کرمر دنیکی اور بدی کے کام مین اپنے ہاتھ مین اختیار نہین رکھتا لکڑی
کی تصویر کی طرح پر ہی کہ دوسرا اوسکو نچاتا ہی اور سانت پرب فصل
موچھہ دہرم مین ہی کہ نارد نے سکمدیو سے کہا کہ ایک شخص بڑا پے تک
پہونچتا ہی اور ہمیشہ خوش رہتا ہی اور دوسرا کم ازاری اور محنت بین عمر کاٹتا
ہے ایک شخص ایک جگہ رہا اور دل کی مراد پائی دوسرا تمام جہان مین پھرا
اور نہ پایا اور یہ سب تقدیر سے ہی بعضے پیدا ہوتی ہی مر جاتے ہین اور ایک
مان سے بہت سے لڑکے پیدا ہوستے ہین بعضو نکی عمر لنبے ہوتی ہی
بعضے جلد سے مر جاتے ہین یہ کیون ہوتا ہی اگر کہین کہ ساعت کے باعث سے
ہی تو اسی ساعت مین کتنے ہزار پیدا ہوتے ہین بعضے دولت والے
ہو جاتے ہین بعضے محتاج رہتے ہین اگر کہو گے کہ جو کچھ ہی تدبیر ہی پھر آدمے
کیون بیمار ہوتا ہی اور طبیب کیون مر جاتے ہین اور جنگلے جانور ہر گز
محتاج طبیب کے نہین ہوتے ہین آدمی سب ایک طرح پر پیدا ہوی ہین
بعضے پالکی پر سوار ہوتے ہین بعضے پالکی کو کندھے پر اوٹھاتے ہین

بعضے گھوڑون پر سوار ہوتے ہین بعضے جلو مین چلتے ہین ایک کو کتنی خوبصورت عورتین
سے ملتے ہین ایک کو بدصورت لونڈی بھی نہین ملتی ای سکہدیو نیہ سب کارخانہ اعمال
کی حکمت کا ہی بیان تدبیر کا کچھ دخل نہین جو کچھ مقدر مین ہی بدلا نہین جاتا اگر تدبیر سے
کام چلتا کوئی شخص محنت نہ اوٹھاتا مہابھارت فصل سوجیہ دہرم سانت پرب مین
کہ برہما نے اندر کو نصیحت کی کہ اگر تو بل سے ملاقات کرے تو اوسکو قتل مت کیجیو بلکہ
اوسکی باتین جو سچی ہین سنیو اور اوس سے پوچھیو اندر اوسی ملا اور برہما کی فرمانے کے
موافق باتین اوسی پوچھین بل نے کہا کہ جسنے آدم کو پیدا کیا ہی اوسنے اوسکے
کام بھی پیدا کئی ہین مجکو اور تجکو کچھ اختیار نہین ہی میرے اور تیرے ہاتھ سے کچھ
کام نہین آتا کرنے والا سب کامونکا ایسہی ہی دہرم پرب مین لکھا ہی کہ بھیکم
پتامہ نے جدہشٹر سے کہا کہ سب کام اللہ تعالے کرتا ہی اور تو فقط بہانہ ہی اور گیت
اُپنکہد اتھرون بید مین لکھا ہی کہ پیدا کرنے والی کے صفت اوسکے بنائی ہوئے
کو معلوم ہووے یہ محال ہی اور کہی اُپنکہد اتھرین بید مین ہی کہ پرم آتما کی ایسی حقیقت
کی تعریف نہین ہو سکتی جو مٹ جاوے آپ معلوم کرے وہ دیکھا ہوا نہین ہی
جو دیکھی ہوئی چیزون سے بیان کیا جاوے اندیشہ وہانتک نہین پہونچ سکتا
کرشن گیتا اور ہیانون مین بشست کا قول لکھا ہی کہ آدمی اپنے خالق کی صنعتون کو
نہین گھیر سکتا جیسے تصویر اپنے بنانے والے کی ارادی کو نہین پا سکتی آتما
اُپنکہد اتھربن بید مین ہی کہ اوسکی قدرت بے حد اور بے کنار ہی

ہے کہ راجہ جنمے جی جو راجہ پرکھیت کا بیٹا تھا اوسنے بیاس دیوجی سے پوچھا کہ ایسے بزرگ اسقدر دانا اور بینا تھے کہ غیب کے بھید اونپر کھلے تھے اور یہ ایسے لڑکا جھگڑا ہے کہ دنیا مین ہمیشہ جینا نہین پھر ایسے لڑائیان کیون لڑے کہ ہزارون جیوان منہ قتل ہوئے بیاس دیونے کہا کہ اسکا ارادہ یون ہی تھا کہ یہ کام اُنکے ہاتھون سے ہووین پھر راجہ نے کہا پھر تدارک اوسکا کیون نکیا بیاس دیو بولا کہ کسکی قدرت ہے کہ اسکی لکھی ہوی تقدیر کو پھیرے اور کسکی مجال ہے کہ اوسمے بچے ذکر فرشتونکا اور عنصری دیوتا ونکا مولانا عبد الرحمن چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا قول اوپر ہو چکا کہ اوس زمانے مین فرشتونکو بھی دیوتا بولتی تہی اور جو لوگ آگ اور نور سے ملا کر اللہ نے اونکو بنایا تھا وہ بہی دیوتا کھلاتے تھے اونکی اولاد بھی ہوتی تھی تو وہ ایک قسم کے جن تھے اب سمجھنا چاہیے کہ جہان ہندونکی کتاب مین دیوتا ونکے بُری فعل لکھے ہین وہان فرشتونکا ذکر نہین ہے وہان اُنہین دیوتا ونکا ذکر ہے جو جنون کی قسم مین سے تھے اور جہان دیوتاؤنمین فرشتون کی سی خواص لکھے ہین وہان فرشتون کا ذکر ہے ظفر مبین مین ہے کہ اودہیاے ۸۸ مہا گوت اسکند دہم مین لکھا ہے کہ شیو اور برہما اور بشن تینون دیوتا پار برہم کا یعنے اللہ تعالے کا انس ہین برہما رجوگن روپ ہین بشن ستوگن شیو تموگن سروپ ہین اور برہما نرنکار ان سے پرے ہے فائدہ یعنے یہ تین فرشتے اللہ تعالے کی تین صفتون کا نمونہ ہین اللہ کے صفت خلق کا پیدا کرنا اسکا نمونہ برہما

ہین کہ اللہ کے حکم سے چیزون کو بناتے ہین اللہ صفت ہی کہ وہ سبکو بقا مین ہوتی ہے
اس صفت کا نمونہ بشن ہین ہی تیسری صفت ہی فنا کرنا اسکا نمونہ شیو مین ہے
اور برہما نرنکار یعنی اللہ تعالی انسے بری ہی یعنے ان فرشتونکو کوی اللہ نہ سمجھے اوسکے
صفتونکے نمونے اوسکے حکم سے کام کرتے ہین بعضے کتابونین شیو کی جگہ مہیش
کا نام ہی شاید اوسے مراد ملک الموت علیہ السلام ہین شاید اونکو شیو بھی
کہتے ہون اور یہی نام بعضے دیوتاؤنکے بھی ہین جو ایک قسم کے جن ہین ہنود کی معتبر
کتابونین سرستے اور کشب اور بشست کو بھی بیٹا برہما کا لکھا ہی یہ برہما اور ہی اور برہما
فرشتہ اور ہی اور پرب مہابھارت مین ہی کہ راجہ ججاٹ نے اپنے بیٹے بشن سے
کہا کہ تو نے میرا کہنا نمانا مین خدا سے چاہتا ہون کہ تیرے نسل عالم مین نرہے
یہ بشن فرشتہ نہین ہی یہ راجہ ججاٹ کا بیٹا ہی پدم پران مین ایک قصہ لکھا ہے
کہ بشن سے ایک برا فعل ہوا اس عورت کی بددعا سے بشن پتھر ہوگیا جسکو
سالک رام کہتے ہین عقل سے خوب ظاہر ہی کہ یہان بشن کسی دیو کا نام ہے
کو لنگ اپنکمد رکمہ بید مین اوس شخص کا بیان ہی جو بدن سے جدا ہوتا ہی اوسکو برہمارہ بر
ہوکر اچھی راہ سے لیجاتا ہی پہلے آگ کے دیوتا کے گھر مین دوسرے ہوا کے دیوتا کے
گھر مین تیسرے پانی کے دیوتا کے گھر مین چوتھے سورج کے عالم مین پانچوین اندر
کے عالم مین چھٹے پرجاپت کے گھر مین ساتوین برہما کے عالم مین پہونچتا ہی درمیان
مین ان ساتون مقام کے ایک گھاٹ ہی اوسمین خواہش اور غصہ اور حرص

اور ڈاہ اور بیر اور غرور اور شہوت بھرا رہتا ہی اوسکے کنارون پر ریاضت کے
دو دیوتا روکنے کو مقرر ہین کہ کوئی پار ہونے پاوے جو کوئی ریاضت کرے وہ
پار ہو جاتا ہی اسکے آگے ایک ندی ہے ہی اوسمین جو نہاوے جوان ہو جاتا ہی
پھر ایک درخت ہی تمام قسم کے میوے اُسکے پھل ہین پھر ایک شہر ہی نہایت کشادہ
اسکے درمیان مین ایک مکان ہی اسکا نام ہی ابراجیت یعنے اوسپر کوئی فتح نہین پاسکتا
اسکے دو دربان ہین ایک اندر جو سب دیوتاؤنکا بادشاہ ہی دوسرا پرجاپت تمام خلقونکا
بادشاہ اوس مکانمین ایک چبوترہ ہی اوسپر ایک تخت بچھا ہی اُسکا نام انتت جوت
یعنے بہت روشنی اُس تخت پر ایک عورت بیٹھی ہی اوسکا نام باسنی ہی یعنے خواہش
پیدا کرنے والی اور وہ نہایت خوبصورت اور شرمیلی ہی اوس عورت کے گرد
کثرت سے اپچھرا یعنے حورین ہین اس مقام مین وہ پہونچتا ہی جسکا دل پاک ہوتا ہے
اور برہم سے یعنے اللہ تعالی سے مشغول رہتا ہی اس مقام مین دیوتا فرشتون کو
کہا ہی آگ کے اور ہوا کے اور جگہ جگہ کے فرشتونکا ذکر کیا ہی اندر بیان بہشت کے
دربان کو کہا ہی اور بھاگوت کے سؤلہ ادہیائے سے اور بھی ہنود کی کتابون سے
ظاہر ہی کہ اندر مینہہ کے برسانے پر اور اوگتی چیزون کے اوگانے پر مقرر ہی
اس جگہ اندر کسی فرشتی کا نام ہی جو اللہ کے حکم سے مینہہ وغیرہ کی تیاری کرتے
ہین ظاہرا یہ خطاب میکائیل علیہ السلام کا ہی اور بہت جگہ اندر دیوتون کا
کا نام ہوتا ہی مہابھارت مین ہی کہ ارجن اندرکا بیٹا ہی یہ اندر ارجن کا باپ ہے

فرشتہ نہین جو کہ بت پرست کے عقیدے پر اس مین لکھا ہی کہ راجہ اندر گوتم کی بی بی
پر ایسا عاشق ہوا کہ بادشاہی کامون کے بندوبست سے بھی غافل ہو گیا
ایکدن گوتم باہر گیا تھا وہ گوتم کی شکل بن کے گھر مین گھس گیا جب گوتم آیا
تو اندر بلی کی صورت بن گیا یہ اندر کوئی بادشاہ جنون کا تھا فصل موجو
دہرم مہابھارت مین ہی کہ جب اندر سنے دو برہمنون کو مارا تو اسکا لشکر اوسسے
جدا ہو گیا اور اندر ایک تالاب مین چھپ رہا پھر ایک اور اندر کو تخت
پر بٹھایا وہ پہلے اندر کی بیوی پر عاشق ہوا تو وہ بھی معزول ہوا پھر دیوتا اور
رکھیشر بشن پاس گئی کہ اندر اول کا قصور معاف ہو جاوے انھون نے فرمایا
کہ اسمید جگ کرو آخر اُسنے جگ کیا اور پھر تخت پر بٹھایا گیا دیکھو یہان دو
بادشاہون کا نام اندر تھا ایک نام کے بہت لوگ ہوتے ہین اپنکھد ججر بید
مین ہی کہ برہسپت دیوتاون کا گرو ہی اوسنے اپنے صورت زہرہ کی بنائی
اور اسرونکو علم اودیا کی یعنے جہل کی تربیت کی اور اسرونکو سچ کو جھوٹ اور جھوٹ
کو سچ سمجھایا غرض کہ اس ترکیب سے اسر گمراہ ہوئی یہ برہسپت گمراہ کرنیوالے
دیوون مین سے ہین فرشتہ نہین ہی برہدارن اپنکھد ججربید مین لکھا ہی کہ یہ جو
صورت انسانون کی ہین دیوتا انکی خدمت کیا کرتے ہین اور اُنسے
ڈرتے رہا کرتے ہین اور جسطرح تمام جانورونکی وضع سی دیوتاؤن کی خدمت
کرتے ہین جسطرح سے آدمی جانورون کے خدمت سے کبھی شکر گذار نہین ہوتا

اور کبھی اونکی خدمت سے خوش ہوکر اونکی جان اور جسم پر رحم نہین کرتا بلکہ
اونکی اور انکی اولاد کے گوشت پوست پر دل لگا لی رہتا ہی اور انکی ہڈی
اور ناخن اور بال اور چربی اور جہلی سب چیز پر تصرف کرتا ہی دیوتا بھی کبھی آدمیونکے
خدمت گزاری سے خوش نہین ہوتے اور جسطرح سے آدمی جانورونکو ناقص
العقل سمجھتے ہین اوسی طرح دیوتا پوجاریونکو بیوقوف اور الو سمجھتے
ہین دیوتا کبھی ایسے آدمیون کو راہ نیک نہ بتاوینگے کیونکہ جب راہ
حقیقت کو پاوینگے اونکی خدمت نادانون کیطرح کیونکر کرینگے اپنی ہرج
اور تکلیف کو کوئی روا نہین رکھتا اور جال مین پھنسے ہوئی شکار کو صیاد
اپنی خوشی سے کب چھوڑیگا پس دیوتا ایسی خدمتگارون کو جو غلامون سے
زیادہ ہو وہ راہ کیون بتاوینگے جس سے یہ آزاد ہوجاوین اور اللہ کے پہچاننے
والے اور اللہ کے پوجنے والے ہوجاوین اور اونسے اپنے تئین اشرف خیال
کرین بلکہ ہمیشہ اس فکر مین رہتے ہین کہ اون جانور کی خصلت والونکو کوئی
اللہ کی پہچاننی کی راہ نہ بتاوے اور ہمارے خدمت گار سے نہ ہٹاوے
اور بید اور شاستر سے واقف نہ کردے اس جگہ دیوتا فرشتونکو ہرگز نہین
کہا ہی اونھین جن اور دیوون کو کہا ہی جو خلق کو گمراہ کرتے ہین اللہ کے طرف سے
غافل کرکے اپنے تئین پوجواتے ہین بیان معنے اوتار کا ہندوونکے السلام
معتبر کتابونسے ثابت ہی کہ اوتار کا لفظ اونس جگہ بولا جاتا تھا

یہ ایک شخص دوسرے شخص کا نمونہ ہو جیسے بشسٹ کو لکھا ہی کہ اوتار دہرم کا ہے
یعنے بڑا دین دار ہے درجودہن کو لکھا ہی کہ کلجگ کا اوتار ہے یعنی بڑا
فسادی ہی رکمنی کو سیتا کا اوتار لکھا ہی یعنے بہت خوبصورت اور پاکدامن اور
شوہر کے ساتھ موافقت مین جانکی سے بہت مشابہ ہے بھاگوت کی ادہیاے
اول مین لکھا ہی کہ جنکو لوگ اوتار کہتے ہین یہ اوتار اس شخص کے ہین جو چھیر سمندر مین
سو رہے تھے اور وہ دیوتاؤن مین سے ایک دیوتا ہین جنکا نام بشن ہی ساتھ پرب
۱۲ مہابھارت مین لکھا ہی کہ دانو لوگ دیوتون پر ظلم بہت کرتے تھے بشن نے بارہ
شکل بن کر دانوون اور دیتون کو ہلاک کیا مہابھارت کی بن پرب تیسری ۳
فصل مین ہی کہ اندر نے کہا کہ ارجن میرا بیٹا ہی اور نر نارائن کہ بدری پہاڑ
مین تھی اور برسون وہان اسکی بندگی کرتے تھے سو نر ارجن ہی اور نارائن
کشن ہین مہابھارت فصل موجب دہرم بن ہی کہ ست جگ مین دہرم کے چار بیٹے
پیدا ہوے نر اور نارائن اور ہر اور کشن سو نر اور نارائن پراگ مین عبادت
مین مشغول ہوئی اور محنت سے ایسے دبلے ہوے کہ رگین دیکھائی دینے
لگین مہابھارت کے آد پرب مین ہی کہ کرشن اوتار نرائن کا ہی کہ اوسکو بشن بھی
کہتے ہین وہ بس دیو سے پیدا ہوا جوگ بشسٹ چھٹا زمان پرکرن مین لکھا ہی
کہ اللہ تعالے کی حکمت مین ظاہر ہونا ایک اوتار کا [illegible]
کی ظاہر ہوئین ایک پانڈو کے گہر مین اسکا نام ارجن ہوا دوسرا [illegible]

اوسکا نام کرشن ہوا یہان سے معلوم ہوا کہ ارجن بھی اوتار ہی فصل موجبہ دہرم
سانت پرب مہابھارت مین ہی کہ جدہشتر نے کرشن کی طرف اشارہ کر کے
بہیکم پتامہ سے کہا کہ بشن شاید یہی شخص ہی اوسنے کہا کہ آٹھوان حصہ اوسکے
اوتار کا یہی شخص ہی اور سات حصے اوسکے تمام جہان کے عقلمند لوگ ہین
ان سب باتون سے معلوم ہوا کہ بشن اللہ کے بندون مین سے ہین
اور اوتار کے یہ معنے ہین کہ جن لوگو مین بشن کا نمونہ ہی اونکو اونکا اوتار کہا ہے
اور کرشن جی مین بشن کے کمال کا آٹھوان حصہ ہی پرب بارھوین فصل راج
دہرم مہابھارت مین ہی کہ نارد نے راجہ جدہشتر سے کہا کہ کرن عقل مین اور
رحم مین تیری مانند تھا اور لشکر کی نگہبانی مین کرشن کی مانند تھا جو کچھ ان
دونون بھائیون مین اور کرشن مین تھا وہ اوس اکیلے مین تھا اس سے معلوم
ہوا کہ نارد جی نے کرشن جی کو ہرگز خدا نہین سمجھا اسی فصل مین ہے
کہ جد گن کے بیٹے پرسرام سے کرن نے کہا کہ مین برہمن ہون پرسرام نے
اوسکو علم تیر کا سکھایا ایک مدت کے بعد معلوم ہوا کہ کرن برہمن نہین
تھا معلوم ہوا کہ پرسرام ہرگز خدا نہین ہی اسی فصل مین ہی کہ ہیشر رشی
نے سری کشن کو دعا دی کہ تمھاری قوت باہ زیادہ ہوے سبھا پرب
مہابھارت مین ہی کہ کرشن نے کہا جب جراسندہ نے ہمپر لشکر کھینچا مین
متھرا کو چھوڑ کر دوارکا مین گیا جدہشتر نے کہا جب تم ایسا شخص

ڈر سے ڈرتا ہی تو ہم کیا ہین اسی پرب مین ہی کہ کرشن جی سنے کہا کہ لڑائی
کے وقت ایک شخص اوگرسین کا بھیجا ہوا تھا اوسنے مجھسے کہا کہ سال نے
دوارکا مین جاکر آپ کی باپ بسدیو کو قتل کیا مین نہایت پریشان ہوا اور
لشکر کو لڑائی پر چھوڑکر دوارکا کے طرف چلا راہ مین سوچا کہ میرا باپ میرے
جانے سے زندہ نہین ہوجائیگا مین پھر پلٹا اور سال سے لڑنا شروع کیا
اوسنے جادو سے میرے باپ کے لاش کو زمین پر پھینک دیا جب مین نے
اوسکو دیکھا کمان میرے ہاتھ سے گر پڑے اور مین بیہوش گیا فائدہ
جسکو اور ون کی دعا سے فائدہ ہوا اور وہ اپنے دشمنون سے ڈرے
اور جسکو دوسرے کے خبر دینے سے خبر پہونچی اور جو پہلے چلے اور پھر
سوچی کہ میرا جانا بیکار ہی اور جسکے ہاتھ سے کمان چھوٹ پڑے اور بیہوش
ہوجاوے اوسکو خدا سمجھنا عقل والون کا کام نہین درونہ پرب مین ہے
کہ کرشن نے کہا کہ جان میرے اور جان ارجن کی ایک ہی وہ میری بغیر
کچھ نہین اور میرا اوسکے بغیر بے حال ہی دوسرے پرب مہابھارت مین ہی
کہ بھیکم پتامہ نے پرسرام کو نہایت زخمی کیا اور اوسکے ہاتھ سے کمان گر پڑے
اور وہ بیہوش ہوگیا پرسرام کے بزرگون نے کہا کہ بھیکم کے لڑائی سے
تو شرمندہ ہوگا اوسی سے لڑ پرسرام کو ہندو لوگ اللہ کا اوتار سمجھتی
ہین سو وہ ہرگز خدا نہین تھا بلکہ ایک بندہ عاجز تھا کرات پرب مہابھارت مین ہے

کہ پرس رام جو جمدگن کا بیٹا بہرک رکمیسر کا پوتا تھا اوس نے بڑے ریاضت سے
اور مہادیو کو راضی کیا مہادیو نے کہا ای پرس رام اپنی تئین پاک کر اور ایسے
لیاقت پیدا کر کہ ہتیاروں کا منتر مین تجکو دون پرس رام نے نہایت
ریاضت کی فائدہ معلوم ہوا کہ پرس رام ہرگز خدا نہین مہابھارت مین ہی کہ
بعد فتح کے راجہ جدہشتر نے کہا کہ فتح خدا اور کرشن کی عنایت سے
ہوی تو ارجن جو بڑے دوست اور رفیق کرشن کے تھے انکو یہ بات
بہت ناگوار ہوی کہ لڑین مرین تو ہم اور فتح مین نام کرشن کا ہو معلوم
ہوا کہ ارجن نے کرشن کو خدا نہین سمجھا کرن پرب مہابھارت مین ہے
کہ راجہ پانڈی کہ پانڈون کے لشکر مین تھا اپنے تئین بھیکم اور ارجن اور
کرشن سے کم نہین جانتا تھا معلوم ہوا کہ وہ بھی کرشن کو خدا نہین جانتا تھا
استری پرب مہابھارت مین ہی کہ راجہ جدہشتر نے کرشن سے کہا کہ تم آپکا
شکر ادا نہین کرسکتے کرشن جی نے کہا کہ میرے ہاتھ سے کچھ نہین ہوا
تم اللہ تعالے کا شکر بجالاؤ کہ یہ سب اوسکا فضل ہی مین کیا ہون کہ تم
میرا احسان مانتے ہو پھر سب لوگ اللہ تعالے اوسکا شکر بجالاے
بھاگوت مین لکھا ہی کہ برہمنون کی عورتین جو کرشن جی کو پوجنی کا ارادہ
رکھتی تھین اونسے فرمایا کہ تم محبت کرو پر نام مین ہون نند مہر کا ست
سیام یعنے مجکو مت پوجو مین فقط نند کا بیٹا ہون اور نام میرا سیام ہے

جو لوگ برہمنون کی عورتون سے اپنے تئین بچواسکتے ہین ہوتلا کی نہین پاسکتے
مہابھارت کے بارھوین پرب سے ثابت ہی کہ سری کرشن جی کو [illegible] کی
تلوی مین تیر لگا اس صدمے سے انکی روح قالب سے جدا ہوئی ہندو
لوگ جن لوگون کو اللہ کا اوتار نہین جانتے ہین انکے حق مین بھی لفظ اوتار
کا لکھا ہی فصل سوچہو دہرم مہابھارت مین لکھا ہی کہ کپل ایک وتار ہی دوسرے
پرب مین ہی کہ راجہ برت جو راجہ ہین کا بیٹا ہی ایک وتار ہی بھاگوت کے
دوسرے اسکند مین جو چوبیس اوتارون کا حال لکھا ہی وہان صاف لکھا ہی
کہ برہما نے فرمایا کہ جس شخص کو گیان یعنے پہچان اللہ کی نہین ہی وہ ان چوبیس
اوتارون کا قصہ بیان کیا کرے اور دھیان انکی صورت کا کیا کرے اور
یہ چوبیس اوتار مین نے اپنی سمجھ کے موافق بیان کئی ہین نہین تو جو کچھ مخلوق
دیکھائی دیتا ہی یہ سب سروپ یعنے قدرت کا ظہور نارائن کا ہی نار دبشن
اور برہما اور مہادیو بھی اوتار نارائن کے ہین کیونکہ نارائن نے انکو اپنی
قوت دی ہی دیکھو صاف فرمادیا کہ اللہ کے قدرت کا ظہور ہر شی مین ہی [illegible]
سب اسکا اوتار ہین اور جو خاص ہندی ہین انکا تصور جانا تو سکھون کے
واسطے ہی جو اللہ کو اچھی طرح نہین پہچانتے ہین اور جو خوب پہچانتے ہین
وہ اوسی ذات پاک مین غرق رہتے ہین بیان اواگون کا مولانا
عبد الرحمن چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالے مین جسکا [illegible]

کہ زمانہ کلجگ تک تمام ہوجاویگا وہان لکھتے ہین کہ مہادیو کے اس قول سے تناسخ یعنے آوا گون ۔ ڈالونکا قول رد ہوگیا کیونکہ آواگون کے کہین تمامی نہین ہی اور سیاق زمانہ تمام ہوگیا یعنے اس قوم کی بحث کرنیوالے کم عقلے سے آواگون کے قائل ہین اور بیاس جو اس قوم کے امام اور پیشوا ہین انھون نے آواگون کو لکھنے رد کیا ہی اور کعیسر بھی اونکی موافق ہین چنانچہ ترجمہ تینون اشلوک کا مین لکھتا ہون پہلا اشلوک یہ ہے کہ جو کتاب بھشت سمنا مین اوتار یعنے آواگون ثابت کرتا ہے وہ یہ دلیل لاتا ہی کہ جہان مین ایک بادشاہ ہوتا ہی ایک غریب ایک اندھا ہوتا ہی ایک لنگڑا ایک عاجز ہوتا ہی ایک طاقت والا پس ان باتون سے معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی دنیا مین جیسا کام کرتا ہی اسکی موافق دوسری بار اوتار پاتا ہی تاکہ لوگ اپنا بدلا پاوین اور اگر یہ نہو تو اللہ تعالے پر ظلم ثابت ہوجاوے کہ بیگناہ بے تقصیر ایک کو بادشاہ کرتا ہی ایک کو غریب عاجز کرتا ہی شنکر اچارج بیاس کے کلام کو دلیل لاتا ہی اور کہتا ہی کہ اوتار نہین ہی اور جواب دیتا ہی کہ اللہ تعالے قدرت والا حکمت والا ہی جو چاہتا ہی سو کرتا ہے تو نہین دیکھتا کہ بڑھی ایک درخت کے ایک لکڑے سے بادشاہ کا تخت اور تابوت کا تختہ اور دروازیکا تختہ بناتا ہی اور کمہار ایک مٹی سے بادشاہ کا پیالہ اور فقیر کا پیالہ بناتا ہی پھر اس لکڑی نے اور اس مٹے نے کیا نیکی اور بدی کی تھی جسکا بدلہ پایا کہ وہ بادشاہ کا تخت ہوا اور اس لکڑے نے کیا بدی کی تھی کہ تابوت کا تختہ اور دروازیکا تختہ ہوا اور اُس مٹے نے کیا نیکی کی تھی کہ کوزہ بادشاہ

کا ہوا اور اس منھ نے کیا بدی کی تھی کہ پیالہ حقیر کا ہوا اور اوس نحمد نے کیا نیکی
اور بدی کی تھی جسکا بدلہ پایا اور یہ بھی کہتا ہی کہ اول پیدا ایش ہن جب کوئی
موجود نہ تھا لوگون نے کیا نیکیان بدیان کین تھین کہ ایک انسان ہوا اور
ایک فرشتہ ایک جانور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اتے اگر دل اپنی عقل سے
کتے ہن انکو کچھ خبر نہین ہی دوسرا اشلوک کتاب کمانچال ہن اوننان پات چہن
کے بات کو رد کرتا ہی چہن کہتا ہی کہ ہم پیدا ہونا نہین باسنتے روح ہمیشہ سے ہی
اوسکو کسینے پیدا نہین کیا ہی خود بخود آتے ہی اور جاستے ہی اوننان چاہیئے اسبات
کو رد کرتا ہی اور کہتا ہی کہ تو بولتا ہی مخلوق آتما اور پرم آتما سو مراد آتما
سے روح ہی اور پرم آتما سے مراد خدا ہی قدیم ہی اور تو کہتا ہی کہ جہان
مین جو چیز ہے ظاہر مین ایک چیز سے پیدا ہوتے ہی اور ہمکو اور تمکو یہ قدرت نہین ہے
کہ تمام جہان کو یا اپنی تئین پیدا کرین اور اگر تو کہی کہ ہر چیز خود بخود پیدا ہوتے
ہے یہ بھی غلط ہی کیونکہ اگر خود بخود پیدا ہوتے کسی چیز کا حال بدل نہ جاتا ہر چیز
اپنے تئین قایم رکھتی اور فنا نہوتے اور جب اوسکا حال بدلتا ہی اور فنا ہوتے
ہی پس معلوم ہوا کہ ایک پیدا کرنے والا ہی کہ سبکو پیدا کرتا ہی اور فنا کرتا ہے
اگر تو کہی کہ ہر چیز کا بدلنا زمانے کے تاثیر سے ہی ہم کہتے ہین کہ جو شخص کہ
پیدا کرتا ہی اور فنا کرتا ہے اُسکو علم اور قدرت چاہیے اگر زمانہ نہین
یہ بات نہین ہی تو وہ پیدا کرنے والا کیون ہوگا اور اگر ہے تو تو نے

نام مین غلطی کی ہی ہم اُسیکو پیدا کرنے والا کہتی ہین جسکو تو زمانہ کہتا ہی پس
اس سے ثابت ہوا کہ اوتار نہین ہے اشلوک تیسرا قول جاپال رکھیسر اور بیاس کا بید انت مین
تیسرے چرن مین پایا جاتا ہی اور جیمن اور گوتم کا رد کرتا ہی یہ لوگ آواگون
والے ہین اوتار ثابت کرتے ہین اور کہتی ہین کہ بدلہ نیکی اور بدیکا دنیا مین
ہوتا ہی اس وہم سے انھون نے مذہب آواگون کا اختیار کیا ہی اور جیپال
اور بیاس کہتی ہین کہ انھون نے غلط سمجھا ہی بدلا نیکی اور بدیکا سرگ اور نرگ ہی
یعنے بہشت اور دوزخ جب بدلا نیکی اور بدیکا وہان پاویگا تو اس جہان مین
اس روح کو دوسرے قالب مین آنا کسواسطے ہوگا یقین ہے کہ نیکی اور بدی
کا بدلا پانا بہشت اور دوزخ مین ہی جب وہان بدلا پایا تخم موقوف ہوگیا
اور بے تخم کوئی چیز نہین اوگتی ان باتون مین اواگون کو خوب رد کیا ہی
اور اونکی قوم مین بیاس اور جیپال مجتہد بھی ستھے اور اللہ کے راہ کے
چلنے والے بھی تھی تمام ہوا کلام مولانا عبد الرحمن چشتی کا فائدہ جو
کوئی اواگون والا یون کہی کہ بدلہ نیکی اور بدیکا فقط دنیا ہی مین ہی بہشت
اور دوزخ کچھ نہین ہی وہ بیشک کافر ہی اور جو کوئی کہی کہ اواگون بھی
ہے اور پھر قیامت مین بھی بدلہ ملیگا تو یہ بات ہوسکتی ہی مرزا مظہر صاحب
نے اپنی مکتوب مین لکھا ہی کہ اواگون کے عقیدی سے کفر نہین لازم آتا ہے
جناب سید اشرف جہانگیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوب مین لکھا ہی کہ تناسخ

یعنے آواگون کے ثابت کرنے کی دلیلین کہی ہین اور اسکے انکار کرنے کی
دلیلین بہی کہی ہین **فائدہ** قرآن اور حدیث مین آواگون کا کہین بیان
نہین ہے اور صاف صاف انکار بہی نہین ہی اسکی حقیقت اللہ ہی جانے

بیان جہاد کا جاپان اُپنکہد اتہر بن بید مین ہی کہ چہتری کا کام ہی ہتیار
باندہنا اُنکو واجب ہے کہ جو دشمن گیان کا ہوا ہے سے سمجہکر جنگ کرے اور
راستے اور حق کو کسی حالمین ہات سے ندے اسحالت مین جو زخم اُٹہاوے
یا جان سے مارا جاوے سبب نجات کا ہی کرشن گیتا کے دوسرے ادہیا
مین ہی کہ جب ارجن الفت اور شفقت سے چشم نم ہوا کرشن نے کہا کہ کدورت سے
کمبختون کی یہ حالت ہوتی ہی ایسے سمجہ سے نہ بہکنٹہ ملتا ہی نہ ایمان ہوتا ہی
اگر اپنے دہرم کو نگاہ کرے وقت جنگ کے میدان مین پیٹہ دکہانا بیجا ہے
اسوقت تجہی بہشت بے طلب ملتی ہی غنیمت سمجہ اس فعل سے تنزل نہوگا اور
نہ گنہگار ہوگا اور مرگ کے خوف سے آزاد ہوگا اور مہابہارت پرب
بار ۲۵ مین حال مرتبہ کا لکہا ہی کہ ہوا سے دیوتون نے فریاد کی اور
کہا کہ نام اسکا مرتبہ ہی اللہ کے حکم سے تجہکو زمین مین حکومت کرنا چاہیے کہ تو
ظالمون کی شرکو دفع کرے اور خلق کو اللہ تعالی کی تابعداری کی راہ بتاوی اور جو کوئی
اوسکے پوچنے سے موہنہ موڑے تو اُسکا سر بدن سے اوتارے اوسی پرب مین
ہی کہ راجہ برتہ کے باپ نے جب خدائے کا دعوی کیا اپنی تصویرین بناکر لوگونکو

کو دیدین کہ اُون مورتون کو وہ پوجین ایک مدت کے بعد راجہ ببرتھو حاکم ہوا اپنی تمام خلق کو اللہ کے پوجنی کا حکم کیا اور جو کوئی اسبات کو نہ مانتا تھا اُنکو وہ قتل کرتا تھا اور فرمادیا کہ اون تصویرونکو جہان پاوین توڑ ڈالین اور جلادین مہابھارت کے سانت پرب کے دوازدہم مین لکھا ہی کہ راجہ ببرتھو کو اللہ تعالے نے حکم عام دیا کہ لوگون کو میرے پوجنے کے لیے بلاؤ اور جو نمانے اُسے قتل کرو اور شنکراچارج جو بکرماجیت کے بعد ہوا اُسنے پوتھی مین صاف لکھا ہی کہ توحید یعنے اللہ کا اکیلا ہونا اس بات کے نہ ماننے پر آدمیون کا مار ڈالنا درست ہی

بیان جانورون کے ذبح کا مہابھارت مین تیسری فصل سانت

پرب مین لکھا ہی کہ گوشت جانورونکا جسکے قتل کرتے وقت بید پڑہتے رہین وہ پاک ہی جو کوئی اُسکو کھاوے وہ اونمین داخل ہے جینے جانورونکا کھانا چھوڑ دیا اور جس جانور پر بید نہ پڑہا ہو اُسکا گوشت درست نہین ہی اسرب اونیکھدرکھو بید مین ہی کہ جن جانورون کے تلے کے دانت ہین اور اوپر کے نہین وہ خوراک ہین جن جانورون کے دونون طرف کے دانت ہین وہ کھانے والے ہین مہابھارت اسمیدپرب مین ہی کہ راجہ جدہشتر نے اسمید جگ کیا تھا اُسکے منتم سری کشن جی تھے اونہونے بیاس جی کے مشورے سے اور بھی رکھیشرون کے مصلحت سے گھوڑا قتل کیا اور کباب بھونے اور کھائے اور

اور مہابھارت کی فصل تیسری پرب ۱۲ مین ہی کہ بھیکم پتامہ نے جانورونکا مارنا اور انکا
گوشت کھانا درست رکھا ہی بن پرب مہابھارت مین ہی کہ پانڈو لوگ جنگل
مین شکار کرتے تھے اور ہرن اور غیر گوشت اور دراج وغیرہ کو شکار کرتے تھے
اور پرب بارہ مہابھارت مین ہی کہ یہ جو لوگ کہتے ہین کہ جانورون کو ایذا دینا
منع ہی ایسا نہین ہی جو جانور جگ مین مارا جاتا ہی وہ جانور صاحب جگ کے
ساتھ سرگ مین جاتا ہی اور اجنبی عورت سے صحبت کرنا اور شراب کا پینا صاف
صاف بید مین حرام ہی مہابھارت پرب اول سے ثابت ہی کہ شراب پینا
اول اول برہمنون کے واسطے درست رہا شکر دیوتا نے اوسکو حرام کر دیا
اور کہا کہ یہ شراب جو کوئی کھاتا ہی اوسکی عقل جاتی رہتی ہی بعد اسکے
جو برہمن شراب پی گا اُسکا کیا سب اکارت جائیگا اور وہ دوزخ مین جایگا
بیان نکاح کا کرشن جی نے میرا شند سے نکاح کیا جو راجہ دہ دی کی بیٹی
تھی اور سورسین جو کرشن کا دادا تھا اُسکی بیٹی سے نکاح کیا اور ارجن نے کرشن
کے حکم سے سبھدرا سے نکاح کیا جو بسدیو کی بیٹی تھی جو ارجن کی مان کنتی کا حقیقی
بھائی تھا اور کرشن کے بیٹے پردمن نے کرشن کی حکم سے رکم کی بیٹی سے نکاح
کیا اور رکم رکمنی کا بھائی تھا اور رکمنی پردمن کی مان تھی اور دچھ
جو برہما کا بیٹا تھا اُسکی تیرہ بیٹیان کشپ کے نکاح مین آئین جو مریچ
کا بیٹا برہما کا پوتا تھا یعنے چچا زادون مین نکاح ہوا مہابھارت سے

بارھوین پرب مفصل راج دہرم مین لکھا ہی کہ بادشاہ کو چاہیئے کہ اگر کوئی عورت
اپنے شوہر سے اچھے طرح گذران نہ کرے تو بادشاہ شوہر سے کہے کہ اُسکو چھوڑ دے
اُدوم پرب مہابھارت مین ہی کہ بسوامتر نے گنہور اپنے شاگرد سے کہا کہ آٹھ
سو گھوڑے ایسے ایسے صفت کے لاؤ شاگرد نے سوچا اول راجہ ججاٹ کے
پاس گیا جو جد بنسیون اور کورون اور پاندون کے بڑے پردادا ہین اور
کرشن جی اُونکی اولاد مین ہین اونسے عرض کیا راجہ نے کہا کہ میرے پاس ایسے گھوڑے
نہین نہ اتنا خزانہ ہی مگر میرے ایک لڑکی خوب صورت ہی اوسکو راجہ ہرجس کے پاس
لیئے جاؤ اور گھوڑے اُسے لیکر اُسکے بدلے مین اُسکو دید و گنہور نے یہی کیا
راجہ ہرجس کے پاس گیا اور یہ حال کہا راجہ کے طویلہ مین دو سو گھوڑے اسطرح کے
تھے راجہ سے اقرار ہوا کہ لڑکی کے عوض دو سو گھوڑے دے جب ایک لڑکا
پیدا ہو جاوے تب لڑکی کو پھیر دے راجہ ہرجس اس لڑکی کو نکاح مین
لایا اور ایک فرزند کے پیدا ہونے کے بعد اوسکو پھیر دیا گنہور نے دو سو
گھوڑے لیکر اور لڑکی کو لیکر راجہ دیو داس کے پاس گیا راجہ دیو داس سے بھی
وہی معاملہ ہوا پھر یہی معاملہ راجہ بھوج سے ہوا پھر چھ سو گھوڑے اور
لڑکی کو بسوامتر پاس لیئے گیا بسوامتر نے چھ سو گھوڑے لے لیے اور باقی
دو سو گھوڑون کے بدلے اُس لڑکی سے اپنا نکاح کر لیا جب ایک لڑکا
پیدا ہوا تب لڑکی گنہور کو دے دی گنہور نے راجہ ججاٹ کے پاس پہونچا دی

راجہ نے چاہا کہ کسی راجہ سے اوسکو بیاہ دے لڑکی نے قبول نکیا
اور کہا کہ مین نے چار شوہر کئی اب مین تنہائی مین بیٹھو رہونگی اور
مہابھارت سے ثابت ہی کہ یہ چارون شوہر اور چارون بیٹے جو اونسے
پیدا ہوئے اور خود راجہ جات بڑے گیانے اور بید دان تھے دیکھو
یہ چھوڑ دینا طلاق تھا اور دو سو گھوڑے مہر تھا مہابھارت مین رام
اور راون کے قصہ مین لکھا ہے کہ جب راون سیتا سے صحبت کا
طلب گار ہوا تب سیتا نے جواب دیا کہ اگر میرا شوہر زندہ نہو
تب بھی غیر جنس ہونے کے باعث سے میرے اور تیرے صحبت
ٹھیک نہین چہ جائیکہ راجچندر زندہ ہین اس بیان سے معلوم
ہوا کہ اوسوقت مین بھی شوہر کے مرنے کے بعد دوسرا شوہر کرنا
درست تھا او دہم پرب مہابھارت مین ہے کہ کنتی نے کرشن سے
کہا کہ مین سورسین کے گھر مین پیدا ہوئی او ستہجیہ راجہ ... کو دیا
وہان سے مین راجہ پانڈ کے گھر مین بیاہی گئی پرا سرجی کا بیٹا جو دری
سے نکاح ہوا اور بیاس جی اوسسے پیدا ہوئی اور مہابھارت
سے ثابت ہی کہ وہی جھودری راجہ سنتین کے نکاح مین آئی

کاملون کا آسمان پر جانا مہابھارت پرب تیسرے مین ہے

کہ ارجن آسمان پر اور سرگ مین گئے اور فصل موجب دہرم ہی کہ ایک برہمن نے

تھوڑی فرصت مین تمام ملک اور جہان کی سیر کی اور ایکدفعہ آفتاب
مین ڈھل لیا اور لکھا ہی کہ سکھدیو من نے اکاس کے سیر کی اور چشمہ
گنگا کا جو ہوا مین جاری ہے اسکو طے کیا اور اسد تعالے تک پہونچا
اور پرب مین ہے کہ ایک برہمن تھا گنگم نام اگر ارادہ کرتا تھا
آسمان پر جاتا تھا جو کہ بشست مین ہے کہ بشست نے کاک
بھسنڈ سے کہا کہ اب تمسے رخصت ہوتا ہون اور آسمان کو جاتا
ہون کاک بھسنڈ ایک جوجن راہ بشست کے ہمراہ پہونچانے
کو گئی یہان سے ہندؤن کا جواب ہوگیا جو ہماری محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے معراج کو محال جانتے ہین

ذکر طوفان کا

بھارت کے بن پرب مین ہی کہ راجہ من اللہ کی عبادت مین
رہتے تھے ایکدن کسی پانی کے کناری پر نہانے کو تشریف لیگئے ایک مچھلی
آئی اسکا بڑا قصہ لکھا ہی اوسنے کہا کہ بڑے کشتی بناؤ ایک سال کے بعد
دنیا مین بڑا طوفان ہوگا راجہ من نے ہر جانور کا ایک جوڑا کشتی مین بیٹھا
لیا اور پودی درختون کے سات بیج لیلئے سانت پرب فصل
دہرم مین ہی کہ راجہ من وہ ہین جنکی نسل مین آدمی ہین دیکھو یہ
بیان صاف حضرت نوح علیہ السلام کا ہے کہ بعد طوفان کے بجز
انکے سوا کسی کی نسل باقی نہین رہی اب سب آدمی انہین کی

نسل مین ہین قصہ راجہ رامچندرجی کا اس قصہ مین کی مطالب
ہین بہت بڑا مطلب یہ ہی کہ ہندو لوگ دل کی آنکھین کہول کر دیکہین
کہ راجہ رام چندر اللہ کے بندی تھے خدائی کی کوئی بات انمین نہ
تھی کوئی بات جانتے تھے کوئی بات نہین جانتے تھے جو کام اللہ
اونکے ہاتھہ سے لیتا تھا وہ کام کرتے تھے اور جو کام اللہ انسے نہ
سے نہین لیتا تھا اس کام مین عاجز تھے ظفر مبین مین ہی کہ مہابہارت
درونہ پرب مین لکھا ہی کہ بیاس نے جدہشتر سے کہا کہ ایہمن اگلی راجا
سے کیا نسبت رکہتا تھا جب انکو اللہ نے دنیا مین نہین رکہا
تو اور کون رہ سکتا ہے اون راجاؤن مین سے راجہ رام ہین جسنے
راون کو مارا سوط اللہ الجبار مہابہارت سے قصہ رام اور راوان کا
یون لکھا ہے کہ راون نے ناریچ سے کہا کہ تو سونے کے ہرن کی صورت
بن جا جب وہ عورت یعنے سیتا تجکو دیکھی گی اپنے خاوند سے کہی گی کہ
اس ہرن کو پکڑ لے جب اسکا خاوند اسکے پاس سے جاویگا مین آکر
اس عورت کو پکڑ لون گا ناریچ ہرن کے صورت بن کر سیتا کی سامنے گیا
سیتا نے رامچندر سے کہا کہ اس ہرن کو پکڑ کر مجھے دے رامچندر
لچھمن کو سیتا کی نگہبانی کے واسطے چھوڑا اور آپ ہرن کے پیچھے
روانہ ہوے ہرن نے فریاد کی اور نام سیتا اور لچھمن کا زبان سے لیا

اور فریاد سیتا اور لچھمن کے کان تک پہونچی سیتا نے لچھمن سے
کہا کہ اپنے بھائی کی خبر لو لچھمن نے کہا تھوڑا صبر کرو مگر عورتون پر بتادانی
غالب ہے سیتا نے کہا اگر تم نہ جاؤ گے تو مین اپنے تئین ہلاک کر ڈالونگی
لچھمن رام چندر کے ڈھونڈنے کو روانہ ہوئے اسی وقت راون ایک فقیر
کی صورت بنکر سیتا کے پاس آیا سیتا فقیر جان کر اُسکے پاس بھیک لی گئی
اُسنے کہا کہ مین لنکا کا راون ہون اور اپنی اصلی صورت دکھلا کر فریب کی
باتین کہین سیتا نے کہا کہ اگر آسمان زمین ہو جاوے اور زمین آسمان ہو جاوے
تو بھی یہ نہین ہوگا کہ مین رامچندر کے سوا کوئی اور خاوند کرون راون اوسکے
بال پکڑ کر اپنے کندھے پر ڈال کر لنکا کے طرف روانہ ہوا اتنے مین لچھمن
رامچندر سے ملے رامچندر نے اُنکو بہت ملامت کی کہ اس جنگل مین جو دیو
اور دیتون سے بھرا ہوا ہے سیتا کو تمنے اکیلا کیون چھوڑ دیا رامچندر
کے دل مین پریشانی اور بیقراری پڑی اور دل مین سوچا کہ سیتا پر
کچھ مصیبت پڑیگی جب منزل مین پہنچے سیتا کو نہ دیکھا لچھمن کو چھڑکا
اور ہر طرف دیکھا ایک گدہ کو دیکھا اونکو گمان ہوا کہ شاید یہی گدہ
لیے گیا ہوا اس گدہ نے کہا کہ راون سیتا کو لے گیا اور مین اپنے طاقت
بھر اوسسے لڑا اوسنے مجکو تلوار سے مارا اور یہ حال کر دیا جب رام اور
لچھمن آگے چلے بسواانس گندہرپ سے یعنے فرشتے سے ملے فرشتے

نے فرمایا کہ مین تمکو نصیحت کرتا ہون کہ آگے جو آپ جاتے ہین وہان ایک
تالاب ہے اور اسکے پاس ایک پہاڑ ہے وہان ایک بندر ہے سکریو نام اُوسکے
عورت کو اُسکا بھائی لے گیا ہے اوس بھائی کا نام بال ہے آپ اُسکے عورت کو
اسکے بھائی سے چھین کر اوسکو دیدیجیے اوسکے پاس زبردست بندرون کا
لشکر ہے وہ انکو بلا کر اون سے لڑیگا اور آپ کی بی بی کو چھوڑا لیگا
رامچندر اور لچھمن دونون تالاب کی طرف روانہ ہوسے راچندر راستہ مین سیتا
کو یاد کرتے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے جو درخت اور جو پہاڑ سامنے
آتا تھا اوسنے کہتے تھے بھلا سیتا یہان آئی ہوگی اوس پہاڑ اور اوس درخت
سے پوچھتے تھے کہ تجکو کچھ سیتا کی خبر ہے لچھمن نے راچندر سے کہا کہ آپ
راجہ جسرتھ کے بیٹے ہین اگر ان مخلوق کی طاقت نہ تھے تو جسوقت مہرتھ
اور سب بزرگ آپ کو بلاتے تھے اوسوقت اونکی نصیحت ماننے چاہئے تھی اب
وقت بی طاقتی اور بیقراری کا نہین ہے جب آگے بڑہتے سکریو آگے بڑہ کر
لینے کو آیا اور بڑی تعظیم سے اپنے مکان پر لیگیا اور احوال پوچھا راچندر
بولے کہ میری بی بی سیتا کو راون لیگیا ہے مین چاہتا ہون کہ لنکا مین جاون
اور اپنے بیوی کو چھوڑا اون سکریو نے کہا کہ مجکو بھی یہی حال پیش آیا ہے
میرے بی بی کو بھی میرا بھائی بال لیگیا ہے راچندر بولے کہ مین تیری بی بی
کو بال سے چھوڑا لونگا سکریو نے کہا کہ اگر آپ یہ کام کرینگے تو مین سارے لشکر سمیت

آپ کے ساتھ رہونگا کہ آپکی بی بی کو اوسی چھڑاؤن جاسوسون نے
بال کو خبر پہونچائی کہ راچندر آے ہین اور سکریو کو بادشاہ بنایا ہی سکریو
بال کے ساتھ لڑنے لگا آپسمین اتنے لڑے کہ خون مین ڈوب گئی راچندر
پہچانتے نتھے کہ بال کون ہے اور سکریو کون ہی جب ہنونت نے جانا
راچندر بال کو اور سکریو کو نہین پہچانتے ہین سکریو کے پاس اک کمند تھے
کہ وہ بال کی گردن مین ڈالدی اسوقت راچندر نے جانا کہ یہ بال ہے
ایک تیر بال کو مارا بال گر پڑا اوسوقت وہ رام رام کہتا تھا اوسوقت
راچندر کو معلوم ہوا کہ بال میری خالص دوستون مین سے تھا اوسکے
مارڈالنے سے نہایت پشیمان ہوی پھر موسم برسات کے آجانے کے باعث
سے راچندر اور لچھمن وہان ٹھہرے رہے اور جب راون سیتا کو
لنکا مین لیگیا سیتا نہایت غم مین رہتے تھے سونا اور کھانا چھوڑ دیا تھا دیوون
کی عورتین سیتا سے کہتے تھین کہ تو راون سے کیون نہین راضی ہوتے
اور چین کیون نہین کرتے سیتا کہتے تھے کہ اپنے خوشی سے تو سوا راچندر کے
مین کسے سے راضی نہین ہونگی راون اچھی اچھی کپڑی پہن کر سیتا کے
سامنے آیا اور کہا کہ میری تمام عورتون کی سردار مندودری ہے اپنے
دل اور جان سے تجھکو چاہتا ہون اگر تو تابعدار ہوجاوے تو تیرا رتبہ مندودری کے
سے زیادہ ہوجاویگا سیتا نے کہا کہ تیرا باپ بیسر وا نواسہ برہما کا ہے

اور زمانے کا پاکیزہ شخص ہے اور تیرا بھائی کبیر بھی نیک بخت ہے سبکو پاک نگاہ سے
دیکھتا ہے تو باپ اور بھائی کی راہ چھوڑکر مجھکو بری نگاہ سے دیکھتا ہے پھر تو کس او سواپنے تیئں
حکومت والا کہتا ہے بھلا یہ درست ہے کہ بادشاہ لوگ اور لوگوں کے گھر والونکے
طمع کریں اسوقت سیتا دامن کو منہہ پر رکھکر ہای ہای کرکر روئی اور فریاد اور شور
مچایا اس چار برس کی مدت میں راون ہر روز سیتا کو پیغام بھیجتا تھا اور اوسکو فریب
دیتا تھا کہ شاید تابع دار ہو جاوے وہ کسطرح نہیں مانتی تھی بعد اوسکے ہنونت
سیتا کی تلاش میں لنکا میں پہونچا اور سیتا کے پاس آیا اور سیتا کو رامچندر اور لچھمن کی
اور لڑائی کے ارادے کی خبر پہونچائی سیتا نے اپنی پیشانی سے ایک لعل ہنونت
کو دیا کہ یہ لعل رامچندر کو دیجیو کہ میری نشانی رکھی پھر رامچندر نے بالسکے
بیٹے کو ایلچی کرکے کسطور پر راون کے پاس بھیجا اور بالسکے بیٹے نے راون
سے کہا کہ سیتا جو رامچندر کی بی بی ہے تو اسکو زور سے اور دغا سے لایا ہے
اگر تو سیتا کو بھیجدے تو مجھکو تجھسے کچھ کام نہیں ہے اور نہیں تو تجھکو اور تیرے لشکر کو
ہم تلوار سے قتل کرینگے جب راون سیدھی راہ پر نہ آیا دونوں طرف سے لڑائی
کی فوجیں درست ہوئیں لڑائی میں یکتا جو راون کا بیٹا تھا نگاہ سے
غائب ہو گیا اور ہوا میں چلا گیا وہاں سے رامچندر کے لشکر پر تیر پھینکتا تھا
رامچندر کی فوج میں سے بہتوں کو تباہ کیا اسکو کوئی نہیں دیکھتا تھا جب رامچندر
اور لچھمن پر ہر طرف سے تیر برسے سنکر ہوا اور بھبیکن اور اور بھادر بندر اونکے

آس پاس ہوکر نگہبانی کرتے تھے اور جب انہوں نے رامچندر کو گھبرایا ہوا پایا سب
سرداروں نے رامچندر کو تسلی دی اتنے مین میگناد نے تیر پھینکا کہ سوا بھبکن کے سب
بیہوش ہوگئے بھبکن نے رامچندر سے کہا کہ تمکو کیا ہوا تم اورون کی طرح نہین
ہو تم اپنے ہوس درست رکھو رامچندر اوسکی بات سے ہوش مین آئے جسطرح
کوئی سوتے سوتے جاگتا ہی بھبکن نے ایک تیر اوٹھایا کہ اس تیر مین یہ خواص تھا
کہ اگر اُسکو پھینکین جو چیز چھپی ہو وہ ظاہر ہوجاوے رامچندر نے اوس تیر کو لیا
میگناد نے جب دیکھا کہ مین چھپا نہین رہ سکتا ہون اسجگہ سے پلٹ گیا
جب رات ہوے میگناد نے ایک نیزہ لچھمن کے سینہ پر پھینکا لچھمن بیہوش
ہوکر گر پڑے راجہ رامچندر نے لچھمن کا سر گودہ مین رکھکر رونا شروع کیا اور کہا کہ
مین اب مرتا ہون کیونکہ اوسکی جدای سے مرجاونگا اور سیتا میرے فراق مین جان
دی گی اور یہ بندر پہاڑون اور مضبوط جگہون مین پناہ پکڑینگے افسوس بھبکن
پر کہ میرے واسطے اپنے رشتہ دارون سے جدا ہوا مجکو یہ غم ہی کہ اوسکا حال کیا
ہوگا دو شخص بندرون مین سے کہ علم طب سے خوب خبردار تھے اونہون نے
لچھمن کے پاس آکر کہا کہ ایک دوای مرت سجیونی اگر اس رات مین سورج نکلنے سے
پہلے اس کو لاوین اور لچھمن کے زخم پر چھڑکین اوسی وقت بحال ہوجاوین ہنونت
اوسکو لایا اور لچھمن کے زخم پر چھڑکا لچھمن اوسیوقت زندہ ہوگئے رامچندر نے ہنونت
کی بہت تعریف کی بعد اُسکے لچھمن اور میگناد مین بڑی لڑائی ہونے لگی

آخر کو لچمن نے میگھناد کو مار ڈالا راون خود لڑنے کو آیا اور اپنے دونون بیٹون سے کہا
کہ یہ لوگ سیتا کے واسطے ہمسے لڑتے ہین اور سیتا کسیطرح تابعدار نہین ہوتی
تو ہم پہلے سیتا کو مار ڈالین تب وہ سیتا کے مار ڈالنے پر مستعد ہوا
سیتا مین یہ خواص تھا کہ جو کوئی بدنیت سے اوسکی آگے جاتا تھا جب اوسکو
دیکھتا تھا اوسکو اتنی طاقت نہین رہتی تھی کہ اوس سے بدی کرے راون
جب اوسکے نزدیک گیا اوسکا ہاتھ نہ چلسکا کہ اوسکو قتل کرے انند دیو
نے راون سے کہا کہ سیتا صورت دیوتا کی ہے اوسنے اس لباس مین ظہور
کیاہے تو ہرگز نادان اور بے عقل مت بن اگر تجھ مین کچھ مردانگی ہے تو اوسکے
خاوند کو قتل کر پھر تو جو چاہے اوس سے کر تب راون خود لڑنے کو آیا ادہر سے
دونون شہزادے خود لڑائی کے میدان مین آئے اور اپنی بہادری دکھلانے لگے
اتنے مین اندر کا بیلبان اندر کے حکم سے ارابہ رامچندر کے پاس لے گیا رامچندر
نے سوچا کہ شاید یہ فریب راون کا ہو بھبھیکن نے کہا مین سب کام راون کے
جانتا ہون یہ ارابہ اوسکا نہین ہے آپ اسپر سوار ہون پھر لڑائی مین
راون نے رامچندر پر ایسا تیر پھینکا کہ سردارون کے سوا سب لشکر
رامچندر کا بھاگا آخر کار رامچندر نے ایک تیر راون کے سینہ پر مارا
تو اوسکو ارابے [illegible] اور تمام اسباب سمیت جلا دیا اور اوسکا کام تمام کیا جب
راجہ رامچندر راون کو قتل کرکے لنکا مین گئے سیتا کو دیکھا کہ میلے کپڑے پہنے

خاک مین بھری ہو بے ہی نشانیون سے پہچانا کہ کسی نے اسمین دخل نہین
کیا ہے اور اند دیوسے بھی اوسکی پاکی کا حال سُنا مگر آزمانے کے واسطے
سیتا سے کہا کہ اگرچہ مین نے تیرے واسطے اتنے محنت کی اور اتنے لوگ
مارے گئے ہین مگر تو دیوون کے گھر مین گئی مجکو تجھسے کچھ کام نہین سیتا نے
جب یہ سنا بیہوش ہوکر گر پڑی پھر تھوڑا ہوش آیا اور اُوٹھی اور کہنے لگی
کہ مین تمھارے سوا دوسرے کو نہین جانتی ہون رامچندر نے کہا کہ تیرے
اس کہنے سے میرے دلکو تسلی نہین ہوتی مگر یہ کہ تو قسم کھاوے کہ تو سچی ہے
سیتا اس بات سے خوش ہوئی اور کہا کون سے قسم کہانا چاہیے جسمین تمھارے
دلکو تسلے ہو رامچندر نے کہا کہ اگر تو آگ کے اندر جاوے اور آگ تجکو جلاوے
نہ میرے دلکو تسلی ہو بعد اوسکے آگ بھڑ لی اور سیتا نے آگ کے کنارے
پر آکر کہا کہ ای سورج اور ای چاند اور ای رات اور دن اور ای آسمان اور
زمین اور ای وہ لوگ جو اسمین رہتے ہو میرے گواہ رہو اگر رامچندر کے
بعد مجکو کسیکا خیال آیا ہو تو مین تمسے چاہتی ہون کہ اللہ تعالے سے مانگو
کہ آگ مجکو جلا دے پھر وہ آگ کے اندر آئے آگ اسقدر سرد ہو گئی
کہ اوسکی سردی سے بندرون کو ایذا پہونچی اور سیتا آگ سے سلامت
نکلی رامچندر نے سر آگے ڈال لیا اور سنتے تھے کہ لوگ سیتا کو کیا کہتے
ہین سپاہی سب کہہ رہے تھے کہ سیتا کی پاکی پر رحمت بعد اسکے ہوا

آدمی کی صورت بنکر رامچندر کے پاس آئی اور کہا کہ سیتا جو کچھ کہتی ہے
اوسکی طرف سے کسی طرح پر دلمین برا خیال مت کرو کہ اللہ تعالے کے درگاہ
مین گناہ گار ہو جاؤ گے بعد اوسکے برن جو پانی کا موکل ہی اوسنے بھی حاضر
ہو کر سیتا کی پاکی پر گواہی دی پھر برہما حاضر ہوئی رامچندر اور جتنی
لوگ حاضر تھے سب تعظیم اور ادب سے اونٹھ کھڑے ہوے برہما نے رامچندر سے
کہا کہ برا گمان سیتا پر مت لیجاؤ مینے اللہ تعالے سے مانگا تھا کہ تمکو
اللہ تعالے توفیق دیوے کہ راون کی شر کو اللہ کے بندون پر سے
دفع کرو اور سیتا کو راون میری دعا سے لی گیا تھا کہ لنکا مین تمھارے
آنیکا یہ باعث ہوگا اور راون طرح طرح کے عذاب سے مارا جاوی بعد اوسکے
راجہ جسرت اپنی صورت مین آئے اور کہا مجکو پہچانتے ہو رامچندر نے
جب خوب طرح دیکھا اپنے باپ کو پہچانا بسن باپ کے قدمون پر گر پڑے
راجہ جسرت نے کہا کہ اس عورت کی برکت سے تھے کہ مجکو بہشت مین
لیگئے خبردار سیتا پر برا گمان مت کیجیو مارکنڈی نے جب یہ قصہ تمام کیا
راجہ جدہشتر سے کہا کہ جو محنت راجہ رامچندر پر آئی ہی تم اوسکے نسبت
راحت اور فراغت مین ہو جان لو کہ محنت کے بعد راحت بھی ہی یہ بھی لکھا
کہ رامچندر نے ایک شخص سے کہا کہ لوگ ہمکو کیا کہتے ہین وہ بولا کہ لوگ کہتے
ہین کہ سیتا کو راون پکڑ لیے گیا اور رامچندر نے تحقیق کچھ اوسکو اپنے

گھر مین رکھ لیا یہ سنکر راجچندر نے سیتا کو نکالدیا وہ حمل سے تھے اوسکو
ایک جنگل مین چھوڑوا دیا ایک درویش نے اوسکی خدمت کی اوسے
دو لڑکے جوڑوان پیدا ہوے اونکو سپاہ گری سکھلائی پھر جب
راجچندر نے اسمید جگ کیا تو جگ کا گھوڑا اوس جنگل مین ہو
گذرا وہان دونون شہزادے شکار مین مشغول تھے اونون نے
اوس گھوڑیکو پکڑ لیا اور تمام فوجکو شکست دے جب راجہ بھرتھ اور
لچھمن اور اور سردار اس گھوڑے کے لینے کے واسطے فوج لیکر آے اون
دونون بہادرون سے سامنا نہ کرسکے اور اونکے ہاتون سے قتل ہوگئے
اور راجچندر بھی اونکے ہاتون قتل ہوے اور فوج بھاگی آخر کو سیتا
نے دریافت کیا کہ بیٹون نے باپ ہی کو قتل کیا تو وہ بہت غمگین ہوے
اور بیٹونکو ملامت کی وہ جسے جگہ اون دونون بیٹون کا نام لو اور کش
لکھا ہی سچھ لکھا ہے کہ ایک رکھیشر نے دعا کے اور پانی پڑھکر سب لاشون پر چھڑکا
اوسکے دعا سے وہ زندہ ہوئی پھر اُن بزرگ نے راچندر اور سیتا مین صلح
کروانا چاہا سیتا کو نہایت رنج تھا وہ راضی نہ ہوئی تب اون بزرگ
نے فرمایا کہ اگر تو نہ مانے گی تو ابھی تجھکو بد دعا دونگا لاچار ہوکر سیتا راضی
ہوئی تبھی اون بزرگ نے فرمایا ای رامچندر یہ بات ہمکو بہت بری لگی تمھارے
عقل پر کیا آفت آئی تھی کہ تمنی سیتا کو بے قصور نکالدیا راجہ صاحب سمجھے

کر جیسے حرکت بیجا ہوئی سیتا کو نہایت عاجزی اور خوشامد سے منا لیگئے اب سمجھنا چاہیے کہ اس قصہ مین ہر ہر جگہہ پر ظاہر ہے کہ راجہ رامچندر کوئی بات جانتے تھے کوئی بات نہین جانتے تھے اور لوگون کے سمجھانے سے سمجھتے تھے بار بار بہت کامون مین عاجز ہو جاتے تھے جب قتل ہوئے دوسرے شخص کی دعا سے اللہ نے اونکو زندہ کیا بیشک وہ اللہ کے بندے تھے یا اللہ جو تیرے بندونکو تجھ سا سمجھتے ہین اور یہ سب نشانیان دیکھ بھال کر اپنی جہالت پر اڑے ہوئے ہین اونکو ہدایت دے اور دین محمدی کے راہ پر اونکو قایم کر دے کہ تجکو اکیلا سبکا مالک جانین اور سبکو تیرا بندہ او غلام سمجھین یا اللہ ہمسبکو محمدی دین پر ثابت رکھو اور اسی دین پر دنیا سے اوٹھا

آمین یا ارحم الراحمین آمین

تمت

احمد محمد مختار

الحمد للہ کہ یہ کتاب بشارت احمد یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتین کتابون ہنود سے جناب مولوی عبد العزیز صاحب محدث لکھنوی نے جمع کی بتاریخ ۲۹ ماہ شعبان سنہ ۱۳۰۳ ہجری مقام لکھنؤ مین تمام ہو کر محلہ فرنگی محل وزیر گنج مین سید عابد علی کے اہتمام سے مطبع حسینی اثنا عشری مین چھپے

غلط نامہ کتاب بشارت احمدی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸	۱۵	پہونچا	پہونچایا	۵۳	۴	اوس لت	اوس لت	۱۳۴	۱	رتاریخ	تاریخ
۲۴	۱۴	آیکا	ایکا	۶۶	۷	جاکر	جا کر	۱۴۱	۳	شتیل	شنبل
۲۶	۱۷	جوہری	جوہری	۷۲	۱۷	توڑ	توڑتا	رر	۱۳	ویسپ	ویب
۳۰	۴	ضحاک سی	ضحاک سو	۷۳	۳	تود	تود	۱۴۸	۱۳	چاپتیم	چاتی
رر	۱۲	ابورق	ابوروق	رر	۱۲	مل ر	ملکر	۱۴۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۱	۹	جانشین	جانشین	۷۵	۷	[illegible]	[illegible]	رر	۱۵	وسائی	دستاری
رر	۱۵	نورانی	نورانی	۷۶	۱۴	[illegible]	سونا کر	رر	۳	نسیام	تیجتام
رر	۱۵	بشتین	بشن	۷۷	۴	ہیرتل	ہیرتل	۱۵۲	۳	بالیک	بالمیک
رر	۱۷	[illegible]	[illegible]	۸۷	۲	دونوں	دو	۱۵۴	۲	اذکا	دل کا
۳۲	۱۵	تیا	کہو	۹۷	۳	[illegible]	[illegible]	۱۶۹	۲	اشار	آثار
۳۳	۱	[illegible]	[illegible]	رر	۵	[illegible]	[illegible]	رر	۵	[illegible]	[illegible]
۳۹	۲	راجیت	ازجیت	۱۰۱	۱۷	[illegible]	[illegible]	رر	۱۳	جوکہا	جوکتاب
رر	۱۳	اور ابسے	اور جیسے	۱۱۱	۵	ورری	وردی	۱۹۱	۱۷	کیون	کیونکر
۴۱	۱۱	[illegible]	[illegible]	۱۲۴	۱	[illegible]	[illegible]	۲۱۲	۶	کہ وہ	وہ
رر	۱۵	سل	شغل	رر	۶	سو	سو	۲۲۲	۱	فشانیون	فشانیوں سے
رر	۱۵	ہیبت	ہیبت	۱۲۶	۹	[illegible]	[illegible]	۲۲۵	۱۱	سکلپ	کلپ
۴۳	۵	پرحق	برحق	رر	۱۱	پانی	پانی کے	تمت			
۴۵	۱	شنابدی	سابدہی	۱۲۸	۱۱	ہندوستان میں سے	ہندوستان میں				
۴۹	۱۴	جوایکبار	ایکبار	۱۲۹	۱۵	ہوا	ہوگی				
۵۲	۲	بنارہوا	بنایا ہوا	۱۳۲	۱	والسطے	واسطے				

باسمہ سبحانہٗ

یہ کتاب بشارات احمدی اس بیان مین ہے کہ جناب سرورعالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتین ہندؤن کی قدیم کتابون مین موجود ہین جہان دید بھی جو حضرت آدم ع سے بہت پہلے تھے اونھون نے اور اونکے سوا اور بڑے بڑے بزرگون نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پتے اور نشان تبلائے ہین وہ بشارتین اس کتاب مین معتبر کتابون سے لکھنے مین آئیرہ ہین اور جناب میر عابد علی صاحب نے اپنے اہتمام سے اس کتاب کو چھپوایا ہے اللہ تعالے مسلمانون کو ایسی کتابون کے دیکھنے اور سمجھنے کا شوق عنایت فرمائے اور ظاہر اور باطن کا فیض اونکے دلون مین پہونچاوے

آمین یارب العالمین۔

اور واضح ہو کہ حق تالیف اس کتاب کا میر صاحب ممدوح کو دیا گیا ہے بدون اجازت میر صاحب کے کوئی صاحب نہ چھاپین فقط

العبد

حافظ عبد العزیز لکھنوی